

urdukutabkhanapk.blogspot



بسرانيه الرجم التحمير

معزز قارئين توجه فرمائي !

كتاب وسنت داف كام پردستاب تمام الكثر انك كتب

مام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علائے کرام کی با قاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ اوڑ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈی پرنٹ، فوٹو کا پی اور الیکٹر انک ذرائع سے محض مندر جات نشروا شاعت کی مکمل اجازت ہے۔

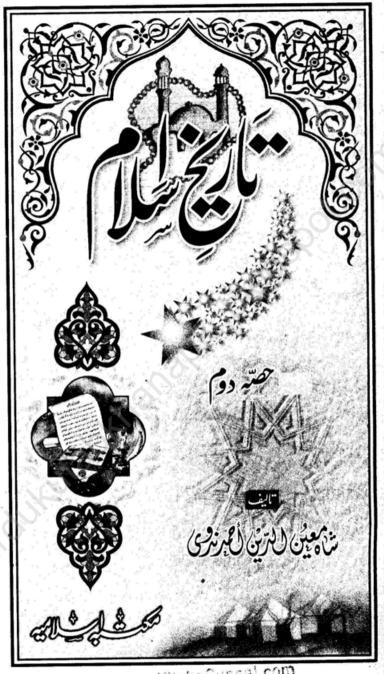
☆ تنبيه ☆

- 🛑 🕏 کسی بھی کتاب کو تنجارتی بامادی نفع کے حصول کی خاطر استعال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کر نااخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقه ناشرین سے خرید کر تلیغ دین کی کاوشوں میں بھر پورشر کت اختیار کریں ﴾

🛑 نشرواشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعال سے متعلقہ کسی بھی قشیم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com www.KitaboSunnat.com



www.KitaboSunnal.com



فىللم سرت

صفحنمبر	مضامين	صفحةمبر	مضائين
350	روڈس کی فتح	335	بناميه
351	ارواذ کی فتح	335	خاندان بني اميه
351	یزید کی ولی عهدی	339	معاويه طالفيز بن ابي سفيان
354	علالت		اله ه مطابق ۲۱۱ ء تا ۵۹ ه مطابق ۷۷۹ ء
355	وصيتين اوروفات	339	تر جمه معاویه طالشه
356	ازواج واولا و	340	خلافت "
	نظام خلافت اورامير طالنيز	341	شيعيان على
356	کے کارنا مے	341	شبيعيان بني اميه
356	امیر کے مثیر کار	341	ا خارجی
356	صوبے اور ان کا نظام	341	خارجیوں کی شورش
357	برى فوج	343	زیاد بن ابی سفیان
357	بحری فوج	343	ا بھرہ کی ولایت
357	اميرالبحر	344	کوفه کی ولایت
357	جہاز سازی کے کارنا ہے		حجر طالفیا بن عدی اوران کے ساتھیوں رقت
357	سر مائی اور گر مائی فوجیس	344	كافتل
358	قلعوں کی تعمیر	346	بغاوتوں کااستیصال :
358	منجنيق كااستعال	346	افتوحات
358	يوليس كاصيغه	347	سندھ کی فتو حات
359	وُّاكِ	347	ا تر کستان کی فتو حات در ب
359	و بوان خاتم	348	شالی افریقه کی فتوحات س
359	رفاه عام کے کام	349	ارومیوں ہے معرکے
359	نبریں '	349	فتطنطنيه برحمله

urdukutabkhanapk.blogspot.com عندون المعلقة ا

صفحةبمبر	مضامين	صفحةنمبر	مضامين	
370	خلافت	360	شهرون کی آبادی	
	حضرت امام حسين طالتينه اورعبدالله	360	اسلامی نوآ بادیاں	
370	بن زبیر دانشهٔ وغیرہ سے بیعت کا	360	مجاہدین کے بچوں کے وظائف	
	مطالبه	361	ذمیوں کے مال وجائیداد کی حفاظت	
371	حضرت امام حسين خالفيهٔ كاسفر مكه	361	ذمهدارعهدول برغيرمسلمون كاتقرر	
	اہل کوفہ کے دعوتی خطوط اورمسلم بن	361	ند مبی خد مات	
371	عقيل كاسفر كوفيه	361	اشاعت اسلام	
372	عبيدالله بن زيادکي آمد	362	حرم کی خدمت	
373	مسلم بن عقبل کی خفیه کوششیں	362	مسجدون کی تعمیر	
373	ان کی گرفتاری اورتق		امير طالله: كے طرز حكومت اور	
	حضرت امام حسين ذالله؛ كي مكه	362	بعض غلط روايات يرتبصره	
374	ے روائلی	363	اصول حکمرانی	
376	ابن زیاد کے انتظامات ستہ	364	قیام عدل اور رعایا کی دا درسی	
376	حرین بزید تمیمی کی آمد	365	بيت المال	
377	خطبه		اميرمعاويه والثنيؤ كامخالفت اورغلط	
377	گر بلا میں ورود • سر سر و	365	واقعات کی شہرت کے اسباب	
378	پانی کے لیے ش مش	367	فضل وكمال	
378	شمرذی الجوثن کی آید	367	تاریخ کی میبلی کتاب	
379	جنگ وشهادت	367	سيرت معاويه طالنيا	
380	اہل بیت کا سفرشام اور یز بید کا تا ژ	368	خوف وخشيت الهي	
380	یزید کے گھر میں ماتم	368	د نیاوی ابتلا پرتاسف و پشیمانی	
381	نقصان کی تلافی	368	امهات المؤمنين رفيانين كي خدمت	
	اہل ہیت کی واپسی اور بزید کا شریفانہ	368	عام فیاضی	
381	المراز	369	ا حلم	
381	حجاز میں مخالفت کا آغاز		يزيد (اول) بن معاويه رفي عنه	
	عبدالله بن زبير والنفيَّةُ كا وعوى خلافت	370	۲۰ ه مطابق ۲۸۰ عام ۲ ه مطابق ۲۸۳ و	

328 \$ (1) TO \$ (1) TO \$ (2) TO				
مفحةبر	مضامین	صفحه نمبر	مضامين	
393	شام پرمروان كاقبضه	383	اور حجاز میں انقلاب	
393	مقرررقبضه	383	واقعدره	
394	و لی عهدی میں تغیر	384	ابن زبير شالثينا كالمحاصره	
394	وفات ا	384	ان کی ایک سیای غلطی	
	عبدالملك بن مروان اور	385	افتوحات 	
395	عبدالله بن زبير طالليز	385	تر کستان کی فتو حات	
395	مبر المدوي ربير ريء: ۲۵ همطابق ۲۸۲ء تا۸همطابق ۲۰۶ء	385	ا فریقه کی فتوحات	
	10 ه مطابل ۱۸۹ ء تا ۸۹ ه مطابل ۴۰ ع ترجمه عبدالملك بن مروان		کسیله بن مکرم کی بغاوت اورافریقه میں	
395	ا ترجمه خبارا مملک بن مروان تخت نشینی	386	انقلاب	
395	حت ین ا توابین کاخروج وخاتمه	387	وفات	
395	وانین کا کرون وجا کمه مختارین انی عبید ثقفی کاخروج اور	387	اولاد .	
200	ا محار بن اب هبید کا فارون اور [عراق بر بصنه	388	معاوبه ثانی بن یزید	
396	مران پر جسته محمد بن حنفیه کی قیداور ریائی		۲۲ ه مطابق ۲۸۵ و	
399	تاتلىن خىيىن دائى ئىزار بون قاتلىن خىيىن دائى ئىزاسى القام	388	تخت نشینی اور دست بر داری	
399	ہ میں میں اور ان سے جنگ عربوں کی شخفیراور ان سے جنگ		عبدالله بن زبير رثابين اور	
400	مصعب بن زبير طالثنؤ اورمختار كامقابله	389	مروان بن حکم	
400	مختار کا خاتمه		۲۴ ه مطابق ۲۸۵ و تا ۲۳ ه مطابق ۲۹۵ و	
401	خارجيون كابنگامه		۲۸ ه مطابق ۲۸۵ و ۱۵۲ ه مطابق ۲۸۵ و	
402	عبداللدبن الحرجعفي كي مخالفت	389	ر جمه عبدالله بن زبیر «النند؛	
403	عمروبن سعيداموي كأقتل	389	ترجمه مروان بن حکم	
404	شام پررومیوں کا حملہ اور ان سے سکح	390	ابن زبير طالفيهٔ كى خلافت	
	بصره پرعبدالملک کی فوج کشی اور		ابن زبير طالفيهٔ كي ايك سياس غلطي اور	
404	مصعب بن زبير طالفيهٔ كاخاتمه	391	اس کا نتیجہ	
	حرم کامحاصره اوراین زبیر رفانشد	392	شام میں مروان کی بیعت	
405	كاخاتمه		مرج رابط كافيصله كن معركداور	
407	نظام حکومت	<u> </u>		

urdukutabkhanapk.blogspot.com حصته دوم مضامين مضامين حجاج كاقضه 426 407 ابن اشعث کی گرفتاری اور قل ففنل وكمال 427 408 427 ولىعبدي فضائل اخلاق اورمذهبي زندگي 408 428 علالت ووفات 409 بابندى سنت امهات المؤمنين شَالَيْنَ كَي خدمت 428 أولاد 409 شحاعت وبهادري 409 كارنام 428 جرأت دحق گوئی 409 433 اسلامی سکیه مالي حالت 410 عربی زبان کا دفتری زبان بنانا 433 عبدالملك بن مروان كاخالص دور خانه كعبه مين ترميم 434 411 434 ندجي خدمات ٣٧ه مطابق٢٩٣ ء تالا ٨ ه مطابق ٥٠ ٧ء رفاه عام کے کام 434 خوارج کی انقلاب آنگیزشورش 411 434 شهرول کی آبادی افريقي مقبوضات يردوباره قبضه 419 435 ذاتي حالات ز ہیر کی شہادت اورافریقہ میں دوماره انقلاب وليداول بنءعبدالملك 420 437 افريقه يردوباره فوج تشي اورقبضه 420 ٨٧ همطابق ٥٠٤ء تا٩٩ همطابق١٣٧ حسان کی شکست اور ملکه دامیه کا قبضه قنييه بنمسلم كي فتوحات تركستان وچين 421 437 آخری فوج کشی اورا فریقه پر قبضه 421 سمرقندکی فتح 441 رتبيل کی بغاوت اور پہلی فوج کشی چین برفوج کشی اورخا قان کی اطاعت 422 443 دوسرى فوج كشى اور شكست 423 محمربن قاسم كي فتوحات سندھ 443 تبيسري فوج كشي اور كامياني 423 طارق بن زياد كي فتؤ حات اندلس 452 ابن اشعث کی بغاوت اور قرطبه برقضه 456 عراق مين انقلاب 424 تدميري صلح 457 424 بصره برابن أشعث كاقبضه بإرتخت طليطله يرقضه 457 ابن اشعث کی پہلی شکست 425 مدينة المائده 458 كوفه يرقضه موییٰ بن نصیر کا ورودا ندلس 425 458

www MilaboSyanut.com

قرمونه يرقبضه

459

ابن اشعث کی فنکست اور عراق پر

£€ 33€		E/80//	
صفحةنمبر	مضاجن	صفحةنمبر	مضامین
468	اسلامی دورے اس کاموازنہ	459	اشبيليه کی فتح
469	یبود بوں کی حالت	459	مارده کامعر کهاوراس کی تسخیر
471	فوجی نظام میں وسعت وتر قی	460	اشبیلیه کی بغاوت
471	جہاز سازی کے کارخانے		طارق اورمویٰ کی ملا قات
471	رفاه عام کے کام	461	اورشالی اندلس کی فتو حات
472	سروكوں كى تقبير	461	ا شال مشرقی اندلس کی فنخ
472	نهرون اور کنوؤں کی تغمیر	461	اہل فرانس ہے مقابلہ
472	مہمان خانے	462	مغربی صوبوں کی فتو حات سائے س
472	ا شفاخانے	462	مویٰ کی واکیبی ایا غنہ سے نہ ز
472	معذورول کی کفالت کاا نتظام	463	مال غنیمت کی فراوانی زن در شده سرین چهر ایر
472	میتیمول کی پرورش و پر داخت	463	ا خاندان شاہی کے ساتھ حسن سلوک ا مسل پر عن الای ایس میں ا
472	بازار کے نرخ کی نگرانی		مسلمه بن عبدالملك اورعباس بن وليد كى فتوحات شام
473	روز ہ داروں کے لیے کھا نا	464	ا موجات کا انجردوم کے جزائر پرحملہ اور فتو حات
473	علمی تعلیمی خد مات	465	ا متفرق فتوحات متفرق فتوحات
473	تغميرات	465 465	مرق برخات ملک کی اندرونی حالت
473	مسجد نبوی مثل فیلیم کی تعمیر	466	عباح کی وفات مجاج کی وفات
474	جامع دمشق کی تغمیر	466	ا ولید کی وفات
476	دوسری مسجدیں	466	اولار .
476	روضه نبوی منگافیظم کی مرمت	466	وليدى عهد يرتبصره
476	ايك نا گوارواقعه	466	فوحات يرتبصره
477	ذاتی حالات	467	اسپین کی عام حالت
477	نه بی زندگی	467	مسلمانوں سے پہلے حکومت کی حالت
477	بھائیوں کے ساتھ سلوک	467	دربارشاهی میں تغیش کا دور
477	سخت گیری	468	ند ہیں پیشوا وُں کی حالت
	سليمان بن عبدالملك	700	كسان مز دورول غلامون اوررعايا
478	97 ھەمطابق، ۱۷ء تا99 ھەمطابق ۱۷ء		کے دوسر مطبقوں کی حالت اور مصافحہ میں مطبقوں کی حالت اور

urdukutabkhanapk.blogspot.com (عنبرت عندور) المنافعة الم

صفحةبمر	مضامین	صفحةبر	مضابين
499	مصارف بیں اصلاح	479	تنبيه بن مسلم كي بغادت اوراس كاقتل
500	رعایا کی خوشحا کی	480	محمه بن قاسم کی گرفتاری اور قل
	ظالم عهد بدارون كالتدارك اور	480	موی بن نصیر پرعماب
500	مظالم کی اصلاح	482	عبدالعزيز بن موى كاقتل
	ذمیوں کے حقوق اوران کے ساتھ	482	فتوحات
502	ا طرز عمل	484	فشطنطنيه ريثملهاورنا كامى
503	محاصل میں اضافہ	486	علالت ولى عبدى اوروفات
504	رفاه عام کے کام	488	اولاد
504	احیائے شریعت اور مذہبی خدمات	488	سليماني دور پر تبصره
505	انسدادشراب نوش - سر	489	ندمبی اصلاحات
505	اخلاق کی اصلاح	489	مکه میں چشمہ کا جرا
506	ایک بری بدعت کا خاتمه	489	رمله کی آبادی
507	اشاعت اسلام !	489	قریش اورابل مدینه کے وظائف
508	فتوحات در حَالَ زر بربرورة	490	سب سے بڑا کارنامہ
508	خانه جنگی اورخونریزی کاخاتمه 	490	ذاتی حالات
509	علالت معرب عمر مان کر م		حضرت عمر بن عبدالعزيز ومثاللة
509	یزید بن عبدالملک کودصیت اولا دیم متعلق ارشاد	491	99 ه مطابق برا به وتا ۱۰ اه مطابق ۱۹ ب
510	\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\	492	خلافت خلافت
511	وفات ازواج واولاد	493	خلافت سے دستبرداری پر آمادگی
511 511		494	غصب شده مال اور جائيدا د کې واپسې
	ا حلیه مخضر تبصره	495	فدك كافيصله
511		496	خاندان بنواميه کی برجمی
512	خلافت کواسلامی بنانا چاہتے تھے اس سے سیال		بیت المال کی آمدنی اوراس کے
512	ا ملوکیت کےامتیازات کااستیصال فون سریا	497	مصارف کی اصلاح
514	قضل وکمال سريت ن	498	بيت المال ك حفاظت كالنظام
514	علما کی قدردانی اوران ہے مشورہ		

332 \$				
صفحتمبر	مضامين	صفحةبر	مضاجين	
527	عراق كابندوبست	514	لتعلیمی خدمات	
528	ہشام بن عبدالملک	515	ایک اہم دین خدمت	
	۵۰ اه، مطابق ۲۳۷ء تا ۱۲۵ اه، مطابق ۲۳۸ء		مغازی اور مناقب صحابه رُقائلَتُهُمْ کی	
528	تر کتان کی مہمات	516	ا تعلیم واشاعت این نیز تا سر	
533	آ رمینیداورآ ذر با نیجان کامحاذ	516	البعض بونائی تصانیف کی اشاعت	
536	ایشیائے کو چک کی فتوحات	516	فضائل اخلاق	
536	سندهه کی مهمات	516	خشيت البي	
538	فرانس کوفتح کرنے کی کوشش	517	ذ مه داری کا حساس اورمؤاخذه کاخوف 	
538	بها روشش المبالي وسش	517	تقوى وتورع	
538	. دوسراحمله	519	تواضع ومساوات	
539	تيسراً مله	519	ز بددورع	
540	چوتھاا ہم حملہ اور نا کامی	520	لباس	
542	ا خرى حمله	521	يزيد بن عبدالملك	
	شال افریقه اوراس کے ماتحت علاقے		ا ١٠ اه مطابق ١٩ ٤ ۽ ١٥ • اه مطابق ٢٣ ٤ ۽	
543	اندلس وغيره كےحالات		یز بدبن مهلب کی بغاوت اوراس کا	
543	سوس اقصى اورسود ان پرحمله	521	ا خاتمه	
544	سردانيه پرحمله	523	قصر بابلی پرتر کول کا قبضه	
544	صقليه پرحمله	524	صغد پرمسلمانوں کا قبضہ	
544	افریقه میں بربر کی بغاوت	524	سعيد بن مبير ه كاتقر راور دوسرامعركه	
546	اندکس کے حالات	525	تخش اورنسف کی اطاعت	
549	خوارج	525	نزر پرحمله	
550	زید بن علی کا خروج اور قل	526	متفرق فتوحات	
551	بنءباس کی دعوت	526	خوارج	
552	وفات	527	ولی عبدی	
553	ہشامی عہد پر تبصرہ	527	وفات	
554	ا فناده زمینوں کی آبادی	527	اولاد	

1 3.		11 :	
سفحه نمبر	مضامین	صفحةبر	مضاحين
	به بزیدالناقص	554	بيت المال كي اصلاح
	١٢١٥مطابق٢٧٧ء	554	دفاتر کی شظیم
562	يزيد کی مخالفت	554	عدالت
563	حمص میں بغاوت	555	شعبة فوج
563	فلسطين اوراردن كى بغاوت	555	شهرون کی آبادی
564	مروان بن محمد کا جزیره پر قبضه	555	حوض اور تالا ب کی تغمیر
564	وفات	555	رئيتمي كيزول كي صنعت
565	ابراهيم بن وليد بن عبدالملك	555	ند هبی خد مات
	١٢١ ه مطابق ١٣٨ ٤ ء تا ١٢١ ه مطابق ٢٥٥ ٤ ء	556	رعایا کی اخلاقی نگهداشت
565	مروان بن محمد کی مخالفت	556	م محمور وں کی پرورش و پرداخت وتر تی
565	ابراہیم کی شکست	556	علمی خدمات
	مروان ثانی بن محمد بن مروان	557	اخلاق وسيرت
567	الملقب ببهمار	558	وليد ثاني بن يزيد بن عبدالملك
	١٢٤ ه مطابق ٢٥ ٤ ء تا ١٣٢ ه مطابق ٢٩ ٤ ء		۲۵اه مطالق ۳۳ کا ۱۲ ۱۱ه مطالق ۴۳ که کوار بر و ق
567	شام کی بغاوت اوراس کا خاتمه	558	کی بن زید کاخروج اور قتل
	عبدالله بن معاويه بن عبدالله بن	559	عباسی دعوت ولیدکی ناعا قبت اندیشی اور
568	جعفر كاخروج	559	اس کے نتائج اس کے نتائج
568	خوارج	560	، بن سے میں یزید کی بیعت اور ولید کافتل
571	عبای تحریک	560	بریون میں کے مربو پیربان بعض قابل ذکراوصاف
571	ابومسلم خراسانی	561	گھوڑ وں کاشوق معموڑ وں کاشوق
573	عربوں کی خانہ جنگی	561	البعض غلط واقعات كي تنقيد
574	ابوسلم کی مداخلت	561	نماز کاالترام
575	امام ابراہیم کی گرفقاری اورفعل	561	قرآن کی تلاوت
	امام ابوالعباس بن عبدالله كي جانشيني اور	561	اتتل
576	عباسيول كاخروج	562	يزيد ثالث بن وليدالمعروف
l.			

334 3743 1732 3743 1732 3743				
صفحةبر	مضامين	صفحةنمبر	مضامين	
589	تاريخ يااخبار عرب		عربون میں مصالحت ابوسلم کی جالا کی	
589	طب	577	يع دوباره اختلاف	
589	انجوم	578	خراسان پرابومسلم کا قبضه	
590	تیافه شناس		علی بن کر مائی اوراس کے بھائی	
590	مختلف فنون	578	عثان كاقتل	
590	عہدرسالت کےعلوم	579	عراق عجم پر قبضه	
592	خلافت راشده کےعلوم	579	عراق پر قبعنه	
596	اموی دورکی علمی ترقی	580	ابوالعباس عبدالله بن على كي بيعت	
596	شاعری	580	مروان کی شکست اوراس کافل	
597	خطابت	582	بن عباس كاانتقام اور بني اميه كانس عام	
597	کتابت وانشاء ور	582	اموی حکومت کے زوال	
597	يفيير		کے اسباب	
598	قرأت	582	پېلاسبب	
598	مديث	584	دوسراسبب	
600	فقه	584	تيراًسب	
601	مغازی وسیرت	585	چوتھا سبب	
603	انياب	 586	اموی دور کی علمی حالت	
603	لغت ي		عبد جابليت كعلوم	
604	نحو مدر تعلم	587	ا مهد جاهیت میستان میستان از	
604	نظام تعلیم		خطابت	
606	كتب فاني	588 588	انباب	
		11 200	٦	



إبسم الله الترفان الترجية



خلافت راشدہ کے بعد خاندان بن امیہ کی حکومت قائم ہوئی۔اس کے قیام کے حالات اس کتاب کے پہلے حصہ میں گزر چکے ہیں۔اس جلد میں اس حکومت کی تاریخ ہوگی۔

خاندان بنی امیه

قبیلة قریش کی چھوٹی بڑی دس شاخیس تھیں۔(۱) بنی ہاشم (۲) بنی امید (۳) بنی نوفل (۴) بنی عبد الدار (۵) بنی اسد (۲) بنی تیم (۷) بنی مخزوم (۸) بنی عدی (۹) بنی تجے اور (۱۰) بنی سیم بید وسول شاخیس نسبی اعزاز میں قریب قریب برابر تھیں ان سب میں قریش کے نظام اجماعی کا کوئی نہ کوئی عبدہ تھا۔ لیکن بنی ہاشم اور بنی امید دنیاوی وجابت اور عظمت وشان میں ان سب میں ممتاز سے۔ بنی ہاشم تولیت کعبد کی وجہ سے سارے عرب میں معزز اور محترم سمجھے جاتے تھے اور بنوا میہ کوامارت اور کثرت تعداد کی بنا پر عظمت وشان حاصل تھی۔ ان دونوں شاخوں کی بنیا وعبد مناف سے پڑتی ہے۔ یہ تصی کی اولا دمیں بڑے نا مور تھے۔ ان کے متعدد اولا دمیں جن میں ہاشم اور عبد شمل برتے نا مور تھے۔ انہیں سے یہ دونوں خاندان چلے۔ بنی امید کے مورث اعلیٰ امید عبد شمل کے لڑکے تھے بنی عبد مناف کی عبد شمل میں ان کا سلسلہ چلا۔ عبد شمل کے ذرا نے سے یہ منسب بنی امید میں منظ ہوگیا تھا اور پھر ان کی نسل میں ان کا سلسلہ چلا۔ عکاظ فیار اول نوبر من ور ذرا ت نکیف کی لڑا ئیوں میں جو زمانہ جا بلیت میں قریش اور دوسر کے غلالوں کے درمیان ہوئیں عبد شمس کے پوتے حرب بن امید سیسب سالار تھے۔ تھے اس کے بعد ان کے لڑکے ایوسفیان اس عبدہ پر سرفراز ہوئے۔ ظہور اسلام کے زمانہ میں بہی سپر سالار تھے۔ قریش اور مسلمانوں کی پہلی جنگ بدر میں ابوسفیان قریش کے کاروان تجارت کے ساتھ گئے ہوئے تھے اس کے مسلمانوں کی پہلی جنگ بدر میں ابوسفیان قریش کے کاروان تجارت کے ساتھ گئے ہوئے تھے اس کے مسلمانوں کی پہلی جنگ جرم میں ابوسفیان قریش کے کاروان تجارت کے ساتھ گئے ہوئے تھے اس کے مسلمانوں کی پہلی جنگ جرم میں ابوسفیان قریش کے کاروان تجارت کے ساتھ گئے ہوئے تھے اس کے مسلمانوں کی پہلی جنگ جرم میں ابوسفیان قریش کے کاروان تجارت کے ساتھ گئے ہوئے تھے اس کے درمیان ہوئے تھے درمیان ہوئے تھے درمیان ہوئے تھے درمیان ہوئے تھے تھے درمیان ہوئے تو تمانہ میں کیا ہوئے تھے تھے درمیان ہوئے تھے درمیان ہوئے تھے درمیان ہ

🗱 عقدالفريدج_٢ من ٣٠_



ان کے بجائے عتبہ بن ربیعہ نے سپدسالاری کے فرائض انجام دیئے تھے۔اس کے بعد احداور غروہ احزاب وغيره مين ابوسفيان حسب معمول اس عهده يرتقے ـ 🏶

ابوسفیان کی اسلام و تتنی کا ایک سبب ان کے عہدہ کی ذمدداری بھی تھی مسلمانوں کے علاوہ اگر کسی اور جماعت ہے قریش کا مقابلہ ہوتا تو ان کے مقابلہ میں بھی ابوسفیان کی بہی سرگرمی ہوتی ۔ قریش کے اور خانوادوں کی طرح بنی امیہ بھی تجارت پیشہ تھے۔ان کا بڑاوسیع کاروبار تھا' مصروشام تک ان کی تجارت پھیلی ہوئی تھی۔ ہرقل فر مانروائے سعر کے نام جب رسول الله مَثَالَتْفِيْرُم نے وعوت اسلام کا خط ککھاتھا'اس زمانہ میں ابوسفیان تجارت کے سلسلہ میں سعر میں موجود تھے۔ چنانچہ ہرقل نے آنخضرت مَا ﷺ کے متعلق انہی سے تحقیقات کی تھیں۔ 🌣

تجارت کے شغل کی وجہ ہے بنی امیہ بڑے صاحب ثروت تصاوران کی ثروت قومی کاموں میں صرف ہوتی تھی۔ جنگ فبار کی صلح میں حرب بن امید نے مقتولین کی دیت اینے یاس سے اداکی تقی ۔اس میں انہیں اتنی زیر باری ہوئی کہ اسپنے لڑ کے ابوسفیان کورہن رکھنا پڑا۔ 🌣

دومتازاور برابر کے خاندانوں کی طرح بنی امپیاور بنی ہاشم میں بھی چشک تھی' مگرظہوراسلام ئے قبل تک چونکہ دونوں کی دنیاوی وجاہت واعزاز میں کوئی بڑا فرق نہ تھا'اس لیے یہ چشمک ہلکی تھی' کیکن جب اللہ نے بنی ہاشم کونبوت کے شرف سے نواز ااور بنوامیہ کے مقابلہ میں ان کا پلیہ بھاری ہوگیا تو بنی امپیرکی چشمک تیز ہوگئی اور چونکہ فوج کی سرداری بنی امپیریس تھی اس لیےان کی مخالفت زیادہ نمایاں ہوئی' ورنہ بنوامیہ کو بنی ہاشم یا آنخضرت مُٹائٹیؤ کے ساتھ کوئی خاندانی عناد نہ تھا' البتہ وہ عام سردارانِ قریش کی طرح اسلام اورمسلمان کے دعمن تھے۔ تاہم دونوں خاندانوں میں باہم جوقد میم رشته داریان اور عزیزانه تعلقات نتھ' وہ زمانه جاہلیت اور اسلام دونوں میں قائم رہے۔خود آنحضرت مَنَّالِيَّةِ عَلَى صاحبزادى حضرت زينب وللهُ يُعَالِوالعاص ابن ربيع اموى سے بيابى ہوئى تھيں۔ 🦚 حضرت عثمان طالند؛ کے ساتھ کیے بعد دیگرے آپ مَنافِیْزِ کی دوصاحبز ادیاںمنسوب ہو گیں۔خود ام المؤمنين حصرت ام حبيبہ وٰکاتُخبًا ابوسفيان وٰلاَتُنتُوٰ کَي بيٹی تھيں۔ابوسفيان والٹنئة مسلمانوں کے سب ہے بڑے نخالف تھے'کیکن حفزت عباس ڈائٹڈ ہےان کے بڑے گہرے نعلقات تھے۔ فتح مکہ کے بعد حفرت عباس ڈالٹھنًا ہی نے انہیں لے جا کر عفوتھیر کے لیے آنخضرت مُنَافِیْتِم کی خدمت میں پیش کیا تھا بلکہ ابوسفیان کی حمایت میں ان میں اور حضرت عمر رٹھائٹیڈ میں جھڑ ہے بھی ہوگئی تھی۔ بنی امیہ میں

[🗱] تاریخ کمازرتی جدادل ص ۲۷۔ 🥴 بخاری کے مختلف ابواب میں اس کی پوری تفصیل ہے۔

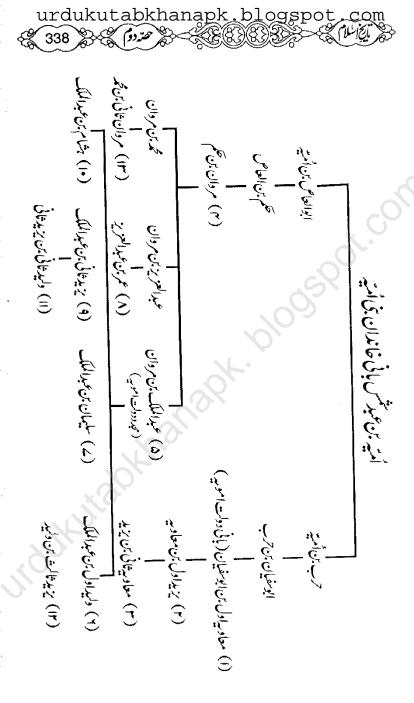
حضرت عثمان ڈٹائٹنئہ بھی تھے جن کی ساری دولت اسلام کے دورعسرت میں اس کی خدمت کے لیے وقف تھی البتہ بیضر در ہے کہ بنی امیہ کے اکثر ارکان اسلام کے غلبہ تک اسلام اورمسلمانوں کے خلاف رہے۔ فتح مکہ کے بعد جب کفارقر کیش کا زورٹو ٹا'اس وفت قریش کے اکثر خانواد وں کی طرح بن امیہ نے بھی اسلام قبول کیا۔حضرت عباس ڈالٹٹھ نے ابوسفیان کو لیے جا کر بارگاہ نبوی مٹاٹیٹیٹم میں پیش کیا۔ انہوں نے اسلام قبول کیا'ان کے دماغ میں ریاست کی بوٹھی اور فخر پسندآ دی تھے اس لیے رسول الله مَا لِنَيْنِ نِي إِن كاعزاز بزهانے كے ليےان كے گھر كودارالامن قرار ديا كہ جو محض ان كے گھر میں چلا جائے وہ مامون ہے۔ 🗱 ان کے بیٹے معاویہ رٹائنڈو کو کا تب وحی بنایا' ابوسفیان رٹائنڈو کی تالیف قلب کے لیےان کوحنین کے مال ننیمت میں سے سواونٹ عطا فرمائے۔ فتح مکہ کے بعداموی خاندان کے ایک رئن عمّا ب بن اسید رٹائٹنے کو مکہ کا عامل مقرر کیا اور فر مایا: عمّا ب! تم کومعلوم ہے کن لوگوں کا میں نےتم کوعامل بنایا ہے؟ اہل اللہ کا 'اگر مکہ والوں کے لیےتم سے زیادہ موزوں آ ومی نظر آ تا تواس کو بنا تا ۔ 🏞 آ مخضرت مَالْقَیْم کے بعد حضرت ابو بکر ڈالٹٹیڈ نے بھی اس خاندان کے اعزاز کا خیال رکھا چنانچے شام کی فوج کشی میں ابوسفیان رٹائٹنڈ کے بیٹے بیزید کوفوج کے ایک حصہ کا سردار بنایا۔ان لوگوں نے بھی تلافی مافات کی پوری کوشش کی اور گذشتہ بغزشوں کاحق ادا کر دیا۔شام کے جہاد میں ابوسفیان ڈائٹنڈ کا پورا گھرانۂ وہ خوڈ ان کے دونوں بیٹے پزید ومعاویہ ڈائٹنڈ ' ان کی بیوی ہند رفاق 🕏 تک شریک تھیں ۔ وہ میدان جنگ میں مسلمانوں کوابھارتی تھیں ۔ 🧱 شام کی لڑا ئیوں میں آ ل ابی سفیان طالبتنہ نے بڑے کارنا ہے دکھائے۔

وشق کی فتح کے بعد حضرت عمر والتینئ نے یزید والتینئ کو یہاں کا حاکم بنایا چند ہی ونوں کے بعد عمواس کے تاریخی طاعون میں ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی جگدان کے بھائی معاویہ والتینئ کو مقرر کیا۔ حضرت عثان والتینئ نے اپنے عہد میں ان کو پور سے سوبہ شام کا والی بنایا۔ ان دونوں زمانوں خصوصاً عہد عثانی میں امیر معاویہ والتینئ نے بڑے بڑے کا رنا ہے انجام دیئے اس کے حالات جلداول میں گزر چکے ہیں۔ میں امیر معاویہ والتینئ نے بڑے بڑے کا رنا ہے انجام دیئے اس کے حالات جلداول میں گزر چکے ہیں۔

غرض بنی امید کا گھرانہ ہر دور میں نہایت ممتاز تھا۔حضرت عثان وٹائٹنڈ کی شہادت کے بعد جس طرح امیر معاویہ وٹائٹنڈ کو خلافت ملی اس کی تفصیل اس کتاب کے پہلے حصہ میں گزر پھی ہے۔اس کا جمالی ذکراس کتاب میں بھی آئے گا۔

> بنی امیہ کی حکومت قریب قریب ایک صدی تک رہی اور اس میں بارہ فر مانروا ہوئے۔ ذمل کے نقشہ سے ان کا تبحرہ معلوم ہوگا۔

🐞 بخاری کماب المغازی ابواب فتح کمه۔ 🌣 اسدالغابدج۔۳۵می۳۵۰۔ 🥸 فتوح البلدان ۱۳۵۰۔



arightutabithanapk alagapot com

معاويه بن البي سفيان رَاتُعُهُمُا (باني دولت امويه)

(۱ ۳ ه تا ۵۹ ه مطابق ۲۱۱ ء تا ۲۲۹ ه)

ترجمه معاويه طالثث

حضرت معاویہ والفین ابوسفیان بن حرب والنفیز کے بیٹے متھے۔ ان کا نسب پانچویں پشت عبد مناف پر رسول الله مثل فیلیزم سے مل جاتا ہے نسب نامہ ہیہ۔

معاويه وللنيخ بن ابي سفيان رفائغة بن حرب بن اميه بن عبرشس بن عبدمنا ف اموى قريشي -

ظہوراسلام کے زمانہ میں امیر معاویہ وٹائٹنڈ کے والدابوسفیان رٹائٹنڈ سیسالاری کے عہدہ پر تھے۔
اس لیے کفار مکہ اور سلمانوں کی ٹرائیوں میں وہ پیش پیش رہتے تھے کیکن معاویہ وٹائٹنڈ کا نام اس سلسلہ
میں کہیں نظر نہیں آتا۔ غالبًا اس کا سبب ان کی کمسنی تھی۔ فتح مکہ میں اپنے والد کے ساتھ مشرف باسلام
ہوئ یہ حیات نبوی مَنا ہُلٹیڈ کا آخری زمانہ تھا اس لیے امیر معاویہ وٹائٹنڈ کوزیادہ صحبت وخدمت کا موقع نیل سکا البتہ کتابت وہی کی خدمت انجام دیتے تھے۔ ان کے کارناموں کا آغاز عہد صدیق سے ہوتا نیل سکا البتہ کتابت وہی کی خدمت انجام دیتے تھے۔ ان کے کارناموں کا آغاز عہد صدیق ہے ہوتا ہے۔ شام کی فوج کشی میں ان کا پورا گھر شرکیے تھا۔ ان کے بھائی بزید بن الب سفیان وٹائٹنڈ فوج کے ایک حصے کے افسر سے ان کے ساتھ امیر معاویہ وٹائٹنڈ کو بھی کارنامے دکھانے کا موقع ملا اور بعض موقع پر انہوں نے فوج کی قیادت کے فرائض بھی انجام دیے۔ ا

صیدا عرقہ اور بیروت وغیرہ شام کے ساحلی علاقوں کی مہم میں یزید کی ماتحتی میں مقدمۃ اکھیش کی کمان معاویہ ڈلائٹیڈ کے ہاتھوں میں تھی عرقہ تمام ترانہی کی کوششوں سے فتح ہوا۔ بی ساحلی علاقہ کے بہت سے قلعے فتح کیے۔قیساریہ کا معرکۂ جس میں اسی ہزار روی مارے گئے تھے انہی نے سرکیا تھا۔ بی

۸اھ میں جب ان کے بھائی یزید رٹائٹیؤ کا انقال ہوگیا'اس وفت حضرت عمر رٹائٹیؤ نے ان کی جگہ معاویہ رٹائٹیؤ کو دمثق کا حاکم مقرر کیا۔ ایک حضرت عثان رٹائٹیؤ نے اپنے زمانہ میں ان کو پورے شام کا والی بنادیا۔ اس دور میں انہوں نے بڑے کار ہائے نمایاں انجام دیئے جس کی تفصیل اس کتاب کے پہلے حصہ میں گزر چکی ہے'اس لیے دو بارہ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں' مختصر یہ کہ اپنے دورامارت

[🀞] فتوح البلدان بلاذرى ص ۱۲۳ 🌣 فتوح البلدان بلاذرى ص ۱۳۳۰ ـ

[🕸] طبری ص ۲۳۹۷ . 🌣 استیعاب ج ۱۰ اص ۲۱۱ -

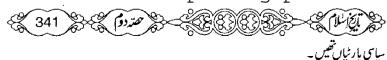
urdukutabkhanapk. blogspot.com

على معاويه رفالتنظ نے شام کے تمام سرحدی علاقوں کو فتح کر کے اس کورومیوں کے تملہ ہے محفوظ کردیا۔
علی معاویہ رفالتنظ کے دور میں فتح ہوا عموریہ پر فوج کشی ہوئی ملطیہ پر قبضہ ہوا۔ حضرت عثان رفائظ کی اجازت سے بحری بیڑا قائم کر کے جزیرہ قبرص فتح کیا۔ یہ بیڑا اس دور کے عظیم الثان بیڑوں میں تھا۔ پہلے رومیوں کے بحری حملوں کا مسلمانوں کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ اس بیڑے سے مطبوط ہوگئی۔ *

حضرت عثمان برائفیئر کی شہادت کے بعدان کے خون کے قصاص کی دعوت لے کرا گھے۔
حضرت علی بڑائفیؤ کے مقابلہ ہوا' دونوں میں مدتوں جنگ جاری رہی۔ آخر میں حضرت ابوموی استعری بڑائفیؤ اور حضرت عمر و بن العاص بڑائفیؤ کی خم قرار پائے۔ ابوموی بڑائفیؤ نے حضرت علی اورا میر معاویہ بڑائفیؤ کو معزول کر دیا لیکن مرو بن العاص بڑائفیؤ نے خضرت علی بڑائفیؤ کو تو معزول کر دیا لیکن امیر معاویہ بڑائفیؤ کو بر قرار رکھا۔ حضرت علی بڑائفیؤ نے اس نامنصقانہ فیصلہ کو نہ مانا اور پھر امیر معاویہ بڑائفیؤ کے اس معاویہ بڑائفیؤ کے لیے آمادہ ہوئے لیکن آپ کی فوج نے ساتھ نہ دیا اورا میر معاویہ بڑائفیؤ شام معاویہ رکھائفیؤ کی جس کا کے آزاد حکمران ہوگئے اس کے بعدانہوں نے حضرت علی کے مقبوضات پر تاخت شروع کی جس کا سلمدوسال تک جاری رہا اور حضرت علی بھی اور حضرت علی کے مقبوضات پر تاخت شروع کی جس کا اور حضرت علی بڑائفیؤ کی شہادت تک امیر معاویہ بڑائفیؤ شام اور مغرب کے اور حضرت علی بڑائفیؤ کی شہادت تک امیر معاویہ بڑائفیؤ شام اور مغرب کے اور حضرت علی بڑائفیؤ کی شہادت تک امیر معاویہ بڑائفیؤ شام اور مغرب کے اور حضرت علی بڑائفیؤ کی شہادت تک امیر معاویہ بڑائفیؤ شام اور مغرب کے اور حضرت علی بڑائفیؤ کی شہادت تک امیر معاویہ بڑائفیؤ کی میں ان دینے کی جس کا اور حضرت علی بڑائفیؤ کی شہادت تک امیر معاویہ بڑائفیؤ کی ان رہے۔

اور حضرت علی رفتانیڈ ایران اور عراق وغیرہ مشرقی ملکوں کے حکمران رہے۔ حضرت علی رفتانیڈ کی وفات کے بعد آپ کے بڑے صاحبرادے حضرت حسن رفتانیڈ جانشین ہوئے۔ان کی تخت نشینی کے بعد امیر معاویہ رفتانیڈ نے عراق پر فوج کشی کر دی۔ حضرت حسن رفتانیڈ مقابلہ کے لیے نکلے لیکن عراقیوں نے کمزوری دکھائی۔ حسن رفتانیڈ بڑے زم خو کلیم و بر دبار تھے بشگ وجدال اور خوزیزی سے ان کو جبی نفرت تھی۔انہوں نے دیکھا کہ بغیر ہزاروں مسلمانوں کا خون بہے ان کی خلافت قائم نہیں رہ سکتی اس لیے امیر معاویہ رفتانیڈ سے اپنا گزارہ مقرر کرا کے ان سے حق میں خلافت سے دست بردار ہوگئے۔ان سب کی تفصیل پہلے حصہ میں گزرچکی ہے۔

خلافت



شيعيان على خالله

یہ خلافت کو صرف اہل بیت کا حق سمجھتے تھے اور حضرے علی وٹیانٹنڈ کے حامی اور امیر معاویہ وٹیانٹنڈ کے سخت مخالف تھے کیکن حضرت حسن وٹیانٹنڈ کی دست برداری کے بعدان کی ہمت بیت ہو چکی تھی' اس لیے امیر معاویہ وٹلانٹنڈ کے زمانہ میں زیادہ تر خاموش رہے اگر کہیں کسی معمولی سازش کا پہتہ چلا تو فوراً اس کا تدارک ہوگیا۔کوئی شورش وانقلاب کی صورت نہ پیدا ہونے پائی۔

شيعيان بني اميه

بیگروه بنی امیه کا حامی تھا۔

خارجي

حضرت علی ادرامیرمعاویہ زان کا دونوں کو گمراہ اوران کے حامیوں کومباح الدم ہمجھتے تھے۔ یہ اینے عقا کدمیں بڑے پختہ اور بڑے بہا درادر جانباز تھے۔

خارجیوں کی شورش

شورش قائم رہی اور شبیب بن بحرہ' معین بن عبداللہ' ابی مریم اور ابی کیل وغیرہ اٹھے لیکن مغیرہ بن شعبہ رفائقۂ نے ایک سال کے اندران کا زورتو ڑ دیا۔ کچھ دنوں تک امن رہا۔ ۴۳ھ میں ایک خارجی سر دارمستورد بن علقمہ نے خفیہ سازش کی کہ تمیم شوال ۴۳ ھاکو جب لوگ نمازعید کے لیے جائیس تو دفعةً حملہ کر دیا جائے ۔مغیرہ بن شعبہ رٹائٹنۂ کواس کی خبرل گئی۔انہوں نے فوراًاس کا تدارک کیااورجس گھر میں سیسازش ہور ہی تھی۔اس کا محاصرہ کرالیا۔مستور د تو نکل گیااوراس کی جماعت کے چند آ دمی گرفتار کر کے قید کر دیئے گئے ۔مغیرہ بن شعبہ رٹائٹی طبعاً خون ریزی پہند نہ کرتے تھے اور ہ خری درجہ پرتلوارا ٹھاتے تھے چنانچیانہوں نے اہل کوفی کوجمع کر کے حسب ذیل تقریری ۔

''لوگو! میں ہمیشہ تمہارے لیے عافیت پیند کرتا ہوں اورتکلیفوں اورمصیبتوں کوتم سے رو کتا ہول جھ کو خطرہ ہے کہ میرے اس طرز عمل سے احمق لوگ بدآ موزنہ ہوجا کئیں۔ البتة الجھے اور ملیم لوگوں ہے اس کی امیر نہیں ہے۔اللہ کی تتم مجھے ڈرہے کہ میں جاہل احقوں کے ساتھ سنجیدہ' بھلے اور نا کر دہ گناہ لوگوں کے مواخذہ پر مجبور نہ ہو جاؤں۔ اس سے پہلے کہتم پر کوئی عام مصیبت آئے اپنے احمقوں کوروکو مجھے کومعلوم ہواہے کہ کچھلوگ نفاق اور مخالفت کا نج بورہے ہیں۔اللّٰہ کی قتم وہ لوگ عرب کے جس قبیلہ ہے ہوں گے بیں ان کو ہلاک کر ڈالوں گا اور ان کو ان کے بعد والوں کے لیے عذاب كانمونه بناؤل گا''

ان کی اس تقریر پرایک سردار معقل بن قیس نے کہا' آپ ایسے لوگوں کا ہم کو پیتہ بتائیے اگروہ ہماری جماعت سے ہیں تو آپ اطمینان رکھیں' ہم خوداس کا تدارک کرلیں گےاورا گرہم میں ہے نہیں ہیں تو ہم ان کے قبائل کو حکم دیں گے کہ وہ اپنے ناعاقبت اندلیش لوگوں کو پکڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر کریں ۔مغیرہ رفائلنڈ نے جواب دیا کہ مجھےان لوگوں کا نام نہیں معلوم معقل نے کہا تو پھر ہرفتیا کیا سردارا پنے قبیلہ کی ذمہ داری لے اور میں اپنے قبیلہ کا ذمہ لیتا ہوں۔ بیتجویز معقول تھی' اس لیے مغیرہ رفائٹنڈ نے سرداران قبائل کوطلب کر کےان سے کہا کہتم لوگ اپنے اپنے قبیلوں کے ذمہ دار ہو ورنداس کاخمیاز ہتم کو بھگتنا پڑے گا۔اس دھمکی پر قبائل کے سرداروں نے اپنے اپنے قبیلہ کے ناعاقبت اندیش لوگول کی روک تھام شروع کر دی۔ میصورت دیکھ کرمستور داپنے قبیلہ کوچھوڑ کراپنے اتباع کے ساتھ نکل گیا۔مغیرہ ڈلائنڈ نے اس کے مقابلہ کے لیمعقل کی ماتحتی میں فوجیس روانہ کیں۔ان میں اورمستورد میں بڑے بڑے معرکے ہوئے۔ان سب میں خارجی غالب رہے اور آخر میں معقل ادر

\$\frac{343}{2} \frac{343}{2} \

مستورد دونوں نے ایک دوسرے کا خاتمہ کر دیا۔ان معرکوں میں خارجیوں کی بڑی تعداد کام آئی۔ مستورد تے تل کے بعد بڑی حد تک خارجیوں کاز در ٹوٹ گیا۔

زياد بن البي سفيان

امیر معاویہ وظائنی نے عرب کے تمام نامور مد بروں کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ صرف زیاد جو ابوسفیان کا لڑکا کہا جاتا تھا۔ حضرت علی وٹائنی کے حامیوں میں رہ گیا تھا۔ امیر معاویہ وٹائنی کا سخت خالف تھا اور حضرت علی وٹائنی کے زمانہ سے فارس کا والی چلا آ رہا تھا۔ اس نے امیر معاویہ وٹائنی کی خلافت تسلیم نہ کی تھی وہ اسے ہر طرح ملانے کی کوشش کر چکے تھے مگر کا میاب نہ ہوئے تھے آ خرمیں مغیرہ بن شعبہ وٹائنی نے اس کوشن تدبیر سے امیر معاویہ وٹائنی کی اطاعت پر آ مادہ کرلیا اور ۲۲ ھیں مغیرہ بن شعبہ وٹائنی نے اس کوشن تدبیر سے امیر معاویہ وٹائنی کی اطاعت پر آ مادہ کرلیا اور ۲۲ ھیں وہ ان کے پاس چلا آیا اور فارس کی آمدنی اور خرج کا جو حساب و کتاب پیش کیا۔ امیر معاویہ وٹائنی نے نے زمانہ جاہلے تا میں اس کی ماں کے ساتھ وکاح کیا تھا 'اسے اپنا سوتیلا بھائی تسلیم کرلیا۔ عام خیال یہ نے زمانہ جاہلیت میں اس کی ماں کے ساتھ وکاح کیا تھا 'اسے اپنا سوتیلا بھائی تسلیم کرلیا۔ عام خیال یہ ہے کہ یہ محض امیر معاویہ وٹائنی کی لولیٹ کی لولیٹ کی لولیٹ کی اور نہ در حقیقت وہ ابوسفیان کا لڑکا نہ تھا 'بہر حال نے درا در کے ملئے سے امیر معاویہ وٹائنی کی کولیٹ اور مدبر کی جمایت حاصل ہوگئی۔

بصره کی ولایت

عراق کا پورا خطہ شورش بیندواقع ہواتھا۔ کوفہ کی حالت تو مغیرہ بن شعبہ وظائینڈ نے درست کر لی تھی لیکن بھرہ کی حالت نہایت خراب تھی ۔ یہاں کے والی عبداللہ بن عامرائے نرم خواور حلیم الطبع تھے کہ مفسدوں پر بھی تحق نہ کرتے تھے زیاد نے انہیں تلوارا ٹھانے کا مشورہ دیا 'انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے کو بگاڑ کر کسی کی اصلاح کرنا پہند نہیں کرتا۔ اس کا نتیجہ بیہ ہوا کہ بھرہ کی حالت روز ہروز بگرتی گئے۔ اہل بھرہ نے امیر محاویہ ڈائٹیڈ سے یہاں کی بدامنی اور ابن عامر کی کمزوری کی شکایت کی ۔ اہل بھرہ نے ان کومعزول کرکے حارث بن عبداللہ از دی کوان کی جگہ مقرر کیا 'لیکن بھرہ کی حالت ورست کرنے کے لیے کسی تحت گیروالی کی ضرورت تھی 'اس لیے چار مہینہ کے بعد ۵ میں زیاد کا تقرر ورست کرنے کے لیے کسی تحت گیروالی کی ضرورت تھی 'اس لیے چار مہینہ کے بعد ۵ میں زیاد کا تقرر موا۔ اس نے آنے کے ساتھ جامع بھرہ میں ایک شعلہ بارتقریر کی 'بیتقریرز وربیان اورشکوہ الفاظ کے اعتبارے عربی زبان کی بہترین تقریروں میں شار کی جاتی ہے اور تاریخوں میں خطبہ بتراء کے نام سے مشہور ہے 'اس کے آخر میں اس نے کہا:

کر آی اسلام کے حصر دو آئی ہے کہ تھا وہ آئے میں نے اپنے پیروں کے نیچے دبادیا۔ "میر سے اور قوم کے درمیان جو کینے تھا' وہ آئے میں نے اپنے پیروں کے نیچے دبادیا۔ میں کسی سے محض دشنی کی بنا پر مواخذہ نہ کروں گا اور نہ کسی کی پردہ داری کروں گا' تا آئکہ وہ خودمیر سے سامنے بے نقاب نہ ہوجائے' بے نقاب ہونے کے بعد بھی میں اس سے چشم پوٹی کروں گا۔ تم میں سے جو محن ہواس کواپنے احسان میں زیادتی کرنی چاہیے ادر جو برا ہوا سے اپنی برائیوں سے باز آنا چاہیے' اللہ تم لوگوں بررتم کرئے تم

لوگ اطاعت وفر ما نبرداری سے میری مدد کرؤ'۔ اللہ زبانی فہمائش کے ساتھ اس نے پولیس کا بڑا زبردست انتظام کیا' جورا توں کو گشت لگا کرنگرانیٰ کرتی تھی ۔لوگوں کورات گئے گھر سے نکلنے کی ممانعت کر دی' مقررہ دفت کے بعد جو شخص ہا ہرنظر آتا' وہ قبل کر دیا جاتا' اس بخی سے بھرہ کی حالت جلد درست ہوگئ۔

كوفهكي ولايت

۵۰ هیں مغیرہ بن شعبہ وظائفی کا انتقال ہوگیا اس کے انقال کے بعد امیر معاویہ وٹائفی نے کوفہ کی وال سے بھی زیاد سے متعلق کردی۔ زیاد پہلا شخص ہے جو کوفہ اور بھرہ دونوں شہروں کا حاکم ہوا کچھ چھ مہینہ وہ ہرمقام پر رہتا تھا کوفہ آنے کے بعد اس نے بھرہ کی طرح جامع کوفہ میں بھی اپنے آئندہ طرز عمل کے متعلق ایک تقریر کی۔ اہل کوفہ نے اس پر کنکریاں پھینکیں۔ اس نے فوراً مسجد کے دروازے بند کرا دیکے اور چار چار آ دمیوں کو بلوا کر ان سے قتم لے کر پوچستا کہ کس نے کنگریاں بھینکیں تھیں جوشم کھا کریہ برات ظاہر کرتا اسے چھوڑ دیتا اور جوشم نہ کھا تا اسے قید کردیتا۔ ایسے میں آدی نیکئیں تھیں خوشم کھا کریہ برات فاہر کرتا اسے چھوڑ دیتا اور جوشم نہ کھا تا اسے قید کردیتا۔ ایسے میں آدی نیکئیں تھیں خوشم کھا کریہ برات فاہر کرتا اسے جھوڑ دیتا اور جوشم نہ کھا تا اسے قید کردیتا۔ ایسے میں

حجر بن عدی ڈلٹنۂ اوران کےساتھیوں کاقتل

کوفہ کے ایک صحابی جحر بن عدی والتفیٰ حضرت علی والتفیٰ کے بڑے فدائیوں میں تھے۔حضرت علی والتفیٰ کے بڑے فدائیوں میں تھے۔حضرت علی والتفیٰ کی وفات کے بعد حضرت حسن والتفیٰ کے ویسے ہی جان نثار رہے۔آپ کی دستبر داری سے حجر بن عدی والتفیٰ کو بڑاصدمہ پہنچا تھا اورانہوں نے حضرت حسن و حسین والتفیٰ کا امیر معاویہ والتفیٰ کے مقابلہ پر ابھا را'کیکن یہ حضرات آ مادہ نہ ہوئے۔ گا امیر معاویہ والتفیٰ نے اپنے زمانہ میں برسر منبر مقابلہ پر ابھا را'کیکن یہ حضرات آ مادہ نہ ہوئے۔ گا امیر معاویہ والتفیٰ نے اپنے زمانہ میں برسر منبر حضرت علی والتفیٰ پرسب وشتم کی فدموم رسم جاری کی تھی اور ان کے تمام ممال اس رسم کواواکر تے تھے۔

🗱 اخبارالطّوال ص٣٣٣_ 🔻 اخبارالطّوال ص٣٣٠٢٣٣_

urdukutabkhanapk.blogspot.com على المعالمة المع

مغیرہ بن شعبہ ڈگائٹنڈ بردی خوبیوں کے بزرگ نیے کیکن امیر معاویہ ڈگائٹنڈ کی تقلید میں وہ بھی اس ندموم بدعت سے نہ چک سکے ججر بن عدی ڈگائٹنڈ اوران کی جماعت کوقد ر تااس سے نکلیف پہنچی تھی اس کے جواب میں وہ مغیرہ ڈگائٹنڈ اورامیر معاویہ ڈگائٹنڈ کو برا بھلا کہہ کراپنے دل کی بھڑاس نکال لیتے تھے اس پر مغیرہ ڈگائٹنڈ باز پرس نہ کرتے تھے۔ #

ایک مرتبہ حسب معمول مغیرہ بن شعبہ ڈلائٹھ جناب امیر کو برا بھلا کہدرہے تھے۔ اس پر جحر بن عدی ڈلائٹھ نے کنگریاں کھینکیس زبانی بھی ناملائم الفاظ کہے اور لوگ بھی ان کے ہم نوا ہو گئے مغیرہ بالکل خاموش رہے اور پانچ ہزار درہم دے کر حجر ڈلائٹھ کوراضی کیا۔

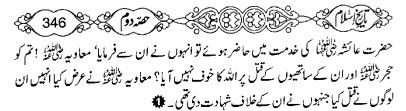
مغیرہ بن شعبہ ڈنگائٹئؤ کے بعد زیاد کے زمانہ میں بھی بیرسم جاری رہی اوراس کے ساتھ حجر کا جوابی طرزعمل بھی قائم رہا۔ زیاد نے شروع میں انہیں سمجھا دیا تھا کہ وہ حضرت علی ڈنگائٹؤ کی مدح اور معاویہ ڈنگائٹؤ کی ندمت کا طریقہ حجوڑ دیں، کیکن حجر ڈنگائٹؤ نے نہ سنا' وہ شیعیان علی ڈنگائٹؤ کے سرغنداور راہنما بھی تتھے۔ زیاد کواطلاع ملی کہ حجر ڈنگائٹؤ اوران کی جماعت امیر معاویہ ڈنگائٹؤ اور زیاد کی برائیاں اوران کے خلاف ابھارتے ہیں۔ ﷺ

ا تفاق ہے ای زمانہ میں زیاد کو بھرہ جانے کی ضرورت پیش آئی۔ وہ کو فیہ میں عمرو بن الحریث کو اپنا قائم مقام بنا گیا۔ اس نے حسب معمول حضرت علی مٹالٹیڈ پرسب وشتم کیا۔ جحر رٹرائٹیڈ نے اس پر بھی کنگر یاں پھینکییں 'عمرو بن الحریث خاموش رہا اور زیاد کو اس واقعہ کی اطلاع بھیج دی۔ وہ فوراً کو فیہ واپس آیا اور ججر رٹرائٹیڈ اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے امیر معاویہ رٹرائٹیڈ کے پاس بھواد یا اور ان کو کلھا کہ یہ لوگ فتنہ کی بنیاد ہیں' جب تک قتل نہ کیے جا میں گے فتنہ کی جڑبا قی رہے گی۔ چند آ دمیوں نے ججر بن عدی رٹرائٹیڈ کے خلاف شھادت دی۔ اس لیے امیر معاویہ رٹرائٹیڈ نے آئییں اور ان کے چند ساتھیوں کو تل کرائی کرائے گیا۔

حضرت حجربن عدی ڈالٹنڈ بڑے رہیہ کے صحابی تھے اس لیے ان کے قبل کا بہت براا ثر پڑا۔ حضرت عائشہ ڈلٹنٹٹانے ان کی گرفتاری کی خبر سننے کے بعد ہی امیر معاویہ ڈلٹٹنڈ کے پاس ان کی سفارش کے لیے آ دمی دوڑائے تھے لیکن وہ اس وقت پہنچے جب حجر ڈلٹٹنڈ قبل کیے جا چکے تھے۔ حضرت عائشہ ڈلٹٹٹٹا کو بخت صدمہ ہوا' چنانچے امیر معاویہ ڈلٹٹنڈ جب اس سال حج کے لیے گئے اور

[🏕] ليقو بي ج ١٠ ص ٢٥٣ وابوالفد اءج _اول ص ١٨٦ ـ ﴿ اخبار القوال ص ٢٣٦ وابن اشير ج ٣٠ ص ١٨٧ ـ

[🕸] يعقوني جيم ص ٢٧١ - 🌣 اخبار الطّوال ص ٢٣٧ -



بغاوتون كااستيصال

امیر معاویہ رٹی گئٹٹ کے زمانہ میں اندرونی شورش کے ساتھ ساتھ متعدد مفتوحہ علاقوں میں بھی بغاوت کے بناوت کے بناوت کی مشرق ولایت کے بناوت پھیلی ۔ اسم ھیں بلخ ، ہرات ، بوشنج اور باذغیس کے باشندے باغی ہو گئے ۔ مشرق ولایت کے صوبہ دارعبداللہ بن عامر رٹی گئٹٹ نے قیس بن بیٹم کوخراسان کا والی مقرر کر کے بغاوت فروکر نے پر مامور کیا ۔ سیسید ھے بلخ پہنچ اور یہال کے آتش کدہ کومسمار کر کے اہل بلخ کو مطبع بنایا ، اورعبداللہ بن حازم نے ہرات ، بوشنج اور باذغیس کے علاقوں کو قابو میں کیا۔ پی

سام ھیں کا بل کا علاقہ باغی ہوگیا۔عبدالرطن بن سمرہ ڈگافٹڈ اس کوفروکرنے کے لیے مامور ہوئے۔ یہ باغیوں کی سرکوبی کرتے ہوئے کا بل پنچے اور شہر کا محاصرہ اور سنگ باری کر سے شہر پناہ کی دیواریش شکست دے کرشہر میں داخل دیواریش کردیں۔کا بلیوں نے شہر سے نکل کر مقابلہ کیا۔مسلمان انہیں شکست دے کرشہر میں داخل ہوگئے۔ یعقو نی کا بیان ہے کہ خود شہر بناہ کے در بان نے پھا فک کھول دیئے تھے۔ بھ کا بل پر قبصنہ کے بعد مسلمانوں نے بست کولیا 'پھر رزان کی طرف بڑھے۔ اہل رزان نے خود شہر خالی کر دیا اور بغیر جنگ بعد مسلمانوں نے بھی سپر ڈال دی کے اس پر قبضہ ہوگیا۔ اس کے بعد طخار ستان کی طرف بڑھے کہ کر مقابلہ کیا۔ انہیں بھی شکست ہوئی اور اور مسلمان رخ پر قبضہ ہوگیا۔ بھی

ے میں اہل غور نے بغاوت کی اسے تھم بن عمر وغفاری ڈگاٹٹٹؤ نے فروکیا۔غرض جہاں جہاں بغاوت کے آثارنظر آئے نوراً اس کا تدارک کیا گیااورمفتو حدملکوں کا ایک چپیجمی ہاتھ سے نہ نکلنے پایا۔ فوجس

فتوحات

🏶 استعاب ج_ائص ۱۳۸ 🏻 🍇 این اثیر ج_۳ م ۱۲۱

🕸 این اثیرج ۱۳۵۰ اولیقونی ج ۲۵ س ۲۵۷ 🌷 🗱 این اثیرج ۱۳ س ۲۵۷ ـ 🕯



سندھ کی فتو حات

سندھ میںمسلمانوں کا قدم خلافت راشدہ ہی میں پہنچ چکا تھا۔امیرمعاویہ ڈٹائٹنڈ کے زمانہ میں دو سمتوں سے ہندوستان پر فوج کشی ہوئی۔ ایک قدیم راستہ سندھ سے دوسرے خیبر کی راہ ہے۔ عربی مؤرخوں نے ان دونوں کو باہم اس قدر مخلوط کر دیاہے پھراس زمانہ کا جغرافیہ اور قدیم نام استے بدل گئے ہیں کہ آج ان دونوں کو علیحدہ کر کے دکھا نا مشکل ہے۔ خیبر کے راستہ سے سب سے اول ۴۲ ھ میں مہلب بن الی صفرہ نے فوج کشی کی اور کا بل کو طے کر کے ہندوستان کی سرز مین میں قدم رکھا۔سرحدی علاقہ کے باشندوں نے مزاحمت کی' مہلب انہیں شکست دیتے ہوئے قیقان (قلات) کی طرف بڑھے۔ یہاں چند ترک سواروں کا مقابلہ ہوا' یہ سب مارے گئے اور مہلب مال غنیمت لے کرلوٹ گئے ۔مہلب کے بعدعبداللہ بن عامر واللہ نے عبداللہ بن سوار عبدی کوسر حدی علاقہ کا حاکم بنایا۔انہوں نے بھی قیقان پرحملہ کیا اور یہاں کے گھوڑے مال غنیمت میں حاصل کر کے امیرمعاویہ والٹنڈ کی خدمت میں پیش کیے۔تھوڑے ہی دنوں کے بعد پھرواپس آئے۔اس مرتبہ جنگ میں کام آ گئے۔ان کے بعد سنان بن ابی سنان ہذلی کا تقرر ہوا۔انہوں نے مکران کےصوبہ کو جو باغی ہو گیاتھا' دوبارہ فتح کر کے یہاں نظام حکومت قائم کیا۔ پھران کی جگہ راشد بن عمرواز دی مقرر ہوئے ۔ انہوں نے بھی قیقان پر حمله کیااور کچھ کامیانی بھی حاصل ہوئی تھی کہ میدقوم کے مقابلہ میں کام آ گئے اوران کے بعد پھرسنان بن سلمیآ ئے۔ یہ بڑے مد براور منتظم تنے انہول نے دوسال میں متعدد فتوحات حاصل کیں اور آخر بدھا کے معرکہ میں مارے گئے ۔ان کے بعد زیاد کالڑ کا عبادان کا قائم مقام ہوا۔ بیسینتان کے رائے سے سنارود ہے رود کے کنارے کنارے ہندمند (بلمند) ہوتا ہواکش پہنچا اور رود کوعبور کر کے قندھار پرحملہ آ ور ہوا۔ اہل قندھارنے بری بہادری سے مقابلہ کیا 'بہت سے مسلمان شہید ہوئے کیکن فتح انہی کے ہاتھ میں رہی اور قندھار پر سلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ قندھار کی فتح کے بعد زیاد نے منذر بن جارودکوسندھ کا حاکم بنا کر بھیجا۔ انہوں نے بوقان اور قیقان کے علاقہ میں فوجیس پھیلا دیں۔ای دوران میں قصدار کے باشندے باغی ہو گئے۔منذر نے انہیں قابو میں کرلیا۔ان کے بعد حری بن حری باہلی آ یے' انہوں نے بہت ی فتوحات حاصل کیں اور پیسلسلہ برابر قائم رہا 🗱

تر کستان کی فتوحات

[🗱] يىتمام حالات فتوح البلدان بلاذرىص ١٣٣٩_١٣٨٠ اوربعض 👺 نامەسے ماخوذ بين _



۵۴ هے میں عبیداللہ بن زیاد خراسان کا والی مقرر ہوا۔ یہ بڑا حوصلہ مند تھا' اس نے تر کستان کی سرز مین کو جولا نگاہ بنایا اور سغد پر فوج کشی کی اور بخارا کے کو ہستانی علاقہ کوعبور کر کے رامنی' نصف اور سے فت پر

بيكند فتح كيے۔ 🗱

شالى افريقه كى فتوحات

خلافت راشدہ ہی کے زمانہ میں شالی افریقہ کا کافی حصہ فتح ہو چکا تھا۔امیر معاویہ رفیانٹیڈ کے زمانہ میں اس میں بڑا اضافہ ہوا اور یہاں مسلمانوں کی قوت بہت مضوط ہوگئی۔ ۲۸ ھ میں عقبہ بن نافع طاقعہ کئی کے دیہاں کے باشندوں نے اطاعت قبول کر لیا جھڑتا ہے گئے۔ یہاں کے باشندوں نے اطاعت قبول کر لیے۔ پھڑا میں انہوں نے غدامس پر قبضہ کیا۔ ۲۳ ھ میں سوڈان کے بعض جھے فتح کیے۔ گل اس

[🗱] ابن اخیرج ۳۰ ص ـ ۱۹۵ وطبری ص ۱۲۹ 🌣 بلاذری ص ـ ۱۳۵ طبری کابیان اس مے مختلف ہے۔

[🕸] ابن اثيرج ٢٠٠٠ ص ١٦٧ ـ

کوفتح کیا اوررویفع بن ثابت انصاری طالفتونے نے افریقہ کے ایک بڑے اور خوبصورت ساحلی شہر بزرت کوفتح کیا اور دوبصورت ساحلی شہر بزرت کوفتح کیا اوررویفع بن ثابت انصاری طالفتونے جزیرہ حربہ پر قبضہ کرلیا۔ 40 ہم میں معاویہ بن خدت کے نے دوبارہ بڑے اہتمام سے فوج کئی کی عبداللہ بن عمر ابن زبیر اور عبدالملک وغیرہ صحابہ فن گفتہ اوراکا برقریش ساتھ سے۔ ابن زبیر رفنالفتونے نے سوسہ اورعبدالملک نے جلولا فتح کیا۔ 40 افریقہ کے بربری بڑے باغی اور سرکش سے جب تک ان کے سرپر فوجی قوت مسلط رہتی اس وقت تک وہ طبع رہے تو بیسے بی آ زاد ہوتے فوراً باغی ہوجاتے۔ اس لیے امیر معاویہ رفائش نے ۵۰ میں عقبہ بن نافع کو ان کی سرکو بی پر مامور کیا۔ انہوں نے دس بزار عرب فوج اور بہت سے نومسلم بربریوں کو ساتھ لے کر باغی علاقہ میں گس کر باغیوں کا قلع قبع کر دیا اور آ کندہ اس کے انسداد کے لیے شہر ساتھ لے کر باغی علاقہ میں گس کر باغیوں کا قلع قبع کر دیا اور آ کندہ اس سے افریقہ میں بعناوت کا قبروان بسایا اور یہاں مسلمان آ بادکر کے فوجی چھاؤنی قائم کی۔ ان اسے افریقہ میں بعناوت کا خطرہ بہت کم ہوگیا۔

urdukutabkhanapk.blogspot.com

رومیوں سےمعرکے

مسلمانوں کی سب سے بڑی حریف قطنطنیہ کی روئی حکومت تھی۔ان کا زیادہ مقابلہ اس سے رہتا تھا۔مصروشام کے ساتھ اس کی بحری زدمیں تھے۔اس کی روک کے لیے امیر معاویہ رفی تھنئونے نے بحری بیڑا قائم کیا تھا۔ اپنے زمانہ ہیں رومیوں کے حملہ سے بچاؤ کے لیے انہوں نے بڑے انظامات کیے۔ بحری بیڑا قائم کیا جو صرف رومیوں سے برسر پیکار رہتی تھی کیے۔ بحری بیڑے کے ساتھ ایک مستقل گر مائی فوج قائم کی جو صرف رومیوں سے برسر پیکار رہتی تھی کوئی سال بحری جنگ سے خالی نہ جاتا تھا۔عبد الله بن قیس حارثی 'جنادہ بن ابی امیہ' عبد الرحمٰن بن خالد بن ولید' بسر بن ابی ارطاق ' مالک بن مہیر و' فضالہ بن عبید اور بزید بن شجرہ وغیرہ ڈی گئی مختلف سنوں میں بحری معرکوں میں مشغول رہے' لیکن ان میں کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں ہے۔ ایک قسطنطنیہ مرحملہ

ں المونس ۲۵۔ ﷺ المونس سے جہاں عہد فاروتی میں بھی ایک مقام ہے جہاں عہد فاروتی میں بھی ایک مقام ہے جہاں عہد فاروتی میں پڑاز بروست معر کہ ہواتھا۔ ﷺ المونس ص_۲۵ و بلاؤری ص۲۳۳_

🥸 این اثیر کے مختلف سنون میں ان معرکوں کا ذکر ہے۔

سری فوج کے ساتھ قسطنطنیہ دوانہ کیا۔ رسول اللہ مَا گُھُیّام نے قسطنطنیہ کے فاتحین کو بشارت دی تھی۔ اس بری فوج کے ساتھ قسطنطنیہ دوانہ کیا۔ رسول اللہ مَا گُھُیّام نے قسطنطنیہ کے فاتحین کو بشارت دی تھی۔ اس لیے بہت ہے ممتاز صحابہ میز بان رسول مَنا گُھُیّام حضرت البوابیب انصاری عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن میں داخل ہوا۔ قسطنطنیہ شرقی کلیسا کا مرکز تھا' اس لیے دومیوں نے مدافعت میں پوری طاقت صرف میں داخل ہوا۔ قسطنطنیہ شرقی کلیسا کا مرکز تھا' اس لیے دومیوں نے مدافعت میں پوری طاقت صرف کردی۔ مسلمانوں کا شوق شہادت انا بڑھا ہوا تھا کہ ایک مجاہد عبدالعزیز بن زرارہ کابی شہادت کی تمنا میں بار کے بڑھتے تھے' لیکن ان کی آ رز دیوری نہ ہوتی تھی۔ آ خرمیں بے عابادشن کی صفوں میں گھتے ہے ۔ رومیوں نے نیز دل سے چھید کرشہید کر دیا۔ پھ

قسطنطنیہ کی قسیل بہت او نجی اور علین تھی۔روی اس کے اوپر سے آگ برسار ہے تھاور مسلمان نشیب میں تھے۔ اس لیے انہیں بہت نقصان اٹھانا پڑا اور چندونوں کے محاصرہ کے بعدوہ ناکام لوٹ آئے۔اس محاصرہ کے دران میں حضرت ابوابوب انصاری ڈاٹٹیڈ مرض الموت میں مبتلا ہو گئے۔ یزیدا بن معاویہ ڈٹاٹیڈ نے ان سے بوچھا اگر کوئی وصیت ہوتو فرمائے بوری کی جائے گی۔فرمایا جہاں تک ہوسکے دشمن کی سرز مین میں لے جاکر وفن کرنا 'چنا نچا نتقال کے بعد آپ کی نعش قسطنطنیہ کی فصیل کے بنچے لے جاکر وفن کردی گئی۔ جہا اور مسلمانوں نے رومیوں سے کہلا دیا کہ اگر تم نے لاش فصیل کے بنچے لے جاکر وفن کردی گئی۔ جہا اور مسلمانوں نے رومیوں سے کہلا دیا کہ اگر تم نے لاش کی کوئی بے حمق کی تو پھر اسلامی سلطنت کے حدود میں بھی ناقوس نہ نئے سکے گا۔ جہا قسطنطنیہ کی فقح کے بعد ترکان عثانی نے آپ کے مزار پر مقبرہ اور اس سے متعلق متحد بنوائی 'جو آج تک زیارت گاہ ظائق سے۔ خلفا کی رسم تا جیوثی اسی متحد میں اوا کی جاتی تھی۔

روڈس کی فنتے

شام کے ساحلی علاقہ کو رومیوں کے حملہ سے محفوظ کرنے کے لیے امیر معاویہ رفیانٹیڈ نے حضرت عثان رفیانٹیڈ بی کے زمانہ میں بحیرہ روم کے جزائر پر قبضہ شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ جزیرہ قبرص ای زمانہ میں فتح کیا تھا۔ اپنے زمانہ میں ایک دوسرے جزیرہ روڈس کی طرف قدم بردھایا۔ بیانا طولیہ کے قریب جنوب مغرب میں نہایت سرسبز وشا داب جزیرہ ہے۔ یہاں ہرقتم کے میووں کی پیداوار ہے۔ 20 ھیں جنادہ بن ابی امیہ رفیانٹوئٹ نے اس کو فتح کیا اور یہاں مسلمانوں کی آبادی قائم کی اس

🕸 این اثیری۳۰٬۳۰۰ 😝 این اثیری۳۰٬۰۰۱ 🗱

[🕸] التيعاب ج-٢ ص ٢٣٨.

urdukutabkhanapk.blogspot.com (عنوالله عنوالله عنوالله المعالية المعالية المعالية المعالية المعالية المعالية المعالية المعالية المعالية الم

ز مانه میں سسلی پر حمله بهوا مگر فتح نه بهوسکا 🖈

ارواڈ کی فتح

اس کے دوسال بعد ہ ۵ ھ میں جزیرہ ارواڈ پر قبضہ ہوا' کریٹ پر بھی جناد ہ نے حملہ کیا تھا' مگر فتح نہ ہوسکااور عباشیوں کے زمانہ میں اس پر قبضہ ہوا۔

یزیدکی ولیعهدی

مغیرہ بن شعبہ رڈائٹنڈ نے امیر معاویہ دٹائٹنڈ کی خیرخواہی میں خلافت کا سلسلہ ان کی نسل میں منتقل کر دینا جاہا 'چنا نچہ یزید کو ادھر توجہ دلائی۔ یزید نے امیر معاویہ دٹائٹنڈ سے اس کا تذکرہ کیا۔ یہ ان کے دل کی بات تھی' لیکن اسے وہ ناممکن العمل سمجھ کر زبان سے نہ کہہ سکتے تھے۔مغیرہ دٹائٹنڈ کی اس شمجو یزیراس کا موقع مل گیا' چنانچے مغیرہ دٹائٹنڈ کو بلاکران سے مشورہ کیا' انہوں نے کہا:

''عثمان طُلَقَنَهُ کی شہادت کے بعد سے مسلمانوں میں جوا ختلاف اورخوزیزی قائم ہے' وہ آپ کی نگاموں کے سامنے ہے' اس لیے میری رائے میں یزید کی ولی عہدی کی بیعت لے کر اسے جانشین بنا دینا چاہئے' تا کہ جب آپ کا وقت آئے تو مسلمانوں کے لیے ایک سہارا اور جانشین موجود رہے اور ان میں خوزیزی اور فتنہ فساد ہریانہ ہو''۔

وہ اس معاملہ میں لوگوں کی مخالفت ہے بھی ڈرتے ہیں اور ہزید کی ولی عہدی بھی چا ہتے ہیں۔ ساسلام کا معاملہ اور بری ذمہ داری کا کام ہے۔ یزید جیسالا ابالی ہے ظاہر ہے اس لیے تم جا کر امیر المؤمنین کو برید کے مشاغل سے آگاہ کرو اور انہیں سمجھاؤ کہ اس میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ عبید نے کہا امیر المؤمنین کو یزید کی جانب ہے بدول کرنا مناسب نہیں ہے میں جا کرخود یزید کو سمجھا تا ہوں کہ وہ اپنے مشاغل چھوڈ دے کہ لوگوں کو گرفت اور خالفت کا موقع نہ ملے۔ زیاد نے بھی اس رائے کو پہند کیا اپنے مشاغل چھوڈ دے کہ لوگوں کو گرفت اور خالفت کا موقع نہ ملے۔ زیاد نے بھی اس رائے کو پہند کیا جنانچ عبید نے جا کریزید کو سمجھا ہے۔ اس نے بہت کی قابل اعتراض با تیں چھوڈ دیں۔ کو فداور بھرہ ہے زیادہ اہم معاملہ تجاز کا تھا۔ یہاں ایسے متعدد ہزرگ موجود تھے جو یزید کے مقابلہ میں ہر حیثیت سے فلافت کے زیادہ سمجھ تھے اور جن کی جانب مقابلہ میں ہر حیثیت سے فلافت کا خطرہ تھا' اس لیے اس کی ذمہ داری امیر نے مروان بن تھم کے ہرد کی اور سے اس تجویز کی کا فاف کا خطرہ تھا' اس لیے اس کی ذمہ داری امیر نے مروان بن تھم کے ہرد کی اور اس کو لکھا:

''اب میں ضعیف ہو گیا ہوں' میرے تو کی کمزور ہو گئے ہیں' معلوم نہیں کب وقت آ جائے' جھے خوف ہے کہ میرے بعد پھرامت میں اختلاف نہ پیدا ہو جائے' اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی بھلائی کے لیے اپنی زندگی ہی میں اپنا جانشین بنا جاؤں' اس معاملہ میں تمہارامشورہ ضروری ہے' اس کواہل مدینہ کے سامنے پیش کرواوروہ جو جواب دیں وہ مجھے کھو''۔

اس علم پر مروان نے اس مسئلہ کوائل مدینہ کے ساسنے پیش کیا۔ امیر معاویہ وٹائٹیڈ نے خط بیل کسی جانشین کا نام نہیں لکھا تھا' بلکہ محض جانشین کی مجمل تجویز بھی۔ مروان نے اس کے متعلق رائے گئ اس حد تک یہ تجویز نامناسب نہیں اس لیے سب نے اس سے اتفاق کیا۔ مروان نے امیر معاویہ وٹائٹیڈ کو اس کی اطلاع دی' اس کے بعد انہوں نے دوسرا حکم جانشین کے اعلان کا بھیجا۔ اس وقت مروان نے بزید کے نام کا اعلان کیا۔ یہ سنتے ہی لوگوں نے اختلاف کیا۔ عبد الرحمٰن بن ابی بکر مخافظ نہ اس کے جو اس سے امت کی بھلائی مقصود نہیں ہے بلکہ خلافت کو ہم آل کی شہنشاہی بنانا چاہتے ہو' کہ ایک ہرقل کے بعد دوسرا ہم قل اس کا جانشین ہو۔ ایک روایت ہیہ کہ مروان نے یہ کہا تھا کہ ' امیر المؤمنین چاہتے ہیں کہ ابو بکر وعمر خلافی کی طرح بزید کو نامز دکر جا کمیں'' ۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے رائم کی سنت نہیں بلکہ قیصر و کسر کی کا طریقہ ہو نا ندان والوں کواس سے دور عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے اس کے جواب میں کہا کہ بیا بی بکر وعمر خلافی کی سنت نہیں بلکہ قیصر و کسر کی کا طریقہ ہے۔ ان دونوں نے اپنے لڑکوں کو ولی عبد نہیں بنایا' بلکہ اپنے خاندان والوں کواس سے دور طریقہ ہے۔ ان دونوں نے اپنے لڑکوں کو ولی عبد نہیں بنایا' بلکہ اپنے خاندان والوں کواس سے دور

رکھا' بیرحالات مروان نے امیرمعاویہ رخاتنیٰ کولکھ بھیج۔ اس درمیان میں مدینہ بھرہ اور مختلف مقاموں کے وفودشام بینی چکے تھے۔امیرمعاویہ ڈاٹٹیؤ نے پہلے مدینہ کے ایک بزرگ محمد بن عمرو بن راعی بناتے ہیںاس پرخوبغور کر لیجئے''۔ مدینہ کے وفد کے بعد بھرہ کےرئیس الوفدا حنف بن قیس سے جو بڑے مدبراور بااثر رکیس منے رائے طلب کی۔انہوں نے جواب دیا اگر ہم سے کہتے ہیں تو آپ کا ڈر ہے اور جھوٹ بولتے ہیں تو اللہ کا خوف ہے۔ آپ بزید کے شب وروز کے مشاغل اس کے ظاہری اور پوشیدہ حالات سے مجھ سے زیادہ داقف ہیں۔اگراس کے بعد بھی اس کوامت محمدی کے لیے آپ بہتر سیجے ہیں تو پھراس میں صلاح ومشورہ کی کیا ضرورت ہے اورا گرابیانہیں سیجھے تو خود دوسرے عالم كوجات موے اس كورنيا كا توشدندد يجيئ ورنديول تو آپ كا جوتكم مو جمارا كام اس كاستااور بجالانا ہے۔ کیکن امیر معاویہ رفائقوٰ کی بدی ولی عہدی طے کر چکے تھے۔ میکٹن رسی کارروائی تھی اس لیے آخر میں پچھلوگوں کوڈرادھمکا کراور پچھکولطف وکرم ہے ہموار کرلیااور عراق وشام کے باشندوں نے بزید کی بیعت کر لی۔ 🏶 کیکن اصل معاملہ حجاز کا تھا کہ مہاجرین وانصار کے باقیات اور صحابہ وصحابہ زادے بہیں تھے ٰاس لیےامیرمعاویہ ڈاکٹنٹ نے خود مکداور مدینہ کاسفر کیا۔اس وقت یہاں یا نج بزرگ اليے تھے جن كى جانب سے امير معاويہ رفائقيُّ كونخالفت كا خطرہ تفا۔حضرت عبدالله بن عمر عبدالله بن عباس' عبدالله بن زبیر'حسین اورعبدالرحن بن ابی بکر رفخانگزائز – امیر معاویه رفاطنهٔ نے ان سب سے الگ الگ مل کر ہرایک ہے کہا کہتم پانچوں آ دمیوں کے علاوہ سب نے پزید کی ولی عہدی کی ہیعت کر لی ہے اور تم ان چاروں کی رہبری کررہے ہو۔ان میں عبدالرحمٰن بن الی بکر د کا تعمُون کے علاوہ ہرا یک نے جواب دیا کہ میں کسی کی رہبری نہیں کررہا ہوں آپ چاروں آ دمیوں سے کہیے اگر وہ لوگ بیعت کر لیں تو مجھے بھی کوئی عذر نہیں ہوگا۔اس طرح گویا جار آ دمیوں سے الگ الگ بیعت کا وعدہ لے لیا۔ عبدالرحمٰن بن الى بكر رفائقة ہےالبتہ تلخ مُنتقَدمومُ مُی 🚅 🗱

پیطبری کی روایت ہے ابن اثیر کا بیان ہے کہ امیر معاویہ رٹھائٹنڈ کی آمد کی خبرین کریانچوں آ دمی مدینہ سے مکہ چلے گئے ۔امیرمعاویہ ڈائٹنڈ بھی وہاں پینچےاوران سب کولطف ویدارات اورحسن خلق سے مائل کرنے کی کوشش کی ۔ان لوگوں نے فردا فردا گفتگو کرنے کی بجائے حضرت عبداللّٰہ بن زبیر ڈاٹٹٹڈ کوجوسب سے زیادہ تجربہ کاراور گویا (قادرالکلام) تھے اپنانمائندہ بنایا۔امیرنے ان سے کہا کہتم لوگوں کے ساتھ میرا جوطرزعمل ہے اور جتنی صلدرحی کرتا ہوں اور تبہاری جس قدر باتیں 🕸 طبری جے کئی ۲۵ کے ۵

🗱 بيتمام دا قعات طبري اورابن اثيرسے ماخوذ ہيں۔

ورگزر کرتا ہوں' وہ سبتم کو معلوم ہے' یزیر تہہارا بھائی اور ابن عم ہے' میں چاہتا ہوں کہ تم اسے صرف فلیفہ کالقب دے دو باقی عکومت کا پوراا نظام' عمال کاعزل ونصب' خراج کی تحصیل ووصولی اور اس کا صرف تہہار ہے ہاتھوں میں رہے گا۔عبداللہ بن زبیر وفی تنظیر نے اس کے جواب میں کہا کہ انتخاب خلیفة کی تین نظیر میں ہیں' یا تو رسول اللہ منا تی تی کی طرح کسی کو نامز دنہ سیجے' مسلمان جے پہند کر میں کی تین نظیر میں ہیں' یا تو رسول اللہ منا تی تی کو نامز دنہ سیجے' مسلمان جے پہند کر میں کے منتخب کرلیں گئی ابو بحر والیٹوئؤ کی طرح کسی کو نامز دنہ سیجے' جس ہے آپ کاکوئی تعلق نہ ہوئیا عمر والیٹوئؤ کی طرح چند آ دمیوں میں سے ایک کا انتخاب شور کی پر چھوڑ دیجے' اس کے علاوہ کوئی چو تفاطریقہ ہم نہیں جو لی کر سیستے ۔ امیر معاویہ والیٹوئؤ کے جب دیکھا کہ بیلوگ آسانی کے ساتھ بیعت کرنے والے نہیں ہیں اور اپنیس ہیں تو انہیں ہیں اور کہ مسلمانوں کے سربر آ وردہ اور ان کے بہترین لوگ ہیں' بغیران کے مشورہ کے کوئی کا مانجام نہ دیا جائے گا۔ انہوں نے رہ بید کی بیعت کر لیے ہاں لیے آپ لوگ بھی بیعت کر لیجئے۔ اہل کا مانجام نہ دیا جائے گا۔ انہوں نے رہ بید کی بیعت کر لیے ہاں لیے آپ لوگ بھی بیعت کر لیجئے۔ اہل کی مانجام نہ دیا جائے گا۔ انہوں نے رہ بید کی بیعت کر لیے ہاں لیے آپ لوگ بھی بیعت کر لیجئے۔ اہل کی واپسی کے بعد لوگ وں کو اصل واقعہ کا عمر میا وہ کی کا فی بیاس اعلان پر سب نے بیعت کر لیے۔ اہل کی واپسی کے بعد لوگوں کو اصل واقعہ کا عمر میا کہ بین پر کر کی کا فیت نہیں کی۔ پیل

علالت

۱۰ ه میں امیر معاویہ ڈکاٹٹٹ مرض الموت میں مبتلا ہوئے عمر کی اٹھتر منزلیں طے کر چکے تھے۔ زندگی کی کوئی امید نہتھی اس وقت بزید دشق میں موجود نہ تھا۔اس لیے اس کوآئندہ خطرات وطرزعمل مے متعلق بیدوصیت نامہ کھوایا:

''جان پررایس نے تمباری راہ کے تمام کانٹے ہٹا کر تمبارے لیے راستہ صاف کردیا ہے۔ دشمنوں کو زیر کر کے سارے عرب کی گردنیں تمبارے آ گے جھکا دی ہیں اور تمبارے لیے ایک بڑا ٹر اندجمع کردیا ہے۔ ہیں تم کووصیت کرتا ہوں کہ اہل تجاز کے حقوق کا ہمیشہ کاظر کھنا کہ وہ تمہاری اصل و بنیاد ہیں جو ججازی تمبارے پاس آئے اس کے حت سلوک کے ساتھ پیش آنا۔ اس کی عزت کرنا اس پراحسان کرنا اور جو نہ آئے اس کی خبر گیری کرتے رہنا۔ اہل عراق کی ہرخواہش پوری کرتا ۔ اور اگر وہ روز انہ عاملوں کا تبادلہ چاہیں تو روز انہ کردینا کہ تمال کا تبادلہ تلواروں کے بیام ہونے سے بہتر ہے۔ شامیوں کو اپنا مشیر بنانا' ان کا خیال ہر حال میں مذ ظرر کھنا۔ جب تمہارا کوئی بہتر ہے۔ شامیوں کو اپنا مشیر بنانا' ان کا خیال ہر حال میں مذ ظرر کھنا۔ جب تمہارا کوئی

🀞 ابن اثيرج ٢٠٠ ص ٢٢١ ٢١٠ _

دشمن تهبارے مقابلہ میں آئے تو ان سے مدد لینا 'کین کامیاب ہونے کے بعد ان کو فورا واپس بلالین ورند دوسرے مقام پرزیادہ گھرنے سے ان کے اخلاق بدل جائیں فورا واپس بلالین ورند دوسرے مقام پرزیادہ گھرنے سے ان کے اخلاق بدل جائیں گے۔ سب سے اہم معاملہ خلافت کا ہے اس میں حسین بن علی عبداللہ بن عر بڑا گھڑنا کے علاوہ کوئی حریف نہیں ہے۔ عبداللہ بن عر بڑا گھڑنا کے علاوہ کوئی حریف نہیں ہے۔ واسط نہیں ہے۔ عام مسلمانوں کی بیعت کے بعد انہیں بھی کوئی عذر نہ ہوگا۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر بڑا گھڑنا کہ مسلمانوں کی بیعت کے بعد انہیں ہمی کوئی عذر نہ ہوگا۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر بڑا گھڑنا کی مانب سے خطرہ ہے اہلی عراق آئیں تمہارے مقابلہ شن کوئی ذاتی حوصلہ و بیا کہ جو وہ اس کی بیروی کر لیس میں اکرچھوڑ دیں گے۔ جب وہ تمہارے مقابلہ میں آئیں اور تم کوان پر قابو حاصل ہو جائے تو درگز رہے کام لینا کہ وہ قرابت واڑ بڑے حقدار اور رسول اللہ متا گھڑنا کے عزیز جائے تو درگز رہے کام لینا کہ وہ قرابت واڑ بڑے حقدار اور رسول اللہ متا گھڑنا کے عزیز جیں۔ البتہ جو شخص لومڑی کی طرح کاوے دے کرشیر کی طرح حملہ کرے گاؤہ وہ عبداللہ ہیں۔ البتہ جو شخص لومڑی کی طرح کاوے دے کرشیر کی طرح حملہ کرے گاؤہ وہ عبداللہ ہیں۔ البتہ جو شخص لومڑی کی کورح کاوے دے کرشیر کی طرح حملہ کرے گاؤہ وہ عبداللہ کورد کورد کے کام کین کی طرح کاوے دے کرشیر کی طرح حملہ کرے گاؤہ وہ عبداللہ کورد کی کام کین کیں گھڑنا کی کاوے دے کرشیر کی طرح حملہ کرے گاؤہ وہ عبداللہ کیں۔

اييخ متعلق وحيتين

اوران کے ٹکڑےاڑا دینا'' 🀞

اس وصیت نامه کی تکیل کے بعدالل خاندان سے کہا:

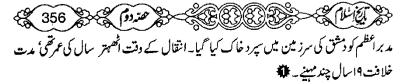
''اللہ کا خوف کرتے رہنا کہ خوف کرنے والوں کواللہ مصائب ہے بچاتا ہے' جواللہ سے نہیں ڈرتااس کا کوئی مدد گارنہیں' پھراپنے ذاتی مال میں سے آ دھامال ہیت المال میں واخل کرنے کا حکم دیا''۔ ﷺ

بن زبیر ڈاٹھی کا کر وہلے کرلیں تو فہا ورنہ قابویانے کے بعدان کو ہر گزنہ چھوڑ نا

جہیز و تکفین کے متعلق بیہ وصیت کی کہ رسول الله مَا کالیّیْم نے مجھے کو ایک کرتہ عنایت فرمایا تھا۔ اس کوای دن کے لیے میں نے محفوظ رکھا تھا۔ آپ مَا کلیّیْم کے موئے مبارک اور ناخن شیشہ میں محفوظ بیں اوراس کرتہ میں مجھے کفنا نا اور ناخن اور موئے مبارک کوآ کھا ور منہ میں رکھ دیتا، شاید اللّٰہ اس کے طفیل میں اس کی برکت سے مغفرت فرما دے ﷺ ان وصیتوں کے بعدر جب ۲ ھا میں انتقال کیا۔ وصیت کے مطابق تجہیز و تکفین ہوئی۔ ضحاک بن قیس ڈلائٹی کے نماز جنازہ پڑھائی اور عرب کے اس

[🗱] پیومیت طبری اور افغری کے بیان کا خلاصہ ہے طبری جے ۵ ص ۱۹۲ ۱۹۷ والفخری ۱۹۳ م

森 طبری ج _ ہے میں ۲۰۱ 🍇 طبری ج _ ہے س۲۰۲ _



ازواج واولا د

امیر معاویہ ولائٹیڈ نے متعدد شادیاں کیں دو ہویوں سے اولا دیں ہوئیں۔ایک ہوی میسون بنت بحدل کیطن سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ بنت بحدل کیطن سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن عبدالرحمٰن کا انتقال غالبًا بجین ہی میں ہوگیا تھا۔عبداللہ امیر ولائٹیڈ کی وفات کے وقت زندہ تھا، مگر اس میں کوئی مادہ نہ تھا۔

نظام خلافت اورامير رثالثنؤ ككارنام

امیر معاویہ رِ النّفیٰ کے زمانہ میں نظام خلافت میں سب سے برداانقلاب بیہ ہوا کہ خلافت اسلامیہ موروثی و شخصی حکومت کے قالب میں آگئ جس سے اس کی اصل روح بدل گئ کیکن اس کا ظاہری و ھانچیہ وی رہا جو خلافت راشدہ کے زمانہ میں تھا 'بلکہ امیر معاویہ رہی النّفیٰ نے اس کو مختلف حیثیتوں سے اور زیادہ تر ترقی دی ۔ مسلسل خانہ جنگی سے نظام خلافت میں جو برہمی پیدا ہور ہی تھی اسے از مرفوقائم کیا۔ اندرونی اور پیرونی طاقتوں کا خاتمہ کر کے امن و سکون پیدا کیا۔ بغاوتیں فروکیں 'نے ملک فتح کیے تمدنی ضروریات بیرونی طاقتوں کا خاتمہ کر کے امن و سکون پیدا کیا۔ بغاوی و سیخ اور طاقتوں کا خاتمہ کر کے امن و سکون پیدا کیا۔ بعدا کیہ وسیخ اور طاقتوں کا خاتمہ کر گئے۔

امير كےمشيركار

امیر معاویہ و و النظائ کی حکومت شخصی تھی' اس میں خلافت راشدہ کی طرح مہاجرین وانسار کی مجلس شور کی نہ نہ نہ نہ کے عرب کے اکثر نامور مد بر مثلاً عمر و بن العاص' مغیرہ بن شعبہ و النظم اور زیاد بن ابی سفیان امیر کے خاص مشیروں میں تصاور کوئی اہم کام بغیران کے مشور کے شعبہ و النظم نہ یا تا تھا۔ امیر معاویہ و النظم کی کامیابیاں ان کی ذاتی تدبیروسیاست کے علاوہ ان مدبرین کی صلاح ومشورہ کا مجمی نتیج تھیں۔

صوبےاوران کا نظام

امیرمعاویه رئی نیم کے زمانہ میں صوبوں کی تقسیم اوراس کا نظام وہی رہا جوعہد فاروتی میں تھا۔ ** استیعاب ج۔ام ۲۷۲۔ urdukutabkhanapk.blogspot.com عندراً عندراً \$357

مغرب کے بنے مفتو حدعلاقے مصر کے اور مشرق کے خراسان کے ماتحت تھے اور ان کے نظام میں کوئی خاص تغیز نہیں ہوا۔

فوج

فوج کی سپرسالاری کئی پشتوں سے بن امیہ میں چلی آرہی تھی۔اس لیے امیر معاویہ ڈگاٹھنڈ کے زمانہ میں استفاد فوج میں نمایاں ترتی ہوئی۔ بری فوج کا نظام حضرت عمر ڈگاٹھنڈ ہی کے زمانہ میں اتناکمل ہو چکا تھا کہ اس میں کسی مزید ترمیم واضافہ کی ضرورت نہتی 'جن پہلوؤں سے ترتی کی گنجائش تھی اسے ترتی ہوئی' تفصیل آگے آگے گی۔

بحرى فوج

بحری فوج میں نمایاں ترقی ہوئی۔ بحری فوج امیر معاویہ دفائٹٹٹ نے حضرت عثان دفائٹٹٹ ہی کے زمانہ میں قائم کر دی تھی اوراس کواتی ترقی دی تھی کہ اسی زمانہ میں پانچ سو جہازوں کے بیڑے کے ساتھ قبرص پر حملہ کیا تھا۔خودان کے زمانہ میں بحری بیڑا اتنا طاقتور ہو گیا تھا کہ بحرروم مسلمانوں کا بازی گاہ بن گیا جس کی تفصیلات او پرگزر چکی ہیں۔

اميرالبحر

بحری نوج کی سپہ سالا ری کا علیحدہ مستقل عہدہ قائم کیا' چنانچہ جناوہ بن ابی امیداور عبداللّٰہ بن قیس حارثی ڈیا ٹھنٹھا اس عہدہ برممتاز تھے۔عبداللّٰہ نے پچاس بحری معرکے سر کیے اور جناوہ ڈلاٹھنڈ مزید سے سیریں کر میں میں میں میں معدد

کے زمانہ تک بحری کڑائیوں میں مصروف رہے۔ 🏶

جہازسازی کے کارخانے

جا بجا جہاز سازی کے کارخانے قائم کیے۔سب سے پہلے میکارخانہ مصر میں قائم ہوا۔ اللہ اللہ اللہ میں ہوا۔ اللہ اللہ ا بلاذری کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ساحلی مقاموں پر کارخانے تھے۔ اللہ

سر مائی اورگر مائی فوجیس

🏶 اسدالغابيةذ كره جناده 📗 🌣 حسن المحاضره ج-٢ ص ١٩٩ 🛚 🤃 نتوح البلدان ص ١٩٣٠ -

urdukutabkhanapk.blogspot.com

358 محتدوا کی المال کا المحتلف کا

بہت سے نئے قلع بنوائے 'پرانے قلعوں کی مرمت کرائی۔ خصوصاً شام میں جواموی حکومت کا پالیتخت تھا اور جس پر دمیوں کے حملہ کا زیادہ خطرہ تھا۔ قلعوں کو مشخکم کردیا۔ انظر طوس بلینا رس اور مرقیہ میں نئے قلع بنوائے۔ رومیوں کے پرانے قلعہ جبلہ کو جوشام کی فتح کے زمانہ میں ویران ہوگیا تھا ، دوبارہ آباد کیا۔ بھی روڈس میں ایک قلعہ بنوایا جوسات برس تک فوجی مرکز رہا۔ بھی مدینہ میں ایک قلعہ بنوایا جوسات برس تک فوجی مرکز رہا۔ بھی مدینہ میں ایک قلعہ بنوایا جوسات برس تک فوجی مرکز رہا۔ بھی مدینہ میں ایک قلعہ قصر فرایات کلیا۔ بھی اس کے علاوہ قبرص اور ارواڈ میں فوجی چھاؤنیاں قائم کیس۔ فوجی ضروریات کے لیے شہر قبر وان آباد کیا۔

منجنيق كااستعال

منجنق کا استعال مسلمانوں میں غالباً سب سے پہلی مرتبدا میر معاویہ وطالفیُؤ کے عہد میں ہوا۔ کا ہل کے محاصرہ میں تنکباری سے شہریناہ تو ڑی گئ تھی۔ پی

يوليس كأصيغه

ملک کے اندرونی نظام اور قیام امن کے لیے پولیس کے صیغہ کو بردی ترتی ہوئی خصوصا عراق میں جہاں ہمیشہ فتنہ و فسادرہتا تھا۔ پولیس کا براز بردست انتظام رہتا تھا۔ شہر کوفہ میں چالیس ہزار پولیس تھی۔ امن وامان کا بیحال تھا کہ کوئی شخص راستہ میں گری پڑی چیزا ٹھانے کی ہمت نہ کرسکتا تھا' تا آئکہ خوداس کا مالک آ کر نہ اٹھا تا' راتوں کوعورتیں اپنے گھروں میں تنہا کواڑ کھول کرسوتی تھیں۔ زیاد والی عراق کا دعویٰ تھا کہ اگر کوفہ سے خراسان تک رسی کا ایک کھڑا بھی ضائع ہوجائے تو مجھے معلوم ہوجائے گا کہ کس نے لیا۔ ایک مرتبراس نے کسی کے گھر سے گھنٹہ بجنے کی آ وازسن 'پوچھا تو معلوم ہوا کہ گھروائے گیرہ و سے درہ ہوجائے گا تو میں اس کا فرمہ پہرہ و سے رہ تیں۔ اس نے کہاں کی ضرورت نہیں اگر کسی کا مال ضائع ہوجائے گا تو میں اس کا فرمہ دار ہوں۔ بی خراصان کے لیے مشتبہ لوگوں کی گرانی بھی ایک احتیاط ہے' امیر معاویہ دالٹوئوئے نے دمشق دار ہوں ۔ کہا م بدمعاشوں کے نام درج رجشر کرائے تھے۔ گا زیاد نے جعد بن قیس کو بدمعاشوں کی گرانی پر مقرر کرائے۔ گھ

華 باذری ص ۱۳۰۰ 尊 باذری ص ۱۳۳۰ 尊 باذری ص ۱۲۰۰ 尊 این اشیری سم ۱۲۰۰ 章 بازری ص ۱۲۰۰ 章 طبری ج ۲۰۰۰ な اوب المفروباب الظن - 春 طبری ج ۲۰۰۰ ۸۹۰۷ 章

بريد(ڈاک)

اسلامی حکومت میں امیر معاویہ طالنیؤے یہلے سرکاری ڈاک اور خبر رسانی کا کوئی باقاعدہ محکمہ نہ تھا۔ انہوں نے برید کے نام سے اس کامستقل صیغہ قائم کیا۔ اس کا نظام کہ ملک بھر میں تھوڑی تھوڑی مسافت پر تیز رفآار گھوڑے ہروقت تیار رہتے تھے۔ سرکاری ہرکارے منزل بمنزل انہیں بدلتے ہوئے ایک مقام کی خبریں دوسرے مقام پرلاتے اور لے جاتے تھے۔ ﷺ

د بوان خاتم

ای طرح سرکاری فرامین کی نقلیں دفتر میں رکھنے کا کوئی انتظام ندتھا۔اس سے لوگوں کوان میں روو بدل کا موقع مل جاتا تھا' چنانچہ ایک مرتبہ ایک شخص نے ایک لاکھ کے دولا کھ بنا کر وصول کر لیے' اس وقت سے امیر معاویہ ولائٹیڈ نے دیوان خاتم کے نام سے ایک نیاشعبہ قائم کیا' وہ جو حکم صادر کرتے شھے وہ پہلے دیوان خاتم میں آتا تھا۔ یہاں اس کی ایک نقل رکھ لی جاتی تھی اور دفتر کا محرر حکم نامہ کو لفافہ میں بند کر کے اس پر مہر لگا کر آگے بڑھا تا تھا' اس احتیاط کے بعدا دکام میں تغیرو تبدل کا امکان باتی نہ نہ کر می اس پر عامل تھے' رہ گیا۔ بیٹے یہ طریقہ محض احکام شائی کے لیے مخصوص نہ تھا' بلکہ بڑے بڑے دکام بھی اس پر عامل تھے' چنانچہ ذیا دا ہے' مام فرامین و خطوط کی نقلیں رکھوا تا تھا۔ بیٹا

رفاه عام کے کام

امیرمعاوید رفی تحذیکے دور میں بہت سے ایسے کا م ہوئے جن سے حکومت کے ساتھ رعایا کو بھی فائدہ پہنچا۔

نهريل

زراعت کی ترقی کے لیے بہت می نہریں جاری کرائیں 'جن سے لاکھوں ایکڑ زمین سیراب ہوتی تھی۔اس سے ملک کی زراعت میں بڑی ترقی ہوئی اور قحط سالی کا خطرہ جا تار ہا۔ مدینہ کے قرب و جوار میں نہر کظامہ نہراز تی اور نہر شہدا وغیرہ متعدد نہریں کھدوا کیں۔ پھم حضرت عمر شائفٹا کے زمانہ میں بھرہ میں ایک نہر کھودی گئی تھی جونہر معقل کے نام سے موسوم تھی۔زیاو نے دوبارہ اسے کھدوا کر میں بھرہ میں ایک نہر کھودی گئی تھی جونہر معقل کے نام سے موسوم تھی۔زیاو نے دوبارہ اسے کھدوا کر

🛊 افخرى ص ٩٧ - 🍪 افخرى ص ٩٧ ـ

数 يعقولى ج_٢ ص ١٧٥ _ 数 وفاءالوفاءج ٢٠٠٥ س ١١١وخلاصة الوفاء ٦٣١٠ -

صاف کرایا۔ الله عبیداللہ بن زیاد نے بخارا کے کو ہتان میں ایک نہر ذکا گی۔ اللہ علم بن عمر و را اللہ ان کے استان میں ایک نہر ذکا گی۔ اللہ علم بن عمر و را اللہ ان کے استان میں ایک نہر ذکا گی۔ اللہ علم بن عمر و را اللہ ان کے استان میں ایک نہر دل کے گر و بند ام بند عوا کر تالا ب بنوائے گئے جن میں برسات کا پانی جمع ہوتا تھا۔ اللہ ان نہر ول کے ذریعہ میں جو ترقی ہوئی اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ صرف مدینہ کے قرب و جوار کی نہرول کے ذریعہ میں جو ترقی ہوئی اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ صرف مدینہ کے قرب و جوار کی نہرول کے ذریعہ دیرے دلاکھ وی تی کہوں بیدا ہوتا تھا۔ اللہ ان کا کورتی خرما اور ایک لاکھ وی گیہوں بیدا ہوتا تھا۔

شهرول کی آبادی

امیر معاویہ رفاقن کے عہد میں بعض پرانے ویران شہردوبارہ آبادہوئے اور نے شہر بسائے گئے وہان چیشام کا اجرا اہوا شہر مرعش دوبارہ آباد کیا گیا۔ایک نیا شہر قیروان افریقہ میں بسایا گیا۔افریقہ کے بربر برائے شاخ اس کے سرپر فوجی قوت مسلط رہتی اس وقت تک وہ مطبع و منقادر ہتے سخے اور جہاں آزاد ہوتے فوراً باغی ہوجاتے۔اس لیے عقبہ بن نافع فہری نے یہاں فوجی چھاوئی قائم کرنے کی غرض سے ساحل سے ہٹ کرجنگل کو اکرایک شہر بسایا اور اس کے وسط میں دارالا مارت کی عمارت بنوائی اور اس کے وسط میں دارالا مارت کی عمارت بنوائی اور اس کے چاروں طرف مسلمانوں کے محلے آباد کرے ایک جامع مسجد تعمیر کی۔ رفتہ رفتہ اس شہر نے اتنی ترتی کی کہ شالی افریقہ میں مسلمانوں کا مرکزی شہر بن گیا۔ گا

اسلام کی نوآ بادیاں

مختلف مقاموں پراسلامی نوآ بادیاں قائم کیس سے ہم میں انطا کیے میں ایک نوآ بادی بسائی۔ گھروڈس اورارواڈ کے جزیروں میں مسلمان آباد کیے۔ گلا اور متعدد مقاموں پرخصوصاً جہاں کی دوسری حکومت کی سرحد ملتی تھی اور مسلمانوں کی آبادی مم تھی وہاں مسلمان آباد کیے۔ اس سے دو فائدے ہوئے: ایک یہ کہان مقاموں پر دوسری قوموں کے حملہ کا خطرہ کم ہوگیا ، دوسرے اسلامی حکومت میں جہاں جہاں مسلمان نہ سے ان کی آبادی ہوگئی۔

مجامدین کے بچوں کے وظائف

مجاہدین کے بچوں کے وظا ئف سب ہے پہلے حضرت عمر وڈائٹنڈ نے مقرر کیے۔ وقتاً فو قنا اس

فقرح البلدان ص٢٦٦ في طبري ج _ يكس ١٦٩ الله طبري ج _ يكس ١٥٩ ا

🇱 وفاءالوفاءج ٢٠ص٣١ – 🎁 وفاءالوفاءج ٢٠ص ٢٣٧ - 🍇 مجم البلدان ذكر قيروان _

🐞 فتوح البلدان ص١٥١ - 🌣 فتوح البلدان ص٢٣٦ -

urdukutabkhanapk.blogspot.com \$ 361 \$ \$ \tag{0.50}\$ \tag{0.50}\$

میں تغیرات ہوئے۔امیرمعاویہ رفائٹنۂ نے اس کو قائم رکھالیکن اتنی ترمیم کر دی کہ دودھ چھوڑنے کے بعدوظيفه جاري ہوتا تھا۔ 🗱

ذمیوں کے مال وجائیداد کی حفاظت

خلفائے راشدین رشکاتی کو ذمیوں کے حقوق کی حفاظت میں بڑا اہتمام تھا۔ امیرمعاویه بٹلائٹنڈ کے زمانہ میں بھی اس کا لحاظ رکھا گیا۔ان کےمعاہدہ کا پورااحترام کیا جا تا تھا۔عقبہ بن نافع فہری کو جومصر کے گورنر ہتھ' تھوڑی می زمین کی ضرور ہے تھی' امیر معاویہ رٹائٹنڈ کی اجازت سے انہوں نے ایک پرتی زمین جوکسی کے قبضہ میں نہ تھی ٔ انتخاب کی' ان کے نو کرنے کہا کوئی عمدہ قطعہ پیند کیجئے' انہوں نے کہا پنہیں ہو سکتا' ذمیوں سے جومعامدہ ہےاس میں ایک شرط ریکھی ہے کہان کی زمین ان کے تبضہ سے نہ نکالی جائے گا۔ 🍪 حضرت عمر ڈکاٹھڈ کے زمانہ میں بوحنا کے گر جے کے پاس مجد تعمیر ہوئی تھی۔ امیر معاویہ وٹائٹھ نے گرہے کو بھی اس بیں شامل کر لینا جاہا' لیکن عیسائی راضی نه ہوئے اس لیے پی خیال ترک کر دیا۔ 🧱

ذمه دارعهدول برغيرمسلمول كاتقرر

فوج میں توغیر مسلم حضرت عمر دفائشۂ کے ذمانہ ہی ہے بھرتی کر لیے جاتے تھے کیکن اس زمانہ میں انہوں نے اعتاد نہ پیدا کیا۔اس لیے ذمدداری کے عہدول بران کا تقرر نہ ہوتا تھا۔امیر معاوید رہاتا تھا۔ نے اینے زمانہ میں متعدد غیرمسلموں کوذ مددارعبدوں پر مامور کیا ، چنا نچید ابن آ ثال نصرانی کوحص کا ككفر مقرر كيا۔ 🏕 اور سر جون بن منصور روى كوكاتب (پرائيويٹ سيكرٹرى) بنايا۔ 🗱

مذجبي خدمات

امیرمعاویه رفانفیُز کی حکومت خلافت را شدہ کے مقابلہ میں خالص دنیاوی تھی کیکین بہر حال وہ صحابی رسول مَثَاثِیْنِ عَنْ اس لیے سلطنت کی مادی اور دنیاوی تر قیوں کے ساتھ وہ دین و ندہب کی خدمت سے غافل نہ تھے۔

اشاعت اسلام

🏘 مقریزی ج_ائص ۲۰۸_ 🅸 بلاذری ص ۱۳۳۰

🐞 فتوح البلدان ١٢٣٠_ 🏘 ليقوني ج ٢٠ص٢٥_

🕸 طبری ج_۲٬ص۲۸۳_



ان کے زمانہ میں اسلام کی بھی خاصی اشاعت ہوئی۔ ثالی افریقہ کے بربری بغاوت کے ساتھ مرتد بھی ہوجاتے تھے۔ قیروان آباد کر کے اس کا تدارک کیا گیا' رومیوں کی بھی معتدبہ تعداد دائر واسلام میں داخل ہوئی۔

حرم کی خدمت

شیخین ڈیا ٹھٹھنا کے زمانہ میں خانہ کعبہ پرمعمولی غلاف چڑھایا جاتا تھا' حضرت عثان ڈیا ٹھٹو نے فیتی غلاف چڑھایا'اورامبرمعاویہ ڈیا ٹھٹو نے دیباہے آراستہ کیا'اوراس کی خدمت کے لیے غلام مقرر سیعد

مسجدول كي تغيير

اس زمانہ میں بکٹرت مسجدیں تغییر ہوئی۔ زیاد نے بھرہ کی جامع مسجد کوتڑوا کرا پین اور چونے
کی نہایت وسیع عمارت بنوائی۔ ﷺ قبرص میں بہت ہی مسجدیں تغییر ہوئیں۔ ﷺ قیروان کی آباد کی
سلسلہ میں عقبہ بن نافع ڈلائٹیڈ نے یہاں ایک جامع مسجد بنوائی جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔
عبدالرحمٰن بن سمرہ ڈلائٹیڈ نے بھرہ میں کابل کے معماروں سے کابلی طرز کی ایک مسجد تغییر کروائی۔ ﷺ
مصر کی مسجدوں میں مینارکارواج نہ تھا مسلمہ بن مخلد ڈلائٹیڈ نے تمام مسجدوں میں مینار بنوائے۔ ﷺ
مصر کی مسجدوں میں مینارکارواج نہ تھا 'مسلمہ بن مخلد ڈلائٹیڈ نے تمام مسجدوں میں مینار بنوائے۔ ﷺ

امير وكالفئؤ كيطر زحكومت اوربعض غلط روايات يرتبصره

امیر معاویہ رفتانی کے کارناموں کے بعدان کی بعض واقعی کمروریوں اوران مبالغہ آمیز بلکہ غلط اور گمراہ کن واقعات پر تبصرہ ضروری ہے جن کی شہرت عام نے امیر کی جانب سے بہت ہی غلط فہمیاں کی جیلا دی ہیں اوران کے دشمن تو دشمن کوتاہ نظر دوستوں کے دلوں میں بھی ان کی جانب سے شکوک و شبہات ہیں۔اس پر بحث و تبصرہ سے پہلے اصولی طور پر اسے تبچھ لیمنا جا ہیے کہ امیر معاویہ واللّٰمنَّ خلیفہ راشد تھے اور نہ ان کی حکومت خلافت راشدہ یعنی اسلامی حکومت کا حکیج نمونہ تھی بلکہ وہ ایک دنیاوی حکمران تھے اور نہ ان کی حکومت دنیاوی بادشاہت تھی جس میں اس کی برائیاں کم اورخوبیاں زیادہ تھیں۔ حکمران تھے اور ان کی حکومت نمونہ تی بالی نہ ہوتی امیر معاویہ رفتان نموں کی پامالی نہ ہوتی ہودہ چندال لائق التفات نہیں۔

🐞 يعقو بي جلد ٢٠ ص ١٠٨٠ - 🍇 فتوح البلدان ص ١٣٥٥

٣٥٥، 🍪 فتوح البلدان ص١٦٠.

🕸 فتوح البلدان ص ٢٠٠١ - 🐞 اصابية تذكره مسلمه بن مخلد

wredukutabkhanank blogspot can

حضرت علی والنین کے مقابلہ میں ان کی ناحق صف آ رائی اوراس میں کا میابی کے لیے ہرطرح کے جائز و ناجائز و سائل کا استعال محضرت علی والنین پرسب وشتم کی رسم پزید کی ولی عہدی نے اس کی کھلی ہوئی غلطیاں ہیں جن سے کوئی حق پرست انکارنہیں کرسکتا۔ خصوصاً پزید کی ولی عہدی نے خلافت کی اصلی روح اور اسلامی حریت و آزادی کا خاتمہ کر دیا۔ لیکن امیر معاویہ والنین کے خالفین نے ان کی غلطیوں کوائی مدتک محدود نہیں رکھا بلکہ ایسے ایسے افسانے گھڑ کریا معمولی واقعات کوائی رنگ آمیزی کے ساتھ امیر کی جائب منسوب کر ویا جوالی صحابی کیا' ایک معمولی انسان کے رہیہ ہے بھی فروتر ہیں۔ ان میں سب سے نمایاں ان کے جرواستبداواور ظلم و جور کی واستانیں اور دوسر مختلف قتم کے الزام ہیں' لیکن میسب کے سب یا تو بالکل غلط ہیں یا اصل واقعات کی شکل کومنح کر کے بدنما بنا دیا گیا ان سب پنفصیلی بحث کی گنجائش نہیں۔ ہم نے سیرالصحابہ بڑی گئیز کے چھے حصہ میں امیر معاویہ والنائیز کی حصے حصہ میں امیر معاویہ وی انساب اور اسیرت میں ان پر مفصل تقید کی ہے ۔ اس موقع پر صرف ان واقعات کی شہرت کے اسباب اور امیر معاویہ وی انساب اس سے اصل حقیقت آشکارا

امير كےاصول حكمرانی

امیر معاویہ و النفیٰ کی حکومت شخصی تھی' وہ اس کے استحکام و بقا کے لیے ہر ممکن تدبیر وطریقہ اختیار کرتے تھے' لیکن کسی حالت میں ان کا قدم دنیاوی حکمرانی کے نقط نظر سے جائز حدود سے باہر نہیں نکلا' وہ بڑے تھے' لیکن کسی حالت میں ان کا حکم تاریخی مسلمات میں ہے' ان کے خالفین بھی ان کے خل اور برداشت کے معترف تھے مشہور شیعی مؤرخ ابن طقطقی لکھتا ہے کہ معاوید (والفیز) حکم کے موقع برحکم سے اور ختی کے موقع برحکم کا پہلو غالب تھا۔ ﷺ ان کے حکم کے بہت سے واقعات الفخری اور طبری وغیرہ سے قبل کیے ہیں۔ وہ جب تک ختی سے کام نہ لیتے تھے۔ اس بارے میں ان کا اصول یہ تھا:

''جہاں میرا کوڑا کام دیتا ہے وہاں تلوار کام میں نہیں لاتا اور جہاں زبان کام دیق ہے وہاں کوڑا کام میں نہیں لاتا' اگر میر ہے اور لوگوں کے درمیان بال برابر بھی رشتہ قائم ہوتو میں اس کونہیں تو ژتا' جب لوگ اس کو تھیچتے ہیں تو میں ڈھیل دے دیتا ہوں افغزی ص ۹۵۔



اورجب وه دهيل دية بين تومين مخينج ليتابهون " 🗱

جب ان کے ہوا خواہ ان کے غیر معمولی حلم پر انہیں ملامت کرتے تویہ جواب دیتے کہ میں اس وفت تک لوگوں کی زبان نه روکوں گا جب تک وہ میری حکومت اور میرے درمیان مزاحت نه كريں۔ 🌣 ان كابياصول اپنے عمال اور رعايا دونوں كے ليے تھا۔ زياد كے ايك عامل كے رقبہ حکومت میں خراج کی آمدنی گھٹ گئ وہ زیاد کے خوف سے امیر معاویہ رٹھائنڈ کے پاس بھاگ گیا۔ زیاد کومعلوم ہوا تواس نے امیر معاویہ ڈلائٹنز کولکھا کہاس طریقہ سے دوسرے بدآ موز ہوجا کیں گے۔ امیر معاویہ ڈاٹٹنڈ نے جواب دیا کہ سب کے ساتھ ایک ہی سیاست برتنامیر ہے اور تمہارے کسی کے لیے مناسب نہیں ہے۔ نہ ہم کوسب کے ساتھ زمی کرنی جا ہیے کہ لوگ سرئش ہوجا ئیں اور نہ سب پر بخق كرنى جاہيےكمان كاجينا دو بحر ہوجائے متم تخت كے ليے رہؤ ميں نرمى كے ليے۔ 🏶 قريش خصوصا بني ہاشم کے بزرگ شام جا کران کے مہمان ہوتے اوران کے مند پران کی برائیاں کرتے 'لیکن امیر ٹال جاتے اور اس کے بدلہ میں روپیے پیداور ہدایا وتحا نف سے ان کی خدمت کرتے۔ الله بال ان جماعتوں پر ضرور تختی کی گئی جوامیر معاویہ ڈلائٹنڈ کی حکومت کا تختہ الٹنا جا ہتی تھیں' لیکن دنیا کا کوئی فر مانروا باغیوں اور انقلاب پرستوں کے ساتھ زی نہیں کرسکتا' تاہم ان کے ساتھ بھی امیر معاویہ ڈاٹٹیؤ کے عمال نے ابتدامیں بڑی نرمی ہے کا م لیا' انہیں ہرطرح سے سمجھایا' امن وسکون کے ساتھ رہنے اور اطاعت اورفر ما نبرداری کی تلقین کی' انعام وا کرام کے دعدے کیے جس کی شاہد مغیرہ بن شعبہہ ڈاٹنیڈ اور ابن زیاد کی تقریریں ہیں جواویر گزر چکی ہیں۔

قیام عدل اور رعایا کی دا در سی

عدل وانصاف کے قیام اور رعایا کی دادری میں امیر معاویہ ڈالٹین کو اتناا ہمام تھا کہ وہ دربار میں آنے سے پہلے روز اند محبد میں جاکر رعایا کی شکایتیں سننے کے لیے بیٹھتے اور ان کے سامنے کمزور و نا توان دیباتی عور تیں نچے اور لاوارث ہر طبقہ کے لوگ پیش کیے جاتے۔ بیسب اپنی اپنی شکایتیں بیان کرتے۔ امیر معاویہ ڈالٹین ای وقت اس کے تدارک کا تھم ویتے تھے۔ اس کے بعد دربار میں جاتے اور اشراف کو باریاب کرتے اور ان سے کہتے کہم لوگ اشراف اس لیے کہلاتے ہو کہم کو دربار میں کم رتب لوگوں پر شرف عطا کیا گیا ہے اس لیے جولوگ میرے پاس نہیں آتے ان کی ضرورت مجھ

[🐞] یعقوبی ج_۱٬۵۳۳ – 🍇 طبری ج_2،۵ ۱۲۸۳ –

[🕸] تاریخ الخلفارس ۱۰۰۳ 🌣 الفخری ۱۹۳۰ 🌣



سے بیان کیا کرو۔ 🗱 اس

ببيت المال

امیر معاویہ والنفو اپر جو الزام لگائے جاتے ہیں ان ہیں ایک بوا الزام بیت المال ہیں بیجا اسراف کا ہے اس ہیں شبہبیں کہ امیر معاویہ والنفو نے خلفائے راشدین وی النواز کی طرح فقر وفاقہ کی اسراف کا ہے اس ہیں شبہبیں کہ امیر معاویہ والنفو نے معارف تک محدود نہیں رکھا' بلکہ حکومت کی ضروریات کے ساتھ وہ اپنے آرام و آسائش پر بھی صرف کرتے ہے' لیکن بیت المال کے سی سابق معرف کو انہوں نے بند نہیں کیا اور اس سے بہت سے مفید کام انجام دیئے۔ اکا برصحابہ وی گفتی کے جو وظائف جاری ہے وہ برابر جاری رہے۔ اس بیت المال سے انہوں نے فوجیں تیارکیں' بحری بیڑے بنوائے' نہریں فوجات میں صرف کیا' قلع بنوائے' پولیس کو ترتی دئ خررسانی کا محکمہ قائم کیا' دفاتر بنوائے' نہریں کھدوا ئیں' اسلامی نو آبادیاں قائم کیس اور بہت سے مفید کام انجام دیئے' اس کے ساتھ انہوں نے اپنی حکومت میں بھی صرف کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس عہد کے مسلمانوں کے سامنے خلافت راشدہ کا نمونہ تھا۔ اس کے دائی حکومت میں بھی و ھونڈ تے ہے' والندہ کا مواز نہ ہی صوفیات وہ امیر معاویہ والی حکومت میں بھی و ھونڈ تے ہے' حالا نکہ ان دونوں کا مواز نہ ہی صحیح نہیں ہے۔ آگر ایک دنیاوی حکمران کی حیثیت سے ان کے عہد پر نظر والی جائے ہیں۔

امیرمعاویه طالنیهٔ کی مخالفت اور غلط واقعات کی شهرت کے اسباب

امیر معاویہ والنی کے خلاف پر و پیگنٹرے کا سب سے بڑا سبب بنی ہاشم اور بنی امید کی پرانی چشک اور خلافت کے بارے میں اہل بیت اور غیر اہل بیت کا سوال ہے۔ اس سوال نے خلفا کے راشدین تک کا دامن محفوظ نہ چھوڑا 'جو خلاصہ امت تھے' تو امیر معاویہ والنی شاریس شاریس ہیں۔ امیر معاویہ والنی کی خلاف کے امیر معاویہ والنی کی خلاف صف امیر معاویہ والنی کی خلاف صف آرائی کی اوران کی خلافت کا کوئی دقیقہ الھائی ہیں رکھا۔ ان پر سب وشتم کا طریقہ جاری کیا ' پھر حسن والنی کی اوران کی خالفت کا کوئی دقیقہ الھائی ہیں رکھا۔ ان پر سب وشتم کا طریقہ جاری کیا ' پھر حسن والنی کی اوران کی خالفت کا حادثہ علی پیش کے زمانہ میں حضرت حسین والنی کی شہادت کا حادثہ عظلی پیش آیا۔ بنی امید کے زمانہ میں معاویہ والنی کی دان واقعات سے جنہیں عام طور سے ناپسند کیے وہ قدر تا امیر معاویہ والنی کی دان واقعات سے جنہیں عام طور سے ناپسند

🗱 مروح الذهب مسعودي جيم على ٢٢٢٣ عاشيه تفح الطيب.

کیا جاتا تھا' فائدہ اٹھا کران کو ہرطرح کے الزاموں کا نشانہ بنا دیا' ممکن تھا ان کی آ واز پچھ عرصہ کیلئے دب جاتی کیکن انہی واقعات کی بنیاد پر بی عباس نے حکومت کی تعمیر شروع کردی ان کا داعی اعظم الومسلم خراسانی اوران کے بہت ہے وزراءاور عمال حکومت شیعہ تھے۔اس لیے سیاسی مصالح کی بنا پر سینکٹروں افسانے تراش کربنی امیداورامیرمعاویہ ڈاٹنٹو کی جانب منسوب کر دیتے گئے اوران کی جانب سے نفرت وحقارت کے جذبات پیدا کرنے کے لیےان کی پوری شہیر کی گئی۔ بنی عباس کی حکومت سندھ ے لے کر اسپین تک تھی اور کم وہیش چے سوسال تک رہی۔اس لیے امیر معاویہ (کالفیز اور بنی امیہ کے مثالب جوسیای مصالح کی بنایر گفرے گئے تھ مشرق سے مغرب تک چیل گئے۔ انہی کے زماندیس تاریخیں کامعی گئیں' بیتار نخ نولی کا بالکل ابتدائی دورتھا۔ واقعات کی تحقیق وتقیدمؤرخ کا فرض نہ مجھا جاتاتھا' بلکہ وہ ای کوتاریخی دیانت سجھتے تھے کہ انہیں جومعلومات حاصل ہوں' انہیں ہے کم و کاست اپنی رائے ظاہر کیے بغیر تاریخوں میں داخل کرلیں۔اس لیے سیجے دا قعات کےساتھ بہت می کمز ورر دایات اور غلط واقعات بھی تاریخوں میں داخل ہو گئے ۔انہی میں امیرمعاویہ ڈلائنئز کےمثالب بھی ہیں۔ بنی امییہ ہے بنی عباس کی نفرت وعداوت کا بیرحال تھا کہ آخری اموی فرمانروا مروان الحمار کی شکست کے بعد خاندان بنی امیہ کے نوے افراد گرفتار ہوئے۔ بیغریب کھانا کھانے کے لیے جمع کیے گئے عین اس وقت بنی ہاشم کے ایک معمولی غلام شبل بن عبداللہ نے بنی امیہ پراشتعال دلانے والے چنداشعار پڑھ دیئے انہیں س کرسفاح عباسی بانی دولت عباسیہ کے چیا عبداللہ بن علی نے اسی وفت کل اموی قید یوں کو خیمہ کی چوبوں سے پٹوا کر مروا ڈالا اور نیم کبل لاشوں کے ڈھیر پر دسترخوان بچھوا کر کھانا کھایا اور فرش کے نیچے دم تو ژنے والوں کی سسکیوں کی آ واز آ رہی تھی ۔ان کےعلاوہ جہاں اموی ملے ڈھونڈ ھ^د ھونڈ ھ^رکر قتل کردیئے گئے ۔صرف شیرخوار بیج اور وہ لوگ باتی بیج جنہوں نے بھاگ کرانپین میں پناہ ل۔ بیتو زندول کے ساتھ سلوک ہوا۔ مردول کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ اس سے بھی زیادہ عبرت آ موز ہے۔ تمام خلفائے بنوامید کی قبریں کھدوا کراوران کی ہڈیاں نکلوا کر پھٹکوادیں مشام کی لاش سالم نکلی تھی اسے سولی يرازكا كرآ ك مين جلواديا كيا_

بنی امیہ کے ساتھ جن لوگوں کی دشمنی کا پیرهال ہؤان کے بارے میں ان کے عہد کے مشتہر کردہ واقعات اوران کے عہد کی مرتب کردہ تاریخوں کا کیا اعتبار؟ مسلمان مؤرخیین کی اہمیت پھر بھی لائق ستائش ہے کہ ان حالات میں بھی انہوں نے جرأت وصدافت سے کام لے کران واقعات کے ساتھ ساتھ بنی امیہ کے کہ ان حال میں بھی قلم بند کردیئے۔ دوسری قوم کے مؤرخین مشکل سے جس کی ہمت کر سکتے تھے۔

📫 ابوالقد اوج_امس٢١٢_

بن امیہ کے متعلق غلط روایات کے اندراج کا ایک سبب بیہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں شیعہ کن اختلافات نے بیشکل اختیار نہ کھی۔ اس کی زیادہ ترحیثیت پلیٹکل تھی۔ اس پر ندہب کا رنگ اتنا گہرانہ چڑھا تھا اس لیے موزعین تو موزعین محدثین تک ان کی روایتیں قبول کرتے تھے۔ چنانچ صحاح میں بھی ان کی روایتیں قبول کرتے تھے۔ چنانچ صحاح میں بھی ان کی روایتیں ہیں۔ اس لیے بنی امیہ کے متعلق بھی ان کے بیانات کا ابوں میں واضل ہو گئے گوشیعہ ہونا ہے اعتباری کی دلیل نہیں ہے لیکن میں فیل ہر ہے کہ بنی امیہ کے بارے میں ان کے بیانات کا کیا درجہ ہوگا۔

فضل وكمال

علمی اعتبار سے امیر معاویہ ڈلائٹو کئی دامن نہ تھے۔ابتدا سے لکھنے پڑھنے میں مہارت رکھتے تھے۔ اس بنا پران کو آنخضرت مُنائٹو کئی نے کا تب وحی بنایا تھا۔ نہ جی علوم میں اتنا درک تھا کہ صاحب علم وافناء صحابہ شکائٹو کئی مشارتھا۔ کے حضرت عبداللہ بن عباس ڈلٹو کئی اللہ بن کے معتر ف تھے۔ کے قرآن مجید کی تفسیہ و تاویل پر بھی نظر تھی۔ ۱۹۲۱ حدیثیں ان سے مروی ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عباس ڈلٹو کئی ہیں۔ شعرواوب کا بھی نداق رکھتے تھے۔ کے اور اشعار کو تہذیب اخلاق کا بہترین ذریعیہ بھی تھے۔ کے تقریر میں تاریخوں میں موجود ہیں۔ جاحظ نے کتاب البیان والسمین میں بھی ایک تقریر میں تاریخوں میں موجود ہیں۔ جاحظ نے کتاب البیان والسمین میں بھی ایک تقریر میں موجود ہیں۔ جاحظ نے کتاب البیان والسمین میں بھی

تاریخ کی پہلی کتاب

تاریخ اسلام میں اس وقت تک فن تاریخ کے اوراق بالکل سادہ تھے۔سب سے پہلے امیر معاویہ رفاقیہ نے اس زمانہ کے ایک متاز اخباری عبید بن شریہ سے تاریخ قدیم کی داستانیں امیر معاویہ رفاقیہ نے اس زمانہ کے ایک متاز اخباری عبید بن شریہ سے تاریخ مسلمانوں میں تاریخ سلاطین مجم کے حالات اورزبانوں کی ابتدااوراس کے چیلنے کی تاریخ کھائی۔ یہمسلمانوں میں تاریخ کی سب سے پہلی کتاب تھی۔ 4

سيرت معاوبيه طالثيث



كاطفرائ الميازين تاجم وه صحابي رسول تظ اس ليان كاوامن اخلاق فضائل عن خالي ند تقار

خوف وخشيت الهي

انہیں دنیا کی مختلف آ زمائشوں میں مبتلا ہونا پڑا' جن میں وہ بحیثیت صحابی رسول مَثَالَیْمُ ابنا دامن نہ بچا سے کیکن ان کا دل خوف وخشیت الٰہی سے خالی نہ تھا۔ وہ مواخذ ہ قیامت کے خوف سے لرزہ براندام رہنے تھے اوراس کے عبرت آ موز واقعات من کرزار وزارروتے تھے۔

ونياوى ابتلا يرتاسف ويشيمانى

دنیاوی ابتلا کا پورااحساس واعتراف تھااوراس پرندامت و پشیمانی تھی۔ایک مرتبہ وہ سفر میں سخے کہ ایک مرتبہ وہ سفر میں سخے کہ ایک مقام پر منزل ہوئی۔ایک او نچے اور بلندمقام پر فرش بچھادیا گیا۔سمامنے سے ان کے خدم و حشم 'اونٹ گھوڑ ہے' لونڈی اور غلام قطار در قطار گزرنے لگے آئیس دیکھ کرامیر معاویہ ڈیالٹیڈ نے اپنے ساتھی ابن مسعدہ سے کہا' اللہ ابویکر ڈیالٹیڈ پر رحم کرئے نہ انہوں نے ونیا کوچا ہانہ دنیا نے آئیس چاہا۔ عمل عرفیات کو کچھود نیا میں مبتلا ہونا پڑا اور ہم عرفیات کو کھود نیا میں مبتلا ہونا پڑا اور ہم لوگ تھے۔ اللہ لوگ توبالکل اس میں آلودہ ہوگئے وہ یہ کہ رہے تھے اور ان پرندامت ویشیمانی کے آٹار طاری تھے۔ اللہ مقام) کا مرض الموت میں ان آزمات وی یا دکرے کہتے تھے'' کاش میں ذی طوی (نام مقام) کا

امهات المؤمنين رُبِيَّاتُهُنَّ كَي خدمت

ا يک معمو لي قريشي هوتا اوران معاملات ميں نه پڙا هوتا'' _ 🦚

تمام خلفاامہات المؤمنین نٹائٹیٰ کی خدمت باعث سعادت سیجھتے تھے۔امیر معاویہ رٹائٹیٰ بھی اس سعادت سے محروم ندر ہے ٔ وہ ایک ایک مشت ایک ایک لا کھرقم حضرت عاکشہ ڈٹائٹیُا کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ ﷺ میں پیش کرتے تھے۔ ﷺ

عام فياضي

🗱 زندی ابواب الزہد۔ 🍇 طبری جے یہے۔

🍪 اسدالغابرج ۲۲ ص ۲۸۷ . 🌣 متدرک حاکم ج-۳ ـ

آل ابی طالب کے افراد امیر کے بڑے بخالفوں میں سے کین امیر معاویہ دخاتھ کی فیاضیاں ان کے لیے بھی کیساں تھیں۔ یہ بزرگ انہیں برا بھلا کہتے سے اور امیر ان کی خدمت کرتے ہے۔ الله ایک مرتبہ حضرت علی دخاتھ کے بھائی عقیل بن ابی طالب کو چالیس ہزار کی ضرورت تھی۔ انہوں نے امیر معاویہ دخاتھ کے باس جا کران سے بیان کی۔ اسی کے ساتھ بھرے جمع میں انہیں اور ان کے والد ابوسفیان کو برا بھلا بھی کہا امیر نے سنا اور سن کر مطلوبہ قم پیش کی۔ یک تمام اکا برصحابہ تخاتھ کی کہا کہ کے مقرر تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ڈبی کی اس کے خلاف کیس ان کی فیاضی کے معترف تھ کہا کرتے مقرر تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ڈبی کھا وہ ایک وہا ہے وادی میں اتر تے ہیں۔ گا

حلم ان کاسب سے بڑا اور ممتاز وصف تھا' ان کا بیہ وصف تاریخی مسلمات میں ہے۔اس کے واقعات اویر گزر چکے ہیں۔



[🐞] الفخرىص ۵۵ 🏻 🗱 اسدالغابه تذ كره عقبل بن ابي طالب-

[🕸] طبری ج _ 2 ص ۲۲۵_



يزيداول بن معاويه رخالتيهُ

(• ٢ه تا ١٣ه مطابق • ١٨ه تا ١٨٣ ع)

امیر معاویہ رفائشڈ کے انقال کے بعدان کا لڑکا پزیداول تخت نشین ہوا۔ یہ میسون بنت بحدل کے بطن سے تھا'اس کی بیدائش امیر معاویہ رفائشڈ کے دورا مارت میں ہوئی تھی۔اس لیے بیش و تعم کے گہوارہ میں اس نے پرورش پائی۔اس کی زندگی شاہزادول اور امیرزادوں کی تھی۔ سیروشکار کا بردا شائق تھا'کین سپرگری کے جو ہرموجود تھے۔لڑائیوں میں شریک ہوتا تھا'قسطنے کی مشہور مہم میں بھی تھا'اورا کیک روایت کے مطابق فوج کا سپر سالارتھا۔

خلافت

امیرمعاویہ وٹائٹیڈاس کی بیعت اپنی زندگی میں لے چکے تھے۔ان کےانتقال کے بعدر جب ۱۰ ھیں وہ تخت نشین ہوا۔

حضرت امام حسین اور عبدالله بن زبیر ظافخهٔ سے بیعت کا مطالبہ

اوپرامیرمعاویہ رفائنڈ کے حالات میں گذر چکاہے کہ حضرت امام حسین عبداللہ بن غرباللہ بن غراور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رفحائنڈ وغیرہ نے یزید کی ولی عہدی تسلیم نہیں کی تھی۔اس لیے بخت نشینی کے بعد یزید کے سامنے سب سے پہلے ان بزرگوں کی بیعت کا سوال پیدا ہوا۔ عبداللہ بن محر اور عبداللہ بن بن ابی بکر رفحائنہ اسے تو کوئی خاص خطرہ نہ تھا کین امام حسین رفحائنہ وارعبداللہ بن زیبر رفحائنہ کی جانب سے دعوے خلاف کا لیقین تھا۔ جس کے معنی یہ سے کہ ساری دنیا کے اسلام خصوصاً ججاز اور عراق میں بڑید کے خلاف انقلاب برپا ہوجا تا۔ جسیا کہ آگے چل کر ابن زیبر رفحائنہ کی میں بڑی آیا۔ اس لیے تخت نشینی کے ساتھ ہی اس نے ولید بن عتب حاکم کہ دعو کوئن دونوں بزرگوں سے بیعت لینے کا تاکیدی تھم بھیجا۔ اس کواس کی تعمیل کے خطرات معلوم میں نامل کریں تو سرقلم کردؤ اگر ان کو معاویہ کی موت کی خبر ہوگئ تو ان میں سے برایک ایک ایک مقام بھی تامل کریں تو سرقلم کردؤ اگر ان کومعاویہ کی موت کی خبر ہوگئ تو ان میں سے برایک ایک ایک مقام برخلافت کا دی کو بدارین کر کھڑ اہوجائے گا۔ اس وقت بڑی دشواریاں پیش آئیں گی۔ چنا نچہ ولید نے حضرت امام حسین اور ابن زیبر رفحائنہ کا و بلا بھیجا۔ ابھی تک امیر معاویہ رفحائن کی کی نقال کی خبر مدینہ نہ معن امام حسین اور ابن زیبر رفحائنہ کی کا بی جا اس کی تک امیر معاویہ رفتائن کی کے انقال کی خبر مدینہ نہ معنرت امام حسین اور ابن زیبر رفحائنہ کا و بلا بھیجا۔ ابھی تک امیر معاویہ رفحائنہ کی کوئنڈ کے انقال کی خبر مدینہ نہ معنرت امام حسین اور ابن زیبر رفحائنہ کو بلا بھیجا۔ ابھی تک امیر معاویہ رفتائنہ کے انقال کی خبر مدینہ نہ معنویہ کوئنہ کے انتقال کی خبر مدینہ نہ میں اب کوئنہ کوئنہ کی کوئنہ کوئنہ کے انتقال کی خبر مدینہ نہ معنویہ کوئنہ کے انتقال کی خبر مدینہ نہ کی کے انتقال کی خبر مدینہ نہ معنویہ کی معنوں کوئنہ کوئنہ کوئنہ کے انتقال کی خبر مدینہ نہ کی معنویہ کوئنہ کی کوئنہ کوئنہ کی کوئنہ کوئنہ کی کوئنہ کوئنہ کوئنہ کوئنہ کوئنہ کوئنہ کوئنہ کی کوئنہ کی کوئنہ کی کوئنہ کوئنہ کی کوئنہ کوئنہ کوئنہ کوئنہ کوئنہ کی کوئنہ کوئنہ کوئنہ کی کوئنہ کوئنہ کوئنہ کوئنہ کی کوئنہ کی کوئنہ کوئنہ کی کوئنہ کوئنہ کوئنہ کوئنہ کی کوئنہ کوئنہ کوئن کوئنہ کی کوئنہ کی کوئنہ کی کوئنہ کوئنہ کی کوئنہ کوئنہ

urdukutabkhanapk.blogspot.com (عَرَا الْمُعَالِينَ الْمُعَالِينِ الْمُعَلِّينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَلِّينِ الْمُعَلِّينِ الْمُعَلِّينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَلِّينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَالِينِ الْمُعِلِينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَالِينِ الْمُعَالِينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعَالِينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعَالِينِ الْمُعِلِينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعَالِينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعَالِينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعَالِينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلِينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلَّينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلَّينِ الْمُعِلَّينِينِ الْمُعِلَّينِينِ الْمُعِلَّينِ الْمُعِلَّينِ الْمُعِلَّينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلِّينِ الْمُعِلِينِينِ الْمُعِلَّينِ الْمُعِلِي مِلْمُعِلِينِ الْمُعِلِي الْمُعِ

کپنچی تھی' لیکن دونوں بزرگوں کوقر ائن ہے اس کا اندازہ ہو گیا اور وہ اس طبلی کا مقصد سمجھ گئے' تاہم وہ ولید کے بلاوے پراس کے پاس گئے۔اس نے امیر معاویہ ڈٹائنڈ کی موت کی خبر سنا کریزید کا تھم سنایا۔ حضرت امام حسین ڈلائنڈ نے (اِنَّالِلْله) پڑھی اور امیر کے لیے دعائے خیر کی۔ پھر فر مایا میرے جیسا آ ومی حجب کر بیعت نہیں کرسکتا اور ندمیرے لیے بیزیبا ہے۔ جب عام لوگوں کو بیعت کے لیے بلاؤ گے تواس وقت میں بھی آ جاؤں گا ولید نیک فطرت اور امن پہند تھی تھا اُراضی ہوگیا اور آپ لوٹ گئے۔

عبداللہ بن زبیر رٹی ٹیٹیڈا کیک دن کی مہلت لے کررا توں رات مکہ نکل گئے۔ ولید کوخبر ہوئی تو اس نے آ دمی دوڑا ئے کین ابن زبیر رٹائٹیڈ دور جاچکے تھے مکہ پنچ کروہ حرم میں بناہ گزیں ہوگئے۔ مروان نے حضرت امام حسین رٹائٹیڈ سے بیعت لیے بغیران کوچھوڑ دینے پرولید کو بڑی ملامت کی اور کہا' بیعت لینے کا موقع تم نے کھودیا۔اب قیامت تک تم ان پر قابونہیں پاسکتے۔اس نے جواب

ں اور بھی جیسے مال کو اس کے دریوں ہے ہوئیں اس کے اس کیا تھا۔ دیا کہ میں حسین (ڈالٹھؤ) کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین نہیں کرسکتا تھا۔

حضرت امام حسين والثينؤ كاسفرمكه

اہل کوفیہ کے دعوتی خطوط اورمسلم بن عقبل طالعیٰ کا سفر کوفیہ

عراق کے شیعیان علی ڈائٹنڈ ابتدا ہے امیر معاویہ ڈائٹنڈ کے خلاف تھے۔ان کی وفات کے بعد انہوں نے خلافت کا منصب اہل بیت میں منتقل کرنے کی کوشش کی اور حضرت امام حسین رڈائٹنڈ کے مکہ پہنچنے کے بعد آپ کے پاس بلاوے کے خطوط کھے۔ پھر تما کد کوفہ نے خود آ کر کوفہ چلنے کی درخواست کی۔

اس درخواست پر آپ نے اپنے بچیرے بھائی مسلم بن عقیل رہائین کو حالات کی تحقیق کے لیے کوفہ بھیجا اور اہل کوفہ کو کھکھا:

'' تمہارے خطوط ملے' تمہاری خواہش معلوم ہوئی' میں اپنے بھائی مسلم بن عقیل کو حالات کی خقیق کے حالات کی خقیق کے حالات کی خقیق کے اللہ میں معلوم ہوئی میں کے حالات دیکھ کر بیان ہے۔اگرواقعی تم لوگ میری خلافت پر شفق ہوئو تومسلم وہاں کے حالات دیکھ کر مجھ اطلاع دیں گے میں فوراً روانہ ہوجاؤں گا''۔

یہ خط لے کرمسلم کوفہ پہنچ اور مختار بن ابی عبید کے گھر میں قیام کیا۔ ان کی آمد کی خبرس کر ان کے پاس شیعیان علی ڈٹائٹنڈ کی آمدورفت شروع ہوگئ ۔ کوفہ کے حاکم نعمان بن بشیر رڈٹائٹنڈ کواس کی خبر ہوگئ کیکن وہ بڑے دیندار نیک فطرت اورامن بیند آ دمی شخطاس لیے کسی قتم کی تنین نہیں کی بلکہ لوگوں کو بلا کرانہیں سمجھادیا کہ:

'' فتشد واختلاف میں نہ پڑواس میں جان و مال دونوں کی ہلاکت و بربادی ہے جب تک کوئی شخص میرے مقابلہ کے لیے نہ کھڑا ہوگا اس وقت تک میں محض بد گمانی پر کسی سے بازیرس نہ کروں گا''۔

عبيدالله بن زياد کي آمد

کیکن بزید کے جاسوسول نے دمشق اطلاع بھیج دی کہ مسلم بن عقبل کوفہ آ گئے ہیں اورلوگوں کو برگشتہ کررہے ہیں'اگر حکومت کی بقامنظور ہے تو فوراً اس کا تد ارک کیا جائے۔اس اطلاع پر بزید نے عبیداللہ بن زیادوالی بھرہ کو تھم بھیجا کہ کوفہ جا کر جس طرح ممکن ہو مسلم (مٹائٹیڈ) کو نکال دویا نہیں قتل کر دو۔ ریچھم پاکروہ فوراً کوفہ پہنچااوراہل کوفہ کے سامنے تقریر کی۔

''باشندگان کوفہ! امیر المؤمنین نے مجھے تمہارے شہر کا حاکم مقرر کر کے بھیجا ہے اور مظلوموں کے ساتھ انسان وسلوک اور نافر مانوں کے ساتھ کی درانہ شفقت سے پیش آؤک گا'کیکن مخالفوں کے لیے سم قاتل ہوں'' ۔ اللہ اور یہ محالے کے ساتھ کا میں میں کہ کا ساتھ کے ساتھ کی ساتھ کے ساتھ کے ساتھ کے ساتھ کے ساتھ کے ساتھ کی کہ کا کہ کے ساتھ کا ساتھ کے س

اور ہرمحلّہ کے چو ہدری کواس کےمحلّہ کا ذ مہدار بنایا کہوہ اپنے اپنے محلّہ کے فتنہ پر داز خوارج اورمشتنبلوگول کے نام ککھ کراطلاع دیں' جوشخص اس میں کوتا ہی کرے گااس کے درواز ہ پراس کوسولی

オーション・カーション 数 リンション・リー

urdukutabkhanapk.blogspot.com \$ 373 \$ \$ \$ \alpha \tag{\alpha \tag{\alpha

لم بن عقیل طالفہ کی خفیہ کو ششیں

ان انظامات کو دیکی کرمسلم بن عقیل واللها مختار کے گھر سے ایک دوسر سے محبّ اہل بیت بانی بن عروہ مذجی کے یہاں منتقل ہو گئے۔انہیں ٹھہرانے میں تامل ہوا' لیکن یاسِ مروت سے انکار نہ کر سکے اور بادل ناخواستہ انہیں جگہ دے دی۔ یہاں بھی شیعیان علی ڈاٹٹیڈ کی آ مدورفت برابر جاری رہی اورا تھارہ ہزار کوفیوں نے مسلم کے ہاتھ پر بیت کرلی انہوں نے حضرت امام حسین طالفند کو کھے بھیجا كُهُ " حالات موافق بين آپ فوراً تشريف لايئے۔ "

مسلم کی گرفتاری اورثل

عبیداللہ بن زیاد برابرمسلم کی جتجو میں لگا ہوا تھا' لیکن پیۃ نہ چلتا تھا' آخر میں اس کے غلام معقل نے شیعیان علی ڈلائٹٹڈ کا بھیس بدل کر پہۃ چلالیا اورمسلم سے ل کرعبیداللہ بن زیاد کوخبر کردی۔

ہانی بن عروہ عما ئد کوفہ میں تھاس لیے کوفہ کے والیوں کے یہاں ان کی آ مدورفت رہتی تھی، لیکن جب ہے مسلم ان کے گھر آ گئے تھاس وقت سے انہوں نے عبیداللہ بن زیاد کے پاس آنا جانا بند كرديا تھا۔ ايك دن وہ بعض شرفائے كوفد كے ساتھ عبيداللہ كے پاس گئے۔اس نے پوچھاتم نے مسلم کو چھیایا ہےاورلوگوں کوان کی بیعت کے لیے جمع کرتے ہوانہوں نے انکار کیا' ان کےا نکار پر معقل نے شہادت دی۔اس عینی شہادت کے بعدا نگار کی گنجائش نہتھی' ہانی نے اقرار کر لیا اوراصل واقعہ بیان کردیا کہ میں نے ان کو بلایانہیں تھا' وہ خودمیرے یہاں آئے ، مجھے اُنہیں تھرانے میں تامل تھا' لیکن مروت ہے انکار نہ کر سکا' اگریغل آپ کے خلاف مزاج ہے تو میں ابھی جا کران کو نکالے ویتا ہوں۔ ابن زیاد نے کہاتم یہاں سے جانہیں سکتے۔ یہیں ان کو بلا کر ہمارے حوالہ کر دو۔ ہانی کی غیرت نے اے گوارہ نہ کیا۔ انہوں نے کہا میں اپنے پناہ گزیں کوتمہارے حوالنہیں کرسکتا۔ ان کے ا نکار پر این زیاد نے انہیں بٹوا کر قید کر دیا۔ کوفیہ میں خبر پھیل گئی کہ ہانی قتل کر دیئے گئے۔ بیا فواہ س کر مسلم اینے اٹھارہ ہزارعقیدت مندوں کو لے کرنگل پڑے اورعبیداللہ بن زیاد کوقصرامارت میں گھیرلیا۔ اس وقت ابن زیاد کے پاس حفاظت کا کوئی سامان ندھا۔ صرف پچاس آ دی تھے۔ان میں پچھ پولیس کے آ دی اور چنداشراف کوفہ تھے۔ ابن زیاد نے انہیں تھم دیا کدہ الاگ اسپے اسپے قبیلہ اوراثر والوں کو واپس کریں اور بیاعلان کرا دیا کہ جو تخص امیر کی اطاعت کرے گا وہ انعام واکرام ہے نوازا جائے گا

4 374 \$ (5) JO 8 (1) E (ا در جو مخالفت کرے گا ہے تخت سزا دی جائے گی۔ کچھاوگ اس جمکی کے خوف ہے اور کچھا شراف کوفیہ کے سمجھانے ہے مسلم ڈائٹنڈ کا ساتھ جھوڑ کرا لگ ہو گئے۔ کچھ لوگوں کے اعزہ واقر با انہیں واپس لے گئے ۔غرض مسلم کے ساتھ صرف تنیں آ دی باتی رہ گئے ۔اس وقت وہ بہت گھبرائے اور ایک بوڑھی عورت کے گھر میں پناہ لی۔ ابن زیاد نے ریجی اعلان کرادیا تھا کہ سلم جس کے گھر سے برآ مد ہوں گے اسے بخت سزادی جائے گی اور جوانہیں گرفتار کر کے لائے گا اسے انعام دیا جائے گا۔اس اعلان کے ساتھ ہی گھروں کی تلاثی شروع کرا دی۔اس اعلان سےخوفز دہ ہوکر پوڑھی عورت کےلڑ کے نے بتا دیا۔ این زیاد نے اسی دفت محمد بن اشعث کوگر فتاری کے لیے بھیج دیا۔ انہوں نے مکان کا محاصر ہ کر لیا۔ مسلم نے جب دیکھا کہ بیجنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو جان پر کھیل کرنکل آئے اور تن تنہا پوری جماعت کا مقابلہ کیا اورلڑتے لڑتے زخموں سے چورہو گئے ۔اس وفت محمد بن اشعث جان مجنثی کا وعد ہ کر کے انہیں ابن زیاد کے پاس لے آیا اور اس ہے کہا میں انہیں امان دے چکا ہوں۔ابن زیاد نے ڈا نٹا کہ میں نے تم کوگرفتار کرنے کے لیے بھیجا تھا تہہیں امان دینے کا کیاحق تھا؟ یین کرمسلم نے محمہ بن اشعث ہے کہا کہ میرا بچاناتمہارے بس میں نہیں ہے کیکن اتنا کرنا کہ حسین ڈکاٹٹٹڈ کومیرے انجام کی خبر کر کے کہلا دینا کہ وہ کوفہ والوں پر ہرگز ہرگز اعتبار نہ کریں اور جہاں تک پینچ چکے ہوں وہیں سے لوٹ جا کیں۔ابن اشعث نے ایفا کا وعدہ کیا۔ پھرعمر بن سعد سے جوان کا قریبی عزیز اوراموی حکام میں تھا وصیت کی کہ میں نے سات سودرہم اہل کوفہ سے قرض لیے تھے انہیں ادا کر دینا اور میری لاش کو دفن کر دینا اورحسین رٹائنڈ کواطلاع دیے کرراستہ ہے واپس کر دینا۔ان وصیتوں کے بعد این زیاد نے ان کولل کرادیا۔ان کے قبل سے حضرت امام حسین طالٹینڈ کا ایک قوی باز وٹوٹ گیا۔

حضرت حسین طالتیهٔ کی مکہ سے روانگی

اد پر معلوم ہو چکا ہے کہ مسلم نے حصرت امام حسین رٹائٹنڈ کو کوفہ کے حالات کی اطلاع دے کر آپ کو بلا بھیجا تھا۔ اس اطلاع پر آپ نے روا گل کی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ اہل مکہ اور حضرت حسین رٹائٹنڈ کے اعزہ کوفیوں کی غداری ہے پوری طرح واقف تھے اس لیے انہیں جب آپ کی تیاریوں کی خبر ملی تو تمام ہوا خواہوں نے روکا۔

عمرو بن عبدالرحمٰن نے کہامیں نے سنا ہے آپ عراق جارہے ہیں۔ وہاں آپ کے دشمنوں کی حکومت ہے ان کے حکام موجود ہیں ان کے ہاتھ میں فوج اور خزانہ ہے عوام بند ہ زرہوتے ہیں مجھ کو urdukutabkhanapk.blogspot.com عربان المعالمة ال

خطرہ ہے کہ جن لوگوں نے آپ کی مدد کا وعدہ کیا ہے وہی آپ سے لڑیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس و اللہ اللہ کے سمجھایا کہ خدارااس ارادہ سے باز آؤ اگر عراقیوں نے شامی حکام کول کر کے شہر پر فبضہ کرلیا ہوتو ہے شک جاؤاورا گرخالفین کی حکومت قائم ہے تو یقین ما نوک ہے عراقیوں نے تم کومض کڑنے کے لیے بلایا ہے۔ شامی حکام کے ہوتے ہوئے کوئی تمہاراسا تھ نہ دے گا سب تم کو بے یارو مددگار چھوڑ دیں گئے جمن لوگوں نے تم کو بلایا ہے وہی تم کو جھٹلا کیس کے اور تمہارے خلاف کڑیں گئے حضرت امام حسین و اللہ کے خواب دیا میں استخارہ کروں گا۔

ابن زبیر طِلْتُمَّذُ نے کہا آپ مکہ ہی میں قیام کر ہےا پی خلافت کی کوشش سیجئے 'ہم سب آپ کی مدد کریں گے۔حصرت امام حسین طِلْتُمَّذُ نے جواب دیا' میں نے والد سے سنا ہے کہ حرم کا ایک مینڈ ھا ہے جس کی وجہ سے حرم کی حرمت اٹھ جائے گی' میں وہ مینڈ ھا بنیانہیں چاہتا۔

دوسرے دن چرحفرت ابن عباس ر اللغنیئر نے سمجھایا کہ میرا دل کسی طرح نہیں مانتا۔ اس راہ میں تہاری جان کا خوف ہے۔ عراقی غدار ہیں۔ ہرگز ان کے بیبال نہ جاؤ کہ کہ بی ہیں رہؤ تم تجازیوں کے سر دار ہوا گرعواتی واقعی تمہارے حامی ہیں تو ان کو کھو کہ وہ پہلے تمہارے دشمنوں کو اپنے بیہال سے نکال دین اس وقت تم وہاں کا قصد کرو کئیں اگر تم نے جانے ہی کا فیصلہ کرلیا ہے اور مکہ میں رہنا نہیں چاہتے تو عراق کی بجائے بمن جاؤ وہ ایک الگ تھلگ مقام ہے وہاں تمہارے والد کے حامی موجود ہیں ہرطرح کی حفاظت کا سامان ہے وہاں بیٹھ کراپی خلافت کی کوشش کرواس طرح آسانی ہے تہارا مقصد حاصل ہوجائے گا۔ حضرت حسین ر اللغنی نے فرمایا مجمع معلوم ہے کہ آپ میرے سے بہی خواہ میں گئی نے فرمایا گرنہیں مانے تو کم از کم ہیں کو سامنے ذرکے ہیں کو مان کو سامنے ذرکے ہیں کو سامنے ذرکے ہوئی کے جاؤ ہوں کے سامنے ذرکے ہوئی گئی کے جاؤ گے۔

لین مثیت کچھ اور تھی اس لیے خیر خواہوں کی ساری کوششیں ہے کار گئیں اور حضرت حسین وٹالٹیڈ زی المحجہ ۲۰ ھے کومت اہل وعیال مکہ سے کوفیدوانہ ہوگئے۔ مکہ سے نگلنے کے بعد فرزوق شاعر جو کوفیہ سے آر ہا تھا' ملا۔ اس نے بتایا کہ کوفیوں کے دل آپ کے ساتھ ہیں لیکن تلواریں بن امیہ کے ساتھ۔ آپ کی روائل کے بعد آپ کے بعد آپ کے پچیرے بھائی عبداللہ بن جعفر دلائلٹ نے عمرو بن سعیداموی حاکم مکہ سے خط کھوا کر جھیجا کہ'' آپ لوٹ آ سے'اس راہ میں ہلاکت ہے' میں ہر طرح سے آپ کی مدد حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں' آپ اطمینان وسکون کے ساتھ مکہ میں رہے' میں ہر طرح سے آپ کی مدد

4 376 376 Sec. (1) 2 S

کروں گا۔'' یہ خط آپ کوراستہ میں ملا' آپ نے اس کے جواب میں عمر و بن سعید کوشکر پیر کا خط لکھا مگر دائیں انداز ہوئ

ابن زیاد کے انتظامات

شای عکومت کوآپ کی روائی کی خبرال چی تھی۔اس نے آپ کی نقل وحرکت کی اطلاع اور آپ کے اور اہل کوفہ کے درمیان نامہ و بیام کا سلسلہ منقطع کرنے کے لیے تمام راستوں پر پہرہ بھا دیا تھا ، پہنا نچہ آپ کے ایک قاصد قیس بن مسہر صیداوی جنہیں آپ نے کوفہ کے حالات کی خبر لانے کے لیے بھیجا تھا ، گرفآر کر کے قبل کر دیئے گئے ، مقام تعلیب میں پہنچ کر آپ کو کوفہ کے ایک مسافر سے مسلم بن عقیل کے قبل کی خبر ملئ کے جور شنے کے بعد آپ کے اداوہ میں پہنچ تغیر ہوا ، ہوا خواہوں نے بھی واپسی کے عقیل کے قبل کے خبر ملئ کے جور شنے کے بعد آپ کے اداوہ میں پہنچ تغیر ہوا ، ہوا خواہوں نے بھی واپسی کے جانبوں کے ایک مسلم کے جور کئی کر گئی کہ جب تم ہی لوگ ندر ہو گئے تو میری زندگی کس کام جان دے دیں گے۔ان کے اصرار پر آپ نے فرایا کہ جب تم ہی لوگ ندر ہو گئے تو میری زندگی کس کام کی عرض سفر جاری رہا ہ کہ جور ہوا ہوں کوفہ کے فصل کو نیا کہ تعرب ہوا تھا کہ جور ہوا کی خبر میں موصول ہو پی ہیں۔ ہمارے حامیوں نے ہمار اساتھ چھوڑ دیا ہے اس لیے تم میں سے جو کشف لوٹنا چا ہو ہو تی ہے اس لیے تم میں سے جو شخص لوٹنا چا ہو ہو تی ہے لیے تھا کہ جور ہو جو شخص لوٹنا چا ہو ہو تی ہے لیے تھا کہ ہور ہو جور شکل کی خبر میں موصول ہو پی ہیں۔ ہمارے حامیوں نے ہمار اساتھ چھوڑ دیا ہے اس لیے تم میں سے جو شخص لوٹنا چا ہو ہو تھی جوٹ کے اور شکا ہے ہیں۔ ہمارے حامیوں نے ہمار اساتھ چھوڑ دیا ہے اس لیے تم میں سے جو شخص لوٹنا چا ہو ہو تی جون کر گااور صرف و بی جان نار باتی رہ گئے جو مدینہ سے ساتھ آئے نے سے ساتھ آئے ہیں۔ ہور تھا کہ کور کوئی الزام نہیں ' میں کر موام کا ہم جور ہور رہا ہور کوئی الزام نہیں ' میں کر موام کا ہم جور ہو جو تھی جونے کے خوال کا اور صرف و بی جان نار باتی رہ گئے جو مدینہ سے ساتھ آئے کے سے ساتھ آئے کہ سے ساتھ آئے کے سے ساتھ آئے کے سے ساتھ آئے کہ سے ساتھ آئے کے سے ساتھ آئے کے سے ساتھ آئے کے ساتھ آئے کے ساتھ آئے کے سے ساتھ آئے کے ساتھ کی ساتھ آئے کے ساتھ آئے کے ساتھ کی ساتھ آئے کے ساتھ کی ساتھ کی ساتھ

حربن يزيدتيمي كي آمد

آ گے چل کر مقام ذی شم میں حربن بزید تمیں ایک ہزارسیاہ کے ساتھ جے ابن زیاد نے حضرت امام حسین والٹنڈ کو گھر کر لانے کے لیے بھیجا تھا 'ملا۔ اس ہے آ پ نے فرمایا کہ' میں خود نے بیس آیا ہوں' بلکہ تم لوگوں کے خطوط اور آ دمی آئے تھے کہ ہمارا کوئی امام نہیں ہے آ پ آ کر ہماری راہنمائی سیجے' اگر تم لوگ اس بیان پر قائم ہوتو میں تمہارے شہر چلوں ورنہ یہیں سے لوٹ جاؤں۔' حراور اس کے ساتھیوں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ آ پ نے کوفیوں کے تمام خطوط حرکے سامنے ڈھر کر دیئے۔ اس نے کہا ہم کواس سے بحث نہیں' ہمیں تو یہ تھم ملاہے کہ آ پ جہال کہیں مل جا کیں' آپ کو لے جا کر ابن زیاد کے پاس پہنچا دیں۔ یہ ن کر حضرت حسین مثل تھے کہ آپ جہال کہیں مل جا کہیں میں تا ہے گھنگو ہوگئ' کیاں جہنچا دیں۔ یہ ن کر حضرت حسین مثل تھی تا الدی کولوٹانا چاہا۔ حرنے روکا' دونوں میں تیز گھنگو ہوگئ' کیاں جہنے دیں۔ یہ ن کر حضرت حسین مثل تھی اگر میر سے ساتھ نہیں چلتے تو ایساراستہا فتیار سیجئے جو لیکن حرنے آپ کے مرتبہ کا پورا لحاظ رکھا اورع ش کیا اگر میر سے ساتھ نہیں چلتے تو ایساراستہا فتیار سیجئے جو

urdukutabkhanapk.blogspot.com ﴿ عَمِينَ اللَّهِ الْعَلَيْكُ ﴿ الْمُعَلِينِ اللَّهِ عَلَيْكُ ﴿ عَمِيرُوا الْعَلَيْكِ الْعَلَيْكِ ﴿ عَمِيرُوا

عراق اور حجاز دونوں کے راستہ ہے جدا ہؤ میں ابن زیاد کولکھتا ہوں آپ یزید کولکھئے ممکن ہے مفاہمت کی کوئی صورت نکل آئے اور میں بھی آز ماکش سے پنج جاؤں 'حضرت امام حسین ڈکائٹنڈ اس پر راضی ہوگئے۔

خطيه

مقام بیضه میں حضرت امام حسین طالعی نے ایک پر جوش خطبہ دیا:

''لوگوارسول الله مَنَّاثِیْمِ نے فرمایا ہے کہ جس نے ظالم' محرمات اللی کوحلال کرنے والے نمدا کے عہد کوتو ڑنے والے الله اور رسول کی مخالفت اور خدا کے بندوں پر گناہ اور زیادتی کے ساتھ حکومت کرنے والے بادشاہ کود یکھا اور تولا وعملاً اس پر غیرت نہ آئی تو خدا کوحق ہے کہ اس شخص کواس بادشاہ کی جگہ دوزخ میں داخل کر دے لوگو! خبر دار ہو جاؤ' ان لوگوں نے شیطان کی اطاعت چھوڑ دی ہے' ملک میں فساد پھیلایا ہے۔ حدود اللی کومعلل کر دیا ہے۔ مال غنیمت میں اپنا حصہ زیادہ لیتے ہیں۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کر دیا ہے۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام کردیا ہے۔ اس لیے جھوکوغیرت آنے کا زیادہ حق ہے' ۔ **

عذیب الہجانات پہنچ کرطر ماح بن عدی نے جوکوفہ ہے آ رہے تھے قیس بن مسبر کے آل کی خبر سالی اور کوفہ کے جنگی انتظامات کا حال بیان کر کے اپنے یہاں یمن چلنے کی دعوت دی کیکن آپ نے قبول نے فرمائی۔

كربلامين ورود

نینوی میں حرکوابن زیاد کا تکم ملا کہ حسین رظائفنہ کو ایسے چیٹیل میدان میں اتارہ جہال کوئی اوٹ اور پانی وغیرہ نہ ہو۔ حرنے حصرت حسین رٹائٹنئہ کو بیتھم سنا دیا لیکن اس کی تعمل پرکوئی اصرار نہیں کیا اور سوم مرا الا ہو کو حضرت حسین رٹائٹنئہ کا قریبی عزیز تھا۔ بڑی شکش کے بعد حکومت کی طبع میں اس نے بید کر بلا پہنچا۔ یہ حضرت حسین رٹائٹنئہ کا قریبی عزیز تھا۔ بڑی شکش کے بعد حکومت کی طبع میں اس نے بید مہم اپنے سرلی تھی کیکن اس کا ضمیر برابر ملامت کر رہا تھا۔ اس نے کر بلا آنے کے بعد مفاہمت کی بڑی کوشش کی دھنرت امام حسین رٹائٹنئہ سے بوچھا کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں کو فیوں کے بلاوے پرآیا تھا۔ اب واپس جانے کے لیے تیار ہوں عمر بن سعد نے ابن زیاد کولکھ میں کو فیوں کے بلاو سے بیت لوگائی کے بیتار ہیں کیا اس سے عمر آیا کہ پہلے ان سے بیعت لوگائی کے بھیجا کہ حسین واپس جانے کے لیے تیار ہوں اسے حکم آیا کہ پہلے ان سے بیعت لوگائی کے بھیجا کہ حسین واپس جانے کے لیے تیار ہیں گیاں سے بیعت لوگائی کے بھیجا کہ حسین واپس جانے کے لیے تیار ہیں گیاں سے حکم آیا کہ پہلے ان سے بیعت لوگائی کے میں اسے حکم آیا کہ پہلے ان سے بیعت لوگائی کے بھیجا کہ حسین واپس جانے کے لیے تیار ہیں گیاں سے حکم آیا کہ پہلے ان سے بیعت لوگائی کے ایک کی ساتھ کیا گیاں سے حکم آیا کہ پہلے ان سے بیعت لوگائی کے بھیجا کہ حسین واپس جانے کے لیے تیار ہیں گیک کوئی تھا۔

[🗱] يه پورى طويل تقريرابن اشيرج مهاس مهام ميس يئهم نے خلاص كلها ب



بعدغور کیا جائے گا'اس کے بعد ہی دوسراتھم پانی بند کردینے کا پہنچا۔

بإنى كيليئ شمكش

اس محم کے بعد عمر بن سعدنے یحرم ۲۱ ھے فرات پر پہرہ بٹھادیا۔ حضرت حسین و النفو کے سوت میں والنفو کے سوتی ہوئی ہو سوتیلے بھائی عباس بن علی والنفوز برے بہا در تھے۔ یہ چند آ دمیوں کو لے کر زبر دی پانی لے آئے۔ شمر فرکی الجوشن کی آمد

عمر بن سعد حکومت کی طمع میں حضرت امام حسین و النیمائی سے مقابلہ کے لیے تیار ہو گیا تھا اکین سکورت کو اوراس امید پر جنگ کو نال رہا تھا کہ شاید مصالحت کی کوئی صورت نکل آئے۔ ابن زیاد کو اس کا اندازہ ہو گیا۔ اس نے شمر ذی الجوش کو بھیجا اور عمر بن سعد کو کھے بھی کہ میں نکل آئے۔ ابن زیاد کو ابنی اوران کو بچانے کے لیے ہیں بھیجا تھا میرا حکم بہنچتے ہی ان سے بیعت نے تم کو حسین و النیمائی کی خبر خواہی اوران کو بچانے کے لیے ہیں بھیجا تھا میرا حکم بہنچتے ہی ان سے بیعت کے کران کو میرے پاس بھیج دو۔ اگر تم سے بیکام نہیں ہوسکتا تو فوج ذی الجوش کے حوالہ کر دو۔ ابن سعد پر بی حکم بہت گراں گرزا کیکن رے کی حکومت کا چھوڑ نا اس سے زیادہ و دشوار تھا۔ اس لیے باول ناخواستہ اس کی تعیل کے لیے تیار ہو گیا اور محرم کی نویں تاریخ کوخو د حضرت امام حسین و النیمائی بیعت نہیں کر سے آخری گفتگو بھی تھی اس لیے آخری گفتگو بھی سے تھے اور شام کی حکومت بغیر بیعت لیے ہوئے ان کو چھوڑ نہیں کئی تھی اس لیے آخری گفتگو بھی ناکام رہی اور حضرت امام حسین و گائیمائی نے ساتھیوں سے فرمایا:

''لوگو!موعودہ وقت آئینجپا'اس لیے میں تم کو بخوشی واپس جانے کی اجازت دیتا ہوں' میرے الل بیت کوساتھ لے کرلوٹ حاؤ''۔

عوام کی بھیٹر پہلے ہی سے حصن بھی تھی صرف خواص اوراعزہ باتی رہ گئے تھے ان کی واپسی کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔ اس کے جواب میں سب نے جان نثاری کا اظہار کیا۔ حضرت حسین رڈائٹٹٹر نے اہل بیت کے خیمول کی حفاظت کے انتظامات کر ہے جو کہ بہتر جان نثاروں کی مختصرفوج مرتب کی میمند پر زبیر بن قیس کؤ میسرہ پر حبیب بن مطہر کو متعین کیا اور عباس ڈائٹٹر کو علم مرحمت فرمایا اور آغاز جنگ بینے بہلے بارگاہ ایزدی میں دعا کی:

'' خدایا! تو ہر تکلیف میں میرا بھروسداور ہر تکلیف میں سہارا ہے مجھ پر جووفت آئے اس میں تو ہی میرا پشت پناہ تھا' غم واندوہ میں دل کمزور پڑ جاتا ہے' کامیابی کی تدبیرین کم ہوجاتی ہیں اور رہائی کی صورتیں گھٹ جاتی ہیں' دوست ساتھ چھوڑ دیتے ہیں' اور دشمن ثنا تت کرتے ہیں۔ میں نے ایسے نازک وقتوں میں سب کوچھوڑ کرتیری طرف رجوع کیا' مجھی ہے اس کی شکایت کی ہے' تو نے مصائب کے باول چھانٹ دیتے اور ان کے مقابلہ میں میراسہار ابنا' تو ہی ہر محت کا ولی ہے' ہر بھلائی کا ما لک اور ہر آرز واور تمنا کا منتہی ہے'۔

اس دعا کے بعد انتمام جمت کے لیے دشمنوں کو خاطب کر کے تقریر فر مائی۔اس میں آپ نے اپنی شخصیت بتائی اور اپنے آنے کے اسباب بیان کر کے واپسی کی اجازت جاہی 'کین اب اس کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ جواب ملا کہ اپنے ابن عم کی بیعت کر لؤوہ تہاری ہرخوا ہش پوری کر دیں گے اور تہار ساتھ کوئی ناپسندیدہ سلوک ند ہوگا۔ حضرت سین رفی تھٹ جواب دیا ''اللہ کی قتم میں ذکیل کی طرح بیزید کی بیعت کر کے غلام کی طرح اس کی خلافت تسلیم ند کروں گا''۔ آپ کے بعد آپ کے جان شارول نے تقریریں کیس کی کی عراقی فوج پراس کا کوئی اثر ند ہوا البت حربن بیزیر تمینی عراقیوں کا ساتھ چھوڈ کر آپ کے ساتھ ہوگئے۔

جنگ وشهادت

اور جنگ شروع ہوگئ پہلے ایک ایک آ دی میدان میں آیا اور حینی فوج کے چند آ دی مارے گئے اس کے بعد مام جنگ شروع ہوگئ دونوں کی قوت میں کوئی تناسب نہ تھا۔ ایک طرف جار ہزار مسلح سیاتھی دوسری طرف کل ۲۲ آ دی تاہم میٹھی بھر آ دمی بڑی شجاعت سے لڑے دو پہر تک حضرت حسین ڈالٹٹنے کے بہت ہے آ دمی کام آ گئے۔

ان کے بعد باری باری سے حضرت علی اکبر عبداللہ بن مسلم جعفر طیار کے پوتے عدی عقیل کے فرزند عبدالر حمٰن ان کے بھائی حضرت حسن والنظری کے صاحبرادے قاسم اورا بو بکر وغیرہ ورڈی آئٹری میدان میں آئے اور شہید ہوئے ۔ ان کے بعد حضرت امام حسین والنظری نکلے عراقیوں نے ہر طرف سے پورش کردی آپ کے بھائی عباس عبداللہ جعفر اور عثان آپ کے سامنے سید سپر ہو گئے اور چاروں نے شہادت حاصل کی ۔ اب حضرت امام حسین والنظری بالکل خستہ اور نڈھال ہو چکے تھے۔ بیاس کا غلبر تھا فرات کی طرف بو ھے پانی کے کر بینا چاہتے تھے کہ حسین بن نمیر نے تیر چلایا ، چرہ مبارک زخمی ہوگیا۔ آپ فرات کی طرف بو ھے بانی کے کر بینا چاہتے تھے کہ حسین بن نمیر نے تیر چلایا ، چرہ مبارک زخمی ہوگیا۔ آپ فرات کی سے لوٹ آئے اب آپ میں کوئی سکت باتی نہ تھی ۔ عراقیوں نے ہر طرف سے گھر لیا۔ زرعہ بن شریک متمیں نے ہاتھ اور گردن پر وار کئے سان بن انس نے سرافدس تن جدا کردیا۔ بیعادہ عظمیٰ ۱۰ محرم ۲۱ ھے مطابق آپ کے گرنے کے بعد سنان بن انس نے سرافدس تن سے جدا کردیا۔ بیعادہ عظمیٰ ۱۰ محرم ۲۱ ھے مطابق

عمر ۱۸۱ ء میں پیش آیا۔ اس معر کہ میں ۲۷ آ دی شریک ہوئے جن میں ہیں خاندان بی ہاشم کے پہٹم و کی شریک ہوئے جن میں بیل خاندان بی ہاشم کے پہٹم و چراغ تھے۔ شہادت کے دوسرے دن غاضر بیدوالوں نے شہدا کی لاشیں وفن کیں۔ حضرت حسین درائین کا جمد مبارک بغیر سرکے وفن کیا گیا 'سرابن زیاد کے ملاحظہ کے لیے کوفہ بھیج دیا گیا۔ *

اہل بیت کا سفرشام اوریزید کا تاثر

حضرت امام رطائفیُّ کی شہادت کے بعد اہل بیت کا قافلہ ابن زیاد کے پاس کوفہ بھیجا گیا۔ اس نے معالیٰہ کے بعد شام بھواد یا۔ بیجاد شرعظیٰ بزید کی لاعلی میں اور بغیراس سے علم کے بیش آیا تھا' کیونکہ اس فیصرف بیعت لینے کا تھم دیا تھا' لڑنے کی اجازت ندد کی تھی اس لیے جب اس کواس حادثہ کی اطلاع دی گئی تو اس کے آنسونکل آئے اور اس نے کہا''اگرتم لوگ حسین (ڈائٹیُنُ) کوئل نہ کرتے تو میں تم سے زیادہ خوش ہوتا' ابن سمید (ابن زیاد) پر اللہ کی لعت ہواگر میں موجود ہوتا تو اللہ کی تسم حسین (ڈائٹیُنُ) کومعاف کر دیا' اللہ ان پر اپنی رحمت ناز ل فرمائے ۔' پیٹ اس کے بعد جب اہل بیت کا قافلہ شام پہنچا تو پر یدان کی حالت دیکھ کر بہت متاثر ہوا' اور ان سے کہا اللہ ابن مرجانہ کا برا کر نے اگر اس کے اور تمہارے درمیان حالت دیکھ کر بہت متاثر ہوا' اور ان سے کہا اللہ ابن مرجانہ کا برا کر نے اگر اس کے اور تمہارے درمیان قرابت ہوتی تو وہ تمہارے ساتھ بیسلوک نہ کرتا' اور اس طرح تم کونہ بھیجنا' فاطمہ بنت علی رہائٹی کا بیان ساتھ بردی نری اور ملاطفت سے بیش کیے گئے تو ہماری حالت دیکھ کر اس پر رفت طاری ہوگئ ہمارے ساتھ بردی نری اور ملاطفت سے بیش آیا اور ہمارے متعلق مناسب احکام دیے۔ بی

یزید کے گھر میں ماتم

[🐞] پيدا قعات طبري اخبار الطّوال دينوري . يعقو بي اوراين ثير سے ملحصا ماخوذ بيں ..

[🏘] طبری ج-۷ ص-۵ ۳۷ وا خبار الطّوال ص ۲۷۲ ـ

[🥸] طبری ج۔ یک ص ۲۷۷۔ 🏻 🍪 این اثیری ہے اس ۲۷۰۔

urdukutabkhanapk.blogspot.com على المالية الم

یزید کا پورا کنبہ اہل بیت نبوی مُثَاثِیْزُم کاعزیز تھا اس لیے انہیں حرم سرائے شاہی میں تھم ہرایا گیا۔ جیسے ہی محذرات عصمت مآب زنان خانہ میں داخل ہوئیں بزید کے گھر میں کہرام مچ گیا اور تین دن تک ماتم بیار ہا۔ یزیدا مام زین العابدین مُوشیّد کواپنے ساتھ دسترخوان پرکھانا کھلاتا تھا۔ 🏕

نقصان کی تلافی

حضرت حسین و النفائد کی شہادت کے بعداموی فوج کے وحثی سپاہیوں نے اہل بیت کا کل سامان لوٹ لیا تھا۔ یزید نے پوچھ پوچھ کر جتنا مال اٹا تھااس کا دونا دلوادیا۔ سکینہ بنت حسین ڈالنٹیٹا کا شریف اورمنت پذیردل اس طرزعمل سے بہت متاثر ہوا' وہ کہتی ہیں کہ منکرین خدامیں میں نے یزید سے بہتر کسی کونہیں یایا۔ ﷺ

اہل بیت کی واپسی اوریزید کاشریفانہ برتاؤ

چند دن تفہرانے کے بعد جب اہل بیت کرام کو کسی قدرسکون ہوا تو یزید نے انہیں بڑے اہتمام کے ساتھ رخصت کیا۔امام زین العابدین تمینائیا کو بلاکران سے کہا'ابن مرجانہ پراللہ کی لعنت ہو۔اگر میں ہوتا تو خواہ میری اولا دہی کیول نہ کام آجاتی۔ میں حسین (واللیٰ اُن) کی جان بچالیتا' کیکن اب قضائے الہی پوری ہو چکی۔آئندہ تم کوجس قسم کی بھی ضرورت پیش آئے جھے کھنا۔ گا

اس کے بعد بڑی حفاظت اورا ہتمام کے ساتھ قافلہ کوروانہ کیا 'چند دیا نتراراور نیک آ دمیوں کو حفاظت کے لیے ساتھ کیا 'ان لوگوں نے بڑے اعزاز واحترام کے ساتھ مدینہ پہنچایا۔ان کے شریفانہ سلوک سے اہل بیت کی خواتین آئی متاثر ہوئیں کہ فاطمہ اور زینب ڈاٹٹٹٹٹا نے اپنے زیورا تارکران کے پاس بھیج 'لیکن انہوں نے یہ کہہ کروا پس کر دیا کہ ہم نے و نیاوی منفعت کے خیال نے بیس بلکہ خالصتاً لوجہ اللہ اور قرابت نبوی مثل اللہ کی خیال سے پی خدمت انجام دی 'اس لیے اس کی ضرورت نہیں۔ بھی

حجاز میں مخالفت کا آغاز

اہل حجاز نے شروع ہی میں پرید کی خلافت خوش دلی کے ساتھ قبول نہیں کی تھی ۔ بعض بزرگوں نے بیعت بھی نہ کی تھی ۔ حضرت امام حسین ڈلائٹیڈ کی شہادت کے واقعہ کا ان پر اور زیادہ برااثر پڑا۔ حضرت

[🐞] طری ج کے میں ۱۳۷۸ – 🍇 طبری ج کے میں ۱۳۵۱ –

[🕸] طبری ج_ک'ص ۹ سے۔ 🗱 طبری جے کُص ۳۷۸۔

یزید کوابتدا سے ان کی جانب سے خطرہ تھا' اس لیے حضرت امام حسین والٹھنز کی شہاوت کے بعد ہی اس نے چند آ دمیوں کوابن زبیر ڈاکٹیؤ سے بیعت لینے اورا نکار کرنے کی صورت میں گرفتار کرنے کے لیے بھیجا۔انہوں نے مکہ جا کرابن زبیر ڈگاٹٹنڈ کو پزید کا پیام سنایا۔انہوں نے جواب دیا کہ بیں اس کی کوئی بات نہ مانوں گا۔ 🗱 یزید کی دلی خواہش تھی کہ حضرت حسین 🖒 اللہ اُنے کے خونیں حادثہ کے بعد کوئی نا گوار واقعہ نہ پیش آئے 'اس لیے اس نے ہرممکن طریقہ سے اہل ججاز کو ماکل کرنے کی کوشش کی' عثان بن محمد حاکم مدینہ نے اشراف مدینہ کا وفد شام بھجوا دیا۔ بزید نے اس کی بری پذیرائی کی۔انہیں بڑے بڑے عطیے دیئے حضرت عبداللہ بن حظلہ انصاری ڈالٹنڈ کوایک لاکھاور ان کے آٹھ بیٹوں کو دک دک ہزار دیئے۔منذر بن زبیر کو ایک لاکھ کی رقم عطا کی۔ 🏶 لیکن ان بزرگول براس کی داد ودہش کا کوئی اثر نہ ہوا' بلکہ وہ شام سے اور زیادہ بددل ہوکرلوٹے اور عبداللدین حظلہ طائفنڈ نے مدینہ واپس آ کریزید کی مخالفت شروع کر دی۔اس کو بیصالات معلوم ہوئے تو اس نے نعمان بن بشیر انصاری رکافٹیؤ کو چند آ دمیوں کے ساتھ مدینہ بھیجا کہ وہ اہل مدینہ اور ابن ز بیر دلانشنا کوسمجھا ئیں که 'میں امن وعافیت جا ہتا ہوں' وہ لوگ مخالفت کرے فتندنہ پیدا کریں۔'' انہوں نے جاکر پہلے پہل اہل مدینہ کو سمجھایا کہتم لوگ امن واطاعت سے کا م لؤ فتنہ وفساد کا انجام برا ہے یتم میں شامیوں کے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے' لیکن اس کا کوئی اثر نہ ہوااورلوگ خودنعمان سے بگڑ گئے'اس لیے وہ لوٹ گئے ۔ 🤁 بھرمدینہ ہے مکہ جا کرابن زبیر ﴿اللّٰمَةُ بِزِیدِکا پیام پہنچایا کہ میں امن و عافیت چاہتا ہوں اس لیےتم طاعت و جماعت سے الگ ہو کراختلاف نہ پیدا کرو۔ یہ پیام س کراہن · ز بیر دلانشنائے نعمان کے ایک اور ساتھی ابن عصاۃ سے بوچھا کیاتم حرم میں خون بہانا پہند کرو گے؟ اس نے جواب دیا کہا گرتم بیعت نہ کرو گےتو میں اس میں بھی دریغ نہ کروں گا۔

یہ جواب من کرابن زبیر ڈالٹھنڈ نعمان بن بشیر کوالگ لے گئے اور اپنااور بزید کا مواز نہ کر کے ان سے پوچھا کیااس کے بعد بھی تم جھے کو بزید کی بیعت کا مشورہ دوگے نعمان ڈلٹھنڈ نے ان کے فضائل کا اعتراف کیا اور کہا میں بھی آپ کواس کا مشورہ نہ دوں گا اور نہ آبیدہ آپ کے پاس اس مقصد کے است میں میں استحداد است میں استحداد است

لييآ وَل گا۔ 🏚

🏕 ابن اثير پرج ۱۳ مس ۱۹۰ 🌣 اخبار القول م ۱۷۳ 🌣 ابن اثير ج پرج ۱۲۰ م ۱۹۸۰

🇱 ابن اثيرج سن ۱۸ واخبار الطّوال ص ۱۷۳ - 🗱 ابن اثيرج سه سه 🤻 اخبار الطّوال ص ۱۷۳ -

عبداللد بن زبير طالتُنهُ كا دعوىٰ خلافت اور حجاز ميں انقلاب

نعمان بن بشیری واپسی کے بعد تجاز میں انقلاب بیا ہوگیا۔ ابن عباس اور حضرت علی فران نیا اور صاحب فران نیا کے صاحبر اور ہے جمہ بن حنفیہ خرائی نیا کے علاوہ کل اہل ججاز نے ابن زبیر والنی کی ہوت کر لی اور تمام اموی ممال کو مدینہ سے نکال دیا۔ ﷺ اہل مدینہ نے برزید کی بیعت فنخ کرنے کے بعد عبد اللہ بن حظلہ انصاری کو اپناا میر بنایا اور مدینہ میں جو بن امیہ تھیم تھے ان کو گھیر لیا۔ ان لوگوں نے مدو کے لیے شام آدی تھیج ۔ ان سے بزید کو حالات معلوم ہوئے۔ ﷺ ایک روایت بیہ کہ ابن زبیر والنی نیام امویوں کو نکال دیا تھا اور خود امویوں کی زبانی بزید کو حالات معلوم ہوئے۔

واقعهره

[🏶] اخبارالطّوال ص ٢٨٦ - 🍪 ابن اثيرج ٢٠٠٠ ص ٢٣٠ ـ

[🅸] ابن اثیر ج_۳ ص ۳۵ 🔃 🇱 ابن اثیر ج_۳ ص ۳۹_

الما المالفظ المتاب قبل المالية المتاب المالفظ المتاب المالفظ المتاب المالفظ المتاب المالفظ المتاب ا

الرسول مَنْ ﷺ کولوٹن اور قل عام کرتی رہیں۔ چوشے دن امن قائم ہوا' لیکن اس وقت بداعلان تھا کہ جو شخص بھی بیعت نہیں کرے گا وہ قل کر دیا جائے گا' لیکن اب مدینہ بالکل تباہ ہو چکا تھا' کسی میں سکت باقی خدرہ گئی تھی' اس لیے باقی ماندہ لوگوں نے بیعت کرلی۔ تھ مدینۂ الرسول مُنا ﷺ کی تباہی' یزید کا سب سے سیاہ کارنامہ ہے' لیکن اس کی ذمہ واری سے اہل مدینہ بھی بری نہ تھے۔ ان کو معلوم تھا کہ ان کی مخالفت کا انجام بہی ہوگا۔ اگر اہتراسے وہ بیعت کر لیتے تو اس کی نوبت نہ آتی۔

ابن زبير كامحاصره

مدینہ کوتا راج کرنے کے بعد مسلم بن عقبہ این زبیر و النفی کے مقابلہ کے لیے مکہ روانہ ہوگیا۔ وہ عرصہ سے بیار تھا' مکہ پہنچنے سے پہلے ہی اس کا وقت آ گیا اور وہ حصین بن نمیر کواپنا قائم مقام بنا کر چل بسا اور حصین محرم ۲۲ ھیں مکہ پہنچا۔ ابن زبیر وفائٹنڈ حرم میں پناہ گزیں تھے حصین نے محاصرہ کر کے شکباری شروع کر دی اس سے خانہ کعبہ کونقصان پہنچا۔ ابن زبیر وفائٹنڈ حرم کے اندر سے مدافعت کرتے رہے۔ ابھی محاصرہ جاری تھا کہ بزید کا وقت آخر ہوگیا۔

ابن زبير رضي عنه کی ایک سیاسی غلطی

یزیدگی موت کے بعد خاندان بنی امید میں کوئی ایبا عالی د ماغ اور حوصلہ مند نہ رہ گیا تھا جوان والف حالات میں حکومت سنجال سکتا ، جو دو چار افراد سے وہ مختف مقامات پر منتشر سے مروان اور عبدالملک وغیرہ حصین بن نمیر کے ساتھ مدینہ ہی میں سے ۔ ان میں اس وقت کوئی ہمت وحوصلہ نہ تھا۔ ان حالات میں حصین بن نمیر نے عبداللہ بن زبیر و اللہٰ نے سال مناسب نہ جھا اور ان سے ملح کر کی اور کہا اب بنی امید کا معاملہ کمزور پڑ چکا ہے۔ آپ سے زیادہ کوئی خلافت کا اہل نظر نہیں آتا۔ میں آپ کے ہاتھوں پر بیعت کرنے کے لیے تیار ہوں۔ شام کے تمام مما کہ کرمیرے ہمراہ ہیں۔ آپ میر سے ساتھ شام چلے چلے ۔ وہاں ایک شخص بھی آپ کی مخالفت کرنے والانہیں ہے۔ ابن زبیر شجاع و بہا در سے کین موقع شاس نہ سے ۔ ابن زبیر شجاع و بہا در سے کین موقع شاس نہ سے ۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب تک ایک ایک جازی کے بدلے دس دس شامیوں کا سرقام نہ کرلوں گا اس وقت بتک بھوئیں ہوسکتا۔ یہ جواب من کرحمین بولا جو شخص آپ کو عرب کا مد کر کہتا ہے وہ غلطی پر ہے۔ میں آپ سے راز کی بات کہتا ہوں آپ چلا کر اس کا جواب دیے میں میں خلافت دلانا علمی پر ہے۔ میں آپ جب راز کی بات کہتا ہوں آپ چلا کر اس کا جواب دیے میں کہن میں خلافت دلانا علمی ہو گئے کہ مکہ ہی

🐞 واقعهره کی تفصیلات تاریخ میں بہت طویل ہیں ہم نے صرف خلاصہ کھھاہے۔

urdukutabkhanapk.blogspot.com (عَلَيْنَا اللهُ الْعَلَيْنِ الْعَلَيْنِ اللهُ الْعَلَيْنِ اللهُ الْعَلَيْنِ الْ

میں ان کی بیعت کی جائے وہ شام نہ جائیں 'لیکن صین نے کہا کہ یہاں بیعت بیکار ہے۔ شام میں چند بنی امیہ موجود ہیں' ان کی موجود گی میں بغیر آپ کے گئے ہوئے پچھٹیں ہوسکتا۔ این زبیر رفیانٹیڈ اس پر راضی نہ ہوئے اور حسین ماہیں ہو کر شام لوٹ گیا۔ # اس طرح ابن زبیر رفیانٹیڈ نے اپنی ناعاقبت اندلیثی سے ایک بہترین موقع کھودیا۔ اگرانہوں نے ابن نمیر کے مشورہ پڑمل کیا ہوتا تو آج بنی امید کی تاریخ کا کہیں وجود نہ ہوتا۔

فتوحات

یز پد کے عہد حکومت میں حسین طالفٹڈ کے خون ہے گناہی' مدینۂ الرسول مَنْالْتَیْئِم کی پا مالی اور حرم محتر م کی بے حرمتی کے سیاہ اعمال کے ساتھ ساتھ مککی مفاد کے بھی کام انجام پائے' بعض باغی علاقوں کی بغاوت فروہوئی اور کئی فتو حات حاصل ہوئیں۔

تر کستان کی فتو حات

خوارزم کے قریب ترکستان کے تمام فر مانرواؤں نے ایک مرکز بنالیا تھا' جہاں وہ صلاح ومشورہ کے لیے جمع ہوا کرتے تھے۔ان کا اجتماع مسلمانوں کے مفاد کے خلاف تھا' خراسان کی فوج نے کئی مرتبہ اس پر چملہ کرنے کی اجازت خواسان کی اجازت خواسان کی والی اجازت شدیتے تھے۔ الا ھیس پزید نے مسلم بن زیاد کو خراسان کا والی بنایا۔اس نے مہلب بن افی صفرہ سے اجازت حاصل کر کے اس شہر کا محاصرہ کرلیا۔ یہاں کے امرانے سکے کر لی۔اس مصالحت میں پانچ کر وڑنقد مسلمانوں کو ملا اور ترکستان کے فرمانرواؤں کے اجتماع کے خطرات کا انسداد ہوگیا' اس سنہ میں سمر قنداور تجندہ کے نواح میں فوج کشی ہوئی۔

افريقه كى فتوحات

شالی افریقہ میں بہت ی نئ فتو حات حاصل ہوئیں کی بلداس کا بڑا حصہ فتح ہوگیا کیکن پھریہاں کے ایک والی الوانمہا جری فلطی سے نکل گیا۔ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ افریقہ کے بربر بڑے سرکش اور جنگجو تتھے۔ بار بار مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے اٹھتے تتھے چنا نچہ ۲۲ ھیں بھی انہوں نے اجتماع کیا 'چونکہ اس سے پہلے وہ کی مرتبہ بغاوت کر چکے تتھے اس لیے اس مرتبہ عقبہ بن نافع والی افریقہ نے تتم کھالی کہ ساری عمران سے لڑتے رہیں گے اور اپنے لڑکوں کو وصیت کر کے ۲۲ ھیں باغہ پنچے۔ یہاں بڑی ساری عمران سے لڑتے رہیں گا ور اپنے کو کوئر یز معرکہ کے بعد انہیں شکست وی وہ شکست کھا

🆚 متدرک حاکم ج ۲۰۰۰ تذکره ابن زبیر دانشنهٔ دابن اخیرج ۳۰۰ ص ۹۹۰

4 386 XX (3) TO XX (B) (B) (B) XX (B) (B) XX كرشهر ميں پناه گزيں ہو گئے ۔عقبہ نے محاصرہ كرليا كيكن محصورين نے شہرے باہر قدم نہ لكالاً اس ليے عقبهانہیں چھوڑ کررومیوں کے دوسرے مرکز کمیس کینچے۔اس زمانے میں پیرومیوں کا بہت برواشہرتھا۔ انہیں شکست دے کرفزان پرفوج کشی کی۔ یہاں کے حکمران نے صلح کر لی۔اس کے بعدوہ دوان' قفصہ اور قسطلیلہ کی بعناوت فروکرتے ہوئے واپس آئے۔ 🗱 تھوڑے وقفہ کے بعد پھرزاب کے علاقه كي طرف بزهے اورار ببيل روميول كوشكست دينے ہوئے تا ہرت كارخ كيا۔ يبال روميول اور بربر یول کا بڑا انبوہ جمع تھا۔ان دونوں کے ساتھ بڑی خونریز جنگ ہوئی۔ قلت تعداد کی بنا پرمسلمان مشکل میں پھنس گئے تھے' لیکن بالآخر شکست رومیوں اور بربریوں کو ہوئی اورمسلمانوں کو بہت مال غنیمت ہاتھ آیا۔ 🧱 تاہرت کے بعد ستبتہ کارخ کیا۔ یہاں کے فرماز وانے سلح کر کی ' گھرستاہۃ سے طبخہ يہنيخ بيہ بحرروم كے كنارے ثالى افريقة كا آخرى شہراوريهال كےسب سے بڑے حكران كا دارالسلطنت تھا۔مغرب کے تمام حکمران اس کے باجگر ارتھے اسے شکست دے کرعقبہ نے طنجہ پر قبضہ کرلیا۔ 🌣 طنجہ کے بعد خشکی کاعلاقہ ختم ہو جاتا ہے۔اس لیے عقبہ یہاں سے سوس ادنیٰ کی طرف بوسھے اوریباں کے بربریول کو شکست دے کر یعلی اورنفیس پر قبضہ کرتے ہوئے سوس اقصلی کہنچے۔ یہاں بھی بربر یوں کا مقابلہ ہوا۔عقبہ نے انہیں شکست دے کرورعہ پر قبضہ کرلیا اور بحرمحیط کے ساحل تک بروجے چلے گئے۔ 🧱 سمندر پرنظر پڑتے ہی اللہ کے حضور میں عرض کیا۔''اے اللہ اگر بیسمندر درمیان میں حاکل نہ ہوجا تا تو جہاں تک زمین ملتی میں تیری راہ میں جہاد کرتا جلا جا تا 🗱 اور گھوڑ ہے کو یانی میں اتار کر کہا''اےاللہ تو خوب جانتا ہے کہ میں وہی جاہتا ہوں جو تیراولی ذوالقرنین جاہتا تھا کہ تیرےسوا دوسرانه يوجاحائے'۔ 🌣

رومزنه پرمان عرم کی بغاوت اورا فریقه میں انقلاب کسیلیہ بن مکرم کی بغاوت اورا فریقه میں انقلاب

ان فقوحات کے بعدافریقہ میں مسلمانوں کی حریف کوئی قوت باتی ندرہ گئی تھی۔ایک سرے سے دوسرے سرے تک مسلمانوں کا سکہ بیٹھ گیا تھا کہ دفعۂ کسیلہ بن مکرم کی بغاوت نے سارے افریقہ میں انقلاب ہرپاکردیا۔

کسیلہ طنبہ کا فرمانر دااور افریقہ کا نہایت متاز آ دی تھا۔عقبہ کے پیشرووالی ابوالمہا جرکے زمانہ میں وہ مسلمان ہو گیا تھا اور مسلمانوں ہے اس کے بڑے تعلقات ہوگئے تھے۔عموماً وہ ابوالمہا جرہی کے معلومات میں اور اسلمانوں ہے۔

كتابالمونسص ۲۷- 勢 اين اثيرة ۳٬۰۰۳ 数 كتاب المونس ۲۸ ル تتاب المونس ۲۸ تا اين اثيرة ۲۰٬۰۰۰ ش ۲۰۰۳ تاب المونس ۲۹ س urdukutabkhanapk.blogspot.com والمالية المالية المالي

ساتھەر ہتا تھا۔ وہ اس كابڑا لحاظ ركھتے تتھے۔ ابوالمہا جركے بعد جب عقبہ افریقہ کے والی مقرر ہوئے تو ابوالمها جرنے عقبہ سے کسیلہ کا تعارف کرا کے اس کے مرتبہ کا لحاظ اور اس سے احتیاط کرنے کی ہدایت کر دی تھی کیکن عقبہ ابوالمہا جر کے بخت خلاف تھے۔انہوں نے ان کی ہدایت کی پرواہ نہ کی اور ایک موقع پر کسیلہ کے ساتھ تو بین آمیز برتاؤ کیا۔کسیلہ نے اپنے ظاہری طرزعمل میں کوئی فرق نہ آنے دیا ملین ول میں عقبہ کا دشمن ہو گیا اور بدلہ لینے کے موقع کا منتظر رہا۔عقبہ کی ناعاقبت اندیشی سے جلد ہی اس کو موقع مل گیا۔افریقہ کی فتوحات کی مہم ہے واپسی کے وقت اس اطمینان میں کہ اب کوئی مخالف ومزاحم باتی نہیں رہا۔ انہوں نے فوجوں کومنتشر کردیا اورخود چندآ دمیوں کے ساتھ چھیے آ رہے تھے کسیلہ کے دارالحکومت طنبہ کے قریب مقام میودہ میں انہول نے رومیوں کواسلام کی دعوت دی وہ ان کواتن کم تعدا د میں دیکھے کرمقابلہ کے لیے آ مادہ ہو گئے ۔عقبہ کے ساتھ کسیلہ کی عدادت کاان کوعلم تھا۔انہوں نے اس کو خبر کردی کہ عقبہ سے بدلہ لیٹے کا میہ بہترین موقع ہے۔ کسیلہ موقع کی تلاش ہی میں تھا۔ فوراً ایک جم غفیر لے کرپھنچ گیا۔عقبہ کے ساتھ صرف چند آ دمی تھے۔اس وقت عقبہ نے افریقہ کے سابق والی ابوالم ہا جرکو جنہیں مخالفت میں قید کررکھا تھا' رہا کر کے ان ہے کہا کہتم مسلمانوں کو دیکھو میں شہادت حاصل کرتا ہوں۔ابوالمہا جرنے کہا میری بھی یہی آرز و ہے چنا نچہ دونوں نے اپنی مختصر جماعت کے ساتھ نہایت بہادری سے مقابلہ کر کے جان دی۔عقبہ اور ابوالمہا جر کے بعد بربر بوں اور رومیوں کا مقابلہ کرنے والا کوئی باقی نہ تھا۔اس لیے سارے افریقہ میں بغاوت بھیل گئی اور ہرجگہ کے رومی اور ہر بری اٹھ کھڑے ہوئے۔ کسیلہ انہیں لے کر قیروان پہنچا۔عقبہ کے نائب زہیر بن قیس بلوی نے لوگوں کومقابلہ کے لیے ابھارا' لیکن کوئی آ مادہ نہ ہواادرسب شہر چھوڑ کرنگل گئے' جولوگ باقی رہ گئے وہ کسیلہ کی امان میں آ گئے اور قیروان پراس کا قبضه ہو گیا اور زہیر بن قیس برقہ چلے گئے ۔ 🆚

وفات

ابھی اس بغاوت کا کوئی تدارک نہ ہوا کہ رئیج الاول ۲۳ ھے میں حوران میں یزید کا انتقال ہو گیا۔انتقال کے دفت کل ۳۸ سال کی عمرتھی۔ مدت حکومت ۳ سال ۹ مہینے۔ **او لا د**

یزید کی گئی بیویال تھیں۔ ان سے بہت می اولا دیں تھیں۔ معاویۂ خالد' ابوسفیان' عبداللہ' عبداللہ الاصغرُ عمرُ الوبكر' عتبۂ حرب اور عبدالرحمٰن۔
** ستاب المونس میں۔ ۱۹ وائن اشیرج۔ ۴ مسممہ۔



معاوية ثانى بن يزيد

(۲۳ه مطابق ۲۸۵ء)

یزیدگی موت کے بعدر بھے الاول ۲۴ ھیں اس کا نوجوان لڑکا معاویہ تخت نشین ہوا۔ اس وقت اس کی عمر کل اکیس سال کی تھی کین بڑا دیندار اور صالح تھا۔ پزید کے زمانہ میں جوحوادث اور واقعات پیش آئے۔ انہیں دیکھ کرمعاویہ کا دل سلطنت و حکومت سے پھر گیا تھا۔ ﷺ اس لیے تین مہینے کے بعد وہ خلافت سے دستبردار ہوگیا اور مسلمانوں کے سامنے تقریر کی۔

''مجھ میں حکومت کا بارا تھانے کی طاقت نہیں ہے میں نے جاہا تھا کہ ابو بحر رالٹنٹ کی طرح کسی کو اپنا جائشین بنادوں یا عمر رفخانٹی کی طرح کسی کو اپنا جائشین بنادوں یا عمر رفخانٹی کی طرح چھآ دمیوں کو نا مزد کر کے ان میں سے کسی ایک کا انتخاب شور کی پر چھوڑ دول' کیکن نہ عمر رفخانٹی جیسا کوئی نظر آیا اور نہ و لیے جھآ دمی ملئ اس لیے میں اس منصب سے دست بردار ہوتا ہول تم لوگ جے جا تھا نے نہا ہوں نا ملئ اس کے میں اس منصب سے دست بردار ہوتا ہوں تم لوگ جے جا ہوا نیا خلیفہ بنالؤ'۔ *

حکومت سے دستبرداری کے بعد معاویہ خانہ شین ہو گیا اور چندمہینوں کے بعد انتقال کر گیا۔اس کی سیرت دست برداری کے واقعہ سے ظاہر ہے ٔ حضرت امام حسن (طالفیُّ کے بعد دستبرداری کی بید دوسری مثال تھی۔





عبداللدبن زبير طاللين اورمروان بن الحكم

(۲۳ھ تا ۲۳ھ بمطابق ۲۸۵ء تا ۱۹۵۵ء)

(۲۳ه تا ۲۵ه بمطابق ۸۸۷ء تا ۸۸۷ء)

ترجمه عبداللدبن زبير رفالثن

حضرت عبداللہ بن زبیر مخالفہ مشہور صحابی اور آنخضرت مکا لیے بھر پھیرے بھائی حواری رسول حضرت زبیر بن عوام و اللہ بنا کے صاحبر اوے تھے۔ ان کی مال حضرت اساء و اللہ بنا کہ حضرت البو بھر صحابی صدیق و اللہ بنا کی بوی صاحبر ادی اور حضرت عاکشہ و اللہ بنا کی حقیق بہن تھیں۔ ان رشتوں ہے ابن زبیر و اللہ بنا کی ذات میں بہت کی خصوصیات جمع ہوگی تھیں۔ ابن زبیر و اللہ بنا کہ عمل مدینہ میں بیدا ہوئے تھے۔ ہجرت کے بعد بہت دوں تک مہاج میں کے اولا و نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے مسلمانوں کو ان کی موری ہوئی تھی۔ اس لیے مسلمانوں کو ان کی بوی خوشی ہوئی۔ سات آخر مسال کی عمر میں انہوں نے رسول اللہ مخالفی کی ہاتھ پر بیعت کی بوی خوشی ہوئی۔ سات آخر مسال کی عمر میں انہوں نے رسول اللہ مخالفی کے ہاتھ پر بیعت کی بحق میں بول کے باتھ اور اس کی معربی نام ہیں بان میں برائی کے آثار نمایاں میں برائی کے آثار نمایاں خوسی میں اپنی خوالد حضرت عاکشہ و اللہ منافی کی کوششوں سے فتح ہوا تھا۔ بی جنگ جمل میں اپنی خالہ حضرت عاکشہ و اللہ منافی کی کا میا ہیں ہیں بیش بیش بیش میں اس میں برائی کے آثار نمایاں بہادری اور شجاعت کے ساتھ اور کے کہار ابدن زخموں سے چور ہوگیا تھا۔ پورے جسم میں چالیس سے بہادری اور شجاعت کے ساتھ اور کے کہا رابدی زخموں سے چور ہوگیا تھا۔ پورے جسم میں چالیس سے زیادہ زخم آئے تھے۔ بی امیر معاویہ و رابطی نیا در بزید کے زمانہ میں ان کے ساتھ جو واقعات پیش آئے نام بیاں کے حالات میں اور پر زرجے ہیں۔ وہ ان کے حالات میں اور پر زرجے ہیں۔

تزجمهمروان بن حكم

مروان بنی امیہ کی دوسری شاخ بنی العاص سے تھا۔ مروان کا باپ تھم بن العاص حضرت عثان ڈالٹنڈ کا حقیقی چچا تھا۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوا کیکن اس کے دل میں اسلام رائخ نہ ہوا تھا۔ اندرونی طور پرمسلمانوں کا دشمن رہااوران کے اسرار فاش کیا کرتا تھا اس لیے رسول اللہ مُناکِلَیْمِ نے اس کوطا کف جلا وطن کر دیا تھا۔ مروان اس زمانہ میں صغیرالسن تھا اس لیے وہ بھی باپ کے ساتھ طاکف

ابن اشيرج ٣٠٥ م ١٠٠٩ ف اصابة ذكرة ابن زبير رفاقة-

علی رہا۔ آخرز مانہ میں حضرت عثان رفائقیڈ نے رسول اللہ مگائیڈ نے سے اس کی واپسی کی اجازت حاصل کر کی تھی اور اپنی کی اجازت حاصل کر کی تھی اور اپنی کی اجازت حاصل کر کئی اور اپنی کی اجازت حاصل کر کئی اور اپنی کی اجازت حاصل کر حق کی اور اپنی کی اجازت حاصل کر حق کی موت کے بعد مروان کواپنی ساتھ دیکھتے تھے اور اسے اپناسیکرٹری بنالیا تھا۔ آپ کی مہرو غیرہ اس کی تحویل میں رہتی تھی۔ اس نے حضرت عثان رفائقیڈ کی طرف سے مصر کے والی کوخط کھو دیا تھا کہ مصری کی تحویل میں رہتی تھی۔ اس نے حضرت عثان رفائقیڈ کی شہادت کا واقعہ پیش باغیوں کے سرغنہ کیورٹر کئی گئی کے جا کیں ، جس کے نتیجہ میں حضرت عثان رفائقیڈ کی شہادت کا واقعہ پیش ایمانے جا کیورٹر معاویہ رفائقیڈ کے دعو کی خلافت آیا۔ جنگ جمل اور جنگ صفین کے معرکول میں حضرت عاکشہ رفیائیڈ اور امیر معاویہ رفائقیڈ کے دعو کی خلافت تھے۔ امیر معاویہ رفائقیڈ کے دعو کی خلافت تک وہ ای عہدہ پر تھا۔

ابن زبير طاللين كي خلافت

او پرمعلوم ہو چکا تھا کہ یزید کی زندگی ہی میں اہل جازنے ابن زبیر و النفیائے کے ہاتھوں پر بیعت کر لی تھی۔ کر لی تھی۔ واقعہ حرہ کے بعد مسلم بن عقبہ نے برورشمشیر دوبارہ اہل مدینہ سے یزید کی بیعت لے لی تھی۔ یزید کی موت کے بعد پھر وہ ابن زبیر و گالٹھائے کے ساتھ ہو گئے۔ ابن زبیر و گالٹھائے کی شخصیت ہر لیاظ سے محترم تھی اور معاویہ بن یزید کے بعد بن امید میں کوئی حوصلہ مند کھڑا بھی نہیں ہوا۔ اس لیے ججاز وعراق اور معاویت مروشام تمام بڑے بڑے ملک ابن زبیر و گالٹھائے کے ساتھ ہو گئے اور یہاں ان کے حکام اور دعا ہی پہنے کے خود بن امید کے پایس تخت شام میں اردن کے والی حسان بن بحدل کے علاوہ ہاتی تمام صوبوں کے کام اور محال ندائن زبیر و گالٹھائے کے حام و مددگار بن گئے تھے اور یہاں کے باشندوں نے ان کی خلافت صلیم کر لی تھی۔ 4

 لحاظ کر کے تم جھے اپناا میر بناؤ کے میں بھی اس کے ہاتھ پر بیعت کرلوں گا اور اہل شام کسی اور کو منتخب کریں اور تم بھی اسے پسند کرتے ہوئتو اسے مان لینا' ورندا پناا میر الگ منتخب کرنا' تم کو دوسرے ملکول کی تائید وحمایت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے' بلکہ دوسرے ملک خود تمہار ہے تاج ہیں' ۔ ﷺ

یقرین کراہل بھرہ اس کے ہاتھوں پر بیعت کرنے کے لیے تیارہو گئے کیکن اس نے انکار
کیا۔ جب اہل بھرہ زیادہ مھرہوئے تو وہ آ مادہ ہو گیا۔ اہل عراق کی فطرت میں نفاق تھا۔ اس لیے
اس وقت بھی جب کہ وہ اس کے ہاتھوں پر بیعت کرر ہے متھ دل سے اس کے خلاف منے چنانچہ جب
بیعت کرکے باہر نکلے تو ہاتھوں کو دیوار پر رگڑ کرصاف کرتے اور کہتے 'ابن مرجانہ یہ بہمتا ہے کہ ہم
اتفاق اورا ختلاف ہر حالت میں اس کی اطاعت کریں گے۔ اہل بھرہ کی بیعت کے بعد ابن زیاد نے
کوفد آ دمی بھیجا۔ اس نے جا کراہل کوفہ سے کہا کہ بھرہ والوں نے ابن زیاد کے ہاتھوں پر بیعت کر لی
ہے اس لیے تم لوگ بھی جماعت میں شامل ہوجاؤ۔ یہاں بڑی مخالفت ہوئی ۔ کوفہ والوں نے کہا اللہ
تعالی نے ہم کو ابن سمیہ سے نجات دی ہے اب ہم دوبارہ اس کوا پنے او پر مسلط نہ کریں گے۔ اہل بھرہ
کردی۔ ابن زیاد نے بہت سنجا لئے کی کوشش کی ' گرکا میاب نہ ہوا اور اس کی مخالفت آئی بڑھی کہ
کردی۔ ابن زیاد نے بہت سنجا لئے کی کوشش کی ' گرکا میاب نہ ہوا اور اس کی مخالفت آئی بڑھی کہ
اسے عراق جھوڑ کرشام بھاگ جانا پڑا۔ ابن زیاد کے عراق جھوڑ نے کے بعد اہل کوفہ اور بھرہ نے
برے اختلاف اور ہنگاموں کے بعد ابن زیاد کے عراق جھوڑ نے کے بعد اہل کوفہ اور بھرہ نے
برے اختلاف اور ہنگاموں کے بعد ابن زیبر ڈائٹیڈ کو خلیفہ مان لیا۔ پیا

ابن زبیر طالٹنو کی ایک سیاسی فلطی اوراس کا نتیجہ

اس وقت قریباً کل و نیائے اسلام میں ابن زیبر رظائفتُ کی خلافت مسلم ہوگئ تھی کہ عین اس وقت انہوں نے مکداور انہوں نے ایک فاش غلطی کی کہ بنی امید کی اکھڑی ہوئی حکومت پھر قائم ہوگئ۔ یا دہوگا کہ انہوں نے مکداور مدینہ سے بنی امید کو نکلوادیا تھا' لیکن واقعہ رہ کے بعد بیاوگ پھرلوٹ آئے تھے۔ یزید کی موت کے بعد ان کی ہمت آئی بہت ہو چکی تھی کہ مروان بن تھم اموی تک جومدینہ کا حاکم تھا' ابن زبیر رظائفتُ کے ہاتھوں پر بیعت کرنے کے لیے آمادہ ہوگیا تھا بھا کی ابن زبیر رظائفتُ کو بی امیدسے آئی نفرت تھی کہ انہوں نے بیعت کرنے کے لیے آمادہ ہوگیا تھا بھا کی سے ان اوراس کالڑکا عبد الملک بھی تھا' مدینہ سے نکلوادیا۔ اس وقت انجام کوسو ہے بغیرکل بنی امید کوجن میں مروان اوراس کالڑکا عبد الملک بھی تھا' مدینہ سے نکلوادیا۔ اس وقت

[🐞] ابن اخیرج سے مص۵۱۔ 🔅 ابن اخیرج سے مص۵۱ ابن اخیر میں اس کی بوی طویل تفصیل ہے ہم نے صرف متیج کھودیا ہے۔ 🌣 ابوالفد اج ۔ اس ۱۹۲۰۔

عبدالملک چیک میں مبتلا تھا۔اس لیے مروان کے لیے مدینہ چھوڑ نامشکل تھا، لیکن ابن زبیر ڈالٹھنڈ نے اسے ایک لمحد کے لیے بھی نہ تلنے دیااور مروان کوائی حالت میں عبدالملک کو لے کرنگل جانا پڑا۔ بعد میں ابن زبیر رڈالٹینڈ کواس غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے اس کی تلاش میں آ دمی دوڑائے لیکن وہ نگل چکے تھے۔ ابن زبیر رڈالٹینڈ اور بی امید دونوں کی تاریخ کارخ بدل دیا۔اگراس وقت بی امید کوابن زبیر رڈالٹینڈ نے روک لیا ہوتا تو پھران کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہ تھا۔

شام میں مروان کی بیعت

مروان مدیند سے نکل کرشام پہنچا عبال کی حالت اس وقت نہایت اہترتھی ۔شام کے کل اصلاع میں ابن زبیر ڈالٹھ کا اثر تھا اور یہال ان کے حکام اور داعی موجود تھے۔اس کے علاوہ جن قبائل پر بنی اميه كي توت كامدارتها ان مين بهي اختلاف پيدا موكيا تفاقبيلة قيس ابن زبير رفاشي كي حمايت ميش تها أ ضحاک بن قیس طالٹنڈ والی دشش اس کے لیڈر تھے۔ بنی کلب بنوامیہ کے ساتھ تھے کیکن ان میں دو جماعتیں ہوگئ تھیں۔ ایک جماعت مروان بن تھم کی طرفدارتھی اور دوسری خالد بن بزید کی حمایت میں تھی۔خالد کی دادی لینی برید کی مال قبیلہ کلب کی تھی اس لئے عام کلیوں کی ہدردی اس کے ساتھ تھی۔ ا یک تبسرانام عمروبن سعید بن العاص کا بھی لیا جاتا تھا۔ بیصورت و کھ کرشام چینچنے کے بعد بھی مروان نے این زبیر والفند کے ہاتھوں پر بیعت کر لینے کا ارادہ کیا ایکن ای دوران میں عبیداللدین زیادی کھیے گیا۔اس نے روکا کہ آپ قریش کے سردار ہو کرابن زبیر ر ڈاٹٹنڈ کی بیعت کرنا جا ہتے ہیں؟ ابھی وقت نہیں گیا ہے، ہمیں کوشش کرنی جا ہے مروان کے شام آنے کے بعد بنی امیہ کے موالی اور ان کے حامی اس کے پاس جمع ہو گئے۔شام میں عبداللہ بن زبیر طلائفی مروان بن تھم اور خالد بن یزید کے حامیوں میں باہم بروا اختلاف اور ہنگامہ بیا ہوا الیکن آخر میں بڑے اختلافات کے بعد مقام جاہیمیں بنی امید کے حامیوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی اس میں اموی حکومت کے تمام ارکان وعمائد اور سرداران قبائل جمع ہوئے۔ کئی ہفتہ کے اختلاف رائے اور بحث ومباحثہ کے بعد بنی امیہ کے ایک عالی دماغ خیرخواہ روح ابن زنباع جذامی نے ایک پر جوش تقریر کے بعد میتجویز پیش کی کہ خاندان بن امید میں مروان سے زیادہ تجربہ کاراور س رسیدہ کوئی نہیں ہے اس لئے اسے خلیفہ بنانا جا ہے اور اس کے بعد علی التر تیب خالدین برزید کی حمایت میں تھے انہوں نے بھی اس کی صغرتی کی وجہ ہے مروان ہی کی تائید کی اور بلاا ختلاف سب نے اس کے ہاتھوں پر بیعت کر لی اور ذیقعد ۲۳ ھیں وہ خلیفہ نتخب ہو گیا۔مروان کی بیعت سے بنی امید کی گرتی ہوئی

عمارت سنجل گئی اورمعاویہ بن بزید کی موت کے بعد جوانتشار پیدا ہو گیا تھاوہ جاتا رہااور بنوامیہ کے کل حامی ایک مرکز پرجمع ہو گئے۔

مرج راهط كافيصله كن معركه اورشام برمروان كاقبضه

مصرير قبضه

شام پر قابض ہونے کے بعد مروان نے مصر پر فوج کشی کی ایک طرف سے خود بڑھا اور دوسری طرف سے خود بڑھا اور دوسری طرف سے عمر و بن سعید کو روانہ کیا مصر کی عدود میں داخل ہونے کے بعد ابن زبیر رالٹین کا مصری داعی عبد الرحمٰن بن تجدم مقابلہ کے لئے لکلا 'پشت سے عمر و بن سعید پہنچ چکے تھے اس لئے ابن محجدم کے نکلتے ہی وہ مصر میں داخل ہو گئے ابن تجدم کواس کی خبر ہوئی تو لڑنا بریکا رسمجھ کرمروان سے بیعت کر کی اس طرح بغیر کشت وخون کے مصر پر بھی مروان کا قبضہ ہوگیا 'مصر پر قابض ہونے کے بعد عبید

الله بن زيا د كوعراق روانه كيا ـ 🗱

[🗱] ابن اشیرج ۳٬ ص ۵۹ و لیقو بی ج ۴٬ ص ۴۰۰۰ ـ

ولى عهدى ميں تغير

بیمعلوم ہو چکا ہے کہ مروان کے بعد علی التر تیب خالد بن پر پداور عمرو بن سعید ولی عہد نا مز د ہوئے تھے لیکن چندمہینوں کے بعد مروان نے ان دونوں کو ولی عہدی سے خارج کر کے اپنے لڑ کے عبد الملک اوراس کے بعد عبد العزیز کو ولی عہد بنادیا۔

وفات

رمضان ۲۵ ھیں مروان نے دفعۃ بغیر کسی علالت کے انقال کیا عام خیال ہے ہے کہ اس کی بیار مجبور ہو بیوی ام خالد نے اسے مار ڈالا اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مروان کوسیاس حالات کی بنا پر مجبور ہو کر خالد بن بزید کو ولی عہد ما ننا پڑا تھا۔ لیکن اس کی ولی عہدی اس کی نگاہ میں برابر کھنگتی تھی چنا نچہ خالد کی تذکیل کے لئے اس کی بیوہ ماں سے شادی کر لی اور ایک موقع پر اس نے علانیہ خالد اور اس کی ماں ورنوں کے لئے ان کیا تحکمات استعمال کئے خالد نے اپنی ماں سے اس کی شکایت کی اس نے زہر دے کونوں کے لئے نازیبا کلمات استعمال کئے خالد نے اپنی ماں سے اس کی شکایت کی اس نے زہر دے کریا گلا گھونٹ کر مار ڈلا۔ ﷺ انقال کے وقت مروان کی عمر ۲۳ سال تھی اور مہت خلافت کل نو مہین کو میں کی تعکومت کے قیام کا کیا موقع مل سکتا تھا اس لئے بنی اممید کی حکومت کے قیام کے وقام کے سات تھا اس لئے بنی اممید کی حکومت کے قیام کے وقام کے سات تھا اس کے بھر کا کوئی واقعہ قابل ذکر نہیں ہے۔



🗱 طبری اور ایعقو بی وغیره ـ

عبدالملك بن مروان اورعبدالله بن زبير طاللينا

(۲۵ ه تا ۸۷ ه بمطابق ۲۸۷ء تا ۷۰۷ء)

ترجمه عبدالملك بن مروان

عبدالملک ۲۱ ہے میں پیدا ہوا۔ تخت شینی کے وقت ۳۹ سال عمرتقی۔ مروان کی طا کف کی جلا وطنی سے واپسی کے بعد برابر مدینہ میں رہااور یہاں کے ارباب علم و کمال سے پورااستفادہ کیا۔ اپنے زمانے کے اکابرعلامیں تھا۔ اس عہد کے بڑے بڑے بڑے آئمہاس کے علمی کمالات کے معترف تھے۔ اگر زمانہ نے اس کو تخت سلطنت برنہ بٹھا دیا ہوتا تو وہ مدینہ کی مندعلم کی زینت ہوتا۔

دولت علم کے ساتھ ساتھ وہ بڑا مدبر ، حوصلہ مند ، مستقل مزاج اور بہادرتھا۔ بنی امید کی تاریخ میں اس کا دور بڑا پر آشوب تھا۔ جس وقت اس نے تخت حکومت پر قدم رکھا ہے، ملک کے تمام اہم حصوں میں انقلاب بیا تھااور بیک وقت مختلف طاقتیں ، عبداللہ بن زبیر رفیائیڈ ، شیعیان علی ، خوارج ، مختار ثقفی ، بنی امید کے خلاف اور این جو ارتی برسر پیکارتھیں ۔ ان کے علاوہ اور بہت می اندرو فی اور بیرو فی شورشوں کے طوفان بیا ہوئے ۔ عبدالملک کے پاس صرف مصروشام تھے ۔ باقی دنیا نے اسلام کے کل جھے ابن زبیر رفیائیڈ کے ساتھ تھے باان میں طوائف المدو کی تھی ۔

عبدالملک نے ان تمام خالف حالات کا مقابلہ کر کے ان پر قابوحاصل کیا، وہ مشکل سے مشکل اور نازک سے نازک موقع پر گھبرا تا نہ تھا بلکہ مشکلات ومصائب کے ہجوم میں اس کی ہمت واستقلال کے جو ہراور زیادہ حیکتے تھے، اس کی تفصیلات آئندہ معلوم ہوں گی۔

تخت نشينی

مروان کی وفات کے بعدرمضان ۲۵ ھ میں عبدالملک تخت شین ہوا۔

توابين كاخروج وخاتمه

اس کی تخت نشینی کے بعد ہی توابین کا جومروان کے زمانہ میں بڑے زوروشور ہے اٹھے تھے، خاتمہ ہوا۔ان کی تاریخ میہ ہے کہ کوفہ کے ایک متاز بزرگ سلیمان بن صرد جنہیں شرف صحابیت بھی حاصل تھا، حضرت علی ڈالٹیڈ کے بڑے فدائیوں میں تھے۔آپ کے بعدوہ کوفہ میں حضرت حسین مڈالٹیڈ کے داعی بن گئے۔ان کا گھر شیعیان علی ڈالٹیڈ کا مرکز تھا یہیں ہے آپ کو بلاوے کے خطوط جاتے

سے لیکن جب حضرت حسین ڈھائٹی کو فتر لف لائے تو سلیمان بن صرداوران کے ساتھی آپ کی کوئی سے لیکن جب حضرت حسین ڈھائٹی کو فتر لف لائے تو سلیمان بن صرداوران کے ساتھی آپ کی کوئی مدد نہ کر سکے اور کر بلا کا خونیں حادثہ پیٹ آ گیا۔ اس غلطی پر ان کو اور ان کی پوری جماعت کو بدی ندامت وشرمندگی تھی۔ انہوں نے اس کے کفارہ میں قاتلین حسین ڈھاٹٹی سے انتقام لینا اپنا فرض قرار دیا اور'' توابین' اپنا لقب رکھا۔ اس جماعت نے بزید بی کے زمانہ سے خفیہ تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ بہت سے لوگ جو حضرت امام حسین ڈھاٹٹی کا ساتھ ندرے سکے تھے، اس دعوت میں شریک ہو سے سے تھے۔ مردان کے زمانہ 10 ھیں جب ان کی قوت مضبوط ہوگئ تو بیلوگ چھ ہزار کی جمعیت کے ساتھ نظے اور حضرت امام حسین ڈھاٹٹی کے مزار کی زیارت کرتے ہوئے شام کی طرف بردھے۔

اس زمانہ میں عبیداللہ بن زیاد عراق کی بعض مہموں میں مصروف تھے۔اس لیے اس کا اور تو ابین کا سامنا ہو گیا۔ دونوں میں بوی خون ریز جنگ ہوئی، تو ابین بری جانبازی سے او لیکن آخر میں انہیں شکست ہوئی۔سلیمان بن صرو اور ان کے تمام بوے بوے ساتھی کام آئے اور چھ ہزار تو ابین میں سے بہت تھوڑی تعداد زندہ بچی۔اس جماعت کا آغاز مروان کے زمانہ سے ہوا تھا لیکن خاتے عبد الملک کے زمانے میں ہوا۔

مختار بن ابي عبيد ثقفي كاخروج اورعراق يرقبضه

۲۲ ه میں ایک شخص مختار بن ابی عبید ثقفی خون حسین رڈٹاٹٹنڈ کے انقام کی دعوت لے کرا ٹھا اور عراق پر قابض ہو گیا۔ بیدا یک معمولی اور بے دین لیکن عالی دیاغ اور حوصلہ مند شخص تھا، اس دور کی بنظمی اور طوا کف الملوکی دیکھ کرا سے بھی قسمت آنر ہائی کا حوصلہ ہوا۔ 🗱

اس زمانہ ہیں عبداللہ بن زبیر رفالٹھُنُ کا زور تھا۔ اس لیے وہ حصول مقصد کے لیے ان کے ساتھ ہوگیا اوران کے مزاج میں بڑارسوخ پیدا کرلیا۔ اللہ لیکن جس مقصد کے لئے وہ ان سے ملاتھا، اس کے حصول کی صورت یہاں نظر نہ آئی، تو وہ تو ابین کی تحریک میں جوائی زمانہ میں اتفی تھی، شامل ہو گیا۔ بیتر کیک اس کے مقصد کے لئے بہت مفید تھی۔ اس لیے تو ابین کے خاتمہ کے بعد خوداس کا رہنما بن گیا۔ بیتر کیک اس کے مقصد کے لئے بہت مفید تھی۔ اس لیے تو ابین کے خاتمہ کے بعد خوداس کا رہنما بن گیا لیکن عبداللہ بن زبیر رفائی نئے نئے سے بھی تعلق قائم رکھا اوران پراس کو ظاہر نہ ہونے ویا اوراس تحریک کومؤثر بنانے کے لیے حضرت زین العابدین بھی تھی ہی ہوں کرنے کی درخواست کی۔ اس تحریک کے ساتھ ہی اس نے بہت سے گمراہ کن عقائد کا اختراع کیے تھے جن سے امام موصوف واقف مقتل میں اس لیے انہوں نے اس کی درخواست رد کر دی اور مجد نبوی مُنافید بنی منافید کی میں تقریر کر کے اس کے اخبار الطّوال میں ۱۳ سے انہوں نے اس کی درخواست رد کر دی اور مجد نبوی مُنافید کی منافید کے اس کے اخبار الطّوال میں ۱۳ سے انہوں نے اس کی درخواست کی اس کے اخبار الطّوال میں ۱۳ سے انہوں نے اس کی درخواست کے میں اے انہوں نے اس کی درخواست کی اس کے اخبار الطّوال میں ۱۳ سے انہوں نے اس کی درخواست میں اس کے ان سیدی کی میں اے۔

کروزورکاپردہ فاش کیااور فرمایا''اس شخص نے محض لوگوں کودھو کہ دینے کے لیے اہل بیت کی دعوت کو اس کے دونیا کے جو اہل بیت کی دعوت کو اس کے دونیا کے جو اہل بیت کی دعوت کو بن ان سے مایوس ہونے کے بعدان کے سوتیلے چچا محمہ بن حنفیہ سے سر پرست بننے کی درخواست کی۔امام زین العابدین میں اللہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے ان کو بھی روکا کہ اس نے محض لوگوں کو اپنے دام میں بھنسانے کے لیے محب اہل بیت کا روپ بدلا ہے۔ حقیقت میں اس کوان سے کوئی تعلق نہیں' بلکہ وہ ان کا دشن ہے۔ میری طرح آپ کو بھی اس کا پردہ فاش کرنا چا ہے۔ محمد بن حنفیہ میں اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس ڈالٹھ نے سے رائے گی۔اس زمانہ میں عبداللہ بن عباس ڈالٹھ نے ان دونوں بزرگوں کو اپنی بیعت کے لیے مجبور کررہے تھے اور ان کو ان کی جانب سے بردا خطرہ تھا۔ اس لیے مخاری حماس کرنے کے لیے ابن عباس ڈالٹھ نے محمد بن حنفیہ میں اس میں اس میں اس میں اس میں ان کو ان کی حمایت حاصل کرنے کے لیے ابن عباس ڈالٹھ نے محمد بن حنفیہ میں تھا تھا۔

urdukutabkhanapk.blogspot.com

محبان اہل بیت کا مرکز عراق تھا، وہاں یہ تحریک زیادہ کامیاب ہوسکتی تھی۔اس کے علاوہ انقلا بی تحریک اس کے علاوہ انقلا بی تحریک نے سی میں انتقلا بی تحریک نے سی کی آب وہوازیادہ سازگار تھی۔اس لیے محمد بن حنفیہ یُڑائیڈ کوسر پرست بنانے کے بعد مختار نے ان سے عراق میں کام کرنے کی اجازت چاہی۔انہوں نے ابن زہیر رفی تعدد کی محرور سے نہوں نے ابن زہیر رفی تعدد کے محلے اس کی سر پرسی قبول کر لی تھی لیکن ان کوخود اس پراعتاد نہ تھا، اس لیے اجازت تو دے دی لیکن اس کی مرانی ساتھ کردیا اور اس کو مختار ہے ہوشیار رہنے کی ہدایت کردی۔ ﷺ

مختار بڑا عاقب اندلیش اور جالاک آ دمی تھا، اس لیے اب بھی اس نے ابن زبیر رڈالٹھٹا سے تعلق منقطع نہیں کیا کہ اگر اس کی تحریک میں کا میا بی نہ ہوتو ابن زبیر رڈالٹھٹا کا دروازہ اس کے لیے کھلا رہے۔ انہیں اس نے بید دھوکا دیا کہ عراق میں اس کا قیام ان کے لیے زیادہ مفید ہوگا اور وہاں جا کر ہمیان بی ہائش کو بنی امیہ کے مقابلہ میں ان کی مدد پر آ مادہ کر لے گا۔ ابن زبیر رڈالٹھٹا نے بھی اجازت دے دی۔

ان دونوں سے اجازت لے کروہ عراق پہنچا۔ حضرت امام حسین رٹائٹنڈ کے حقیقی جانشین امام زین العابدین بُرشائیڈ تھے لیکن وہ مختار کے گون (مطلب) کے نہ تھے، اس لیے اس نے جالا کی سے اہل میت کی تحریک کارخ آل فاطمہ رٹائٹنڈ اسے محمہ بن حفیہ بھٹائیڈ کی طرف بچیر دیا اور انہیں حضرت علی رٹائٹنڈ کا جانشین، ان کا وصی اور مہدی وقت ظاہر کر کے ان کی دعوت شروع کردی۔ ﷺ اسپے متعلق

[🏶] مروج الذهب مسعودي ج- ٢ص - ٨ ملخصاً حاشيه نفخ الطيب - 🤻 ابن سعدج - ٥ م ا ٧-

[🅸] مروج الذهب ص ٧٤٥ - 🗱 فرق الشيعة نوبتني ص ٢٣ تا ٢٧ ـ

کو کا دعویٰ کیا۔ بداء یعنی اللہ تعالیٰ سے غلطی کا امکان کا عقیدہ ایجاد کیا اور ایک کری کو حضرت من ولی کو کا دعوں کی جانب منسوب کر کے اسے بنی اسرائیل کے تابوت سکیند کی طرح مقدس اور وسیلہ ُ فتح وظفر قرار دیا۔ ا

رارویا۔ اللہ کو فہ شیعیان علی رفی تھا۔ المہیں حضرت امام حسین رفیاتھنگ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا کھا۔ اس سے پہلے تو ابین کی تحریک بیاں اٹھ چک تھی۔ اس لیے مختار کی تحریک کو بھی بروی مقبولیت حاصل ہوئی۔ ہزاروں آدی اس کے ساتھ ہوگئے اور اس کا گھر شیعیان علی رفیاتھنگ کا مرکز بن گیا۔ حاصل ہوئی۔ ہزارت کا تعراد اللہ بن مطبع نے جوابن زبیر رفیاتھنگ کی جانب سے کوفہ کے والی تھے اور ایاس بن نظر افسر پولیس نے اس کی سرگری و کی کھوکر روک ٹوک شروع کی۔ اس وقت تک مختار کی دعوت میں زیادہ ترعوام شریک ہوئے تھے۔ کوئی ممتاز اور مقتدر آدی مددگار نہ تھا۔ اس لیے اس وقت وہ خاموش رہا اور کوفہ کے ایک مقتدر رئیس اہرا ہیم بن اشتر کو جو پر انے شیعان علی رفیاتھنگ میں سے لیکن مختار کی تحریک میں شامل نہ ایک مقتدر رئیس اہرا ہیم بن اشتر کو جو پر انے شیعان علی رفیاتھنگ میں سے لیکن مختار کی تحریک میں شامل نہ سے مجھ بن حفیہ بھوائینگ کی جانب سے ایک فرضی خط دے کر ان کو اپنا مددگار بنایا ان کی حمایت حاصل ہوجانے کے بعد مختار کاباز و بہت قوی ہوگیا اور ان کے ساتھ مل کر اس نے بے خوف و خطر کام شروع کر ہوجانے کے بعد مختار کاباز و بہت قوی ہوگیا اور ان کے ساتھ مل کر اس نے بے خوف و خطر کام شروع کر ہوجانے کے بعد مختار کاباز و بہت قوی ہوگیا اور ان کے ساتھ مل کر اس نے بے خوف و خطر کام شروع کر

ایاس نے ابراہیم کوبھی روکا اور انہیں دھمکی دی کہ اگرتم نے مختار کے یہاں کی آ مدورفت نہ چھوڑی تو تم کوتل کر دیا جائے گا۔ یہ بااثر آ دمی تھے۔ انہوں نے اس دھمکی کے جواب میں خود ایاس کو قتل کر دیا۔ عبداللہ بن مطبع والی کوفہ کومعلوم ہوا تو انہوں نے ابراہیم کی گرفتاری کے لیے آ دمی تھیے۔ انہوں نے ان کوشکست دے کرابن مطبع کا محاصرہ کرلیا۔ اب ابراہیم اور مختار کی طاقت آئی بڑھ چھی تھی انہوں نے ان کوشکست دے کرابن مطبع کا محاصرہ کرلیا۔ اب ابراہیم اور مختار کی طاقت آئی ہڑھ چھی تھی کہ این مطبع مقابلہ نہ کر سکے اور انہیں جان بخشی کرا کے جان بچانی پڑئی۔ اب مطبع کی شکست کے بعد کوفہ اور اس کے ساتھ سارے عراق پر مختار کا قبضہ ہوگیا۔ مصرف بھرہ ابن زبیر دائی تھنے کے پاس رہ گیا۔ بھ

محمد بن حنفنيه رعيانية كى قيداورر ماكى

حجاز میں محمد بن حنفیہ عین اللہ اور ابن عباس ڈاٹھٹھانے ابن زبیر اللفظ کی بیعت نہ کی تھی۔وہ

الله والمحلل والمحل شهرستانی جام ۱۹۹-ان عقائد نے ایک فرقد کیسانیہ یا مخاریہ پیدا کر دیا۔ نوبختی کے بیان کے مطابق کیسان مطابق کیسان مطابق کیسان مطابق کیسان مطابق کیسان کی طرف کیسان کی طرف کیسان کی طرف کیسان کی طرف منسوب ہے۔ المملل والمحل جامع کیسان کی طرف منسوب ہے۔ المملل والمحل جامع کیسان کی طرف منسوب ہے۔ المملل والمحل جامع کیسان کی اخبار القوال ص ۲۹۸۔

عرصہ سے ان سے بیعت لینے کی کوشش کررہے تھے۔ لیکن اب تک جبر نہ کیا تھا۔ عراق پر مختار کے قبضہ کے بعد جب ان پراس کی حقیقت ظاہر ہوئی اور محمد بن حنفیہ اور ابن عباس ڈالٹیڈئ سے اس کا تعلق معلوم ہوا اس وقت انہوں نے ابن حنفیہ پر دباؤ ڈالا اور ان کو اور بعض روانیوں کے مطابق ابن عباس ڈالٹیڈئ کو بھی زمزم کی چارد یواری میں قید کر کے دھمکی دی کہ اگر وہ بیعت نہ کریں گے تو انہیں جلا دیا جائے گا۔ محمد بن حنفیہ نے مختار کواس کی اطلاع دی۔ اس نے فوراً ان کو چھڑانے کے لیے تھوڑی سی فوج اور چار لاکھ نذر سیجی ۔ اس فوج نے مکہ بین کی کو محمد بن حنفہ کوقید سے نکالا۔

قاتلين حسين طالليط سے انتقام

اس کے بعد کوفہ کے ان تمام لوگوں کا پیۃ لگا کرجنہوں نے حضرت امام حسین رٹائٹنیُّۂ کی شہادت میں کسی قسم کا حصہ لیا تھا قبل اوران کا مال ومتاع ضبط کیا۔ ﷺ

اور پھر داقعہ کر ہلا کی شامی فوج کے اضروں کے قتل کے لیے فوجیس روانہ کیس اور چند دنوں میں شمر ذی الجوش، خولی آھی ، عمر و بن سعد اور عبید اللہ بن زیاد وغیرہ قاتلین حسین رٹائٹٹ کا چن چن کر خاتمہ کا اور ابن زیاد کا سرقلم کر کے حضرت امام زین العابدین ﷺ کے ملاحظہ کے لیے مدینہ بھیجا، اس کی یہ کارگز اربی الی تھی کہ امام موصوف بھی بغیر متاثر ہوئے نہ رہ سکے اور ابن زیاد کا سرو کیھ کرآ ہے کے لیوں پر انسی آگئی۔

عربوں کی تحقیراوران سے جنگ

مختار کی قوت باز و زیادہ ترتجمی ہے۔ انہی کے بل پراس کی تحریک چل رہی تھی۔ عرب اس میں کم شریک ہے۔ اس لیے حصول اقتدار کے بعد اس نے عجمیوں کے مراتب بڑھائے انہیں انعام و اگرام سے نوازا، ان کے مقابلہ میں عربوں کے ساتھ اس کا سلوک نہایت تھارت آ میز تھا۔ اس لیے اشراف عرب اس سے بگڑ گئے اور انہوں نے کہا'' یہ گذاب بنی ہاشم کی حمایت کے پردہ میں دنیا طلی کرتا ہے'' اور سب اس کے مقابلہ کے لیے تحد ہوگے ۔ مختار کواس کاعلم ہوا تو اس نے عجمیوں سے کہا کہ '' عرب صرف تمہاری وجہ سے میر سے خلاف ہوگئے ہیں، اس لیے تم کو وفا داری کا ثبوت و بینا چا ہے'' اور انہیں لے کرعر بوں کے مقابلہ کے لئے لکلا اور عین موقع پر اس نے بعض قبائل عرب کو ملا لیا۔ اس لیے عرب شکل سے کہا کہ واران کی بڑی تعداقتی وگر قبار ہوئی، مختار نے سب قید یوں کے مرقلم کراد ہے۔

雄 ابن اثیرج ۲۰ می ۲۰۷۱ ک 😝 این اثیرج ۲۰ می ۲۰۷۱ ک

[🕸] ابوالقد اءج اول ص١٩٥،١٩٥ واخبار الطّوال_



مصعب بن زبير رطالينكا ورمختار كامقابله

انہیں شکست دینے کے بعد کوفہ کے عرب عما کدوشر فاکو چن چن کرفتل کرانا شروع کیا۔ اس لیے بیلوگ بھاگ کر بھرہ پنچے اور ابن زیبر رفائٹ کے بھائی مصعب سے، جوان کی جانب سے بھرہ کے والی تھے، فریاد کی کہ اس کذاب نے ہمارے استھے لوگوں گوتل کیا، ہمارے گھروں کوڈھادیا، ہمارا شیرازہ برہم کیا، مجمیوں کو ہمارے سروں پر مسلط کیا، ہمارا مال ان میں لٹایا 'آپ ان کے مقابلہ کے لئے نکلئے، ہم مسب آپ کے ساتھ ہیں۔

مختار كإخاتمه

🗱 اخبارالطّوالص٣١٣_

اس کے بعدا پنے خاص دستہ کو لے کر باہر نکلا اور بڑی شجاعت و پامردی کے ساتھ مصعب کا مقابلہ کیالیکن اب اس کی قوت ختم ہو چکی تھی۔اس لیے اس کو شکست ہوئی اور اس کا حفاظتی دستہ بسپا ہو کر قصر امارت میں داخل ہو گیا لیکن مصعب کے آ دمیوں نے مختار کو نہ داخل ہونے دیا اور چندسو آ دمیوں کے ساتھ مقابلہ کرتا رہا اور لڑتے لڑتے مارا گیا۔مصعب نے اس کا سرقلم کر کے ابن زبیر دلالٹیڈ کے باس بھیجا۔مختار کے قبل کے بعد اس کے قوت باز واشتر بن مالک ابن زبیر دلالٹیڈ کے مساتھ ہوگئے اور عراق بھر ابن زبیر دلالٹیڈ کے قبضہ میں آ گیا۔

خارجيوں كاہنگامہ

مختار کے علاوہ عبداللہ بن زبیر رظائفیڈ کو دوسری جس مخانف قوت کا مقابلہ کرنا پڑا، وہ خار جی عقد ۔ یہ اصل میں بنی امیہ کے حریف تھے بلکہ ان کی بنیادہ ی حضرت علی رخائفیڈ اور امیر معاویہ رخائفیڈ کو اختلاف کے سلسلہ میں پڑی تھی، چنا نچہ وہ معاویہ رخائفیڈ اور یزید دونوں کے زمانہ میں اٹھے اور بزید اور ابن زبیر رخائفیڈ کی جنگ میں انہوں نے ابن زبیر کا ساتھ دیا تھالیکن اپنے عقیدہ میں بڑے تخت تھے، شیخین رخائفیڈ دونوں کو (نعوذ باللہ) گراہ اور ان کے مانے والوں کو کا فراور مباح الدم بچھتے تھے۔ اس لیے ابن زبیر رخائفیڈ ہے بھی ان کے نزویک جہاد واجب تھا۔ پہلے انہوں نے بزید کی مخالفت میں ان کا ساتھ تو دے دیا تھالیکن بعد میں اس پر ندامت ہوئی اور انہوں نے ابن زبیر رخائفیڈ سے جھی اس پر ندامت ہوئی اور انہوں نے ابن زبیر رخائفیڈ سے حضرت عثمان رخائفیڈ کے بارے میں ان کی رائے بوچھی ۔ ہوئی اور انہوں نے بیاب ن کی رائے بوچھی ۔ انہوں نے جواب دیا کہ 'دمیں ان کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دخمین اوگوں کے عقا کہ سے بری انہوں نے جواب بن کران کا سروار ن فع بن ازر ق ان کا ساتھ چھوڑ کرعماق چلاگیا۔ گ

عراق اس وقت ابن زیر و النفو کے قبضہ میں تھا۔ اس لیے خوارج ان کے مقابلہ میں آگئے اور انہوں نے عراق میں بوی شورش بیا گی۔ ابن زیر والنفو کے بصری والی عبداللہ بن حارث نے ان کے مقابلہ کے لیے نو جیس جیجیں، نافع مارا گیا لیکن خوارج کا زور نہ ٹوٹا اور ان کی شورش کی وجہ سے بصرہ کی آبادی خطرہ میں آگئی۔ اہل بصرہ نے عبداللہ بن زیر و النفو کے نہوں نے مہلب بن ابی صفرہ کو خارجیوں کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔ انہوں نے بری خونریز لڑا کیوں کے بعد جس میں من بین ابی صفرہ کو خارجیوں کے بعد وہ فارس کی طرف نکل گئے۔

🗱 اخبارالطوال ص ٣١٠_ 🌣 ابن اثيرج ١٣٠٥ 🕳

urdukutabkhanapk.blogspot.com ای ز مانه میں نافع بن از رق کاایک ساتھی نجدہ بن عامرحروری اپنی علیحدہ جماعت بنا کر بحرین میں اٹھااور یہاں کے حاکم اور عرب سردارول کوشکست دے کریمامہ ٔ صنعاءاور عمان وغیرہ پر قابض ہو گیالیکن پھراس کی جماعت میں پھوٹ پڑگئی۔ پچھلوگ اس کےخلاف ہو گئے۔انہوں نے عبداللہ بن فدیک کواپنا سردار ہنالیا۔ نجدہ روپوش ہو گیا۔ابن فدیک کے آ دمیوں نے اسے ڈھونڈ کرفل کر دیا۔ خوارج بڑے بہادراور جانباز تتھے۔ان کی قوت عارضی طور سے دب جاتی تھی لیکن ٹوٹتی نتھی اوروہ موقع یاتے ہی پھراٹھ کھڑ ہے ہوتے تھے۔اس لیے مہلب بن ابی صفرہ بھی ان کا استحصال نہ کر سکے اور ۲۸ ھیں فارس کے خارجیوں نے پھرز ور پکڑا۔مصعب نے مہلب کو ہٹا کر عمر بن عبیداللہ بن معمر کوان کی جگہ مامور کیا۔انہوں نے اصطحر اور سابور وغیرہ میں انہیں شکست فاش دی۔ فارس میں شکست کھانے کے بعد انہوں نے پھرعراق کا رخ کیا۔عمر بن عبید اللہ بھی تعاقب میں <u>نکلے</u> دوسری طرف سے مصعب رو کئے کے لیے بڑھے۔ خارجی اپنے کودوستوں سے محصور دیکھ کر مدائن چلے گئے اوریہاں کے باشندوں پر بڑے مظالم ڈھائے۔عورتوں اور بچوں کو بڑی بے در دی ہے تل کیا۔ حاملہ عورتوں کے پیپے جاک کر ڈالے اور ساباط میں ایسے ہی وحثیانہ مظالم کرتے ہوئے کوفہ کی طرف برھے۔ابراہیم بن اشتراہل کوفہ کو لے کرمقابلہ کے لیے اٹھے۔انہیں دیکھ کرخار جی مدائن ہے ہوتے ہوئے رے کی طرف چلے گئے۔ یہاں کے والی پزید بن حارث نے مقابلہ کیا۔خوارج نے انہیں قتل کرویا۔رے کے بعداصفہان کارخ کیا۔ یہاں کاوالی عمّاب کی مہینے تک مدافعت کرتار ہا۔ جب اس

کاکل سامان ختم ہوگیا تواس وقت باہر نکل کراس نے مقابلہ کیا اورخوارج کے سردار زبیر بن ماحور کوئل کردیا اوراس کاکل سامان ان کے قبضہ میں آیا۔ زبیر کے قبل کے بعد خارجیوں نے قطری بن فجاۃ کو اپنا سردار بنایا اور مختلف مقاموں پر تاخت و تاراج شروع کر دی۔ ان کی شورش دیکھ کر مصعب نے پھر مہلب بن افی صفرہ کو ان کے مقابلہ پر مامور کیا۔ انہوں نے کامل آٹھ مہینوں تک پوری کا میا بی کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا۔ ابھی یہ مقابلہ جاری تھا کہ ابن زبیر رہی تھی کا خاتمہ ہوگیا اور خوارج کا رخ

عبدالملک کی طرف مڑگیا، جس کے حالات عبدالملک کے دور میں آئیں گے۔ اللہ عبیداللہ بن الحرجعفی کی مخالفت

🗱 طبری دابن اثیردغیره میں ان لڑائیوں کی تفصیل بہت طویل ہے، ہم نے صرف خلاصہ ککھا ہے

سے ۔اس لیے اس زمانہ کے مدعیان خلافت کو خالص دنیا دارتصور کرتے تھے اور ان کی روش کو پندنہ کرتے سے مصعب اور مختار کے مقابلہ میں انہوں نے مصعب کا ساتھ دیا تھا لیکن پھران کی برسلو کی وجہ سے ان کے خلاف اٹھ کھڑ ہے ہوئے اور دونوں میں عرصہ تک معرکہ آرائی ہوتی رہی ۔ ان کی وجہ سے ان کے خلاف ایر فوج سے ان کی اس خالفت میں عبیداللہ عبر اللہ کے ۔ اس نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ مال اور فوج سے ان کی مدد کی اور عبیداللہ پھر مقابلہ میں آگئے لیکن حارث بن ربیعہ والی کوفہ نے موقع نہ دیا اور فوراً ان سے مقابلہ کے لیے فوجیس روانہ کر دیں ۔ عبیداللہ کے ساتھیوں نے عذر کیا کہ آئی بردی فوج کے لیے فوجیس روانہ کر دیں ۔ عبیداللہ کے ساتھیوں نے عذر کیا کہ آئی بردی فوج کے لیے فوجیس روانہ کر دیں ۔ عبیداللہ کے ساتھیوں نے عذر کیا کہ وہ آئی بردی فوج کا مقابلہ نہیں کر سکتے ، اس لیے انہوں نے چور ہوگیا۔ جب لڑنے کی سکت باتی نہرہی تو کشتی پر بیٹھ کرنگل جانا چا ہا لیکن ایک شخص نے پکڑلیا۔ عبیداللہ نے جب دیکھا کہ وہ وشمن کے حوالے کردیے جا کیں گئے وہ مع اس آ دی کے کشتی ہے کو دیڑے اور دونوں غرق ہوگئے۔

اوپریه معلوم ہو چکاہے کہ مروان نے خالد بن یزیداور عمرو بن سعید کا نام ولی عہدی سے خارج کرے اپنے لڑے عبدی سے خارج کرے اپنے لڑے عبد الملک کو ولی عہد بنایا تھا۔ خالد کم سن تھا' اس میں کوئی حوصلہ بھی نہ تھا، اس لیے خاموش ہو گیالیکن عمرو بن سعید میں جان تھی۔ اس کی جانب سے عبدالملک کو ہمیشہ خطرہ رہا۔ چنانچہوہ اس کواسینے ساتھ ہی رکھتا تھا۔

19 ہے میں عبدالملک زفر بن حارث والی قرقیبیا کے مقابلہ کے لیے جوابی زبیر رہائین کا حاقی ما ہوا، لکا ۔ یعقو بی کا بیان ہے کہ عمر و بن سعید حسب معمول اس کے ساتھ تھا، کین قنسر بن سے موقع پاکر ومثق لوٹ گیا۔ ﷺ ابن اثیر وغیرہ کا بیان ہے کہ عبدالملک نے اسے دمشق میں ہی چھوڑ ویا تھا۔ بہر حال عبدالملک کی عدم موجود گی میں عمر و بن سعید نے اس کے نائب عبدالرحمٰن بن عثان کو نکال کر دمشق پر قبضہ کرلیا ۔عبدالملک کواس کی اطلاع ہوئی تو وہ فوراً دمشق واپس آیا۔ عمر و بن سعید نے مقابلہ کیا کین عبدالملک نے مصلحتا ہے ولی عہد مان کوسلح کرلی اور دمشق داخل ہوگیالیکن ان میں سے سی کوا کیا دوسرے پراعتا دنہ تھا، دونوں ایک دوسرے سے کھٹکتے تھے ۔عبدالملک موقع کا منتظر رہا اور باختلا ف روایت ایک دن جب عمر و بن سعید حسب معمول عبدالملک کے پاس گیایا اس نے خود بلا بھیجا اور پہلے ہو ایت ایک دن جب عمر و بن سعید حسب معمول عبدالملک کے پاس گیایا اس نے خود بلا بھیجا اور پہلے ہے آ دمی چھیا دیے۔ جیسے ہی عمر و پہنچا، عبدالملک نے اس کوزنجیروں میں کسوا کرفتل کر دیا۔ عمر و بن

🐞 يعقو بي ج م ٣٢٣،٣٢٣_

عمروبن سعيداموى كافتل

سعید کہتار ہا،'' یہ دھوکہ ہے'' عبد الملک نے جواب دیا۔''واللہ!اگر جھےکواس کالفین ہوتا کہ ہم دونوں سعید کہتار ہا،'' یہ دھوکہ ہے'' عبد الملک نے جواب دیا۔''واللہ!اگر جھےکواس کالفین ہوتا کہ ہم دونوں کے ایک ساتھ رہنے میں کوئی نا گوار صورت نہ پیش آئے گی اور میری رعایت کے ساتھ تم بھی میرے ساتھ رعایت کرد گے تو میں تم کو چھوڑ دیتا لیکن دو حکمران ایک ملک میں نہیں رہ سکتے۔ یقیناً ایک

شام پررومیول کاحملهاوران سے سلح

دوسرے کونکا لنے کی کوشش کرے گا۔ 🏶

۵۷ ه میں رومیول نے شام پر حملہ کے لیے اجتماع کیا عبدالملک کواس وقت ابن زبیر رفتا میں الفیزی سے نیٹنا تھا اس لیے اس نے ایک ہزار دینار فی ہفتہ پر صلح کر لی۔

بصره پرعبدالملک کی فوج کشی اورمصعب بن زبیر رٹاٹیئؤ کا خاتمہ

مختار کے خاتمہ کے بعد ابن زبیر را اللہٰ کا اصل حریف عبد الملک کے مقابلہ میں آنا یقینی تھا،
اس کے علاوہ عراق پرمصعب کا قبضہ عبد الملک کے لیے بہت مصر تھا۔ اس لیے عمرو بن سعید کی جانب
سے اطمینان اور قیصر روم سے مصالحت کے بعد اے میں پوری قوت کے ساتھ اس نے عراق پر فوج
کشی کر دی۔ مصعب بن زبیر بھی پوری تیاری کے ساتھ مقابلہ میں آئے کین عین موقعہ پر عبد الملک
نے مصعب کے بہت سے آ دمیوں کور بثوت کے ذریعہ ملالیا۔ عراق کے مروانی بھی اس کے ساتھ ہو
گئے۔ مصعب کے دست راست ابراہیم بن اشتر کو بھی ملانے کی کوشش کی مگر اس میں کامیاب نہیں
ہوئی۔ ﷺ

د سر جانٹلین میں دونوں کا مقابلہ ہوا، اگر چہ مصعب کی قوت کمز در پڑ بھی تھی کئین بوی شجاعت کے ساتھ انہوں نے مقابلہ کیا۔ابرا ہیم نے جن کو بنی امیہ سے بوی نفرت تھی ، بوی جا نبازی دکھائی اور اموی فوج کو کمز ورکر دیالیکن تازہ دم امداد نے ان کی حالت سنجال لی۔ پیپ

ابراہیم کی شجاعت و کی کر قبیلہ رہید میں جومصعب کی فوج کا اہم حصہ تھا محض رشک وحسد کی بنا پر جنگ سے ہاتھ تھنچ لیا۔اس سے مصعب کی قوت اور زیادہ کمزورہوگی لیکن ابراہیم کی شجاعت نے اس کی کو تحسوس نہ ہونے دیا۔اس لیے اموی فوج ہر طرف سے ان پر ٹوٹ پڑی اور ان کا کام تمام کر دیا۔ان کے بعد مصعب کے لڑکے عیسی نے اس بہادری سے لڑکر جان دے دی۔ان دونوں کے قبل دیا۔ان کے تعدمصعب کی قوت کا بالکل خاتمہ ہوگیا۔ تاہم وہ تنہائی مقابلہ کرتے رہے۔

🗱 یعقو بی ج ۲، ص ۳۳۳، ۳۳۳ واین اثیرج ۲، ص ۱۱۱، کاا_ 🔻

🗱 اخبارالطّوال ص ۱۳۵ وطبري ج ۸،۹۵۸ 🗱

🅸 ابن اثيرج ۴ بص ١١٩_

🕸 طبری ص ۲۰۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عراليًا معود كرة اتا تريمة قديم تقريبات كازى زارى زارى كودم ريكا

عبدالملک اور مصعب کے تعلقات بہت قدیم ہے۔ سیاست کی بازی نے ایک کو دوسرے کا حریف بنادیا تھا۔ اس لیے عبدالملک ان کے خون سے بچنا چاہتا تھا اور اب اس کو ان سے کوئی خطرہ بھی باقی ندرہ گیا تھا، چنا نچاس نے اپنے مشیروں کی مخالفت کے باوجودان کے پاس جان بخشی کا پروانہ تھے دیا کہ وہ جہاں جاہیں نکل جا کمیں کین عین اس وقت ایک شامی عبیداللہ بن ظبیان نے ان کوئل کر دیا۔ گھا کہ وہ اور ان کا سرقلم کر کے عبدالملک کے سامنے پیش کیا گیا، اسے دیم کی کر بے ساختہ اس کی زبان سے لکلا کہ اب قریش میں ایسے آ دی کہاں بیدا ہوتے ہیں۔ مصعب کے تل کے بعد عراق پر عبدالملک کا قبضہ ہو گیا اور عراقہ یوں نے اس کی بیعت کر لی۔ گھا

حرم كامحاصر ه اورابن زبير طَالْتُنَّهُ كَا خَاتِمُهُ

مصعب کے آل اور عراق پر عبد الملک کے بصنہ کے بعد ابن زبیر رڈائٹنڈ کی مالی حالت اور فوجی و تو تک کمز ور ہوگئی اور عبد الملک کے لیے ان کا زیر کر لینا آسان ہوگیا، چنا نچا کے جس اس نے جاج بن ایوسف ثقفی کو ایک بردی فوج کے ساتھ ابن زبیر وٹائٹنڈ کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔ وہ حرم میں قلعہ بند تھے ۔ جاج نے مکہ کامحاصرہ کر کے سنگ باری شروع کردی ۔ کئی مہینے تک مسلسل محاصرہ قائم رہا اور بردی شدت کی سنگباری ہوتی رہی جس سے خانہ کعبہ کی عمارت کو بھی نقصان پہنچا۔ ﷺ

ابن زبیر رفائنیڈ بری شجاعت اور استقلال کے ساتھ مدافعت کرتے رہے لیکن ان کی مدد کے تمام ذرائع بند ہو چکے تنے۔ باہر ہے کی قسم کی امداذ ہیں پہنچ سکتی تھی اور کوئی مدد پہنچانے والا بھی باتی نہ رہ گیا تھا۔ اس لیے کچھ دنوں میں ان کا سامان رسد بالکل شتم ہو گیا اور مکہ میں نہایت سخت قبط پڑ گیا۔ ہر چیز سونے کے بھاؤ کینے گئی محصورین کو گھوڑ ہے ذرج کر کے کھانے کی نوبت آ گئی۔ ان حالات سے گھبرا کر ابن زبیر دلخائفیڈ کے دس ہزار آ دمی تجاج کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے لیکن ابن زبیر رفائفیڈ کے استقلال میں کوئی فرق نہ آیا اور وہ اس حالت میں بھی برابر لڑتے رہے ، آخر میں ان کے لڑکوں تک نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ بھی

🗱 اخبارالطّوالص ٣٠٩_

🅸 این اثیر ج ۲۸ مس ۲۸۷ ـ

🐞 مروج الذہب مسعودی ج۲، ص۵۲۳،۵۲۳_ 4 طبری ۸۵، ص۵۲۳_

406 \$ 406 STORES نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ جو چند جان نثار باقی رہ گئے ہیں ان میں بھی مقابلہ کی تا بنہیں ہے۔ ہمارادتمن ہمارے ساتھ رعایت کرنے پرآ مادہ ہے۔الیی حالت میں آپ کیا فرماتی ہیں۔اس سوال یر صدیق اکبر رشانتیٰ کی بیٹی نے آمادہ بقتل بیٹے کو جو جواب دیااس پرعورتوں کی تاریخ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔ فرمایا'' بیٹا! تم کواپنی حالت کا انداز ہ خود ہوگا۔اگرتم حق پر ہواورحق کے لیےلڑتے ہوتو اب بھی اس کے لیےلڑ و کہتمہارے بہت سے ساتھیوں نے اس کے لیے جان دی ہےاورا گرد نیا طلمی کے لیے لڑتے تھے تو تم سے برا کون اللہ کا بندہ ہوگا کہ خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا اور اپنے ساتھ کتنول کو ہلاک کیا،اگر بیعذر ہے کہ حق پر ہولیکن اپنے مددگاروں کی وجہ ہے مجبور ہو گئے ہوتو یا درکھو شریفوں اور دینداروں کا بیشیوہ نہیں ہے۔تم کو کب تک دنیا میں رہنا ہے، جاؤ حق پر جان دینا دنیا کی زندگی سے ہزار درجہ بہتر ہے۔'' یہ جواب بن کرابن زبیر ڈائٹنڈ نے کہا''امال جھے خوف ہے کہ میرے قتل کے بعد بنی امید میری لاش کومثلہ کر کے سولی پر لفکا ئیں گئے''۔ بہادر ماں نے جواب دیا'' بیٹا ذیج ہونے کے بعد بکری کو کھال کینیخے سے نکلیف نہیں ہوتی۔ جاؤاللہ سے مدد ما نگ کراپنا کام پورا کرو۔'' اس کے بعد ابن زبیر رٹائٹنڈ نے اپنی صفائی پیش کی۔حضرت اساء ڈٹائٹیٹا نے فرمایا ''میں ہر حالت میں صبر وشکر سے کا م لول گی ،اگرتم مجھ سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے تو صبر سے کا م لوں گی اورا گر کامیاب ہوئے تو تہماری کامیابی پرخوش ہوں گی۔'' پھر بیلئے کو دعا کیں ویں اور گلے لگا کر رخصت كيا كه''جاوُبهم الله! اپنا كام پورا كرو_''

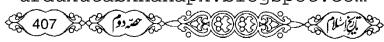
ماں سے رخصت ہوکر وہ سید سے رز مگاہ پننچ اور بڑی شجاعت و بہادری کے ساتھ لڑے۔ان کے صف شکن حملوں کو دیکھ کرشامیوں نے پوراز ورصرف کر دیا اور بڑھتے ہوئے حرم کے پھاٹک تک پہنچ گئے۔ ابن زبیر رٹائٹنڈ کے ساتھ بہت تھوڑے آ دمی رہ گئے۔ وہ شامیوں کے ریلے کی تاب نہ لا سکے کیکن ابن زبیر رٹائٹنڈ نے منہ نہ موڑ ااور اسی بہادری کے ساتھ لڑتے لڑتے شہید ہوئے۔

يدواقعه جمادي الثاني ٣٧ه هيب بيش آيا-

ابن زبیر رفیانشنگا کا خطرہ بالکل سیح لکلا۔ جاج نے لاش سولی پر لٹکائی کئی دن کے بعد حصرت اساء خالفینگا کا گزرادھرسے ہوا۔انہوں نے دیکھ کرفر مایا''ابھی پیشہسوارسواری سے نہیں اتر؟'' ﷺ عبدالملک کواس کی اطلاع ہوئی تواس نے تجاج کولکھ کرلاش واپس دلوائی اور قریش کا پینا مورفر زند

مقام فحون میں سپر دخاک کیا گیا ۔ قتل ہونے کے دقت الے سال کی عمرتھی، مدت خلافت سات برس ۔

ں۔ ﷺ بیدواقعات مشدرک حاکم ج۳، تذکرہ عبداللہ بن زبیروا بن اثیر ج۷، جس ۲۸۶ تا ۱۲۸ وراخبارالطّوال سے ملحصاً ماخوذ ہیں۔ ﷺ یعقو بی ج۲، س۴۳۰_



نظام حكومت

ابن زبیر رفانشنهٔ چندسال تک قریب قریب کل دنیائے اسلام اورسات برس تک حجاز اور عراق کے حکمران رہے لیکن اس مدت میں ان کوایک دن کے لیے بھی سکون واطمینان میسرند آیا اور پوری مدت جنگ وجدل میں بسر ہوئی۔اس لیےان کے دور پرانظامی اور تقمیری حیثیت نے نظر ڈالنا بے کار ہے۔ایسے نخالف حالات میں سات برس تک اپنی جگہ پر قائم رہنا ہی ان کا بڑا کا رنامہہے۔

تغيركعبه

تاہم ان حالات میں بھی انہوں نے بعض مفیداوریادگارکا م انجام دیے۔ان میں خانہ کعبہ کی از سرنو تعیران کا قابل ذکر کا رنامہ ہے۔ بعثت نبوی منائیڈ کی کی وجہ ہے اس کا تھوڑ اسا حصہ جے اب حظیم جو بہت بوسیدہ ہوگئ تھی ،از سرنو تعیر کی تھی ،لیکن سرما سی کی کی وجہ ہے اس کا تھوڑ اسا حصہ جے اب حظیم کہتے ہیں 'جھوٹ گیا تھا۔ یہ چھوٹا ہوا حصہ اصل بنیاد ایرا بیسی کا تھا، اس لیے آنخضرت منائیڈ کی خواہش تھی کہا ہے بھی شامل کر کے بنیا وابرا بیسی پردوبارہ عمارت تعمیر کی جائے اور اس کا دروازہ جے قریش نے عمد آئاس لیے زمین سے اونچار کھا تھا تاکہ بغیرا جازت کے وکی شخص اس کے اندر نہ داخل ہو سکے ، زمین کے برابر کردیا جائے اور مشرق و مغرب کی جانب دودروازے کھول دیئے جا کیں لیکن ابھی لوگوں کے دلوں سے جا ہلیت کے او ہام پوری طرح سے دور نہ ہوئے تھے۔ اس ترمیم سے قریش کے بھڑک جانے کا خطرہ تھا،اس لیے آپ اس خواہش کوئل میں نہ لا سکے۔ بھ

بنی امیداورابن زبیر طالنتیٔ کےمعرکوں میں کعبہ کی ممارت کوزیادہ نقصان پہنچا۔اس لیے ابن زبیر ڈاکٹنٹونے اے گرا کرآ مخضرت مناطبیکم کے پیش نظرنقشہ کے مطابق از سرنولقمبر کرایا۔

اس تعییر میں انہوں نے حطیم کے چھوٹے ہوئے حصہ کو بھی عمارت میں شامل کر کے طول میں دس ہاتھ کا اضافہ کر دیا اور مشرق و مغرب کی جانب دو دروازے زمین سے لگا کر کھول دینے کہ اندر جانے والوں کو زحت نہ ہو۔ ﷺ بہتاری کا عبرت انگیز واقعہ ہے کہ آنخضرت مثل اللہ فیم کی ولادت سے پہلے حبشہ کے بادشاہ ابر بہاشرم نے جو ہاتھیوں کا غول لے کر کعبہ کو ڈھانے کے لیے آیا تھا، کعبہ کے مقابلہ میں اس کی مرکزیت کو توڑنے کے لیے یمن میں ایک کنیسہ تعمیر کرایا تھا۔ ابن زبیر رفتا فیک نے اس کی مرکزیت کو توڑنے کے لیے یمن میں ایک کنیسہ تعمیر کرایا تھا۔ ابن زبیر رفتا فیک نے اس کا مرکزیت کو توڑنے کے لیے یمن میں ایک کنیسہ تعمیر کرایا تھا۔ ابن زبیر رفتا فیک کاری اور دوسرے عمارتی سامانوں کو خانہ کعبہ کی عمارت میں لگایا۔ ﷺ

🀞 بغاري باب فضل مكه وبنيانها 🕻 مسلم نقض الكعبة وبنيانها 🕻 مروح الذبعب مسعودي ج٣ م ١٩٥٠ -



ا بن زبیر رفایفنی نے حضرت عائشہ رفائنچنا کے دامن میں پرورش یا کی تھی۔اس لیے فضل و کمال کے کحاظ سے وہ اپنے ہم عصروں میں متازیتھے قر آن کے بہت اچھے قاری تتھے۔تر جمان القرآن حضرت عبدالله بن عباس واللفيَّةُ آپ كي قرات كيمعترف تھے۔

ا حاديث ميں خود آنخضرت مَثَاثِيْزُمُ 'حضرت زبير بنعوام،حضرت عا نَشر خلفائے راشدين اوربعض دوسرے ا کا برصحابہ رٹنائنڈ ہے خوشہ چینی کی تھی۔ان کی ۳۳ روایتیں حدیث کی کتابوں میں ہیں۔ان کے تلانمہ کا دائر ہمجی خاصا وسیع ہے۔ 🗱 فقہ میں اتنا درک تھا کہ مدینہ کے صاحب علم و ا فمّا ء صحابہ رُئُ کُنْدُمْ میں تھے۔ 🧱 عربی کے علاوہ مختلف زبانوں سے واقفیت تھی۔ان کے غلام مختلف توم اورنسل کے تھے اور وہ ان سب سے ان کی مادری زبان میں گفتگو کرتے تھے۔ 🧱 بو مے قصیح وبلیغ مقرر تھے۔عثان بنطلحہ کا بیان ہے کہ فصاحت و بلاغت میں ان کا کوئی مقابل نہ تھا۔ 🦚 اس کی تقىدىق ان تقريروں سے ہوتى ہے جوتار يخوں ميں موجود ہيں، جاحظ نے كتاب البيان والبيين ميں بھی ان کی ایک تقریر نیمونہ نقل کی ہے۔

فضائل اخلاق اور مذہبی زندگی

فضائل اخلاق کے لحاظ سے ان کی زندگی نمونہ تھی ۔ وہ عبادت وریاضت، زید وتقویٰ کا پیکر یتھے۔ان کی نماز ہو بہوآ تخضرت مُا ﷺ کی نماز کی تصویرتھی۔ 🦚 اس سکون واستغراق کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ قیام کی حالت میں بے جان ستون معلوم ہوتے تھے۔ 🏶 رکوع اتنا طویل ہوتا تھا کہ دوسر بے لوگ سورۂ بقرہ ختم کر دیتے اوران کا رکوع تمام نہ ہوتا۔ 🥸 تجدہ کی طوالت اوراستغراق ہے چڑیاں اڑ اڑ کر پیٹے پرئیٹھتی تھیں۔ 🦚 خانہ کعبہ کے محاصرہ کے زمانہ میں جب ہرطرف سے تکلباری ہوتی تھی، وہ نہایت اطمینان وسکون کے ساتھ حطیم میں نماز پڑھتے تھے۔ 🏚 روز ہ اور جج وغیرہ تمام ار کان سے یہی ذوق وشغف تھا، اس کے واقعات طبقات صحابہ (ٹٹکاٹٹٹٹ) میں مذکور ہیں۔حضرت

🥸 اسدالغابه ج۳ بص۱۶۱_

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[🗱] بخاري كابالفيرباب ثاني اثنين اذهمافي الغار.

[🗱] تهذیب التهذیب وتهذیب الکمال ترجمه عبدالله بن زبیر رایطنوی

[🗱] اعلام الموقعين ج ابص ١٣-🕸 متدرک جسابس ۵۲۹_

[🗗] منداحمہ بن جنبل جا ہم ۱۸۹۔ 🗱 اصابہ جہ ہم، 🕰 🕸 تاریخ الخلفا دِس۲۱۳_ 🥸 ابن اثيرج ۴، ۱۳۹۳_

[🗗] تاریخ الخلفاءص ۲۱۳_



عبدالله بن عمر والتيء جوز مدوورع كالمجسم بكرتهاان كى زجبى زندگى كے معترف تھے۔

بإبندى سنت

میں کام میں سنت نبوی مُنَائِیْمُ کا سررشتہ ہاتھ سے نہ چھوٹی تھا۔ ایک مرتبان کے اوران کے بھائی عمر و بن زبیر رفائٹی کے درمیان کی معاملہ میں تنازعہ ہو گیا۔ سعید بن عاص حاکم مدینہ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا۔ اس نے دونوں کے مرتبہ کے خیال سے پہلو میں جگددی، عمر و تو بیٹھ گئے کیکن ابن زبیر رفی تھے نے انکار کردیا کہ بیطریقہ خلاف سنت ہے۔ رسول الله مَنَائِیْمُ اس طریقہ سے فیصلہ نہیں فرماتے تھے۔ میں اور معاعلیہ دونوں کو حاکم کے سامنے بیٹھنا چاہیے۔ ج

امهات المؤمنين فتأثينًا كي خدمت

امہات المؤمنین بیل حضرت عاکشہ صدیقہ والنجہ ابن زبیر طالنی کی خالہ تھیں۔ انہی کے دامن میں انہوں نے پرورش پائی تھی۔ اس لیے ان کی بڑی خدمت کرتے تھے۔ حضرت عاکشہ والنجہ کی جدی فیاض تھیں۔ ابن زبیر والنی بھی ۔ اس لیے ان کی بڑی خدمت کرتے تھے۔ حضرت عاکشہ والنی کی بڑی فیاض تھیں۔ ابن زبیر والنی بھی کے دوست وہ سب خرج کر ڈائنیں۔ ایک مرتبہ ابن زبیر والنی کی دنیان نبیر والنی کی دخترت عاکشہ والنجہ کی کو اس سے تکلیف پنجی۔ انہوں نے ابن زبیر والنی سے اس کی شکاری کی مسلمال کو اس سے تکلیف پنجی۔ انہوں نے ابن زبیر والنی سے بڑی پر بیثانی ہوئی اور مختلف وسیلوں سے عفوقت کی کوشش کی کوشش کی کیکن حضرت عاکشہ والنجہ کی کوشش کی کو دوسر سے سلمان سے مسلمان کو دوسر سے سلمان سے تین دن سے زیادہ ترک کلام جائز نہیں'' حضرت عاکشہ والنجہ' نے اپنی قسم توڑوی اور اس کے کفارہ میں جا کیس غلام آزاد کی اور خالہ بھانج میں بھر مہر و محبت کے تعلقات قائم ہوگئے۔ گ

شجاعت وبهادري

ابن زبیر ڈالٹنڈ؛ قریش کے شجاع ترین لوگوں میں تھے۔ ہرمعر کہ میں پیش پیش رہتے تھے۔ان کی پوری زندگی شجاعانہ کارناموں سے معمور ہے جس کے واقعات اوپر گزر چکے ہیں۔ یہان کی شجاعت ہی تھی کہ بنی امیجیسی باجروت حکومت کاسات برس تک مقابلہ کرتے رہے۔

جرات وحق گوئی erabom الله الله الله erab

🛊 متدرك جسم عن ١٥٥٠ 🌣 تارخ الخلفاء ص ٢١٧_

العرب الدب باب الجر قيس بدواقعم فصل ب-



شجاعت ہی کا ایک رخ جرائت و ہے باکی اور حق گوئی ہے۔ ابن زبیر مطالعت برے جری اور حق گویتھے کسی موقعہ پران کی زبان اظہار حق میں خاموش نہ ہوتی تھی۔ امیر معاویہ والٹی کئے کے دید بہوشکوہ، پہیکل تدبیروں اور زر یا شیوں نے بڑے بڑے لوگوں کی زبانیں خاموش کر دی تھیں لیکن ابن ز بیر طالعی پران کا بس نہ چل سکا۔ان کے سامنے ان کی تمام تدبیریں نا کام رہیں اور انہوں نے کسی طرح یزیدگی ولی عہدی کی بدعت تسلیم ہیں گی ۔

مالي حالت

ان کے والدحضرت زبیر بنعوام رہائٹنے قریش کے بڑے دولت مندلوگوں میں تھے۔ان کا تجارتی کاروبار بڑاوسیج تھا۔ اپنے بعد پانچ کروڑ سے زیادہ روپیے چھوڑا اور ایک تہائی کی وصیت ابن ز بیر طالنیٰ کے لیے کر گئے ۔ 🎁 نفذ کے علاوہ جا گیرادر مکا نوں کی شکل میں الگ سر ماریرتھا۔ اس لیے ابن زبیر مٹالٹنڈ کی زندگی شروع ہے آخر تک نہایت فراغت اوراطمینان سے بسر ہوئی۔



[🐞] بخاری کتاب المغازی باب برکة المغازی فی مالیه



عبدالملك بن مروان كاخالص دور

(٣٧ه تا ٨٩ه مطابق ٩٩٣ء تا ٥٠٧ء)

عبدالله بن زبیر ر ڈائٹنڈ کے بعدعبدالملک کا کوئی حریف مقابل ندرہااور وہ تنہا دنیائے اسلام کا خلیفہ ہوگیااور ۲۲ سے سے اس کی خالص حکومت کا دورشروع ہوا۔

خوارج کی انقلاب انگیز شورش

خارجیوں کےاصل حریف بنی امیہ تھے۔ان کا مرکز عراق وفارس تھا' جوابن زبیر ﴿ وَالْعَنْدِ كُ بعدعبدالملک کے قبضہ میں آ گیا تھا۔اس لیےخوارج کا رخ عبدالملک کی طرف پھر گیااوروہ سارے عراق اور فارس میں بڑے زورو شور سے اٹھے۔عبدالملک نے ان کے استیصال میں پوری قوت صرف کردی کیکن وہ ایسے بہادرو جانباز تھے کہ مدتوں حکومت کا مقابلہ کرتے رہے اور بڑی مشکلوں ہے ان کا زور ٹوٹا۔اس کی تفصیلات بڑی طویل ہیں ان کا خلاصہ پیہے: بیمعلوم ہو چکاہے کہ ابن زبیر ر ظافلندہ کی جانب سےمہلب بن ابی صفرہ خوارج کے مقابلہ میں تھا۔ ابن زبیر ڈاٹٹٹوئے کے بعدوہ عبدالملک کے ساتھ ہو گئے تھے۔۳۷ھ میں خالد بن عبداللہ والی کوفہ نے مہلب کوخوارج کے مقابلہ ہے ہٹا کر مال گزاری کے محکمہ میں منتقل کر دیا اوران کی جگدا ہے بھائی عبدالعزیز کومقرر کر سے مقاتل بن مسمع کوان کی مددیر مامور کیا۔مہلب بڑے بہادرادر تجربہ کارتھے۔ان کے بٹتے ہی خوارج کا زور بڑھ گیا اور انہوں نے عبدالعزیز کوشکست دے گرقتل کر دیا عبدالملک کواس کی خبر ہوئی تواس نے خالد بن عبداللہ كولكها كهتم نے مہلب جيسے آ زمودہ كاركو ہٹا كراينے ناتجر بدكار بھائى كومقرركيا تھا۔اس كالازمى نتيجہ فکست تھا۔مہلب کوفورا اس کی جگہ پرجیجواورخوارج کےمعاملہ میں بغیرمہلب کےمشورہ کے کوئی کارروائی نہ کرو۔اس تھم کے ساتھ اپنے بھائی بشر بن مروان کوعلیحدہ خوارج کے مقابلہ میں پانچ ہزار فوج ہیجنے کا تھم دیا۔اس تھم پر خالد نے مہلب کوخوارج کے مقابلہ میں بھیجے دیا اورخوداہل بصرہ کے ساتھدان کی مدد کے لیےا ہواز پہنچا۔ بشر نے علیحدہ عبدالرحمٰن بن اشعث کو۵ ہزار فوج دے کر بھیجا۔ تینوں نے ال کرمورچہ بندی کی فے ارج ان کے مقابلہ کی قوت ندیا کرا ہواز سے منتشر ہو گئے۔

بحرین پرابوفد یک خارجی نے قبضہ کرلیا تھا۔اس لیے۳ کے میں عبدالملک کے حکم سے عمر بن عبیداللہ دس ہزار فو جیس لے کر بحرین پہنچا۔ ابوفد یک نے بوی بہادری سے مقابلہ کیا الیکن آخر میں مارا گیا۔اس کے بہت سے آ دمی مقتول اور بہت سے زندہ گرفتار ہوئے۔۴ کے میں عبدالملک نے

خوارج کے استیصال پر براہ راست مہلب کا تقرر کیا اور بشر بن مروان والی کوفہ کواس کی مدد کے لیے ککھا۔ بشرکواپنے وسلیہ کے بغیر بیتقر ربہت نا گوار ہوا۔ وہ اس حکم کی خلاف ورزی تو نہ کرسکتا تھا' اس لیے عبدالرحمٰن بن محصف کو پانچ ہزار کو فی سپاہ کے ساتھ مہلب کی مدد کے لیے بھیج دیا ' لیکن اس کو خفیہ مہلب کی مخالفت اوراس کی تحقیر کی ہدایت کر دی۔اس وقت خوارج کی پورش رامہر مزمیں زیادہ تھی۔ اں لیےمہلب اورعبدالرحمٰن دونو ں سید ھے یہیں پہنچ کیکن ابھی جنگ شروع نہیں ہوئی تھی کہ بشر کی موت کی خبرآ گئی۔ بیخبرس کرکونی فوج بغیرلڑے ہوئے لوٹ گئی۔ بشر کے نائب خالد بن عبداللہ کواس کی اطلاع ملی تواس نے کوفی فوج کورامہر مزیرلوٹ جانے کاحکم دیا' لیکن وہ واپس نہ ہوئی اور خالد کے علی الرغم کوفہ چلی آئی۔اہل عراق خصوصاً اہل کوفہ بڑے سرکش اور شورش پبند واقع ہوئے تھے اور ہمیشہ سے اپنے والیوں کی عدول حکمی کے عادی تھے۔اس لیے اس واقعہ کے بعد عبدالملک نے حجاج بن پوسف ثقفی کو جو بڑا سخت گیرتھا' عراق کا حاکم بنا کر بھیجا۔ بیکل بارہ سوسواروں کے ساتھ کوفیہ میں داخل ہوا اورسیدھا جامع کوفہ پہنچا اور تقریر کے لیے منادی کرادی۔ اہل کوفہ تقریر سننے کے لیے جمع ہوئے انہیں جاج کے تقرر کاعلم ندھا' وہ دالیوں کی تحقیر کرنے کے عادی تھے اس لیے بہت سے لوگ حسب معمول كنكرياں لے كرمارنے كے ليے پہنچے۔ حجاج مند پرنقاب ڈالے ہوئے تھا'اس ليے كى نے اس كونبيں بچیانا منبر پر چڑھنے کے بعد جب اس نے نقاب ہٹائی اس ونت اے دیکھ کرلوگ استے خوفز وہ ہوئے کہ ان کے ہاتھوں سے ککریاں چھوٹ گئیں۔ جاج نے آئیس مخاطب کرے ایک شعلہ بارتقریر کی جس کا

 urdukutabkhanapk.blogspot.com لانامال ۱۹۵۵ (۱۹۵۵)

جھاڑ ڈالوں گا، تہمیں سرکش اونٹ کی طرح ماروں گا کہ سرکشی بھول کر مطیع ہو جاؤ گے۔ تم پراسنے مصائب نازل کروں گا کہ تم پیت ہوجاؤ گے۔ اللہ کی قسم میں جو پھھ کہتا ہوں اسے کر دکھا تا ہوں اور جو اندازہ کرتا ہوں صبح ہوتا ہے۔ اب مخالف جماعتیں ہیں اور میں ہوں۔ اللہ کی قسم اگر تم حق پر نہ آئے تو میری تلوار عورتوں کو بیوہ اور بچول کو میتی کردے گی۔ اس وقت تم باطل سے باز آجاؤ گے اور اپنی ہوا ہوں کو چھوڑ دو گے۔ نافر مانوں کی نافر مانی سے چٹم پوٹی کے معنی یہ ہیں کہ دشمنوں سے نہ لڑا جائے اور سرحدوں کو بیکار کر دیا جائے۔ اگر لوگوں کو جنگ کی شرکت پر مجبور نہ کیا جائے تو وہ خوشی سے لڑے نے لیے نہ جائیں گئ جس بعناوے اور سرکشی سے تم نے مہلب کا ساتھ چھوڑ اس کا حال مجھے معلوم ہے۔ اللہ کی قسم آئی کے تیسرے دن جو مجلس جائے اور گھر لٹوادوں گا''۔

اس آتش بارتقریر کے بعدائل کوفد کے نام عبدالملک کا فرمان پڑھنے کا تھم دیا۔ ابھی ابتدائی فقرہ
''امگابغلہ السَّلامُ عَلَیْکُم'' پڑھا گیا تھا' کہ تجاج نے روک دیا اور حاضرین سے ناطب ہوکر بولا:
''امیرالمو منین تم کوسلام کہتے ہیں' تم اس کا جواب نہیں دیتے۔ اللّٰہی تتم میں تم کوا دب سکھا کر رہوں گا'۔ اس نادیب پرحاضرین نے ''سکلامُ اللّٰهِ عَلیٰ اَعِیْدِ الْمُوْمِنِیْنَ وَدَحُمَهُ اللّٰهِ وَبَوَ کُاتُهُ' کہا' گا'۔ اس نادیب پرحاضرین نے ''سکلامُ اللّٰهِ عَلیٰ اَعِیْدِ الْمُوْمِنِیْنَ وَدَحُمَهُ اللّٰهِ وَبَوَ کُاتُهُ' کہا' اس کے بعد پھر فرمان پڑھنے کا تھم دیا۔ تجاج کی آتش بارتقریری کرلوگوں کے دل دہل گئے اور عراقی ساری سرشی اور شرارت بھول گئے' یا تو وہ سی کے رو کے نہ رکتے تھے اور مہلب کا ساتھ جھوڑ کر چلے ماری ساری سرشی اور شرارت بھول گئے' یا تو وہ سی کے رو کے نہ رکتے تھے اور مہلب کا ساتھ جھوڑ کر چلے آئے ناس کا سرتقریری کی بات تا ہوگیا کہ راستہ جلنا دشوارتھا۔ کوفہ کے بعد تجاج نے بھرہ جا کرا ہی ہی تہدید آمیز تقریری کی بیاں کے شورش پہند بھی درست ہوگئے۔ ایک شخص شریک بن عمر نے جسماباتی والی بشر کے بیاں کے شورش پہند بھی درست ہوگئے۔ ایک شخص شریک بن عمر نے جسماباتی والی بشر بین مروان نے بھاری کی وجہ سے شرکت جنگ سے مشتی کر دیا تھا' عذر کیا۔ جاج نے اس کا سرقلم کرا دیا۔ بین مروان نے بھاری کی وجہ سے شرکت جنگ سے مشتی کر دیا تھا' عذر کیا۔ جاج نے اس کا سرقلم کرا دیا۔ بین عمر ان جات کے اس کا سرقلم کو اس کا بیا ثر ہوا کہ لوگ جو تی درجو تی فوج میں شرکت کے لیے بھا گئے گئے۔

البتہ ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آگیا۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ مصعب بن زبیر رڈائٹیڈئئے نے اپنے زمانہ میں عراقی فوج کی تخواہ میں اضافہ کر دیا تھا۔عبدالملک نے بھی اسے قائم رکھا تھا۔ جاج نے اسے گھٹا دیا۔ایک شخص عبداللہ بن جارود کے ساتھ ہوگیا اور بھر ہ میں جاج کے خلاف بغاوت ہوگئی۔ حجاج کے پاس اس وقت حفاظت کا کوئی سامان نہ تھا۔ابن جارود نے اس کا خیمہ لوٹ لیا' لیکن حجاج کی خوش

urdukutabkhanapk.blogspot.com 414 X (1) 12 (1) قشمتی سے خیمہ لوٹنے کے بعدابن جارود خاموش ہو گیا۔ حجاج کے مشیروں نے اسے بصرہ چھوڑ دینے کی رائے دی' کیکن اس نے ہمت سے کا م لیا اوراپیٰ کمزوری نہ ظاہر ہونے دی۔ دو چارون کے بعد جب جاج کے آ دمی جمع ہو گئے اس وقت ابن جارود پھرمقابلہ کے لئے اٹھا۔اب جاج کے یاس تھوڑی بہت توت فراہم ہوگئ تھی۔اس نے مقابلہ کیا الیکن ابن جارود کے ساتھ پوری فوج تھی۔اس لیے جنگ میں اس کا پلیہ بھاری تھا' مگرا تفاق ہے ابن جارود کو تیرلگا اور وہ ختم ہوگیا۔اس بغاوت کا سرغنہ یمی تھا'اس کے بعد باغیوں کی ہمت چھوٹ گئی۔ جاج نے امن عام کی منادی کرادی۔اس منادی پر باغیوں نے سپر ڈال دی۔اختتام جنگ کے بعد حجاج نے ابن جارود کے تمام بڑے بڑے ساتھیوں کو قتل کرا دیااورعراق میں ایک بڑاا نقلاب ہوتے ہوتے رہ گیا۔ کوفیہ اور بھر ہ کی فوجوں کے مہلب کے یاس واپس جانے کا حال او پر گزر چکا ہے۔ان کے پہنچنے کے بعدان کی مدد سے مہلب نے خارجیوں کو رام ہر مزے ہٹا دیا۔ یہاں سے بٹنے کے بعدوہ گازورون میں جمع ہوئے۔مہلب بھی ساتھ ساتھ ینچے۔ دونوں میں عرصہ تک معرکہ آرائی ہوتی رہی۔اس کا سلسلہ جاری تھا کہ ۲ کھ میں جزیرہ میں . ایک عابد وزاہڈمخص صالح بن مسرح تمیمی مظالم کےاستیصال کی دعوت لے کرامٹھے۔ بہت ہے آ دمی ان كے ساتھ ہو گئے ۔اى ز ماند ميں ايك اورخار جى سردار شبيب بن تعيم شيبانى كاظهور ہوا' چونكه صالح کی دعوت بھی درحقیقت بنی امیہ کے خلاف تھی'اس لیے سر دار شبیب بھی ان کے ساتھ ہو گیا۔ جزیرہ کے حاکم محمد بن مروان نے عدی بن عدی کندی کوصالح کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔ عدی نیک فطرت تھا۔اے خوزیزی پیندنتھی۔اس لیے صالح کے پاس کہلا بھیجا کہ میں جنگ کرنانہیں جا ہتا۔ بہتریہ ہے کہتم ان اطراف ہے چلے جاؤ'لیکن انہوں نے انکار کیا۔ ان کے انکار پرعدی کومجبوراً مقابلہ کرنا بڑا' کیکن شکست کھائی۔عدی کے شکست کھانے کے بعد محمد بن مروان نے خالد بن جز رکو بھیجا۔ آید میں اس کا اور صالح وشبیب کا مقابلہ ہوا۔ ایک برز ور مقابلہ کے بعد صالح اور شبیب دسکرہ کی طرف نکل گئے ۔ جاج کو بیصالات معلوم ہوئے تواس نے حارث بن عمیرہ کوئی ہزارفوج دے کرروانہ کیا۔ اس نے صالح کوتل کر دیا۔ شبیب نے ایک قلعہ میں پناہ لی۔ شام ہو چکی تھی' اس لیے حارث قلعہ کے بھا ٹک ب_یر آ گ کاالا دُنگا کرلشکرگاہ میں چلا آیا کہ مبن*ے محصورین کو گرفتار کر کے قتل کر دیا جائے گا۔ شبیب* کے ساتھی بڑے جانباز تھے وہ حسن تدبیر ہے آگ ہے نیج کرنگل آئے اور حارث کی فوج پرٹوٹ یڑے۔ رپیملہ بالکل نا گہانی تھا۔ حارث سخت زخی ہوااوراس کےکل سامان پر شبیب نے قبضہ کرلیا۔ حارث کوشکست دینے کے بعد شبیب نے عام تاخت و تاراج شروع کردی۔ تجاج کوخبر ہوئی تواس نے

urdukutabkhanapk.blogspot.com لا المالية الم

سفیان بن ابی العالیہ کو بھیجا۔ شہیب نے اسے بھی شکست دی۔اس کے بعد سورہ بن الجرآیا۔اس نے بھی شکست کھائی۔ان پیہم شکستوں کود کھے کر حجاج نے جنزل بن سعید کندی کو جار ہزار منتخب بہا دروں کے ساتھ بھیجا۔ هبیب نے محض چند آ دمیوں کے ساتھ بڑی بہادری سے مقابلہ کیا' لیکن پھر پہلو کمزور د مکھ کرنکل گیااور جائیداداور فصلوں کو تباہ کرنا شروع کر دیا۔ جاج نے ایک دوسر ہے بہادر سعید بن مجالد کو جنرل بن سعید کی مدد کے لیے بھیجا۔ دونوں نے مل کر شبیب کا تعاقب کیا۔مقام قطیطیا میں دونوں کا مقابلہ ہوا'اس مقابلہ میں سعید کام آگیا اور جز ل تخت زخی ہوکر کوفیاوٹ گیا۔ان پہم کامیابیوں ہے شبیب کا حوصلہ اتنابڑھ گیا کہ اس نے عراق کے پایتخت کوفہ کارخ کیا۔ جاج نے سعید بن عبدالرحمٰن اورعثان بن قطن کو دود و ہزار فوج کے ساتھ دوسمتوں سے رو کنے کے لیے بھیجا۔ شہیب کوفہ کے قریب پہنچ چکا تھا کہاں کا ادرسوید وعثان کا سامنا ہو گیا۔شبیب بہادری سےاڑتا ہوا جبرہ کی طرف نکل گیا۔ پھر پچھ دور آ گے جا کر چکر کا ٹنا ہوا کو فہ لوٹ آیا اور بڑی جرائت اور دلیری سے کوفہ میں گھس کر بہت ہے آ دمیوں کوفل کر کے تیزی سے نکل گیا۔اب حجاج نے زائدہ بن قدامداوراس کے ساتھ متعدد بہادر افسروں کودس ہزار پیدل سیاہ اورز ترین قیس کوسوار دہتے کے ساتھ شبیب کے تعاقب میں بھیجا۔ پیدل سپاہ تو چیچےرہ گئ زحر بن قیس نے تعاقب کیا ' کچھ دور جا کرشہیب نے بلیٹ کر مقابلہ کیااورز حرکوشکست دی۔ زحرکوشکست دینے کے بعد شہیب پیدل فوج کے مقابلہ کے لیے جوزائدہ کی ماتحتی میں عقب سے آ رہی تھی' بڑھا' کوفد کے قریب مقابلہ ہوا۔اس مقام میں عام سپاہ کے علاوہ عراقی فوج کے کئی افسر مقتول ہوئے۔خارجیوں کو بھی نقصان پہنچا۔اس لیےوہ مقابلہ چھوڑ کر دوسری سمت نکل گئے ۔ حجاج کو اس کی خبر ہوئی تواس نے ایک تجربہ کارا فسرعبدالرحمٰن بن اشعث کو چھ ہزار منتخب بہادروں کے ساتھ جیجا اور مدایت کر دی که خارجی جہاں کہیں بھی ملیں تو تعاقب کر کے ان کا استیصال کیا جائے اور جو منجف شکست کھا کرواپس آئے گاا**ے ت**ل کردیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن نے پوری احتیاط اور مستعدی سے تعاقب کیا۔ جہاں منزل کرتا تھا 'خوارج کے حملہ سے حفاظت کے لیے مورچہ بندی اور جنگ کا سامان کر لیتا تھا۔ یہ اہتمام دیکھ کر شبیب نے اس کے جواب میں میصورت اختیار کی کہ جیسے ہی عبدالرحمٰن قریب پہنچتا 'شبیب رک جاتا اور جب عبدالرحمٰن مورچہ بندی اور جنگ کا سامان کر لیتا تو پھر آ گے بڑھ جاتا۔ اس طرح سے اس نے عبدالرحمٰن اور عراقی فوجوں کو تھا ڈالا۔ ابھی پیسلسلہ جاری ہی تھا کہ بقرعید کا زماند آ گیا۔ شبیب نے فریقین کے عیدمنا نے فوجوں کو تھا م دیا۔ عراقی فوجیس تھک چکی تھیں۔ اس لیے عبدالرحمٰن نے منظور کر لیا۔ اس کے لیے صلح کا پیغام دیا۔ عراقی فوجیس تھک چکی تھیں۔ اس لیے عبدالرحمٰن نے منظور کر لیا۔ اس کے

ایک مخالف عثان بن قطن نے تجاج کواس کی خبر کر دی۔ وہ شہیب کے مقابلے میں کسی قتم کی نرمی پسند نہ کرتا تھا۔ اس لیے عبدالرحمٰن کومعز ول کر کے عثان کوا فسر مقرر کر دیا۔ اس نے اپنی کارگز اربی دکھانے

کرتا تھا۔اس سے عبدالرس تو معزوں کر نے عمان تواہر سفر رکز دیا۔اس سے اپی فارٹر ادری دھائے کے لیے فوراً مقابلہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔شبیب بھی اپنی مختصر جماعت کے ساتھ پہنچے گیااورایک میں سب سے سروی سے استفادہ میں میں اس میں میں میں اپنی میں اپنی میں اپنی میں اپنی میں اپنی کے ساتھ کے ساتھ کیا

ھیب کی ان کا میابیوں کو کھر بہت ہے شورش پیندعوام بھی اس کے ساتھ ہوگئے۔ان کی برسی ہوئی قوت اور عراقی فوجوں کی بہی سے عراق میں براے خطرہ کی صورت پیدا ہوگئی۔اس وقت جاج نے اہل کو فہ کو جمع کر کے انہیں غیرت دلائی کہ''اگرتم دشن کا مقابلہ اور اپنے ملک کی خود حفاظت نہیں کر سکتے تو میں تم سے زیادہ بہا در لوگوں کو بیفرض سپر دکرتا ہوں''۔ بیطھنہ ن کر ہر طرف سے آوازیں بلند ہوئیں کہ ہم خودائریں گے اور ہر طرح آمیر کی مدد کریں گے۔ایک کہن سال اور تجربہ کار بہا در زہرہ بن حویہ نے مشورہ دیا کہ اس مہم کے لیے ایسے جانباز اور سرفروش بہا دروں کو منتخب سیجئے جو مراور کو عاد اور میدان سے منہ نہ موڑنا جائے ہوں اور انہیں ایسے آزمودہ کار بہا در کے ساتھ سیجیجئے جو فرار کو عاد اور

مبروثبات کوعزت وشرف سمجھتا ہو۔ جاج نے کہامیری نظر میں تم ہی اس کے لیے زیادہ موزوں ہو۔ زہرہ نے عذر کیا کہ میری بیسارت جواب دے چک ہے ہاتھ پاؤں قابو میں نہیں ہیں۔ اس کے لیے ایسا شخص ہونا چاہیے جو کلوار اور نیزہ چلا سکے البتہ بحثیت مثیر کے ساتھ رہ سکتا ہوں۔ جاج نے منظور کر لیا۔ عبد الملک کو علیحدہ لکھا کہ اب ھیب کی نظر کوفہ پر عبد الملک کو علیحدہ لکھا کہ اب ھیب کی نظر کوفہ پر ہے۔ عراقی فوج کی پیم شکستوں نے یہاں کے باشندوں کی ہمت پست کردی ہے اس لیے شام سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کا اورعمّا ب بن ورقاء کا سامنا ہوا۔خوارج کی تعدادا کیپ ہزار سے زیادہ نہتھی اورعراقی فوج کا شار

urdukutabkhanapk.blogspot.com \$ 417 \$ \$ (07.00) See (10.00) \$ (10.00) \$ ج<mark>ا</mark>لیس ہزار کے درمیان تھا۔اتنے فرق کے باوجود خارجیوں نے بہادری سے مقابلہ کیا۔عراقیوں نے پوری قوت صرف کردی کیکن خوارج کی جانبازی کے مقابلہ میں پھھند کر سکے عماب اورز ہرہ دونوں مارے مٹیے اور عراقی فوج نے بری طرح شکست کھائی۔اس ذلیل شکست نے حجاج کو بہت برہم کر دیا۔اس نے اہل کوفہ کو جمع کر کے سخت سنبید کی کہتم لوگ کسی عزت کے مستحق نہیں ہو۔ جو تہارا بھلا سومے اللہ اسے رسوا کرے تم کسی جنگ میں بھیج جانے کے لائق نہیں کوفہ چھوڑ کر بہود ونصار کی کے ساتھ حیرہ میں جا کررہو۔ آئندہ سے عتاب کی فوج کا کوئی آ دمی کسی جنگ میں نہ جیجا جائے گا۔ ادھرعراتی فوج کوشکست وینے کے بعد شہیب پھر کوفہ کی جانب بڑھا۔اس درمیان میں عبدالملک کی تبیعی ہوئی شای فوج کوفی پہنچ چکی تھی۔اس سے حجاج کو بڑی تقویت ہوئی۔اس نے حارث بن معاویہ کوایک ہزار سیاہ کے ساتھ هیب کورو کئے کے لیے بھیجا۔ هیب نے اسے تل کردیا اور کوف کے بالکل قریب پہنچ گیا۔اس مرتبہ تجاج خودایے موالی اور شامی فوج کولے کر فکلا کوفد کے باہر دونوں کا مقابلہ ہوا۔خارجی حسب معمول اپنی مشہور شجاعت کے ساتھ لڑے اور بہتوں کولل کیا الیکن حجاج خودشامی فوجوں کا دل بڑھار ہاتھا۔ اس نے بردی جان فروش دکھائی۔ دودن کی خونریز جنگ کے بعد شہیب کا بھائی مصاد جواس کا قوت باز وتھا' مارا گیا' لیکن اس ہے بھی شبیب کے استقلال میں فرق ندآیا۔وہ اس شجاعت سے او تار ہا ' مرآ خرمیں خارجی شامیوں کے پہم حملوں کی تاب نہ لا سکے اور ان کے پاؤں اکھڑ گئے ۔اس وقت شبیب کومجبوراْ میدان چھوڑ ناپڑا۔ بیاس کے شکست کھا کرمیدان چھوڑ نے کا پہلاموقع تھا۔ شبیب کی شکست کے بعد جاج نے اعلان کرادیا کہ جوشن شہیب کا ساتھ چھوڑ کر چلا آئے گا' وہ مامون ہے۔اس اعلان پر وہ عوام جو محض شبیب کی قوت کی وجہ سے اس کے ساتھ ہو گئے تے منتشر ہوگئے ۔اس سےاس کی قوت اور کمزور ہوگئی اور حجاج کے لیےاس کا زیر کر لینا آسان ہوگیا' چنانچیاس نے فوراً حبیب بن عبدالرحمٰن تھمی کو تین ہزار شامی فوج کے ساتھ شبیب کے تعاقب میں روانہ کیا۔ شبیب اتنا جری اور بہادرتھا کہ اس نے قلت تعداد کی کوئی پروا ہ نہ کی اوراپنی مختصر جماعت کے ساتھ بڑی آن بان سے مقابلہ میں آ گیا اور صبح سے شام تک جنگ ہوتی رہی۔ فریقین کے بہت ہے آ دمی کام آ گئے'لیکن دونوں خصوصاً خارجی مسلسل لڑتے لڑتے اتنے چور ہو بچکے تھے کہ ہاتھ یا وُل كام ندوية تنظ اس ليه هبيب ميدان جهور كرآرام لينے كے ليے كرمان چلا كيا-ليكن جاج في اے دم لینے کا موقع نہ دیا اور فور اُسفیان بن ابر دکوشا می فوج کے ساتھ اس کے تعاقب میں روانہ کیا اور ا بین داماد تھم بن ابوب والی بھر ہ کواس کی مدد کے لیے لکھا۔ اس نے علیحدہ حیار ہزارامدادی فوجیس

urdukutabkhanapk.blogspot.com 418 2 (a) 10 (a) جیجیں۔اہواز میں لب ساحل دونوں کا مقابلہ ہوا ہے سے شام تک جنگ ہوتی رہی۔ خارجیوں نے شامیوں کے چھکے چیزاد کے اوران کا بلہ کمزور پڑنے لگا۔ بیصورت دکھ کرسفیان نے تیر بازی شروع کرا دی۔ خارجیوں نے حملہ کر کے بہت سے تیرانداز وں کوختم کر دیا۔ شام ہو پیکی تھی اس لیے هبیب نے دوسرے دن کے لیے جنگ ملتوی کر دی۔ شامیوں نے بھی ہاتھ روک لیا۔ شبیب نے رات گزارنے کے لیے دریا کوعبور کر کے دوسری ست نکل جانا چاہا کہ عین بل کے وسط میں اس کا گھوڑ ابد کا اور ثع شبیب کے دریا میں ڈوب گیا۔اس افسوسناک طریقہ سے اس جانباز بہا در کا بس نے مٹھی بھر جماعت سے بنی امید کی افواج قاہرہ کوزج کر دیا تھا' خاتمہ ہو گیا۔ بیدوا قعہ ۷ کے کا ہے۔اس کی لاش نکلوا کراس کا دل دیکھا گیا تو غیرمعمولی جسامت کا اور نہایت تخت تھا۔ شبیب کے بعد حجاج کواس کی جماعت کی جانب ہے تواطمینان ہوگیا' لیکن کرمان میں خوارج کی ایک اور شاخ کا جونا فع بن از رق كى نسبت سے ازار قد كہلاتی تقی براز ورتھا۔مہلب كامل اٹھارہ مہينے ہے اس كے مقابلہ ميں تھے كيكن ان کا زورکسی طرح ندٹو ٹیا تھا۔ شہیب کے خاتمہ کے بعد جاج ادھرمتوجہ ہوااورمہلب بن ابی صفرہ کی مدد کے لیے مزید نوجیں بھیجیں اورازار قہ کے استیصال کی سخت تا کید کھی ۔مہلب نے تازہ دم فوجوں کی مدد سے یورا زورصرف کر دیا' لیکن کوئی نتیجہ نہ لکلا۔اس زمانہ میں ازار قبہ کا سر دار قطری بن فجاۃ تھا۔ ا تفاق سے اس کے ایک عہدے دار نے ایک خار جی گوقل کر دیا تھا۔ خارجیوں نے اس کے قصاص کا مطالبہ کیا۔قطری نے کہا بہ قاتل کی خطائے اجتہادی تھی اس لیے قصاص واجب نہیں ہے۔اس سے ایک جماعت اس کےخلاف ہوگئی۔مہلب کواس اختلاف کاعلم ہوا تو انہوں نے ایک نصرانی کومقرر کیا کہ وہ خارجی بن کرخوارج کے سامنے قطری کو بجدہ کرے۔اس نے اس کی نقیل کی ۔خارجی عقیدے میں بڑے بخت ہوتے ہیں۔انہوں نے قطری سے کہااں شخص نے تم کواللہ بنالیا ہےاوراس نصرانی کو قتل کردیا۔اس سے اختلاف اور بڑھ گیا اور ایک جماعت نے قطری سے الگ ہوکرعبدر بہ الکبیر کواپنا سردار بنالیا۔ان دونوں میں جنگ ہوگئی۔ بیاختلاف دیکھ کرقطری اپنی جماعت کے ساتھ طبرستان چلا گیا۔ جب عبدر بدالکبیر تنهارہ گیا اس وقت مہلب نے اس کو جیرفت میں گھیرلیا۔عبدر بدالکبیر کچھ دنوں تک بہادری سے مقابلہ کرتار ہا کیکن جرفت میں محصور ہونے کی وجہ سے کھل کرنداؤسکا تھا۔اس لیے سی طرح یہاں سے نکل گیا۔مہلب نے آ گے برھ کر گھیرا۔خوارج نے اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ مہلب جیسے تجربہ کارافسر کے چھکے چھوٹ گئے لیکن وہ جان پر کھیل کر جمار ہا۔ بالآخرایک پرزور معرکہ کے بعد عبدر بہ مارا گیا اور اس کی جماعت کے بہت کم آ دمی زندہ بیجے۔اس کارگز اری پر جاج

نے مہلب کی بڑی قدر افزائی کی۔

عبدربہ کے بعد جاج نے نے سفیان بن ابرد کوشائی فوج کے ساتھ قطری کے مقابلہ کے لیے طبرستان بھیجااور کوفد کی فوج کواس کی مدد پر مامور کیا۔ طبرستان کی ایک پہاڑی میں سفیان اور قطری کا مقابلہ ہوا۔ عین اس دفت قطری کے بہت ہے آ دمیوں نے ساتھ چھوڑ دیا۔ قطری نے نکل بھا گنا چاہا کیکن اس کا دفت آخر ہو چکا تھا۔ گھوڑ ہے ہے گر کر سخت زخی ہوا۔ اتفاق سے اس طرف ایک گبر کا گزر ہوا۔ قطری نے اس سے پانی مانگا۔ قطری کا لباس اور ساز دسامان بہت فیتی تھا۔ گبر نے اس کی طبع میں اور ساز دسامان بہت فیتی تھا۔ گبر نے اس کی طبع میں اسے مارڈ النا چاہا۔ شورس کرشامی سپاہی پہنچ گئے۔ انہوں نے بیجان کرتی کردیا۔ قطری کے آل کے بعد اس کا ایک ساتھی عبیدہ بن بلال اپنی مختصر جماعت کے ساتھ اٹھا گئن اس کے پاس کوئی قوت نہتی۔ اس کے اس کا ایک ساتھی عبیدہ بن بلال اپنی مختصر جماعت کے ساتھ اٹھا گئی۔ اس کے قل کے بعد خوارج کی قوت بالکل ختم ہوگئ اور ان کے خطرات سے حکومت کو نجات مال گئی۔ پھ

افريقي مقبوضات پردوباره قبضه

اوپریزید کے حالات میں گذر چکا ہے کہ ایک بربری کسیلہ بن کرم نے بغاوت کر کے شالی افریقہ کے تمام اسلامی مقبوضات چھین لیے ہے۔ یزید کے زمانہ سے لے کرعبدالملک کی تخت شینی تک برابرا لیے سیاسی انقلابات ہوتے رہے کہ کسی خلیفہ کو افریقہ کی طرف توجہ کرنے کا موقع ندمل سکا۔ عبدالملک کی تخت شینی کے بعد جب دوبارہ اموی حکومت قائم ہوئی تو اس نے افریقہ کی طرف توجہ کی اور ۲۹ ھیں زہیر بن قیس کو جنہیں افریقہ کے حالات کا کافی تجربہ بھا 'بڑے ساز وسامان کے ساتھ اس مہم پر روانہ کیا۔ ان کے افریقہ میں واغل ہونے کے وقت کسیلہ قیروان میں تھا ' یہاں تھہر نا مناسب نہ سمجھا اور ایک محفوظ مقام مش چلا گیا ' زہیر کواس کی اطلاع ہوئی تو وہ قیروان میں دوچاردن مناسب نہ سمجھا اور ایک محفوظ مقام مش چلا گیا ' زہیر کواس کی اطلاع ہوئی تو وہ قیروان میں دوچاردن قیام کرنے کے بعد کسیلہ کی تلاش میں روانہ ہوگئے رحمش کے قریب سامنا ہو گیا ' کسیلہ کے ساتھ رومیوں اور بربریوں کی بڑی تعداد تھی ان میں اور زہیر میں اتن شدیداور خون ریز جنگ ہوئی کہ کی فریق کے زندہ نہیے کی امید باتی ندر ہی ' لیکن مسلمانوں کے استقلال اور جا نبازی سے میدان ان کے باتھ در باتھ کی امید باتی ندر ہی ' لیکن مسلمانوں کی اکھڑی ہوئی ساکھ پھر میں افریقہ کے بڑے بڑے بڑے وہ کے وہ کے برق اور زہیر قیروان ہوئے ساکھ بھر میں افریقہ کے بڑے برخے متاز اُمراو کھا کہ سے اس کا میابی سے مسلمانوں کی اکھڑی ہوئی ساکھ پھر میں افریقہ کے بڑے برخے وہ ان موٹے ہوئے برقہ لوٹ گئے۔

🦚 يةتمام حالات طبرى دابن اثير سے ملحصاً ماخوذ ہيں۔



زهير كى شهادت اورا فريقه ميں دوبار ہ انقلاب

جس زمانہ بیس زہیرافریقہ کی مہم میں مشغول تھا' رومیوں نے میدان خالی پاکر برقد برحملہ کردیا۔
یہاں مدافعت کی کوئی طاقت موجود نہ تھی' اس لئے بہت سے مسلمان ماے گئے۔اس درمیان میں زہیر
واپس آ گئے۔رومی بڑی تعداد میں تھے۔زہیر میں ان کے مقابلہ کی طاقت نہ تھی کیکن مسلمانوں کی فریادو
فغال سن کر ان سے ضبط نہ ہوسکا اور وہ رومیوں کے مقابلہ میں آ گئے کیکن دونوں کی طاقت میں کوئی
تناسب نہ تھا۔اس لئے شکست ہوئی' زہیر قتل ہوئے اور مسلمانوں کی بہت تھوڑی تعداد زندہ نجی اور ان
کے تقل ہونے کے بعد پھرافر ابقہ کے مقبوضات نکل گئے۔ اللہ

افريقه پردوباره فوج كشى اور قبضه

عبدالملک کوز ہیر کے قتل کا بڑا صدمہ ہوائیکن بیرہ دنماندتھا جب وہ ہمدتن ابن زبیر رہائٹھؤ کے مقابلہ میں مشغول تھا۔ اس لئے اس وقت افریقہ کی طرف توجہ نہ کرسکا۔ ان سے فرصت پانے کے بعد ملائے ہجری میں اس نے حسان بن نعمان غسانی والی برقہ کو چالیس ہزار فوج کے ساتھ افریقہ بھیجا اور مصر کے خزانہ کی تنجی اس کے حوالہ کردی کہ جس طرح وہ چاہے' اس کو افریقہ کی مہم میں صرف کرے۔ گا۔ ایک روایت بیہے کہ اتنا بڑا اسلامی لشکر اس سے پہلے افریقہ نہ گیا تھا۔

افریقہ کی بغاوت میں روی بھی بربر یون کے ساتھ ہوجاتے تھے اور سلی ادرائیین تک کی روی کوشیں بربر یون کے ساتھ ہوجاتے تھے اور سلی ادرائیون تک کی روی کوشیں بربر یون کے اس مرتبہ حسان نے ان کا زور توڑنے کا عزم کیا۔ اس وقت شالی افریقہ میں قرطا جنہ کی حکومت سب میں ممتاز اور قسطنطنیہ کی مرکزی حکومت کی باجگزار تھی۔ دارالسلطنت قرطا جنہ بحروم کے ساحل پر نہایت خوبصورت اور شخکم شہر تھا۔ اس لئے حسان قیروان ہوتے ہوئے قرطا جنہ پنچے۔ یہاں پہلے سے رومیوں اور بریوں کا انبوہ عظیم جمع تھا۔ اس میں اسپین اور سلی تک کے روی تھے۔ دونوں میں شخت مقابلہ ہوا۔ رومیوں نے شکست کھائی اور قرطا جنہ پر جہان کا قضہ ہوگیا اور انہوں نے یہاں کے تمام استحکامات مسارکرا دیے۔

قرطاجند کے ہزیمت خوردہ روی اور ہر بری صطفورہ اور بیٹزت میں جمع ہوئے۔اس لئے قرطاجنہ کے بعد حسان صطفورہ پہنچے اوران کوشکست دے کرسارے علاقہ میں فوجیس پھیلا دیں۔اس شکست سے رومیوں اور ہر ہر یوں میں بڑا خوف پھیل گیا اور روی باجہ میں اور ہر بری بونہ میں قلعہ ہند ہوگئے۔

🗱 ابن اثیرج ۴ ص ۱۳۲ 🏻 🕸 المونس ص ۳۱ 🗝

🅸 كتاب المونس ص_ا۳ وابن اثيرج ۴ ۱۲۳۳ _



حسان کی شکست اور ملکه دامیه کا قبضه

اس مرتبہ حسان نے بیدارادہ کیا تھا کہ وہ افریقہ کی ان تمام طاقتوں کا جن کابر بری اور رومی سہارا لے سکتے ہوں' خاتمہ کر دیں تا کہ پھر بغاوت کی ہمت نہ کریں اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کی ہمت نہ کریں اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کی ہمت بیشہ جائے۔

قرطا جنہ کی حکومت کے بعداس زمانہ میں جبل اوراس کی ملکہ دامیہ کا جو کا ہنہ کے لقب سے مشہور تھی بڑا اثر تھا اورا سے سار ہ شالی افریقہ کے ردی اور بربری مانتے تھے چنانچہ کسیلہ بن مگرم برئی کے قب کے باس جمع ہوگئے تھے۔ حسان کو معلوم ہوا کہ اگرا ہے ختم کر دیا جائے تو پھر شالی افریقہ میں ان کا کوئی مزاحم باقی ندر ہے گا۔ گا اس لئے چنددن قیروان میں آ رام کرنے کے بعد انہیں بعد انہوں نے جبل اور اس کا رخ کیا۔ ملکہ دامیہ کے پاس پہلے سے ردی اور بربری جمع تھے۔ انہیں لے کروہ مقابلہ کے لئے نگل ۔ دریائے سکتا قدیر دونوں کا مقابلہ ہوا۔ ایک خون ریز جنگ کے بعد حسان نے فاش شکست کھائی بہت ہے مسلمان قبل وگرفتا راور تمام اسلامی مقبوضات ملکہ دامیہ کے قبضہ میں آ گئے۔ گ

آ خری فوج کشی اورا فریقه پر قبضه

اس شکست کے بعد حسان برقہ چلے گئے اور عبدالملک کواطلاع دی۔ اس وقت اندرون ملک خوارج کا ہنگامہ بپا تھا۔ اس لئے عبدالملک کوئی مد دنہ کرسکا اور پانچ سال تک ملکہ دامیہ شائی افریقہ پر مسلط رہی۔ خوارج سے فراغت کے بعد ۸ کہ بجری میں عبدالملک نے تازہ دم فوجیس بھیج کر حسان کو پھرافریقتہ پر فوج شی کا تھم دیا۔ گذشتہ جنگ میں جو مسلمان گرفتار ہوئے سے ملکہ دامیہ نے ان سب کو رہا کر دیا۔ صرف ایک خالد بن بن یوقیسی کوروک لیا تھا اورا سے اپنالڑکا بنا کرا ہے بیٹوں کے ساتھ کر دیا تھا۔ حسان نے خالد کو خفیہ خطاکھ کر وہاں کے حالات بو تیجھے۔ انہوں نے جواب دیا۔ ''اس وقت روی علم ہوگیا۔ اس وقت اس کے پاس مدافعت کی کوئی قوت نہ تھی۔ انہوں نے جواب دیا۔ ''اس وقت روی علم ہوگیا۔ اس وقت اس کے پاس مدافعت کی کوئی قوت نہ تھی۔ اس لئے اسے اپنی حکومت کے خاتمہ کا علم ہوگیا۔ تا ہم اس نے سلم انوں کورو کئے کی ایک تدبیر کی۔ اسے یعین تھا کہ مسلمان محض دولت کی میں آتے ہیں۔ اس لئے اس نے حسل دولت کے تمام ذرائع بڑے برٹے بڑے سے شہروں' آباد یوں اور میں بنا ہوگیا۔ تا ہم اس نے سلم اس نے حسل دولت کے تمام ذرائع بڑے برٹے بڑے کہ مسلمان بھال کا رخ

خرانی اوراگرا کیں تو ان کے ہاتھ کچھ نہ گئے۔ اس ویرانی سے ملک بالکل جاہ ہو گیا اور یہاں کے اکثر باشندے آس پاس کے جزیروں میں نکل گئے۔ ان ویرانی سے ملک بالکل جاہ ہو گیا اور یہاں کے ویرانی سے کل رعایا جاہ اور ملکہ دامیہ کے ظاف ہور ہی تھی۔ اس نے حیان سے فریادی اور ملکہ کے مقابلہ میں ان کا ساتھ ویا 'چنا نچہ قابص اور قبصہ کے باشندوں نے جواسلامی حکومت سے بعناوت کر حقابلہ میں ان کا ساتھ ویا 'چنا نچہ قابص اور قبصہ کے باشندوں نے جواسلامی حکومت سے بعناوت کر حیث خود سے اطاعت قبول کرلی اور قسطلیلہ اور نفز اوہ پر بھی بلام زاحمت کے بقنہ ہوگیا۔

بیات ورجہ میں سبوں رہ اور سمید اور طرادہ چری بلاسرا مینے کے بیطنہ ہولیا۔
اہل افریقتہ کی خالفت و مکھ کر ملکہ دامیہ کواپی شکست کا پورایقین ہوگیا۔اس وقت اس نے اپنے
دونوں اڑکوں سے کہا کہ میں عنقریب قتل ہونے والی ہوں متم خالد کے وسیلہ سے حسان کے پاس جا کر
اپنی جان بخش کر الواس کی ہدایت کے مطابق یہ دونوں حسان کے پاس چلے گئے۔

گوملکہ دامیہ کواپنی شکست کا یقین تھا' تاہم وہ حسان ہے آخری مقابلہ کے لئے نکلی۔ دونوں میں نہایت خون ریز جنگ ہوئی۔ملکہ دامیہ شکست کھا کرقتل ہوئی۔شکست خوردہ بربریوں نے حسان کی اطاعت قبول کرلی۔ان میں بہت ہے بربری مسلمان ہوگئے۔

ملکہ کے قتل کے بعد حسان نے اس کے لڑکوں کی جان بخشی کر دی اور نومسلم بربریوں کی ایک فوج بنا کران کواس کا افسرمقرر کیا۔ملکہ دامیہ کے بعد افریقہ میں کوئی حریف باقی ندر ہااور یہاں بکثر ت اسلام پھیلا۔اس مہم کی پخیل کے بعد حسان قیروان واپس آئے۔ ﷺ

رتبیل کی بعناوت اور پہلی فوج کشی

عبداللہ بن زہر و لائٹن کے ہنگامہ کے زمانہ میں سیستان کے علاقہ کا ایک ترک فرمانروار تبیل باغی ہوگیا تھا۔ ۲۲ جہری میں عبداللہ بن امیہ والی خراسان نے اپنے لڑکے عبداللہ کواس کی تادیب پر مامور کیا۔ جب وہ بست پہنچ تو تبیل اطاعت قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوگیا اور بہت سانفتر وجنس پیش کر کے سلح کر لینی جابی لیکن عبداللہ نے منظور نہ کیا اور پیش قدمی جاری رکھی۔ رتبیل نے کوئی مزاحت نہ کی بلکہ عبداللہ کوراستہ دے دیا۔ بینا عاقبت اندلیثی ہے آگے بڑھتے چلے گئے اور واپسی کے ماستوں کی حفاظت کا کوئی سامان نہ کیا۔ سیستان کا علاقہ جے در بچے اور پہاڑی ہے عبداللہ جب بچے میں بہنچ تواس وقت تبیل نے ناکہ بندی کر کے ہر طرف سے گھر لیا۔ اس وقت عبداللہ کوا پی غلطی کا احساس ہوا کیکن اب ہرطرف سے محصور ہو چکے سے نگانے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ اس لئے انہیں مجبور ہوکر

[🗱] ابن الغداری کے بیان کے مطابق حسان کوشکست دینے کے بعد ہی ملکہ دامیہ نے افریقہ کو ویران کر دیا تھا۔ ص ۳۸۔ 🔻 🗱 کتاب المونس سے ۳۲ وابن اثیرج ہے مص ۴۸۔

رتعمیل سے راستہ چھوڑنے کی درخواست کرنی پڑی۔اس نے آئندہ فوج کثی نہ کرنے کا تحریری وعدہ لے کرراستہ دے دیا اورعبداللہ جان بچا کروا پس ہوئے عبدالملک کواس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو اس نے عبداللہ کومعزول کردیا۔

دوسرى فوج كشى اور شكست

کے وزوں تک رتبیل کا بیرویہ درست رہالیکن پھر اس نے سرکٹی شروع کر دی۔ اس لئے سے جوری میں جاج نے دوبارہ عبداللہ بن ابی بکرہ کو اس کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ وہ 20 ھ میں سیستان بہنچاوررتبیل کے علاقہ میں گھس کر بہت سے قلع سماراور کئی مقابات پر قبضہ کرلیالیکن انہوں نے بھی غلطی کی جوان کے پیشر وعبداللہ بن امیہ کر چکے تھے اور بغیر واپسی کا سامان کئے ہوئے آگ بروست سے بطلے گئے۔ اس لئے رتبیل نے ان کی بھی نا کہ بندی کردی اور ابن ابی بکرہ کوسات لا کھ درہم دے کر جان چھڑ انی پڑ کی لیکن ایک پر جوش مجابد شرح کن ہوں اور ابن ابی بروست سے جس کا آٹا دے بیشر طمنظور کر کی تو اس نواح میں اسلام ہمیشہ کے لئے کمزور ہوجائے گا ہم موت سے جس کا آٹا ایک ندایک دن بیش کی موت سے جس کا آٹا وے دی اور باقی کا ندو کر مردانہ وار جان وے دی اور باقی کا ندو کر مردانہ وار جان وے دی اور باقی کا ندو کر وی کی مردانہ وار بان کی دوری و باتے کی ان کی مردانہ وار بان کی دوری اور باقی کا ندو کر کی دشوار یوں کا شکار ہوئے جن میں خودا بن الی برہ بھی تھے۔ گا

تيسرى فوج كشى اور كاميابي

اس معرکہ میں مسلمانوں کا کافی جانی و مالی نقصان ہوا۔ اس کے تجاج نے ۸۰ ہجری میں پھر ایک تجربہ کاراور آ زمودہ کار بہادر عبدالرحمٰن بن مجمہ بن اهعث کوایک نشکر جرار کے ساتھ روانہ کیا۔ انہیں و کی کھر تبیل بہت گھبرایا اورا طاعت قبول کرنے پر آ مادہ ہو گیا لیکن ابن اهعث نے منظور نہ کیا اور تبیل کے مقبوضات میں گھس گئے۔ رتبیل نے انہیں بھی ای جال میں پھنسانا چاہالیکن وہ برے تجربہ کارشے اس لئے جتنا علاقہ فتح کرتے تھے اس کی حفاظت اور والیسی کا پوراا نظام کرکے آگے برطحت تھے۔ اس لئے جتنا علاقہ فتح کرتے معلاقہ کا بڑا حصہ چھین لیا۔ سیستان کا علاقہ پہاڑی اور دشوار گزار تھا' اس لئے ایک حصہ فتح کرنے کے بعد فوجوں کو آ رام دیتے مقبوضہ علاقہ کا انتظام کرنے اور ہاقی حصہ کے جنم افیہ سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے ہاتی مہم آئندہ کے لئے ملتوی کرے جاج کواس کی اطلاع دے دے دی۔

🀞 فتوح البلدان ٣٠٠٣_



ججاج ابن اشعث سے کبیدہ تھا'اس کئے ان کے خط کے جواب میں لکھا کہ'' تمہارا خطراحت پنداور آرام طلب آدمی کا خط ہے۔ایک ایسے دشمن کے مقابلہ میں جس کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو کافی نقصان پہنچ چکا ہے' آرام کرنا چاہتے ہو' میرا خط دیکھتے ہی فورا پیش قدمی شروع کردو۔اس خط کے بعد کئی تاکیدی احکام بھیجے۔آخر میں حکم دیا کہ اگرتم سے اس کی تقیل نہیں ہوسکتی تو فوج کی کمان اینے بھائی اسحاق بن محد کے ہاتھ میں دے کرتم الگ ہوجاؤ۔''

ابن اشعث کی بغاوت اورعراق میں انقلاب

ابن اشعث کواس کا یقین تھا کہ تجاج اپنی پرانی عداوت نکالنا چاہتا ہے اس کئے وہ بھی اس کی مخالفت پر آبادہ ہو گیا اور اپنی ماتحت نوج سے کہا'' میں تہبارا خیرخواہ اور خیر طالب ہوں' تہبارے ہی فاکدہ کو پیش نظرر کھ کرمیں نے ایک سال کے لئے سیستان کی مہم ملتوی کی تھی اور تہبار سے تمام تجرب کار آ دمی میری اس رائے کے موید تھے لیکن تجاج اس کو میری کمزوری پرمحمول کر کے فوج کشی پرمصر ہے۔ رتبیل کا ملک وہ ہے جس میں تہبارے بہت سے بھائی عجلت اور ناعا قبت اندیشی کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ میں اس بارے میں تم لوگوں کی مرضی کا پابند ہوں۔''

حجاج کی بخت گیری اس کے مظالم اور ناپندیدہ طرزعمل سے سب نالاں تھے۔اس لئے فوج نے ابن اشعث کاساتھ دیا اور حجاج کے مقابلہ کے لئے اس کے ہاتھوں پر بیعت کرلی۔ فوج کے علاوہ ہزاروں آ دمی ابن اشعث کے ساتھ ہوگئے۔ بہت سے قراء ٔ حفاظ اور علما نے جن میں امام شعبی سعید بن جبیراورابرا بیم خمی بیسے اکابر تا بعین شامل تھے ابن اضعث کا ساتھ دیا ، فوج کی بغاوت اوران بزرگوں کی شرکت سے سارے عراق میں جاج کے خلاف شعلے بھڑک استھے۔

جاج کی مخالفت کے ساتھ ہی ابن اشعیف نے رتبیل سے مصالحت کرلی کے اگروہ جاج کے مقابلہ میں کامیاب ہوا تو اس کا خراج ہمیشہ کے لئے معاف کر دیاجائے گا اور اگرنا کامر ہاتو رتبیل اس کی مدوکر سے مقابلہ کے لئے عراق روانہ وگیا۔ گا اور سیستان کے مفتوحہ علاقے میں اپنے عمال مقرد کر کے جاج کے مقابلہ کے لئے عراق روانہ وگیا۔

اس بغاوت کا آغاز اگر چہ بجانح کی مخالفت سے ہوا تھا'کیکن اس کا لازی نتیجہ حکومت سے تصادم تھا۔اس لئے عراق پینچنے کے بعد فوج نے عبدالملک سے بھی فسٹے بیعت کا اعلان کر دیا اور ابن اشعب کے ہاتھوں پر کتاب اللہ سنت رسول اللہ مَثَّلَ اللَّہِ اور گمرا ہوں سے جہاد پر بیعت کرلی۔

بقره برابن اشعث كاقبضه

تجاج کو بیحالات معلوم ہوئے تو عبدالملک کواس کی اطلاع بھیج کرخودابن اشعث کے مقابلہ کے لئے لگلا۔ تستر کے قریب دونوں کا مقابلہ ہوا۔ تجاج کوشکست ہوئی اور وہ بھرہ لوٹ گیا۔ ابن اهعت نے اس کا تعاقب کیا۔

اہل عرب فطرۃ شورش پیند شھے اور حجاج کی زیاد تیوں ہے بھی نالاں شھے اس لئے ابن اشعد ف کاسہارا پا کراہل بھر ہ بھی حجاج کے خلاف ہوگئے ۔ یہاں نخالفت کے آثار دیکھ کر حجاج بھر ہ سے نکل گیااوراہل بھر ہ بھی ابن اشعث کے ساتھ ہوگئے اور ذی الحجہا ۸ ہجری میں وہ بھر ہ میں داخل ہوگیا۔

ابن اشعث کی پہلی شکست

حجاج بھرہ کے قریب ہی مقام زاویہ میں فوجوں کے ساتھ گھر گیا تھا۔اس لئے بھرہ پر ابن اشعیف کے قبضہ کے بعد آغاز ۱۸ ہجری میں پھر جنگ شروع ہوگی۔ابن اشعیف نے بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا۔ جاج کے قدم اکھڑتے اکھڑتے رہ گئے لیکن خون ریز معرکوں کے بعد آخر میں ابن اشعیف کو شکست ہوئی اس کی سپاہ کا بڑا حصہ کام آیا۔ شکست کھانے کے بعد وہ بھرہ چھوڑ کر کوفہ چلا گیا۔ بھرہ کے بہت سے تما کدنے بھی ان کا ساتھ دیا اس کے جو مددگار بھرہ میں رہ گئے تھے انہوں نے عبد الرحمٰن بن عباس ڈالھنج کا نم بیا کر جاج کا نم ایت پرزور مقابلہ کیا لیکن چند معرکوں کے بعد ریاوگ بھی کوفہ چلے گئے۔

كوفه پر قبضه

کوفہ چینچنے کے بعدابن اشعث کے آ دمیوں نے یہاں کے اموی حاکم عبدالرحمٰن بن عباس کو نکال دیا۔ جاج کواس کی اطلاع ہوئی تو وہ بھرہ سے کوفہ پہنچا۔ اس دفت ابن اشعث کی توت پھر مجتمع ہو چک تھی اوراس کے ساتھ تقریباً دولا کھآ دمی تھے۔ انہیں لے کرابن اشعث تجاج کے مقابلہ کے لئے لکلا اور عرصہ تک دونوں میں نہایت خون ریز جنگ ہوتی رہی کیکن کوئی نتیجہ نہ لکا۔

بغاوت روز بروز نازک شکل اختیار کرتی جاتی تھی۔ سارے عراق میں اس کے شعلے بھڑک اٹھے تھے۔ اس لئے عبدالملک نے تجاج کوجس کی مخالفت میں یہ بغاوت برپا ہوئی تھی، عراق کی حکومت سے معزول کر دینے کا ارادہ کرلیا اور اپنے لڑکے عبداللہ اور بھائی محمد کو بھیجا کہ وہ جاکر اہال عراق سے کہیں کہ اگر ان کو تجاج کی حکومت سے اختلاف ہے تو اس کومعز دل کرکے محمد بن مردان کو عراق کا حاکم بنادیا جائے گا۔ عراق فوج کوشامی فوج کے برابر شخواہیں دی جائیں گی اور ابن اشعیف جس مقام کی حکومت پند کرے گا' زندگی بھر کے لئے وہاں کا حاکم بناویا جائے گا اور اگر اہل عراق پر اس پر بھی بغاوت سے باز ندآ کیں تو حجاج بدستور حاکم رہے گا اور اسے بیا ختیار ہوگا کہ جس طرح چاہے انہیں مطبع بنائے۔

عبدالله اور محد نے اہل عراق کوعبدالملک کا یہ پیغام سنایا' ابن اهعث نے بھی اسے منظور کر لینے کی رائے دی لیکن عراقی فطرۃ شورش پبندوا قع ہوئے تھے'اس لئے منظور نہ کیا اوراپی ناعا قبت اندلیثی سے اس پیش کش کومستر وکر کے جاج کواپنے او پر مسلط رہنے کا موقع و سے دیا۔ ب

ابن اشعث کی شکست اور عراق پر حجاج کا قبضه

ان کے انکار پر تجاج کو انقام لینے کا موقع مل گیا چنانچہ پھر فریقین میں جنگ شروع ہوگی اور کی مہینوں کے مسلسل خون ریز معرکوں کے بعد ۸۳ جری میں عراقیوں نے نہایت فاش شکست کھائی۔ ابن اشعث شکست کھا کر بھرہ چلا گیا اور حجاج نے کوفہ میں داخل ہوکر یہاں کے باشندوں سے بزور شمشیر بیعت کی جس نے ذرا بھی تامل کیا' اسے بے دریغ قتل کردیا گیا۔

ابن اشعث کے بھرہ وینچنے کے بعد شکست خوردہ عراقی اس کے پاس بی جھے۔اس کے ملاوہ اور بہت سے مددگار جمع ہوگئے۔انہیں لے کروہ پھر تجاج کے مقابلہ کے لئے لکلا۔ شعبان ۱۸۴ ہجری میں دونوں میں آخری مقابلہ ہوا۔ اہل عراق نے بڑی پامردی سے مقابلہ کیا، لیکن آخر میں شکست انہی کی ہوئی۔ اس شکست نے ابن اشعث کی قوت بالکل توڑ دی اور وہ سینتان جہاں اس کے عمال سختے چلا گیا۔ تجاج نے تعاقب کیا لیکن ابن اشعث لڑتا بحر تا ہوا بست نکل گیا۔ یہاں کے دالی عیاض بن ہمیان نے عزت واحر ام کے ساتھ تھہرایا لیکن پھر اس کی نیت بدل گئی اور بچاج سے سرخروئی عاصل کرنے کے لئے قید کردیا۔

اد پرمعلوم ہو چکا ہے کہ ابن اشعث نے شروع ہی میں رتبیل سے معاہدہ کرلیا تھا کہ شکست کی صورت میں وہ اس کی مدد کرے گا۔ چنا نچے رتبیل کو جب اس کی گرفتاری کی خبر ہوئی تو اس نے عیاض کولکھا کہ ''اگر ابن اشعث کو کسی متم کا نقصان پہنچا تو تمہاری خیر نہیں ''رتبیل اس نواح کا بڑا ممتاز حکمر ان تھا'اس لئے عیاض نے ڈر کرابن اشعث کور ہاکر دیا اور وہ رتبیل کے ہاں چلا گیا'اس نے بڑا شریفانہ برتاؤ کیا۔

گواہل عراق کو تجاج کے مقابلہ میں شکست ہوئی تھی کیکن اس کے بعد بھی ہزاروں آ دمیوں نے اس کی اطاعت قبول نہ کی تھی ۔ بیسب کے سب سیستان پنچے اور زرنج پر قبضہ کر کے ابن اشعدہ کو

🗱 ابن اثيرج ٢٠٠٠ ١٨١ 🚛



رہنمائی کے لئے بھیجا۔وہ ان کی دعوت پرزرخ آیا اور ان کے ساتھ ہرات کی طرف بڑھا۔ ہرات پہنچ کرایک متازا میرعبیداللہ بن معمر قریثی دو ہزار سپاہ کے ساتھ الگ ہو گئے ان کی علیحد گی پر ابن اشعث نے کہا کہ میں ایک محفوظ مقام پر چلا گیا تھا'تم لوگوں نے خود مجھ کو بلا بھیجا اور جب میں آیا تو ساتھ چھوڑنے لگے۔اس لئے میں پھراپنے مقام واپس جاتا ہوں' چنانچے وہ رتبیل کے ہاں لوٹ گیا۔

ابن اشعث کی گرفتاری اورتل

جاج کو جب اس کی خبر ہوئی کہ ابن اهدت نے رتبیل کے دامن میں پناہ لی ہے تو اس نے رتبیل کو کھا کہ ابن اهدت کو میرے پاس بھجوا دو در نہ تہارا ملک پامال کر ڈالوں گا۔ رتبیل کی غیرت نے اسے گوارہ نہ کیا لیکن ابن اشعث کے ایک دشمن عبید بن رتبی نے رتبیل کو جاج کے انقام سے ڈرا کر اس شرط پر آ مادہ کرلیا کہ اگر ابن اشعث کو حوالہ کر دیتو سات برس تک اس سے خراج نہ لیا جائے گا چنا نچیہ باختلاف روایت رتبیل نے اس کا سرقلم کر کے بھجوا دیا' یا زندہ حوالہ کردیا۔ راستہ میں ابن اشعث نے دکھی کرئی' یہ داقعہ ۸۶ جری کا ہے۔

ابن اشعث کے خاتمہ کے بعد عراق میں امن وسکون ہوگیا۔ حجاج نے ائمہ تابعین میں سعید بن جبیر ٹیشائلٹ کے علاوہ باقی بزرگوں کومعاف کر دیا اور سعید بن جبیر ٹیشائلٹ کو کئی برس کے بعد ولید کے زمانہ میں شہید کر دیا۔ #

ولىعېدى

مردان عبدالملک کے بعداین دوسرے بیٹے عبدالعزیز کودلی عبد بنا گیا تھا۔ عبدالملک نے اپنی وفات سے کچھ دنوں پیشتر ۸۵ ججری میں عبدالعزیز کودلی عہدی سے خارج کر کے اپنے لڑ کے دلید کودلی عہد بنانا چاہا کی پیشتر ۸۵ ججری میں عبدالعزیز کا انقال ہو گیا۔ اتفاق سے تھوڑ ہے بی دنوں کے بعد جادی الاولی ۸۵ ججری میں عبدالعزیز کا انقال ہو گیا۔ اس کے بعد عبدالملک نے علی التر تیب اپنے دونوں لڑکوں ولیداور سلیمان کودلی عہد بنا کران کی بیعت لی۔ ﷺ عام مسلمانوں نے تو بیعت کر لیکن مشہور تا بعی حضرت سعید بن میتب عیش نے انکار کیا اور فرمایا کہ میں ایک خلیف کی زندگی میں دوسروں پر اثر دوسرے کی بیعت نہیں کرسکتا۔ ابن میتب بڑے محترم بزرگ تھے۔ ان کے انکار سے دوسروں پر اثر دوسرے کی بیعت نہیں کرسکتا۔ ابن میتب بڑے محترم بزرگ تھے۔ ان کے انکار سے دوسروں پر اثر میں ایک خاندیشہ تھا اس لئے ہشام بن عبدالملک حاکم مدینہ نے ان پر بڑی سختیاں کیں۔ کوڑوں سے

🕸 ابن اثيرج يه، ص ١٩٨_

🗱 اس انقلاب كا يوراحال ابن اثير مصلحضاً ماخوذ بـ

بڑوایا اور تشیرا کرا کے قدر کر دیالین بدا پی ضد پر قائم رہے۔ عبدالملک کواس کی خبر ہوئی تو ہشام کے فعل پڑوایا اور تشیرا کرا کے قدر کر دیالین بدا فیصد پڑوایا اور تشیر کی اور ابن میلیٹ و کو معذرت کا خطاکھا کہ'' بدوا قعہ بغیر میری مرضی اور میرے علم کے پیش آیا ہے۔'' اور ہشام کو تنبید کی کہ ابن میلیٹ و کیالیٹ ہرگز اس سلوک کے مستحق نہ تھے۔ ان کی ذات سے کی اختلاف کا خطر ہنیں ہے۔عبدالملک کی تنبیہ پر ہشام کو بڑی ندامت ہوئی۔ 4

علالت اوروفات

شوال ۲۸ هه میں عبدالملک مرض الموت میں بہتلا ہوا' دوران علالت اپنولوں کو وصیت کی کہ'' خدا کا خوف ہمیشہ کرنا کہ بیسب سے خوبصورت زیوراورسب سے مضبوط جائے پناہ ہے۔ تم میں سے جو بردا ہواس کو چھوٹے کے ساتھ لطف سے پیش آ نا چاہئے اور چھوٹے کو بڑے کے حقوق کا کحاظ رکھنا چاہئے' اپنے بھائی مسلمہ کا ہمیشہ خیال رکھنا۔ اس کی رائے ومشورہ پڑمل کرنا کہ دہ تمہاراتوت بازو اور تمہاری ڈھال ہے۔ تجاج کا احر ام کرنا؟ اس نے دشمنوں کوزیر کرکے ملک کوتا بع فرمان بنایا ہے۔ تم میں اختلاف نہ پیدا ہونے پائے 'جنگ میں شرافت کا حق ادا کرنا' جنگ سے موت ضروری نہیں ہے۔ تیکی اور بھلائی کا مینار بننا کہ اس کا اجراور نام باقی رہ جاتا ہے۔ بھلائی ہمیشہ شریفوں کے ساتھ کرنا کہ وہ معافی اس کا حق ادا کرتے ہیں اور محدون ہوتے ہیں۔ خطا کاروں کی خطاؤں کو نگاہ میں رکھنا' اگر وہ معافی حیا ہیں تو مزاد بنا۔' بیگ

۵۱ شوال ۸۲ جمری کوانقال ہوا اور دمشق کی سرز مین میں دفن کیا گیا۔انقال کے وقت ساٹھ سال کی عمرتھی۔اس کی بیعت کے وقت سے مدت خلافت اکیس سال تھی اور ابن زبیر ڈلائٹنڈ کے خاتمہ کے بعد سے تیرہ سال جارمبینے۔

أولاو

عبدالملک کے بہت می اولادیں تھیں۔ان میں سولہ لڑکے تھے۔ ولید سلیمان مروان اکبردرج مروان اصغریزید معاویہ ہشام ابوبکر تھم درج عبدالملک مسلمہ منذ رعنب، محمد سعیداور جاج وغیرہ۔

كارناي

🐞 طبقات ابن سعدج ۵_ تذكرها بن ميتب بينالية - 🌼 ابن اثيرج ٢٠٠٠ ص ١٩٨-

حکومت قریب قریب قتم ہو چکی تھی اور ساری دنیائے اسلام نے عبداللہ بن زبیر رفالٹینؤ کوخلیفہ مان لیا تھا۔ مروان کو اتنی کا میا بی ہوئی کہ اس نے شام پر قبضہ کر کے دوبارہ مرکز حکومت قائم کر دیالیمین مصر لینے کے بعد اس کا وقت آخر ہوگیا اور اس کو زیادہ موقع نہ ملا اور باقی سارا ملک ابن زبیر رفالٹیؤ ہی کے زیر فرمان رہا۔

عبدالملک کے ہاتھ میں جس وقت زمام حکومت آئی'اس وقت ساری دنیا کے اسلام پرآشوب ہورہی تھی۔اس کے زمانہ میں بڑے بڑے انقلاب وحوادث ہوئے۔عبداللہ بن زبیر رٹالٹئئ پہلے سے مقابلہ میں تھے۔ان کے علاوہ مخار تعفیٰ کا خروج'خوارج کی شورش اور ابن اهعث کی انقلاب آگیز بخاوت ای کے زمانہ میں ہوئیں اور بہت سے انقلابات وحوادث جن کی تفصیل او پرگذر پچکی ہے' پیش آئے'کیکن عبدالملک نے اپنے عزم واستقلال اور تذبر وشجاعت سے ان تمام مخالف حالات پر قابو حاصل کر کے دوبارہ اموی حکومت قائم کردی۔

وہ بڑا توی دل اور مستقل مزاج تھا' نازک سے نازک حالات میں گھبرا تا نہ تھا۔ مشکلات و مصائب کے بچوم میں اس کی ہمت اور زیادہ توی ہو جاتی تھی۔ ۲۲ بجری میں جب وہ مخارثقفی کے مقابلہ کے سلسلہ میں پایی تخت سے باہر تھا'اس کوالیک ہی شب پے در پے حوصلة شکن خبر میں ملیں کہ اموی حکومت کا قوت باز وعبیداللہ بن زیاد مخارک کے مقابلہ میں مارا گیا۔ ایک اور ممتاز افسرابن زبیر والٹنون کے مقابلہ میں کام آیا۔ ایک اور ممتاز افسرابن زبیر والٹنون کے مقابلہ میں داخل ہوگئیں۔ شام کی سرحد مصیصہ پر دومیوں نے حملہ کردیا۔ دمشق کے اوراع راسب نے جمص حملہ کردیا۔ دمشق کے اوراع راب نے جمص اور بعلیک برتا خت کی۔

ایک وقت میں اتی مخالف خبریں مستقل مزاج آ دی کو گھبرا دینے کے لئے کافی تھیں' لیکن عبدالملک مطلق ندگھبرایا' بلکہ اس شب کو وہ اور را توں سے زیادہ خوش' بشاش اور مستقل مزاج نظر آتا میں معلوم

اس کےاس استقلال' ہمت وشجاعت نے نہ صرف تمام مخالف حالات پر قابوحاصل کرلیا بلکہ نٹی فتو حات بھی حاصل ہوئیں اور سندھ سے لے کر جبرالٹر تک ایک متحدہ حکومت قائم ہوگئ اور اس کے جانشینوں کواطمینان کے ساتھ تعمیری کاموں کاموقعہ ملا۔

اس سلسله میں بعض ایسے نا در واقعات ظہور پذیر ہوئے جن سے عبدالملک کے دامن پر دھبہ آتا ہے۔ مثلاً خانہ کعبہ پر شکباری مشہور صحابی حضرت انس بن مالک ڈلاٹٹئڈ اور حضرت سعید بن ** مردج الذہب مسعودی ج ۱۔

430 \$ 4\(\frac{1}{30}\)\$ \$ \$ \(\frac{1}{30}\)\$ \$ \$ \(\frac{1}{30}\

میتب دلانشهٔ اوربعض دوسرے تا بعین کی تحقیر و تذکیل کیکن ان واقعات میں بعض ناگزیر واقعات کا تنجیر تھے اوربعض کی ذمہ دار کی عبد الملک کے عمال کے سر ہے تا ہم وہ بھی ان سے یکسر بری نہیں۔

خانہ کعبہ پر شکباری کا سبب بیتھا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر ولائٹیڈ حرم میں قلعہ بند سے۔ یہاں ان کی فوج اور سامان رسدتھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر ولائٹیڈ گوجلیل القدر صحابی سے کیکن حکومت کے نقطہ نظر سے باغی سے۔ اس لئے جاج کوحرم میں بھی ان کا مقابلہ کرنا پڑا اور چونکہ وہ کعبہ کو آٹر بنائے ہوئے اس لئے ناگز برطور پراس پر بھی پھر گرے جس سے اس کی ممارت کو نقصان پہنچا۔ گوابن زبیر ولائٹیڈ کے خاتمہ کے بعد جاج نے فوراً خانہ کعبہ کوصاف کرایا اور عبد الملک نے اس کی ممارت درست کرائی اور عبد الملک نے اس کی ممارت درست کرائی تھا۔

حضرت انس بن ما لک و النیخ کے واقعہ کی تفصیل ہے ہے کہ وہ بھی تجاج کو پہندنہ کرتے تھے اور ان کا قیام بھر ہ میں تھا۔ اس لئے تجاج کی نگاہ میں وہ بھی ابن اشعث کی بغاوت میں متہم تھے۔ چنا نچہ اس نے ان ہے بھی تخق کے ساتھ باز پرس کی اور کہا ہید ورنگی کہ بھی مختار کے ساتھ کہ بھی ابن اشعث کے ساتھ میں تم کوخت سزا دوں گا۔ حضرت انس و النیخ نے نوچھا امیر ریکس کے بارے میں کہدرہ ہیں؟ تجاج میں تم کو کہتا ہوں میں کر حضرت انس بن مالک والنیخ کو کہتا ہوں کہ بین کر حضرت انس بن مالک والنیخ کو سے گئے۔

ایک روایت یہ ہے کہ جاج نے آپ کو ذلیل کرنے کے لئے آپ کی گردن پر مہر لگوائی۔ حضرت انس رٹالٹنڈ نے عبد الملک کے پاس شکایت بھیجی اسے پڑھ کروہ جوش غضب سے لبریز ہوگیا اوراسی وقت جاج کو نہایت غضب آلود خط کھا کہ''تم اپنی اوقات آتی بھول گئے اور تمہاری یہ جرأت کہ خادم رسول اللہ مُثَاثِّتُهُمُ انس بن ما لک رٹائٹنڈ کے ساتھ گستا خی کرتے ہؤمیر اخط ملتے ہی پا پیادہ ان کی خدمت میں حاضر ہوکر ان کی رضا مندی حاصل کرو ورنہ تم کواس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔'' یہ خط

پاکر حجاج نے اپنے درباریوں کے ساتھ حضرت انس بن مالک ڈالٹھٹڑ کی خدمت میں پاپیادہ حاضر ہوکران سے معافی چاہی اوران سے خوشنو دی کا خط لے کرعبدالملک کے پاس بھیجا۔ 🦚

حضرت سعید بن میتب رئیسنیه کی تحقیر کا حال او پرگذر چکا ہے۔ اس سے اس کی پوری کیفیت اور عبدالملک کی برائی معلوم ہو چک ہوگی۔ در حقیقت عبدالملک بذات خودظلم وزیادتی کونا پہند کرتا تھا۔ اسے جب کسی زیادتی کی اطلاع ہوتی تو وہ نہ صرف اس کا تدارک کرتا تھا بلکداس کی باز پرس بھی کرتا تھا۔ چنا نچہ جب اس کو معلوم ہوا کہ ابن اضعیف کی بغاوت فرو کرنے کے بعد حجاج نے شکست خوردہ باغیوں اور قید یوں کی خوزیزی میں بے اعتدائی کی ہے اور اپنے آدمیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ان

🗱 اخبارالطّول ص ١٣٨٣-١٨٣٠_

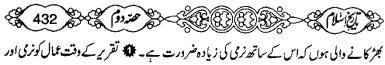
میں مسرفاندرو پیقسیم کیا تواس نے بیتہدید آ میزخط لکھا:

''امابعد! امیرالموَمنین کوخون ریزی میں تمہاری زیادتی اور مال میں اسراف کی خبر ملی امیرالمؤمنین دونوں باتوں کوکسی کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتے اورانہوں نے پیہ فيصله كياہے كقل خطامين تم ہے ديت اور قتل عمر ميں قصاص ليا جائے گا اور جو مال تم نے بے جا صرف کیا ہے اسے واپس کرنا ہوگا اور اس مصرف پر بعد میں غور کیا جائے گا۔ امیر المومنین الله تعالیٰ کے امین ہیں۔ان کے مزد یک کسی کاحق رو کنا اور ناحق دینا دونوں برابر ہیں۔اگراس سے تمہارا مقصدیہ ہے کہ لوگ امیر المؤمنین کے ہو جائیں تو ان سےتم نے ان کوکوئی فائدہ نہیں پہنچایا ادراگر بیہ مقصد ہے کہ لوگ تمہارے ہوجا ئیں تو ان سےتم کوکوئی فائدہ نہیں پہنچا یم کوامپر المؤمنین کی جانب سے زمی اور بخی برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا جا ہے۔اطاعت ہی میں تمہاری بھلائی ہے اور سرکثی میں خرابی ہے۔ امیر المؤمنین کی ذات سے اپنی خطاؤں کو برداشت کرنے کے علاوہ اور ہرچیز میں حسن ظن رکھ سکتے ہو۔ جب اللہ تم کو کسی قوم كے مقابله بين فتح ياب كرے توصلح جولوگوں اور قيديوں كو ہر گر قتل ندكر ناجيا ہے ـ''

حجاج نے اس کی معذرت میں لکھا:

''اابعد!امیرالمومنین کا فرمان جس میں خون ریز ی میں میری زیاد تی اور مال میں اسراف کا ذکرتھا' ملاا پی عمر کی تتم! باغی جس سزا کے مستحق تنے اسے پوری نہ دے سکا اورابل اطاعت جس صلد کے متحق تضاہے پوراندد سے سکا۔ اگران نافر مانوں کاقل زیادتی اوراہل اطاعت کودینا اسراف ہے تو جو پچھ ہو چکا 'وہ ہو چکا آئندہ کے لئے امیر المومنین میرے لئے ایک حدمقرر کردیں کہ میں اس سے تجاوز نہ کروں۔اللہ رب العزت كی قتم نه مجھ پرویت ہے اور نہ قصاص كميں نے قتل ميں كوئي غلطي كى ہے۔جنہیں میں نے دیا ہے آپ ہی کے لئے دیا ہے اورجنہیں قبل کیا ہے آپ ہی کے لئے کیا ہے۔ میں آپ کے لئے دونوں طرزعمل نرمی اور بختی کواٹھانے کے لئے

عبدالملك كابينط اس كى سياست كے سرسرى اندازه كے لئے كافى ب_وه طبعًا رعايا برظلم و زیادتی کو ناپسند کرتا تھا اورلوگوں کوممانعت کر دی تھی کہ وہ ایسی باتیں نہ کہیں جو رعا ایس جا بيرن-١١٠ وارن اشيروغيره-🗱 مردج الذهب مسعودي ج-٢، ص-٥٥٨ فه ٥٥ عاشيه فح الطيب -



بھڑ کانے والی ہوں کہاس کے ساتھ نری کی زیادہ صرورت ہے۔ ایک تفریر لے وقت عمال کوری اور خندہ جبینی اختیار کرنے کی ہدایت کرتا تھا' چنانچہا ہے بھائی عبدالعزیز کومصر کی حکومت پر ہیسیجے وقت جو ہدایتیں کی تھیں' ان میں یہ بھی تھا کہ کشادہ جبینی اور نری اختیار کرنا اور جملہ امور میں نری اور آشتی کوتر جیج ۔ ما علا

خصوصاً حرمین کے بزرگوں کے ساتھ اس کا طرزعمل بڑا شریفانہ و محملا نہ تھا۔ 24 ہجری میں جب حج کے سلسلہ میں وہ مدینہ حاضر ہوا تو اہل مدینہ کے سامنے تقریر کی۔ اس کے بعد حکومت کے ایک اور رکن کھڑے ہوئے انہوں نے مدینہ کے گذشتہ واقعات کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ جو پچھ ہوا' وہ تمہاری نافر مانی اور بنی امیاورامیر المؤمنین کے ساتھ تبہارے ناپندیدہ طرزعمل کا نتیجہ تھا'تم لوگوں کی مثال اس قریم جیسی ہے جس کا قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ:

''وہ امن واطمینان کے ساتھ تھے اور ہرجگہ سے فراغت کے ساتھ ان کے پاس رز ق پینچتا تھا گرانہوں نے اللہ کی ناشکری کی'اس کر دار کا اللہ تعالیٰ نے ان کومزا چکھا یا اور بھوک اورخون کوان کا لباس بنادیا''

یین کر مدینہ کے ایک بزرگ ابن عبدنے کہا'تم جھوٹ کہتے ہو ہم لوگ ایسے نہیں ہیں۔اس آیت کے بعد کا حصہ بھی تو بڑھو:

''ان (کفار) کے پاس انہیں میں ہے رسول آیا' پس ان لوگوں نے اسے جھٹلا میا' اس کی سز امیں ان کوعذاب نے بکڑاا وروہ لوگ ظالم تھے'' میں استعمالی نامین

ہم لوگ تو اللہ اور رسول مَنْ يُنْتِيْمْ بِرايمان ركھتے ہيں۔

اس بے باکانہ جواب پر حکومت کے سپاہیوں نے بڑھ کر ابن عبد کو پکڑلیا اور عبدالملک کے پاس لے گئے۔اس نے رہا کردیا اور ابن عبد سے کہا کہ میں تو درگز رسے کام لیتا ہوں لیکن کسی اور والی کے سامنے ایسی باتیں نہ کرنا' وہ بر داشت نہ کرے گا اور ان کو چھسوا شرفیاں عطاکیں۔

باغیول مد سکته بیتھے۔وہ اپنے طرز عمل کی توجیہ میں خود کہا کرتا تھا کہ عثمان دلائٹیڈ کے ساتھ جو بیکھ ہوا 'وہ ان 🗱 اخبارالطول ص ۳۲۷ تا ۳۲۷ سند ج داب السلطان میں ۱۱۳۔

کی نرمی کا نتیجہ تھا۔ اگر وہ عمر ڈلاٹٹنڈ کی طرح سخت ہوتے تو ہرگز اس کی نوبت ندآتی۔ آج ویسے لوگ کہاں ہیں جن کے ساتھ عمر ڈلاٹٹنڈ کا طرز جہاں بانی برتا جائے۔ ہرز مانہ کے ومیوں کی سرشت کے ساتھ حاکم وقت کا طریقہ بدلتار ہتا ہے۔ اگرآج وہی طریقہ اختیار کیا جائے تو گھروں پرڈا کے پڑنے لگیں راستے غیر محفوظ ہوجا کیں 'ظلم اور فتنہ عام ہوجائے۔ اس لئے ہر حکمران کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہرز مانہ ہیں وہی طریقہ اختیار کرے جواس دنیا کے اقتصا کے موافق ہو۔ ﷺ

اس کا قول تھا کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بارکوا ٹھانے کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔ ﷺ عبدالملک طرز جہانبانی میں امیر معاویہ رفیائٹنڈ کے نقش قدم پر چلنا تھا۔ گووہ ان کے درجہ کونہ پہنچ سکا' تاہم اتنامسلم ہے کہ وہ نہایت بیدارمغزاورا ہے عمال کی سخت نگرانی رکھتا تھا۔ ﷺ

ایک مرتبہ ایک عامل کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ رعایا سے تحفہ لیتنا ہے تو فوراً اس کوطلب کر کے بازیرس کی اورعہدہ سے معزول کردیا۔ ﷺ

گوعبدالملک کا دورنہایت پر آشوب تھا۔اس کا پورا زمانہ شورشوں اورا نقلا بوں کے دبانے میں گزراا دراسے تعمیری کاموں کا کم موقع ملا' تا ہم اس لحاظ سے اس کے بعض کارنا ہے یہ ہیں:

اسلامی سکه

اس سلسلہ میں اس کاسب سے متاز کارنامہ اسلامی سکہ کا جراء ہے۔ اس وقت تک مسلمانوں کا اپناسکہ نہ تھا بلکہ رومی اس اق وقت تک مسلمانوں کا اپناسکہ نہ تھا بلکہ رومی اس اور اور تبلی مسلمانوں کی اقتصادی باگ ان قوموں کے ہاتھ میں تھی عبد الملک نے ۵۷ یا ۲ کے ہجری میں اسلامی سکہ رائج کر کے دوسری قوموں کے سکوں سے رہائی حاصل کی۔

عربي زبان كادفترى زبان بنانا

دوسرا کارنامہ عربی زبان کو دفتری قرار دینا ہے۔ اب تک حکومت کے دفاتر فاری اور روی زبان میں تھے۔ اس سے مختلف قتم کی خرابیاں تھیں۔ان خرابیوں کومحسوں کر کے عبدالملک نے عربی زبان کو دفتری زبان قرار دیا۔اس سے سہولت کے علاوہ عربی زبان کی بڑی ترقی واشاعت ہوگئی۔

🕸 ابن اثیرج ۴ م ۱۵۵ ـ

🅸 مروح الذهب ج.٢٠ص٣٥.

🦚 آ داب السلطانيص-١٠٠٠ وابن اثيروغيره-

🏶 ابن سعدج ۵ مي ۱۲ اـ

🕸 كتاب البيان والتبيين ج-٢ ص ١٨٦_

ق طبقات ابن سعدص _۳۷٬۶۰۳ مراطبری ۹۳۹_



خانه كعبه مين ترميم

او پر گذر چکا ہے کہ عبداللہ بن زبیر رفی گھٹنے نے خانہ کعبہ کی ممارت کو گرا کر آن مخضرت مُلی ﷺ کے مجوز ہ نقشہ کے مطابق بنادیا (جیسے پہلے گزرا) تجاج نے ابن زبیر رفیات تُنی کے مطابق کردیا۔ ﷺ کی ممارت کو برانے نقشہ کے مطابق کردیا۔ ﷺ

ندهبی خدمات

عبدالملک کا دور فدہمی خدمات سے بھی خالی نہیں ہے وہ ہرسال خانہ کعبہ کے لئے ویہا کا غلاف اور حرم اور میجد نبوی خالی ہیں خوشبو کے لئے بخورات اور عود دان بھیجنا تھا۔ ﷺ متعدد نثی مسجد یں تغییر ہو کیں اور پرانی مسجدوں کی توسیع و مرمت ہوئی۔ ۲۵ ججری میں عبدالملک نے جامع دمشق بنوائی اور صحرہ پر یخظیم الشان خوبصورت گنبد بنوایا۔ واسط بروعہ اورار دبیل میں وسیع مسجد یں تغییر ہوئیں۔عبدالعزیز بن مروان نے جامع مہجد مصرکور واگراس کی توسیع کروائی۔ ﷺ

رفاہ عام کے کام

رفاہ عام کے بھی بہت سے کام انجام پائے۔ ۸ ہجری میں مکہ میں بہت براسیاب آیا تھا جو ''سیل جارف''کے نام سے مشہور ہے'اس سے مکہ کی ساری آبادی تہدآ ب ہوگئی اوراہل مکہ کو براجانی و مالی نقصان پنچا۔ عبدالملک نے آئندہ اس سے حفاظت کے لئے ان تمام مکانوں میں جو وادی کے کنارے تھاور مبدوں اور گلیوں میں مشحکم حصارا ور بند بنوائے۔ بالگ

شهرول کی آبادی

بعض نے شہر بھی بسائے گئے اور پرانے ویران شدہ شہر دوبارہ آباد ہوئے۔ بجاج نے عراق میں بڑے اہتمام سے واسط شہر بنایا۔ صرف شہر پناہ' قصر حکومت اور جامع مسجد کی تغییر میں کئی کروڑ صرف ہوئے تھے۔ ಈ

بعض مؤرخین آ ذربائیجان کے شہرار دبیل اور بروعہ کوبھی اس دور کے آباد شدہ شہروں میں لکھتے ہیں۔ ﷺ لیکن ان کے نام اسلام سے بہت پہلے ملتے ہیں۔غالبًا اسلامی دور میں ویران ہو چکے تھے

[🀞] دول الاسلام ذبی ج. ام م ۳۸ ب 😝 تاریخ مکه از رقی جاول ص ۱۳۸ ب 🥴 تاریخ انحلفا و ۱۳۸ به وفاءالوفاء به 🌣 مجمح البلدان ذکر داسط به 🌣 دول الاسلام ذبی ج. ام ۱۳۸ به

اورعبدالعزيز بن ابى حاتم بابلى كے اجتمام سے دوبارہ آباد ہوئے۔

فراتى حالات

عبدالملك عقل ودانش تدبيروسياست شجاعت وشهامت اورعلم وفضل مجمله اوصاف بيس كامل عقار (كان عبدالمملك لبيبا عاقلا عالما قوى الهيبة شديد السياسة حسن تدبير اللدنيا) اس كى تدبيروسياست كا ندازه او پركواقعات سے موكيا موكا۔

علم وضل کے اعتبارے اپنے عہد کے اکا برعلامیں تھا۔ اگر وہ حکومت کی آ زمائشوں میں نہ پڑ

گیا ہوتا تو مدینہ کی مستعلم کی زینت ہوتا۔ اس کا شار مدینہ کے ممتاز فقہا میں تھا۔ ﷺ حضرت زید بن

ثابت و کا تھا ان کے بعد مدینۃ الرسول سَا اللّٰیَّیْم کے منصب قضاوا فی پرفائز تھا۔ اس عہد کے اکا برعلا

وائمہ اس کے علمی کمالات کے معترف منصہ حضرت عبداللہ بن عمر و کا اللّٰهُ کے آخری زمانہ میں لوگوں

نے بوچھا کہ اب آپ کا آفی ہے کہ اب بام ہے آپ کے بعد ہم کس کی طرف رجوع کریں؟ فرمایا

مروان کالرکا فقیہ ہے اس سے بوچھنا۔ ﷺ

اما شعمی مین این کہتے تھے کہ میں جن جن علاسے ملا عبدالملک کے سواا پنے کوسب پر فائق پایا۔ اس سے جب حدیث باشاعری وغیرہ پر گفتگو ہوتی تھی تو وہ معلومات میں پچھاضا فہ ہی کر دیتا تھا۔ 🗱

خلافت سے پہلے وہ بڑامتی و پر ہیز گارتھا۔ رات دن عبادت وریاضت اور تلاوت قرآن سے کام رکھتا تھا۔ ﷺ لیکن خلافت کی ذمہ داریوں کے بعد بیزندگی قائم نہ رہ کی۔ بعض تاریخوں میں ہے کہ جب اس کوخلافت ملئے کی خبر ملی اس وقت وہ تلاوت قرآن میں مشغول تھا۔ پی برین کراس نے قرآن بند کر دیا اور کہا کہ بیآ خری صحبت ہے۔ ﷺ اس سے اس کے خلافین بین تیجہ نکا لتے ہیں کہ خلافت کے بعداس کو فذہب سے کوئی تعلق نہ رہ گیا تھا، جو جے نہیں ہے۔ اس سے بیہ مقصد تھا کہ خلافت کے فرائض اور ذمہ داریوں کے بعد اب تلاوت قرآن کا زیادہ موقع نہ ملے گا۔ اس نے بیکھات حسرت وافسوس کے طور پر کہے تھے۔ بیر تھے ہے کہ خلافت کے بعد اس کا اگلارنگ قائم نہ رہ سکا تھا اور وہ سیاسی امور میں نہ بی صدود سے بھی متجاوز ہوجا تا تھا، لیکن اور اعمال میں وہ فذہبی تھا۔ اس کی انگوشی کا فقش "آمنٹ ہاللّٰہ فرنجی صدود سے بھی متجاوز ہوجا تا تھا، لیکن اور اعمال میں وہ فذہبی تھا۔ اس کی انگوشی کا فقش" آمنٹ ہاللّٰہ فرنجی میں خلوص دل سے اللّٰہ برایمان لایا۔ ﷺ

مشہورصا حب علم تابعی حفرت سعید بن مستب وشائلہ سے درخواست کر کے کلام الله کی تفسیر

[🐞] این اثیر جهم ۱۹۹ به تارخ انخلفا و ۱۲۳ به این سعدج ۵ م ۱۷۳ به این سعدج ۵ م ۱۷۳ به 🕸 این سعدج ۵ م ۱۷۳ به ۱۳۳ به این سعدج ۵ م ۱۷۳ به ۱۳۳ به این سعدج ۵ م ۱۷۳ به ۱۳۳ به ۱۳ به ۱۳ به ۱۳۳ به ۱۳۳ به ۱۳ به

کھائی۔ 🏶 خلافت ملنے کے کئی سال بعد ۵ سے میں حج کے لیے گیا اورخودامیر الحج کے فرائض انجام

ويئےاورا ۸ ھا بیں اپنے لڑ کے سلیمان کوامیر الحج بنا کر بھیجا۔ 🗱

اس کے مذہبی جذبات کا اس واقعہ سے انداز ہ ہوسکتا ہے کہ وہ اہم فرامین اور مراسلات کے سرنا م ير ﴿ قُلُ هُوَ اللَّهُ أَحَدُ ﴾ [١١٠/الاخلاص:] اور آ تخضرت سَكَ اللَّيْظِم كا نام مبارك لكها كرتا تها-

سلاطین اور فرمانرواؤں کے مراسلات میں بھی پیتح ریہ ہوتی تھی۔ قیصرروم نے اس پراعتراض کیا کہ شاہی مراسلات میں آپ نے جو یہ نیا طریقہ جاری کیا ہے اسے بند کر دیجئے۔ورنہ ہم اپنے سکوں پر

ا لی تحریفتش کریں گے جوآپ کونا گوار ہوگی۔اس کے جواب میں عبدالملک نے رومی سکہ ہی منسوخ كرديااوراسلاى سكدجارى كيا ، جس بر ﴿ قُلُ هُوَ اللهُ ﴾ اور ﴿ لَا إِلَّهُ إِلَّا الله ﴾ تقش تما .

امام معنی ویشالد جیسے امام اس کے ہم جلیس وہم نشین تھے۔امام زہری ویشالد اس کے مل کے مطابق فتوکی دیتے تھے۔ ایک مرتبہ کی نے ان سے سونے کے تار سے دانت کینے کے متعلق استفسار كيا-انهول في جواب ديا كوئي مضا تقتنبين عبدالملك ايساكرتا تقاله المع الرعبدالملك كي زند كي غير مذہبی ہوتی توامام زہری بھٹائڈ ہرگزاس کے فعل کوسند جواز نہ بناتے۔



🗱 ميزان الاعتدال ذهبي ج-۴ ص ١٩٧_ 🗱 تاریخ الخلفاء ص ۲۱۸_

🗱 يعقوني جلداول ٔ ص٣٣٧_ 🕸 این سعدج ۵ ص ۲۷ کــا په

وليدبن عبدالملك

(۲۸ه تا ۹۱ه مطابق ۵۰۵ء تا ۱۳۵۳)

ولیدعبدالملک کا بڑالڑ کا تھا۔ اس کی ماں ولادہ بنت عباس قبیلہ عبس سے تھی۔ اپنے والد کے برکتس وہ ملم وفن سے بیگا نہ تھا۔ عبدالملک نے اس کی تعلیم کی بڑی کوشش کی 'لیکن ولید کی طبیعت تخصیل علم کی جانب راغب نہ ہوئی' گووہ علم سے بیگا نہ تھا' لیکن جہاں بانی کے اور تمام اوصاف بدرجہ کمال موجود تھے اور وہ بنی امید کا کامیاب ترین خلیفہ تھا۔ عبدالملک نے اپنی زندگی میں ہی اس کی ولی عہدی کی بیعت لے لی تھی' چنانچہ اس کی وفات کے بعد شوال ۸ میں ولید تخت نشین ہوا۔

عبدالملک اپنے زمانہ میں تمام مخالف طاقتوں اور اندرونی شورشوں کا قلع قمع کر کے میدان بالکل صاف کر گیا تھا۔ اس لیے ولید کو پورے سکون واطمینان کے ساتھ بیرونی فتوحات اورتغمیری کاموں کاموقع ملاً چنانچیان دونوں جیشیتوں ہے اس کا زمانہ بنی امید کا دورزریں شار کیا جاتا ہے۔

ولید کی خوش قسمتی ہے اس کو قتیبہ بن مسلم 'مویٰ بن نصیر' محمد بن قاسم اورمسلمہ بن عبدالملک جیسے نامور سپدسالا راور فاتح مل گئے تھے' جنہوں نے اسلامی حکومت کے ڈانڈے چین سے یورپ تک ملا دیئے۔ان چاروں کی فقوحات الگ الگ لکھی جاتی ہیں۔

قتیبه بن مسلم کی فتو حات (تر کستان اور چین)

۸۲ھ میں جاج نے تنیہ بن مسلم کو خراسان کا والی مقرر کیا۔ ٹرکستان کے ایک حصہ پراگر چہ بہت پہلے مسلمانوں کا تسلط قائم ہو چکا تھا اور یہاں کے متعدد چھوٹے چھوٹے حکمران باجگزار بن چکے سے کیکن وقنا فو قنا وہ باغی ہوجاتے سے چنا نچہاس زمانہ میں بھی سمر قند و بخارا کے نواح کے حکمرانوں کا رویہ باغیانہ تھا۔ اس کے علاوہ بعض علاقے اب تک اسلامی حکومت کے زیرا قند ارنہ آئے تھے۔ اس لیے ۸۲ھ میں قنیہ نے ترکستان پر فوج کشی کی ۔ حسن اتفاق سے اس وقت یہاں کے حکمرانوں میں باہم مخالفت تھی ۔ اس سے قنیہ کو بڑا فائدہ پہنچا اور جب انہوں نے دریا ہے جیمون کے پار قدم رکھا' اس وقت صغانیان کے فرماز وانے جو شومان کے حکمران کے خلاف ہور ہا تھا' اطاعت قبول کرلی اور ہدایا و مقائط نے بیش کر کے اینامہمان بنایا۔

صفانیان سے قتیبہ نے شومان کارخ کیا۔ شومان اور کفیان کے حکمرانوں نے بھی صغانیان کا طرزعمل دیکھ کرا طاعت قبول کرلی اور دونوں کو مطیع بنانے کے بعد قتیبہ اپنے بھائی صالح کوا تنظام ونگرانی



کے لیے چھوڑ کر مرووالیں آ گئے۔ان کی واپسی کے بعد صالح اور نصر بن سیار نے کا شان اور فرغانہ کے شہراور شٹ 'بیغراور خشک فنح کر لیے۔ 🗱

بادغیس کے حکمران نیزک کے ہاں عرصہ سے پچھ مسلمان قید تھے۔مروواپس آنے کے بعد قتیبہ نے ان کی رہائی کے بارے میں کھا۔ نیزک نے انہیں چھوڑ ویا اوراس شرط پرسکے کر لی کہاس کا علاقہ محفوظ رکھا جائے گا اور تر کستان کےمعرکوں میں قتیبہ کا معاون و مددگار بن گیا۔ ۸۷ھ میں قتیبہ نے بخارا کے شہر بیکند پر فوج کشی کی۔ بخاریول نے سغد کی مدد سے مقابلہ کیا اور شکست کھا کرشہر میں قلعہ بند ہو گئے ۔ قتیبہ نے شہر پناہ تزوانا شروع کردی۔ اہل شہرنے جب دیکھا کہ شہر پر قبعنہ ہوجانے میں ان کوزیادہ نقصان اٹھانا پڑے گا توصلح کر لی اور قتیبہ یبال ایک مسلمان حاکم مقرر کر کے لوٹ گئے ۔ ابھی پیتھوڑ ہے دور گئے تنے کہ اہل شہرنے مسلمان حاکم اور اس کے عملہ وقتل کردیا۔ بیخبرس کر قتبیہ راستہ ہے لوٹ آئے۔ اہل شہر پھر محصور ہوگئے۔ قتبیہ نے شہر پناہ مسار کرادی۔ بیکند والوں نے چرصلح کرنی جابی کیکن وہ ایک مرتبه نقض عهد کر کے اعتبار کھو چکے تھے۔اس لیے اس مروبہ قتیبہ نے منظور نہ کیا اور ہز ورشمشیر فتح کر کے جس قدر جنگ جو تھے سب کوتل کر دیا۔ اس فتح میں بے شار اسلحہ اور سونے چاندی کےظردف ہاتھ آئے۔اس ہے مسلمانوں کو بڑی تقویت پیٹی ہے 🗱 اس کے بعد ۸۸ ھ میں نومشکث کو فتح کرتے ہوئے امشنہ کینچے۔ یہاں کے باشندوں نے سلح كرى لى اور قتيبه لوث گئے ـ راسته ميں خا قان چين كا جفتيجا دو لا كھ ترك سغد اور فرغانیوں کے لشکر جرار کے ساتھ ملا' قتیبہ نے مسلمانوں کی قلت تعداد کے باوجود شجاعت کے ساتھ مقابلہ کیا اور اس ٹڈی دل کو فاش شکست دی۔ اس جنگ میں بادغیس کا فر ما نروانیزک مسلمانوں کی حمایت میں بری جانبازی ہے لڑا۔ 🌣

اسی سند میں قتیبہ نے خاص بخارا پر فوج کشی کی۔ بلا ذری کے بیان کے مطابق جنگ کی فوبت مہیں آئی اور فر مانروائے بخاراور دان خدانے صلح کر کے اطاعت قبول کر لی۔ مگرابن اثیر کا بیان ہے کہ دونوں میں مقابلہ ہوا' کیکن قتیبہ کو کا میا بی نہیں ہوئی۔ اس نے جاج کو اس کی اطلاع دی۔ اس نے بخارا

🕸 ابن اثيرج ٢٠٠٠ ص١٠٠٠

🗱 این اثیرج ۲۰٬۰ م۳۰۰_

🐞 فتوح البلدان بلاذري ص ٢٦٧_

439 \$ (الفَائِلَا) في المَّالِقِينَ اللَّهِ اللهِ ا نے ٩٠ ھەميں دوبارہ فوج كثى كى _ وردان خدا نے تزك اورسغد كى مدد سے مقابله كيا۔ترك بزى جانبازی و شجاعت ہے اور اسلامی فوج کے ایک حصہ کو شکر گاہ تک پسیا کر دیا۔ بیدد کھ کرمسلمان عورتوں نے لاکارااور گھوڑ ول کو مار مار کرمیدان جنگ کی طرف داپس کیا۔ دو بارہ مسلمانوں نے سنجل کراس زور کا حملہ کیا کہ ترکوں کو دھکیل کر دریا کے پار پہنچا دیا۔ بنی تمیم کے سردار وکیع اور ہریم ہمت کر کے دریاعبور کر گئے۔ انہیں و کیو کرئی سومسلمان پار پہنچ گئے اوراس زور شور سے حملہ آور ہوئے کہ ترک اور سغد کے پاؤل اکھڑ گئے۔ وروان خدا بھاگ نکلا اور مسلمانوں کا بخارا پر قصنہ ہو گیا۔ سغد کا فرما نرواطرخون وردان خداکی شکست ہے اس قدرخوفز دہ ہوا کداس نے بھی صلح کر کے اطاعت قبول کر لی ۔ 🗱 بادغیس کا فرمانروا نیزک مسلمانوں کے ساتھ اوران کا معاون و مدد گارتھا' لیکن پھرتر کستان میں ان کی برھتی ہوئی قوت د کھے کر قتیبہ کی جانب ہے اس کوخوف پیدا ہو گیااور وہ اس کی اجازت ہے چلا گیااور بلخ' مروالروذ' طالقان' فاریاب اورجوز جان وغیره آس پاس کے تمام حکمرانوں کوساتھ ملاکر علم بغاوت بلند کردیا اورطخارستان ہے مسلمان حاکم کونکال دیا۔ قتیبہ کواس کی خبر ہوئی تواس نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن کو طخارستان روانہ کیا اور خود دوسرے باغی فر مانرواؤں کی طرف بڑھا۔سب سے پیملے طالقان فتح کر کے یہاں کے باشندوں ہےان کی بغاوت کا بدلدلیا۔ ایک بیان ہے کہ یہاں کے حمران نے سپر ڈال دی'اس لیے قتیبہ نے درگذر سے کا م لیا۔ طالقان کے بعد ۹ ھ میں فاریاب کارخ کیا۔ یہاں کے فرمانروانے بھی اطاعت قبول کر لی۔ قتیبہ نے اسے بھی معاف کر دیااوریہاں ایک مسلمان حاکم کوچھوڑ کر جوز جان پہنچا۔ یہال کا حکمران بھاگ گیا اور عام باشندوں نے اطاعت قبول کرلی۔اس لیے جنگ کی نوبت نہیں آئی اور قتیبہ ٔ عامر بن ما لک کویہاں چھوڑ کر ملخ پہنچااورایک دن تھم کر نیزک کی تلاش میں روانہ ہو گیا۔ قتیبہ کا بھائی عبدالرحمٰن پہلے سے تعاقب میں تھا۔ نیزک مظلم کی یر ﷺ اور دشوارگھا ٹی میں گھس گیا تھااوراس کے دھانے کے قلعہ پرایک دستہ تھا ظت کے لیے متعین کر . دیا تھا۔راستہ بہت ننگ اور دشوارگز ارتھا۔ قلعہ تک پہنچنے کی کوئی شبیل ندتھی' کیچھ دنوں تک یونہی کچھ جھڑے ہوتی رہی۔اسی دوران میں حسن اتفاق ہے بہیں کا ایک واقف کار آ دمی مل گیا۔اس نے مسلمانوں کو بشت سے لے جا کر قلعہ تک پہنچا دیا۔ وہ پہنچتے ہی دفعتہ ٹوٹ پڑے۔ اہل قلعہ بالکل مطمئن تھے۔انہیں اس کا گمان بھی نہ تھا۔اس لیے اس ناگہانی حملہ کی تاب نہ لا سکے۔ بہت سے مارے گئے جوزندہ بیجے وہ بھاگ نکلے نیزک نے وادی فرغانہ کوعبور کر کے کرز کی گھاٹی میں بناہ لی۔ قتييه بھی تعاقب میں پیٹیا' لیکن پیگھائی بھی خلم کی طرح بہت محفوظ تھی۔راستہ اتناد شوارگز ارتھا کہ فوج

urdukutabkhanapk.blogspot.com

🐞 فتوح البلدان ص ۲۰۷ ـ

عبورنہیں کر علی تھی۔ اس لیے قتیہ نے محاصرہ کرلیا۔ کامل دومہینہ تک محاصرہ قائم رہا اور نیزک کا کل عبورنہیں کر علی تھی۔ اس لیے قتیبہ نے محاصرہ کرلیا۔ کامل دومہینہ تک محاصرہ قائم رہا اور نیزک کا کل سامان ختم ہوگیا۔ سردی کا زمانہ قریب آرہا تھا اور یہاں کی سردی مسلمان برداشت نہیں کر سکتے تھے اس لیے قتیبہ نے ایک شخص سلیم کو نیزک کے پاس بھیجا کہ وہ کسی طرح اس کو سمجھا بجھا کر بغیرامان دیئے ہوئے گئے دہ اسے نے نیزک کے بارے میں مشورہ کیا۔ بعضوں نے مخالفت کی لیکن بھی اس کے ساتھ قار قتیبہ نے نیزک کے بارے میں مشورہ کیا۔ بعضوں نے مخالفت کی لیکن نیزک کا جرم نہایت سے نیزک کے نیز کے نیزک کے نیزک

کوچھی باغی بنادیا تھا'جس ہےمسلمانوں کو تخت نقصان پہنچا تھا'اس لیے بالآخراس کے قبل کا فیصلہ ہوااور قتیبہ نے اس کومع اس کی جماعت کے قبل کرادیا'البتة فر مانر وائے جغنو بیکا قصور معاف کردیا۔ *

دی۔ اس نے حسب وعدہ اطاعت قبول کرلی اور بہت سا نقد وجنس قبیبہ کی خدمت میں پیش کیا۔ گا این اثیرج یم ص ۲۱۰٬۲۰۹۴ء کے خوارزم کے ہرفر مانروا کالقب خوارزم شاہ ہوتا تھا۔

🗱 فتوح البلدان ص_2007 وابن اشیرح ۲۰۰ ص_۱۲۷ ان دونوں کے بیان میں خرز اد کے خاتمہ کی تفصیل میں خفیف سااختلاف ہے کیکن نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ urdukutabkhanapk.blogspot.com (عنوالله المنافقة المنافقة

بلاذری کا بیان ہے کہ قتیبہ کے سلطنت واپس دلانے کے بعد خوارزم شاہ کی کمزوری کی وجہ ہے اس کی رعایا نے اسے آل کردیا۔اس کے آل کے بعد قتیبہ نے اپنے بھائی عبیداللّٰد کوخوارزم کا حاکم مقرر کیا۔

سمرقند کی فنتح

سغد یعنی اہل سمرقنداورمسلمانوں میں بہت قدیم سے عہد و پیان اورمصالحانہ تعلقات تھےً کیکن ترکستان کی لڑائیوں میں انہوں نے عہد شکنی کر کےمسلمانوں کےخلاف ترکستان کےفرمانراؤں کی امداد کی تھی۔اس لیےخوارزم کی مہم سے فراغت کے بعد قتیبہ نے سمرقند پرفوج کشی کا ارادہ کیا اور مسلمانوں ہے کہا کہ''سغد نے جس طرح معاہدہ کوتو ڑاہے وہتم کومعلوم ہے مجھ کوامید ہے کہ خوارزم اورسغد کا حشر بن قریظه اور بن نفیر 🐞 کی طرح ہوگا''۔اوراپنے بھائی صالح کوایک فوج کے ساتھ سمرقندروانه کر دیا اورخودان کےعقب ہے روانہ ہوا۔اس مہم میں بیس ہزاراہل بخارا اورخوارزم بھی مسلمانوں کے ساتھ تھے۔ صالح اور قتیبہ دو تین دن کے وقفہ سے سمر قند پنچے۔ سغد شہر میں قلعہ بند ہو گئے تھے۔قتیبہ نے محاصرہ کرلیا۔سمرقندی ایک مہینہ تک مدافعت کرتے رہے۔ جب محاصرہ کی مدت زیادہ بڑھی تو انہوں نے شاش اور فرغانہ وغیرہ کے فر مانرواؤں کولکھ بھیجا کہ اگر آج عرب ہمارے مقابلہ میں کامیاب ہو گئے تو کل تم کو بھی یہی دن دیکھنا پڑے گا۔اس لیے ہماری نہیں بلکہ اپنی حفاظت کے لیے آج جہاری مدد کرو۔ قتیبہ کی فتو حات کوتر کستان کے تمام فرمانروا خوف وخطر کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے اس لیے تمام سرحدی حکمران سغد کی مدد کے لیے تیار ہو گئے اور اپنے لڑکوں اپنے یہاں کے عما ئدواشراف اورنامور بهادروں كوخا قان چين كے لڑ كے كى قيادت ميں مدد كے ليےروان كيا _ قتيبہ كو اس کی اطلاع ہوگئی۔اس نے صالح کو چندسونتخب بہادروں کےساتھدامدادی فوج کاراستہ رو کئے کے لیے بھیج دیا۔صالح نے آ گے بڑھ کر فوج کے راستہ میں دونوں جانب تھوڑی تھوڑی فوج چھیا دی۔ رات گئے جیسے ہی دشن کی فوج ادھرے گزری صالح نے اس پر حملہ کردیا۔ کمین گاہوں کے مسلم ان بھی نکل کرٹوٹ پڑے۔ ڈشمنوں نے بڑی شجاعت و پامردی سے مقابلہ کیا' کیکن آخر میں نہایت فاش شکست کھائی۔ان کے بہت سے نامور بہادر مارے گئے اور بکٹرت قیدی گرفتار ہوئے۔جن میں بیشتر ترکستان کے شنزاد ہےاورامرا وشرفا تھے اور بہت ساقیمتی اسلحہاورزریں سامان مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔

اس شکست کی خبرسمر قند پیخی توسغد کی ہمت بست ہوگئ۔اب ان کے لیے کوئی سہارا باقی ندرہ گیا تھا۔ تتبیہ نے محاصرہ اور زیادہ سخت کر دیا اور پھر برسا کرشہر پناہ کی دیوار تو ڑ دی۔ تاہم اہل سمر قند

🐞 پدونوں ببودی تبیلے تنے جنہوں نے عبدرسالت میں عبد شخنی کتفی اوراس کے نتیجہ میں وہ جلاوطن کیے گئے تھے۔



نے مدافعت میں اپنی آخری قوت صرف کر دی۔ قتیبہ نے مسلمانوں کولاکارا کہ شہریناہ کے روزن تک پہنچنے کی دریہے۔اس لاکار پرمسلمان آ گے بڑھے۔اہل سمرقنداو پر سے تیروں کا مینہ برسار ہے تھے' کیکن مسلمانوں نے کوئی پرواہ نہ کی اور چہروں کوڈ ھال ہے بچاتے ہوئے روزن تک پہنچ کرجم گئے۔ اب اہل سمر قند کے لیے مصالحت کے علاوہ کوئی صورت باقی ندرہ گڑی تھی۔اس لیےانہوں نے کہلا بھیجا كرآج تم لوگ يهال سے بث جاؤ كل بم صلح كرلين كے قتيبہ نے جواب ديا كر سلحاي وقت ہوسكتي ہے کہ ہمارے آ دمی روزن برموجودر ہیں۔ایک روایت بیہے کہ قتیبہ نے ان کی درخواست برآ دمی ہٹا لیے تھے بہرحال اب اہل سمرقند کے لیے سپر ڈال دینے کے علاوہ کوئی چارہ کار ندرہ گیا تھا۔اس لیے دوسر بے دن انہول نے حسب ذیل شرائط برسلح منظور کرلی:

- 🛈 اہل سمرقند ہارہ لا کھ سالانہ خراج دیا کریں گے۔
 - ② اس سال تمیں ہزارسواردیں گے۔
- 🚨 مسلمان شہر میں فاتحانہ داخل ہوں گے۔ان کے داخلے کے وقت مسلح آبادی شہرخالی کر دے گی۔
 - 👁 مسلمان یہاں مسجد بنا کرنماز پڑھیں گےاورخطیدد س گے۔

ان شرائط کےمطابق سغد نے شہرخالی کر دیا۔مسلمانوں نے شہر میں مسجد تقمیر کر کےنماز بڑھی اورخطبہ دیااوراعلان عام کر دیا کھلے کی رقم کےعلاوہ ہم کسی چیز کو ہاتھ نہ لگا کیں گئے جس جس کا مال ہو وہ آ کراینامال لے لے۔ 🗱

اہل سمر قند بت پرست تھے۔ان کاعقیدہ تھا کہان کے بعض دیوتا ایسے ہیں جن کو ہاتھ لگانے والا ہلاک ہوجائے گا۔ان کے اس وہم کو دور کرنے کے لیے قتیبہ نے ان بتوں کو نذر آتش کر دیا۔ جب اس سے مسلمانوں کوکوئی گزندنہ پہنچا تو بہت سے سغد ان کے ہاتھ پرمشرف باسلام ہو گئے اور قنيه نے سمرقند میں مسلمانوں کی آبادی بسائی۔ 🎕

اویرگذر چکاہے کہ ثناش اور فرغانہ کے فر مانرواؤں نے اہل سمرقند کی مدد کی تھی اس لیے سمرقند ہے فراغت کے بعد قتیبہ نے ان دونوں کی طرف توجہ کی ادر ۹۴ ھ میں اہل خوارزم کش اورنسف کی فوج جیج کر شاش کو فتح کیااورخود فرغانہ کی طرف بڑھے۔ راستہ میں فجندیوں نے مقابلہ کیا۔ انہیں فکست دے کر آ گے بڑھے اور فرغانہ کے دارالسلطنت کاشان کو فتح کر کے ترکشان وچین کی سرحداستیجاب تک بڑھتے چلے گئے۔اس کے بعد چین کے حدود شروع ہوجاتے تھاس لیےاس سال یہیں تک پینچ کرلوٹ گئے۔

> 🗱 این اثیرج ۲۱۲ ص ۲۱۸ و ۲۱۸ 🍄 فتوح البلدان ص 🗠 –

urdukutabkhanapk.blogspot.com (ع 443 هـ المالية المال

چین پرفوج کشی اورخا قان کی اطاعت

خا قان چین نے بھی اہل سمرفند کی مدد کی تھی بلکہ اس کا بیٹا امدادی فوج کا سیہ سالار تھا۔ اس لیے ٩٦ هيں قتيب نے برے اجتمام كے ساتھ چين پرفوج كشى كى تيارياں كيں مجابدين كابل و عیال کوحفاظت کے خیال ہے سمر قند میں منتقل کر دیا اور فرغانہ سے کا شغرتک راستہ ورست کرا کے ایک لشکر چین روانہ کیا۔ یہ کاشغر فتح کرتا ہوا چین کے اندر تک بڑھتا ہوا چلا گیا۔ خاقان چین مسلمانوں کی فتوحات کاشہرہ س چکا تھا'اس لیےان کے حالات معلوم کرنے اوران سے گفتگو کرنے کے لیےان کا وفدطلب کیا۔ قتیبہ نے ہیر ہ بن مشرح کلبی کودس نجیدہ مسلمانوں کےساتھ چین بھیجااورانہیں ہدایت کر دی کہ وہ خاقان چین کواس کا یقین ولا دیں کہ میں نے قشم کھالی ہے کہ جب تک تمہاری زمین کو ا بینے پیروں سے یامال کر کے خراج وصول نہ کرلوں گا'اس وقت تک واپس نہ جاؤں گا۔ بیروندخا قان کے در بار میں پہنچااوراس ہے کی ملاقا تیں ہو کیں۔ آخری گفتگو کے بعد خاقان نے ہیر ہ ہے کہا کہتم واپس جا کراینے سردار (قنیبہ) سے کہدو کہ وہ لوٹ جائے 'مجھ کوتم لوگوں کی تعداد کاعلم ہے اگرتم اپنے ارادہ سے باز نیآ ئے تو میں ایسی فوج تمہارے مقابلہ میں بھیجوں گا جوشہیں تباہ و ہرباد کرڈالے گی۔ ہیر ہنے اس کے جواب میں کہا کہتم اس قوم کو کم تعداد کس طرح کہدیکتے ہوجس کا ایک سردار تمہارے بلک میں ہے اور دوسرا شام میں۔ہم لوگ موت اورقل سے ڈرنے والے نہیں ہیں موت کا ایک دن مقرر ہےاورلؤ کر جان دینامعززموت ہے۔اس لیے نہ ہم قبل ہونے کو براسجھتے ہیں اور نداس سے ڈرتے ہیں۔ ہمارے سردارنے قتم کھائی ہے کہ جب تک وہ اپنے پیروں سے تمہاری زمین کو پامال کر · کے جزید وصول نہ کرے گا'اس وقت تک واپس نہ جائے گا۔خا قان چین کومسلمانوں کی قوت کا پہلے ہےانداز ہ تھا' تر کستان کا حشراس کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ اس لیے وہ خواہ مخواہ مسلمانوں سے بھڑیا نہ حابتنا تھااورمحض ان کوآ زمار ہاتھا۔اس لیے ہیر ہ کا جواب س کراطاعت کرنے کے لیےآ مادہ ہو گیااور جزیددے کر بہت ہے بیتی ہدایاوتھا ئف قتبیہ کے پاس بھیجے۔ان کا مقصد بھی چین کو فتح کرنانہیں' بلکہ خاقان چین کے خطرہ کا انسداد تھا۔اس لیےاس کے اس مصالحانہ رویہ پر انہوں نے جزیہ قبول کر کے فوج کشی کااراده ترک کردیا۔ 🗱

محدبن قاسم كى فتوحات سندھ

[🗱] این اثیرج۔۵ٔ ص ۴ سے

444 X (3) 20 X (14) EE (18) EE (14) EE نہ پچیفتوحات حاصل ہوئیں' لیکن ولید ہے پہلے مسلمانوں کواہے مستقل فتح کرنے کا خیال پیدانہ ہوا تھا اور ان کے حملے سرحدی علاقوں سے آ گے نہ بڑھتے تھے۔ ولید کے زمانہ میں ایک نا گوار واقعہ نے عجاج کواسے مستقل فتح کر لینے پرآ مادہ کر دیا۔اس کی تفصیل ہیہہے کہ انکا میں بچھ عرب تاجرآ باد تھے۔ ان میں سے ایک تا جر کا انقال ہو گیا۔ انکا کا راجہ مسلمانوں سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کا خواہش مند تھا۔اس لیے متوفی تا جر کے اہل وعیال کؤ جن میں گئ عورتیں تھیں' جہاز کے ذریعے بھجوا دیا اور ولید کے لیے قیمتی ہدایا و تحالف بھیج۔ اس جہاز میں کچھ حاجی تھے۔ دیبل (دیول) کے قریب سندھی قزاقول نے جہاز پر مملہ کر کے لوٹ لیا اور عربی عورتوں کو گرفتار کر لیا۔ ان میں سے ایک عورت نے غائبان جاج سے فریاد کی کہ جاج المدد اعجاج کواس کی خبر موئی تواس پراس کا بردااٹر موا۔اس نے جواب دیا: ' میں آیا'' اوراس وقت ریبل کے راجہ داہر کولکھا کہ عرب عورتوں کوواپس کرا دو۔ اس نے جواب دیا کہ بیکام بحری قزاقوں کا ہے اس لیے میں مجبور ہوں۔ 🗱 بیجواب س کرجاج نے عبیداللہ بن مبہان کو فوج کے ساتھ دیبل روانہ کیا۔ یہ جنگ میں کام آئے۔ان کے بعد بدیل بن طہفہ بحلی کو جو ممان میں تھےٰ دیبل پہنچنے کا تھم دیا' وہ تین ہزار فوج کے ساتھ کران ہوتے ہوئے دیبل پہنچے۔ راجہ داہرنے گی ہزار باہ مقابلہ کے لیے بھیجی۔بدیل بن طہفہ نے بڑی شجاعت و پامردی سے مقابلہ کیا کیکن عین میدان جنگ میں ان کا گھوڑ ابد کا اور وہ گھوڑے سے گر پڑے ۔سندھیوں نے یورش کر کے قبل کر دیا۔ان کے قبل ہوتے ہی مسلمان شکست کھا گئے۔ 🗱 تجات کواس کی اطلاع ہوئی تواسے بڑا صدمہ ہوا' اوراس کواس کا بھی اندازہ ہوگیا کہ معمولی فوج کشی ہے کام نہ چلے گا۔اس لیےاس نے اپنے نوجوان چچیرے بھائی محمد بن قاسم تعفی کو جو فارس کا حاکم تھا ، چے ہزار سیاہ کے ساتھ سندھ روانہ کیا۔اس نے تمام بھاری سامان بحرى راسته بے رواند كرديا اورخود كران ہوتا ہواخشكى كے راستے سے سندھ آيا اورسب سے پہلے قنز پور (ﷺ گور) کی طرف بڑھااورا ہے گئے کر کے ار مابیل (ارمن بیلہ) کوشخیر کیا۔ 🌣

ارمن بیلہ کے بعد دیبل کی طرف بڑھا۔ اس کے پہنچنے کے ساتھ ہی وہ سامان بھی جے بحری راستہ سے بھیجا تھا' پہنچ گیا۔ اس میں ایک قلعہ شمکن منجنیق تھی' جے پانچ سوآ دمی حرکت دیتے تھے۔ اس کا نام عروس تھا۔ محمد بن قاسم کے پہنچنے کے بعد دیبل کے باشند ہے شہر میں قلعہ بند ہو گئے تھے۔ محمد بن قاسم نے شہر کا محاصرہ کرلیا اور جاروں طرف خند قیس کھدوا کر مجینیس نصب کرا دیں۔ اہل شہر کی مہینوں

[🐞] فتوح البلدان ص_ا ۱۳۴۱ و 🕏 نامه نسخة ملى دار المصنفين _ فتوح البلدان ص_ا ۱۳۴۷ و 👺 نامه نسخة ملى دار المصنفين _

[🗱] بلاذرى مسى سى

تک بہادری سے مدافعت کرتے رہے کین کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ تجاج کواس مہم سے اتناتعلق خاطر تھا کہ ہرتیسرے دن خبریں منگا کر حالات معلوم کر کے جنگ کے متعلق ہدایتیں بھیجنا تھا۔ جب محاصرہ زیادہ طول تھنچا اور کوئی نتیجہ نہ لکا تو تجاج نے لکھا کہ بخین کوا یک زاویہ کم کر کے مشرق کی جانب نصب کر کے دیول پر شکباری کرنے کا تھم دیا۔ اس مدایت کے مطابق محمد بن قاسم نے شکباری کرنے کا تھم دیا۔ اس سے دیول کا گنبدٹوٹ گیا۔ اس کوٹے بی اہل شہر کی ہمت بست ہوگئی۔ دوسری طرف باہر سے مسلمانوں نے پوراز وراگا یا اور بڑھتے ہوئے نصیل کی دیوار تک پہنچ گئے۔ اہل شہر نے روکنے کی بہت کوشش کی مگرنا کام رہ اور چند جانباز مسلمان کمندڈ ال کرفصیل پر چڑھ گئے۔ اب اہل شہر کی ہمت بالکل چھوٹ گئی۔ راجہ داہر کا حاکم شہر چھوڑ کر بھاگ گیا اور مسلمانوں نے آسانی کے ساتھ قبضہ کرلیا۔

شہر میں داخل ہونے کے بعد محربن قاسم نے ایک مسجد تعمیر کرائی اور چار ہزار مسلمان آباد کیے۔ ﷺ سیاستہ میں مناز میں انسان سے ایک مسجد تعمیر کرائی اور چار ہزار مسلمان آباد کیے۔ ا

دیبل سے تھوڑی مسافت پرایک مقام نیرون تھا۔ یہاں کے راجہ بھدر کن نے اہل دیبل کا انجام دیکھے کرمجمہ بن قاسم سے صلح کرلی اور وہ دیبل سے نیرون پہنچا۔ حاکم نیرون نے بڑے تپاک سے اس کا استقبال کیا اور شہر لے جا کرمسلمانوں کی ضیافت کی۔ان کے مویشیوں کے لیے جپارہ فراہم کیا۔

بہت سے قیتی ہدیے پیش کیے اور نامدو پیام کے ذریعہ جوسلے ہوئی تھی' زبانی پیمیل ہوگئ۔ 🗱 نیرون کے بعد اسلامی لشکر نے آ گے کوچ کیا۔ راستہ میں کسی کورو کنے کی ہمت نہ ہوئی اور

بیرون سے بعد الله مان مسرے اسے وہ سیار است یاں وروسے می اہمت مہ ہوں اور نے اللہ میں میں ہمت مہ ہوں اور نیرون سے دریائے سندھ کی شاخ تک کا ساراعلاقہ آسانی کے ساتھ فتح ہوگیا۔ دریا کوعبور کرنے کے بعد سریدس (شری ویدس) کے بدھوں نے خراج دے کراطاعت قبول کرلی۔

یہاں سے محمد بن قاسم سیوستان (سہوان) کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ نیرون کا راجہ بھدر کن ہمرکاب تھا۔ راستہ میں بہرن کا علاقہ جو راجہ داہر کے بھتیج بجرائے زیر حکومت تھا، پڑتا تھا۔ یہاں کی آبادی بدھ ندہب کے پیروتھی اور کشت وخون کو ناپیند کرتی تھی مسلمانوں کارخ بہرج کی طرف و کیھ کراس نے بجراسے درخواست کی کہ ہم لوگ امن وآشتی پیند کرتے ہیں۔ کشت وخون ہمارے ندہب کراس نے بجراسے درخواست کی کہ ہم کو ظرف میں اس لیے اگر ہم نے عربوں سے مقابلہ کیا تو وہ ہم کو تباہ کردیں گے۔ ہم کو میں معلوم ہوا ہے کہ خلیفہ کا حکم ہے کہ طبع اور امن پیند آبادی سے تعرض نہ کیا جائے اور عرب جومعاہدہ کرتے ہیں اسے پورا کرتے ہیں۔ اس لیے اگر آپ کی رائے ہوتو ہم عربوں ہوں جو اور عرب جومعاہدہ کرتے ہیں اسے پورا کرتے ہیں۔ اس لیے اگر آپ کی رائے ہوتو ہم عربوں

و دول بده کاصنم کده تهاجواس شرکا قلب اوراس کی جان تھا۔ 🥴 بلاؤری ص ۴۳۲ ۴۳۳س

[🗱] بلاذری ۱۳۳۳٬۳۳۳ و 🕏 نامه اللی

ہے سکتا کر کیں' لیکن بجرانے اس درخواست کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ 🏶 بہرج کی آبادی اطاعت کیش تھی' اس لیے محمد بن قاسم نے ان سے کوئی تعرض نہیں کیا اور اصل مرکز مقصود سیوستان کی طرف بڑھا۔ جاسوسوں نے اسے خبر دی کہ سیوستان کے عام باشندے اطاعت کے لیے آ مادہ ہیں' کیکن راجہ بجرااورقلعہ کی مسلح سیاہ مقابلہ کے لیے تیار ہے۔اس لیے محمد بن قاسم نے سیوستان پہنچ کر قلعہ کا محاصرہ کرلیااور شگباری شروع کردی۔ یہاں کی آبادی بھی جنگ کرنانہیں جاہتی تھی' لیکن بجرا کی وجہ ہے مجور تھی۔اس لیے علباری سے گھرا کر بجرائے درخواست کی کہ ہم میں مقابلہ کی طاقت نہیں ہے۔ اس لیے جنگ موقوف کی جائے کین بجرانے توجہ نہ کی اور جنگ جاری رکھی۔اہل شہرنے مجبور ہو کرمجمہ بن قاسم کے پاس کہلا بھیجا کہ ہم سب بجرا سے نفرت کرتے ہیں۔ ہم کواس جنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ راجہ کے پاس کوئی بڑی طاقت بھی نہیں ہے۔ یہ پیام سن کرمسلمانوں نے جنگ میں اور زور لگا دیا۔ایک ہفتہ مقابلہ کے بعد بجرا کی فوج کی ہمت چھوٹ گئی اور وہ کمزوری دکھانے لگی۔ بیصورت دکھھ كربج اايك شب كوايك جماعت كے ساتھ فرار ہو گيا اور بودھيا كے حاكم كا كا كے ہاں پناہ لى۔ بيدا ہر كا ماتحت تھا۔ اس لیے بجرا کو بڑے اعزاز و کرام کے ساتھ تھبرایا۔ بجرا کے فرار کے بعد سیوستان پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا اور محمد بن قاسم نے چند دنوں یہاں قیام کر کے ضروری انتظامات کیے۔ 🗱 سیوستان سے فرار کے بعد راجہ بجرانے کا کا کے دارالسلطنت سیسم کومرکز بنایا تھا۔اس لیےسیوستان کے انظامات سے فراغت کے بعد محمد بن قاسم سیسم کی طرف بڑھا۔مفتوحہ علاقے کے باشندے محمد بن قاسم کے حسن سلوک ہے اتنا متاثر ہوئے تھے کہ سیسم کی فوج کشی میں بہت ہے سردار اس کے ہمر کاب ہو گئے۔ بجرار اجددا ہر کا بھیجا تھا'اس لیے کا کا اسے پناہ دینے پر مجبورتھا'لیکن وہ خودمحمہ بن قاسم سے لڑنا نہ حیاہتا تھا' چنانچہاہے جب سیسم کی جانب محمد بن قاسم کی پیش قدمی کی خبر ملی' تو وہ اپنے چند معتمد سرداروں کے ساتھ اس سے گفتگو کرنے کے لیے روانہ ہو گیا۔ راستہ میں ایک عرب سردار بنانہ بن حظلہ سے جھےمحمد بن قاسم نے حالات کی تحقیقات کے لیے آ گےروانہ کر دیا تھا' ملا قات ہوئی۔ بنانہ کا کا اراد ہمعلوم کر کے اسے اپنے ساتھ لے آیا اوراس نے محمد بن قاسم سے ل کراپنی اطاعت و وفاداری کا یقین دلایا محمد بن قاسم نے اس کے صلے میں اس کی بردی عزت افزائی کی خلعت سے نوازااورایک مسلمان وکیل عبدالملک بن قیس کوساتھ کر کے عزت واحتر ام کےساتھ واپس کردیا۔ 🗱 كا كانے گوخوداطاعت قبول كر لي تھي كيكن وہ راجہ بجرا كوجو اب تك سيسم ميں مقيم تھا اپنے ہاں 😝 🕏 تامة کې ۔ 🌣 🕏 نامة کې ۔ 🗱 چنامة تلى _

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے نکال نہیں سکتا تھا۔اس لیے محمد بن قاسم نے سیسم پہنچ کر قلعہ پرحملہ کیا۔ بجرانے اپنے سرداروں کے ساتھ مقابلہ کیا اور ایک سر دارنے لڑ کر جان دے دی۔ کچھ لوگ شکست کھا کر بھاگ نگلے۔ اس شکست کے بعد سرداروں نے جودل سے راجد داہر کے خلاف تھ لیکن علانیاس کی مخالفت نہیں کر سکتے تھے محمد بن قاسم کی اطاعت قبول کر لی۔سیسم کے قلعہ کو فتح کرنے کے بعد محمد بن قاسم نے حمید بن وداع اورعبدالقیس جارودی کو یہاں کا حاکم مقرر کیا۔ سیسم پر قبضہ کرنے کے بحد محمد بن قاسم آگے بر ھنے کا قصد کرر ہاتھا کہ جاج کا تھم پہنچا کہ نیرون واپس جا کر راجہ واہر کے پایی بخت پر فوج کشی کرو۔ میتھم پا کروہ نیرون واپس چلاآ یااور چند دنوں یہاں قیام کرنے کے بعد راجہ داہر کی طرف بڑھا۔ راستہ میں اشیہار کے قلعہ کومطیع کرتا ہوا دریائے سندھ کے مغربی کنارہ پر پہنچا اور بیٹ کے راہبہ موکا کو جوراجہ واہر کے ماتحت تھا' لکھا کہا گرتم اطاعت قبول کرلوتو کچھاورسوریہ کی حکومت تم کودی جائے گی۔راجہ موکااور اس کے بھائی راسل میں تخت کے معاملہ میں اختلاف تھا۔ اس لیے راسل کے مقابلہ میں اس کو مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنے کی ضرورت تھی' لیکن وہ علانیہ راجہ داہر کے دشمنوں کی اطاعت قبول نہیں کرسکتا تھا۔اس لیےاس نےمحمد بن قاسم کولکھ بھیجا کہ بغیر جنگ کےاطاعت قبول کر لینے میں میری اور میرے خاندان کی بڑی رسوائی ہوگی اس لیے میں ایک مخضر جماعت کے ساتھ ساکلڑا جاتا ہوں' آپ ایک ہزارسیاہ بھیج کر مجھ کو گرفتار کرالیجئے۔ یہ خطالکھ کروہ سائکڑا روانہ ہو گیا۔ اس کی ہدایت کے مطابق محمد بن قاسم نے بنانہ بن حظلہ کوایک ہزار سپاہ کے ساتھ اس کے عقب میں روانہ کر دیا۔ اس نے سامنا ہوتے ہی حملہ کر دیا۔ پہلے سے قرار دادمنظور ہوچکی تھی۔اس لیے موکامع اپنے ہمراہیوں کے گرفتار ہو گیا۔محمد بن قاسم نے اس کی بڑی عزت افزائی کی۔ایک لا کھ نقد انعام عطا کیااور خلعت سے نواز ااورنسلاً بعیرنسلِ علاقه بیٹ کی حکومت کا پروانها ہے دے دیا 🏶 محمد بن قاسم کا مقصدخوا ہ کو اہراجہ واہر سے اڑنانہیں بلکہاسے مطبع بنانا تھا۔اس لیے راجہ موکا کی اطاعت کے بعد جار حانہ اقدام سے پہلے اس نے راجہ واہر کے پاس ایک وفد بھیجا' لیکن وہ مصالحت کے لیے آ مادہ نہ ہوا اور جواب دیا کہ اس کا فیصله تلوارکرے گی۔اس جواب کے ساتھ ہی فوجیس لے کرمحمد بن قاسم کے مقابلہ کے لیے روانہ ہو گیا اورمسلمانوں کے فرودگاہ کے پاس پہنچ کران کے بالقابل دریائے سندھ کے مشرقی جانب خیمہزن ہوا۔ دونوں کے درمیان دریائے سندھ حائل تھا۔ راجہ داہر نے جا بجا تیرانداز متعین کردیئے کہ مسلمان ممشی کا بل نه بنانے یا ئیں' چنانچہ جیسے ہی لوگ کشتیوں کو جوڑنے کی کوشش کرتے' تیرانداز تیر برسا کر مٹا دیتے۔ ئیصورت دیکھ کر مسلمانوں نے کشتیوں کو دریا کے عرض میں جوڑنے کی بجائے یان کا __:ê **û**

urdukutabkhanapk.blogspot.com

اندازہ کر کے رات کی تاریکی میں طول میں جوڑ کرایک لمبابل بنایا اوراس کو دریا کے بہاؤ پر چھوڑ دیا۔
اس تدبیر سے کشتیوں کا دوسراسراسا علی پہنچ گیا اور مسلمان راتوں رات دریا عبور کر کے اس زور شور
سے سندھیوں پر جملہ آور ہوئے کہ وہ اس نا گہانی حملہ کی تاب نہ لا سکے اور جہم کے چھا تک تک پسپا
ہوتے چلے گئے۔ انہیں پسپا کرنے کے بعد محمد بن قاسم نے آگے بڑھ کر بیٹ کوم کر قرار دیا اور عبداللہ
بن علی ثقفی کوایک دستہ کے ساتھ آگے روانہ کر دیا۔ راجہ داہراس وقت کا بی جائے میں مقیم تھا۔ عبداللہ
ارور ہوتا ہوا جیور کی طرف بڑھا۔ راستہ میں کچھری جھیل پر داہر کا الڑکا جے سنگھ پہلے سے مزاحمت کے
ارور ہوتا ہوا جیور کی طرف بڑھا۔ راستہ میں کچھری جھیل کو ج مقابلہ کی تاب نہ لاسکی۔ وہ خود بھی
گھوڑ سے سے گریز الیکن کی طرح نے کرنگل گیا۔ ب

اس شکست سے راجددا ہر کے سرداروں اور حکمرانوں میں بڑی بدد کی پھیل گئ چنا نچے راجہ موکا کا بھائی راسل جو بیٹ کی حکومت کی طبع میں داہر کے ساتھ تھا' مایوس ہو کر محمد بن قاسم سے ل حکمیا اورا پنے فیتی مشوروں سے مسلمانوں کو بڑی مدد بہم پینجائی اور محمد بن قاسم اس کے مشورے اور رہنمائی میں داہر کی طرف بڑھااور ہے پور پر قبضہ کر کے یہاں فوجیس اتاریں۔اس وقت راجہ واہر مقابلہ کے لیے رواند ہوا۔ محمد بن قاسم پہنچ چکا تھا۔ راجہ واہر بڑے شکوہ وقتل کے ساتھ مقابلہ میں آیا۔ کوہ پیکر ہاتھیوں کی صف آ گےتھی۔اس کے بیچھے دس ہزار سوار اور تمیں ہزار پیدل سیاہتھی۔خود داہرایک سپید ہاتھی پر سوار تھا۔خواصیں جیب دراست جلوہ فکن تھیں۔ داہر کے پینچتے ہی جنگ شروع ہوگئی۔فریقین بڑی شجاعت و پامردی سے اڑے۔ کئ خور بر معر کے ہوئے۔ ہاتھیوں کی دیوارآ بن کے سامنے مسلمانوں کا زور شہ چتنا تھا۔اس کیے انہوں نے نفت کے ذریعہ آگ برسانا شروع کی۔اس کے سامنے ہاتھی نہ کک سکے اور بدحواس سے بھا گے۔راجہدا ہر کا ہاتھی بھا گ کرندی میں بھاند پڑااوردلدل میں بیٹھ گیا۔مسلمانوں نے ہاتھی پر تیر برسانا شروع کر دیے۔فیلبان نے کسی نہ کسی طرح ہاتھی کواٹھایا وہ اٹھ کرسیدھا قلعہ کی طرف چلا اور کسی طرح میدان جنگ کا رخ ند کیا۔ راجہ داہر کی فوج برابرلا تی رہی اور اس کے بڑے بوے سر داروں نے لڑ کرمر دانہ دار جان دی۔ان کی جانبازی دیکھ کر داہر کی حمیت بھی جوش میں آ^ھ گئی۔ وہ شمشیر بکف میدان جنگ میں پہنچااور پا پیادہ عام ساہیوں کے دوش بدوش کڑ کرقش ہوا۔اس کے قل ہے فوج میں جوش ہیدا ہو گیا اوروہ اس جوش وخروش ہے لڑی کہ مسلمانوں کا سنجلنا مشکل ہو گیا۔انہوں نے بھی مقابلہ میں یوری توت صرف کر دی۔ بالآخران کی شجاعت واستقلال سے سندھیوں کو فاش

🗱 یہ ﷺ نامہ کا بیان ہے دوسرے مؤرخین لکھتے ہیں کہ آل ہو گیا الیکن جواڑ کا قتل ہوا' وہ جے شکھ نہیں ہوسکتا کیونکہ آئیدہ داہر کے آل کے بعد ہی مسلمانوں کے مقابلہ میں آیا۔

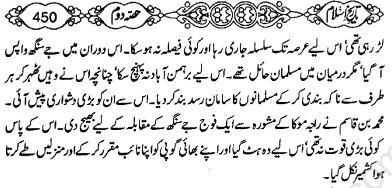
شکست ہوئی اور وہ قلعدراور کی طرف بھا گے۔ مسلمانوں نے دور تک تعاقب کر کے تل وگر قار کیا۔

اس شکست کے بعد داہر کے لڑے جے سکھ نے شکست خور دہ فوج کوراور میں جع کر کے از سرنو مقابلہ کی تیار پاں شروع کیں۔ اس کے عاقبت اندلیش وزیر نے مشورہ دیا کہ شکست خور دہ فوج اور اس کے نواح کے لوگوں کے دلوں پر مسلمانوں کی ہیبت بیٹھ بچک ہے۔ اس لیے یہاں مقابلہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ برہمن آباد چل کر مقابلہ کا انظام کرنا چاہیے۔ وہاں جنگ کے ذرائع یہاں سے بہتر ہیں۔ جسٹھ کو بھی یہ مشورہ بہند آیا اس لیے وہ راور سے برہمن آباد چلاگیا۔ راجہ داہر کی ایک رانی واپس نہ گئی اور جے سکھ کے جانے کے بعد وہ خود مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے آبادہ ہوگئی۔ راور کے قلعہ کی فوج نے بھی اس کا ساتھ دیا۔ محمد بن قاسم کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ سیدھاراور پہنچا اور قلعہ کا محاصرہ کر کے شاری اور آتش نی شروع کر دی۔ اس سے قلعہ کے برج مسارہ و گئے۔ رانی نے جب دیکھا کہ قلعہ کے بہتیامی اور اور پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ پی مسلم کی رہم میں مردہ شو ہر کے ساتھ بیوی کے جل مرنے قلعہ کی رہم) ہوگئی اور راور پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ پی کی رہم) ہوگئی اور راور پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ پی کی رہم) ہوگئی اور راور پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ پی کی رہم) ہوگئی اور راور پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ پی کی رہم) ہوگئی اور راور پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ پی کی رہم کی اس کی اور کی گئی اور راور پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ پی کی رہم کی رہم کی ہوگئی اور راور پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ پی کی رہم کی رہم کی ہم کی رہم کی رہم کی اس کی رہم کی

برہمن آباد کارخ کیا اور راستہ میں بہر دراور دھلیلا کے قلع فتے کیے۔ راجہ داہر کا وزیر سی ساکر بڑا نے برہمن آباد کارخ کیا اور راستہ میں بہر دراور دھلیلا کے قلع فتے کیے۔ راجہ داہر کا وزیر سی ساکر بڑا عاقبت اندیش تھا۔ جسنگھ کے انجام کا اندازہ کر کے اس نے محمد بن قاسم کے پاس جان بخش اور اطاعت کی درخواست بھیجی۔ دہلیلا کے قلعہ کی فتح کے بعد اس کے قاصد پہنچے۔ محمد بن قاسم قدر شناس تھا۔ اس نے وزیر ندکور کی درخواست قبول کر لی اور ساکر نے خوداس کے پاس آ کرا ظہارا طاعت کیا اور وہ عرب عورتیں پیش کیں جنہیں سندھ کے قزاقوں نے جہازے گرفار کیا تھا اور جن کی وجہ سے سندھ پر جملہ ہوا تھا۔ سی ساکر کی اطاعت کیشی کے صلہ میں محمد بن قاسم نے اس کی بڑی عز سافزائی کی اور اس کے اس کی بڑی عز سافزائی کی مطاب ساکر کے بھی اپنی خیرخواہی اور وفا داری سے اثنا اعتماد حاصل کرلیا 'کہ محمد بن قاسم بغیراس کے مشورہ کے کوئی کام انجام ندویتا تھا۔

دھلیلا کے قلعہ کوفتے کرنے کے بعد محمد بن قاسم ۹۳ ھیں برہمن آباد پہنچا۔ جسٹھ مقابلہ کے تمام انتظامات مکمل کر چکا تھا اور اپنے تمام نامور سرداروں کوذ مددار بنا کر کسی جنگی ضرورت سے برہمن آباد سے باہر چلا گیا تھا۔ محمد بن قاسم نے جنگ شروع کرنے سے پیشتر اہل شہر کے پاس کہلا بھجا کہ 'یا اسلام قبول کرویا خراج دے کر طاعت قبول کر لوورنہ جنگ کے لیے تیار ہوجاؤ''۔ جب اس کوکوئی جواب نہ ملاتو اس وقت محمد بن قاسم نے محاصرہ کر کے جنگ شروع کردی۔ جسٹھ کی فوج قلعہ بندہ ہوکر

[🛊] بلاذري م ۲۳۳ 🌣 🕏 تامه



جے علقہ کے فرار کے بعد کچھ دنوں تک فوج اور برہمن آباد کی آبادی مدافعت کرتی رہی کی کین جب محاصرہ زیادہ طول گھنچا تو اہل شہر گھبرا کر خفیہ محمد بن قاسم سے مل گئے 'چنانچہ ایک دن وہ حسب معمول مقابلہ کے لیے نکلے اور قرار داد کے مطابق معمولی جنگ کے بعد شہر میں پسپا ہو گئے اور درواز سے کھلے رہنے دیے 'چنانچہ ان کے عقب سے مسلمان بھی شہر میں داخل ہو گئے ۔ قلعہ کی فوج کو اس کا علم نہ تھا۔ وہ اس نا گہائی داخلہ سے گھبرا گئی اور جسے جدھر راستہ ملاشہر سے نکل گیا اور محمد بن قاسم نے شہر میں داخل ہو کرامن عام کا اعلان کردیا۔ اللہ

راجہ داہر کی ایک رانی لاؤی جو ہر ہمن آبادیش تھی گرفتار ہوئی ہے۔ ساتھ یردہ میں تھبرایا' پھرتجاج کی اجازت سے اپنے عقد میں لے لیا۔

برہمن آبادی فتح کے بعدراجہ داہر کا اُڑ کا گوئی ارور چلا گیا تھا اور یہاں کے باشندوں کو یہ یقین دلاکر کدراجہ داہر آبان ہیں ہوا ہیا گیا ہے اور وہاں کے راجاؤں کی مدد لے کر عقریب پہنچنا چاہتا ہے جگی تیار یوں میں مصروف ہوگیا۔ جانے اس لیے برہمن آباد کے انتظام سے فارغ ہونے کے بعد محمد بن قاسم ارور دوانہ ہوگیا۔ راستہ میں ساوندری کے باشندوں نے حاضر ہوکرا ظہارا طاعت کیا اور محمد بن قاسم چھوٹے مقامول کو فتح کرتا اور مطبع بناتا ہوا ارور پہنچا۔ اس درمیان میں گوئی پوری تیاری کر چکا تھا۔ محمد بن قاسم نے پہنچتے ہی محاصرہ کرلیا' اہل شہر راجہ داہر کی امداد کی توقع پر مقابلہ کرتے رہے محمد بن قاسم کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے رانی لاؤی کے ذریعہ سے کہلا بھیجا کہ مقابلہ کرتے رہے محمد بن قاسم کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے رانی لاؤی کے ذریعہ سے کہلا بھیجا کہ راجہ تل ہو چکا ہے تم لوگ اطاعت قبول کر لو۔ یعقونی کا بیان ہے کہ درانی کے یقین دلانے پر اہل شہر راجہ تل ہو چکا ہے تم لوگ اطاعت قبول کر لی اور شہر کے دروازے کھول دیے۔ پیا

urdukutabkhanapk.blogspot.com والمعالية المعالية المعالي

امداد کا سہارا جا تا رہاتو وہ اطاعت قبول کرنے کے لیے آ مادہ ہوگئے۔ بیصورت دیکھ کر گوئی کیرج بھاگ گیا۔ گوئی کے فرار کے بعدارور کے باشندے اس شرط پر شہر حوالہ کرنے کے لیے تیار ہوگئے کہ ہر شہری کو امان دی جائے 'کسی توقل نہ کیا جائے اور بدھ کے ضنم کدہ کو کسی قتم کا نقصان نہ پہنچایا جائے۔ محمہ بن قاسم نے دونوں شرطیں قبول کرلیں۔ اہل شہر نے کنجی حوالہ کردی اور مسلمان ارور میں واخل ہوگئے ہے جمہ بن قاسم نے قلعہ کی سلح سیاہ کے علاوہ باقی شہر کی عام آ بادی کو امان دے دی اور صنم کدہ کو کنیہ اور آتش کدہ کے تھم میں قراردے کراس سے کوئی تعرض نہیں کیا اور اہل شہر پر معمولی خراج شخیص کردیا۔ ﷺ

ارور کے بعد قلعہ بابیکار خیا۔ یہاں کے حاکم راجہ کسکا نے اطاعت قبول کر لی۔ اس لیے جنگ کی نوبت نہیں آئی۔ بابیہ کے بعد اسکلندہ پہنچا۔ یہاں کے حاکم نے پوری قوت سے مقابلہ کیا۔ سرہ دون کی خوزیز جنگ ہوتی رہی۔ بہت سے مسلمان افر شہید ہوئے کیکن سندھیوں کا بھی نقصان اس سے کہیں زیادہ ہوا۔ آخر میں راجہ ہمت ہار کے ملتان نکل گیا اور قلعہ پر مسلمان قابض ہوگئے۔ اسکلندہ کے بعد محمد بن قاسم دریائے چناب کو عبور کر کے ملتان کی طرف بڑھا۔ یہاں کا راجہ گورسگھ اسکلندہ کے بعد محمد بن قاسم دریائے چناب کو عبور کر کے ملتان کی طرف بڑھا۔ یہاں کا راجہ گورسگھ نے ایک مقابلہ کے لیے تیارتھا۔ اس لیے ملتان کی حدود میں پہنچتے ہی نہایت ہوتہ جنگ شروع ہوگئی۔ زائدہ بن عبر طائی نے جرت آئیز شجاعت دکھائی اور راجہ بسپا ہو کرشہر میں قلعہ بند ہوگیا۔ مسلمانوں نے محاصرہ کرلیا۔ ان کے پاس سامان رسم کھا۔ چندہ ہی دوں میں سامان ختم ہوگیا اور بار برداری کے جاتھ پڑگیا۔ اس نے قلعہ کے کمزور حصہ کا پیتہ بتا دیا۔ مسلمانوں نے شگباری کر کے اسے مالتی ان کے ہاتھ پڑگیا۔ اس نے قلعہ کے کمزور حصہ کا پیتہ بتا دیا۔ مسلمانوں نے شگباری کر کے اسے مسلمانوں نے شکباری کر کے اسے مسلمانوں نے شکباری کر کے اسے مسلمانوں نے شکست دے کرشہر پر قبضہ کرلیا۔ بیر بی نامہ کا بیان ہے۔ بلاذری کے مطابق ملتانی نے اس تا تھا۔ مسلمانوں نے اس پر قبضہ کر کے پانی بند کردیا۔ اس سے اہل شہر نے مجبور ہو کرا طاعت قبول کرلی۔ بیج

ملتان بدھوں کا بہت بڑا تیرترہ گاہ تھااور یہاں سے صنم کدہ میں بے اندازہ دولت تھی۔ یہ سب مسلمانوں کے قبضہ میں آئی۔ بلاذری کے بیان کے مطابق اٹھارہ گز لمبااور دس گز چوڑا کمرہ سونے سے بھراہوا تھا۔ بھی ٹامہ کے بیان کے مطابق اس کی مقدار کی سومن تک پہنچ جاتی ہے۔ ﷺ ملتان کے بعد بھی محمد بن قاسم کی فقوحات کا سلسلہ جاری رہا 'لیکن ولید کا زمانہ ختم ہو چکا تھااس لیے باقی فقوحات کا

[🛊] گئامەدبلاذرى كى مەسىر 🍇 بلاذرى كى مەسىر

[🗱] بلاذری س_۴۷۵ وی تامه۔



حال سلیمان کے زمانہ میں آئے گا۔

طارق بن زیاد کی فتوحات اندکس

اسی ز ماندمیں دوسری ست بورپ میں بھی مہمات جاری رہیں اور طارق بن زیاد نے اندلس فتح کیا۔ بیجزیرہ اس زمانہ میں اپنی سرسزی وشادانی پیدادار ادر حمول وثروت کے لحاظ سے بورپ کامتاز ترین ملک تھا۔ یہاں صدیوں ہے گاتھ خاندان حکمران تھا۔ ساتویں صدی میں ان کی حکومت اِنتہائی عروج کو پہنچ گئی تھی اوراپی شان وشوکت اور تہذیب وتدن کے اعتبار سے سلطنت رو ہاکی جانشین سمجھی جاتی تھی۔آٹھویں صدی عیسوی کے آغاز میں لیتنی مسلمانوں کے داخلہ سے کچھ پہلے گو حکومت کا ظاہری جاه وجلال قائم تھا' لیکن ملک کی اندرونی حالت بگڑ چکی تھی۔ حکومت پر کلیسا کا اقتدار تھا۔ حکمران یا در یول کے چشم و ابرو کے اشارہ کے پابند تھے۔ رعایا حکومت کے جابرانہ قوانین اور امرا اور جا گیرداروں کے مظالم سے نالال تھی۔ یہودیوں کے ساتھ جانوروں سے زیادہ وحشیانہ سلوک کیا جاتا تھا۔ بادشاہ اورامرا سے لے کرخانقاہ نشین راہب تک عیش پرسی میں غرق تھے۔ان کی خانقا ہیں حسین عورتوں کا اکھاڑہ تھیں۔گاتھ خاندان کا آخری فر ہانروا وٹیزا (غطیشہ) بھی گوعیش پرست تھا' لیکن اس نے اپنے دور میں بہت بچھاصلاح کی ۔ کلیسا کے اقتد ارکو گھٹایا۔ بہت سے جابرانہ قوانین منسوخ کیے۔ رعایا کوجا گیرداروں کےمظالم سے چھڑانے کی کوشش کی۔ یہود بیل کومراعات عطاکیں۔اس کی کوشش ے فی الجملہ ملک کی حالت کسی قدر سنبھلی کین کلیسا کے اقتد ارکو ہاتھ لگانا اس کا ایسا جرم تھا کہ اسے اہل کلیساکس طرح معاف نہیں کر سکتے تھے۔اس لیےسارے یادری اس کے ظاف ہو گئے۔ وٹیزانے ان کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہ کی اور پوری قوت سے ان کا مقابلہ کیا اور ان کا زور توڑنے کے لیے نہایت سخت قوانین جاری کیے۔

یہودیوں کے ساتھ مراعات عیسائی گناہ تصور کرتے تھے اس لیے پادریوں نے اس کو آثر بنا کر رعایا اور امرا کو بھی وٹیز ا کے خلاف کر دیا اور انہیں ملا کر وٹیز ا کو معزول کر کے ایک بوڑھے تجربہ کا رنوبی افسر راڈرک (لزریق) کو جے شاہی خاندان سے تعلق نہ تھا 'تخت نشین کیا' یہ بردا تجربہ کا راور عاقبت اندیش تھا۔ اس نے کلیسا کی حمایت کرنے کے لیے یا دریوں کے اختیارات کو بحال کر دیا۔ ﷺ اندیش تھا۔ اس نے کلیسا کی حمایت کرنے کے لیے یا دریوں کے اختیارات کو بحال کر دیا۔ ﷺ

گاتھ فرمانر داؤں میں دستورتھا کہ ان کے امرا اور جا گیر داروں کے لڑکے دربارشاہی میں اور لڑکیاں ملکہ کی زیرنگرانی محل سرا میں پرورش پاتی اور تعلیم وتربیت حاصل کرتی تھیں۔اس سے اصل

🐞 اخبارالا ندكس ترجمه بسطرى آف دى مورس امپائزان يورب ايس بي اسكاث ملخصاً ـ

urdukutabkhanapk.blogspot.com خ متردوًا المناسكة المناسك

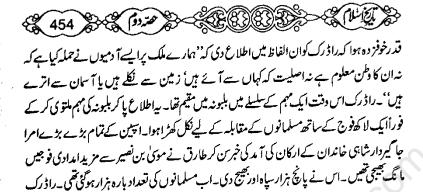
مقعدریر تفاکران کی جان کے خوف سے ان کے والدین میں بغاوت اور سرکشی کا خیال نہ پیدا ہو سکے۔
اس دستور کے مطابق ایک بونانی سروار کا وَنٹ جولین (یلیان) والی سبعہ کی لڑکی بھی راڈرک کے کل
میں تھی۔ یہ بردی حسین وجمیل تھی۔ راڈرک اس پر فریفتہ ہو گیا اور زبردتی اسے اپنے تصرف میں لے
آیا۔ لڑکی نے باپ کو اطلاع دی۔ اس بے عزتی پر کا وَنٹ جولین راڈرک کا دشمن ہو گیا اور اس کی
حکومت کا تختہ النے کا تہیہ کر لیا ﷺ اس زمانے میں اندلس کے قریب ہی شالی افریقہ میں مسلمانوں کی
تازہ دم قوت نشو دنما پارہی تھی۔خود اس کے دار الحکومت سبعہ پر بھی مسلمانوں کا حملہ ہو چکا تھا۔ اس
لیے اس کو مسلمانوں کی قوت کا پور ااندازہ تھا۔

کاؤن جولین یونانی تھا۔ اس کا اصل تعلق قسطنطنیہ کی حکومت سے تھا' لیکن ثالی افریقہ سے قیصر کی حکومت ختم ہونے کے بعد حکومت اندلس سے اس کا تعلق قائم ہوگیا تھا۔ اس لیے اس کواندلس سے کوئی ہدر دی بھی بھی نہی پہنا نچہ اس نے موئی بن نصیروالی ثنا کی افریقہ یا اس کے ماتحت امیر طارق بن زیادوالی طبخہ کو خط کے ذریعہ اسپین پر جملہ کی دعوت دی 'پھر خودموٹ سے ملا اور اندلس کی سرسبزی 'شادائی تمول ور ورت اور حکومت کی اندرونی کمزوریوں کو بتا کر جملہ کے لیے آ مادہ کیا اور اس مہم میں ہر تم کی مدد دینے کا وعدہ کیا۔ موئی نے ولید کو لکھ کر اس سے اجازت چاہی۔ اس نے جواب دیا کہ 'بغیر تجربہ کے مسلمانوں کو متلاطم سمندر کے خطرات میں پھنسانا مناسب نہیں ہے۔ پہلے وہاں کے حالات معلوم کرو'۔ اس نے جواب دیا کہ 'سمندرئیس بلکہ معمولی نے ہے' اس پارسے چیزیں صاف نظر آتی ہیں۔'' اس اطلاع پر ولید نے اجازت دے دی اور موئی نے سب سے پہلے او ھیں اپنے ایک غلام طریف بن مالک کو پانچ سوکی جاءت کے ساتھ حالات کا اندازہ لگانے کے لیے بھیجا۔ اس نے آ بنائے کوعبور کرکے بہت سامال غنیمت حاصل کیا اور سے جی الم واپس آیا۔ بھی بعض جزیروں اور ساحلی شہروں پر جملہ کر کے بہت سامال غنیمت حاصل کیا اور سے حالم واپس آیا۔ بھی بعض جزیروں اور ساحلی شہروں پر جملہ کر کے بہت سامال غنیمت حاصل کیا اور سے حالم واپس آیا۔ بھی

اس کی واپسی کے بعد دوبارہ ۹ میں موئی نے اپنے غلام طارق بن زیاد کوسات ہزار ہر بری
فوج کے ساتھ کاؤنٹ جولین کی راہنمائی میں بھیجا۔ یہ فوج چار جہاز وں پرروانہ ہوئی اور طارق آ بنائے
عبور کر کے جبل الطارق (جرالٹر) پر انزا۔ اتفاق سے اس وقت ایک گاتھ جا گیرداراور تھیوڈ ومیر
(تدمیر) صوبہ وار مرسیداس نواح میں موجود تھا۔ ایک اجنبی اور نامعلوم جماعت کود کھے کروہ فوراً بڑھا۔
جبرالٹر کے قریب ہی دونوں میں مقابلہ ہوا تھیوڈ ومیر نے فاش شکست کھائی۔ اس شکست سے وہ اس
ہدانتر کے قریب ہی دونوں میں مقابلہ ہوا تھیوڈ ومیر نے فاش شکست کھائی۔ اس شکست سے وہ اس

عب سیروسیون مان ماند کا مند می ماند می این ماند. میں ای واقعہ کو اسین پر مملد کا سبب بتایا ہے۔جی۔اُ ص ۲۱۰۔

🏕 افتتاح الاندنس اين قوطية قرطبي ص ٨ وفح الطيب ج - اص ٢٠١-



''امابعدلوگو!میدان جنگ سے اب کوئی مفری صورت نہیں ہے۔ آ گے دشمن ہے اور پیچھے دریا۔ اللہ ذوالحلال کی شم! صرف پا مردی اور استقلال میں نجات ہے۔ یہی وہ فتح مند فوجیں ہیں جومغلوب نہیں ہو سکتیں۔ اگر بید دنوں با تیں موجود ہیں تو تعداد کی قلت سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اور بزدئی' کا بلی' سستی' نامردی' اختلاف اور غرور کے ساتھ تعداد کی کثرت کوئی فائدہ نہیں پہنچا کتی۔

سیدھا قادس آیا۔ وادی لکہ یا وادی بکہ میں دریا کے کنارے دونوں کا سامنا ہوا۔ 🏶 طارق نے

لوگو! میری تقلید کرؤاگر میں حملہ کروں تو تم بھی حملہ آور ہوجاؤاور جب میں رک جاؤں تو تم بھی حکہ آفریں اور ہوجاؤاور جب میں اس کر اور کرک تم بھی رک جاؤ کی ساس سرکش (راؤرک) تم بھی رک جاؤ کر جس اس حملہ میں باراجاؤں تو تم رنج وغم نہ کرنا اور میرے بعد آپس میں جھڑ کر لڑنہ بیٹھنا اس سے تبہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور تم دشمن کے مقابلہ میں بیٹے بھیر دو گے اور تل وگر فرار ہوکر برباد ہوجاؤ گے۔
جروار! ذکت پر راضی نہ ہونا اور اینے کو دشمن کے حوالے نہ کرنا اللہ تعالی نے مشقت خروار! ذکت پر راضی نہ ہونا اور اینے کو دشمن کے حوالے نہ کرنا اللہ تعالی نے مشقت

اور جفائشی کے ذریعے دنیا میں تمہارے لیے جوعزت وشرف اور راحت اور آخرت میں شہادت کا جوثواب مقدر کیا ہے اس کی طرف بڑھو۔اللّٰہ کی پناہ اور حمایت کے باوجو داگرتم ذلت پر راضی ہو گئے تو بڑے گھاٹے میں رہو گے۔دوسرے مسلمان الگ

تم كوبر الفاظ سے يادكريں مين جيسے ہى ميں حمله كروں تم بھى حمله آور ہوجاؤ۔''

مجامدین کے سامنے بدولولدانگیزتقریری ۔ 🧱

[🏶] مجموعها خبار فتح اندلس ص_يئون فح الطبيب ج_ام ص ١٠٤_

[🥸] فى الطيب مين يقرر كى قدر مختلف بتى بم نے سب سے قديم ماخذ كتاب الامام والسياس سے قل كى ب ح يام ١٠٠٠

دوسرے دن دریائے گواڈلیٹ کے کنارے مقابلہ ہوا۔ راڈ رک بڑی شان سے مقابلہ میں آیا۔ وہ خود فوج کے آ گے تخت رواں پر سوار تھا۔ سر پر چتر شاہی سامی آن اور جلو میں مسلح گارڈ اور انسانوں کا موجیس مارتا ہوا سمندرتھا۔میدان میں آنے کے ساتھ ہی اس نے حملہ کردیا۔مسلمان بھی مقابله میں آ گئے اور جنگ شروع ہوگئی۔ دونوں کی قوت میں کوئی تناسب ندتھا۔ ایک طرف ہرطرح کے اسلحہ ہے آ راستہ ایک لا کھ فوج تھی جس میں انہین بھر کے نامور بہا دراور جا گیردار تھے۔ ابنا ملک تھا' سامان رسد کی فراوانی تھی' ہرطرح کے ذرائع مہیا تھے' بادشاہ وفت خود کمان کرر ہاتھا۔ووسری طرف اینے ملک سے دور بارہ ہزار بردیمی تھے جن کے لیے اندلس بالکل اجنبی مقام تھا۔ ندان کے باس تر تی یافتة اسلحے تھا' نہسامان رسد کے ذرائع' لیکن معنوی اعتبار ہے دونوں میں بڑا فرق تھا۔ بارہ ہزار مسلمان ایک مقصد کے لیے متحد تھے اور ان کا ہر فر د جام شہادت کے لیے بے تاب تھا۔ اس کے برعکس اسپیدو ں میں پھوٹ تھی' گوراڈ رک کے ساتھ ایک لا کھفوج تھی' کیکن وہ شاہی خاندان سے نہ تھا' اس لیے اسپین کے اکثر شرفا و مما کداور خاندان شاہی کے افراداس کے خلاف تھے۔ان کا خیال تھا کہ عرب طریف بن ما لک کی طرح لوٹ مارکر کے نکل جائیں گے اوران کے ذریعہ انہیں راڈرک کے تسلط سے نجات مل جائے گی۔اس لیے انہوں نے راڈرک سے رہائی حاصل کرنے کے لیے اس موقع کو غنیمت سمجھااورعین میدان جنگ میں اندلس کے سابق گاتھ فرمانر داوٹیز اکے لڑکے جن کے ہاتھ میں مینه اورمیسره کی کمان تھی' پسیا ہو گئے۔ راڈ رک کی قوت کا مدارامرااور جا گیرداروں پرتھا۔اس لیےان کے الگ ہوجانے کے بعد اس نے نہایت فاش شکست کھائی 🏶 اورایسالا پیتہ ہوا کہ آج تک تاریخ اس کا انجام بتانے ہے قاصر ہے۔اس کا حلہ اور موز ہ دریا کے کنارے ملا۔اس سے قیاس ہوتا ہے کہ وہ ڈوب گیا۔گھوڑے کاسازمرضع تھا۔زین پریاقوت وز برجد جڑے تھے حلہ بھی بیش قیت جواہرات ہے مرضع تھا۔ شکست خوردہ اندلی بھاگ کر استجہ میں جمع ہوئے تھے۔اس لیے طارق وادی لکہ سے استجه پنجا۔ یہاں کے باشندوں نے فوج کے ساتھ مل کرنہایت بخت مقابلہ کیا۔ بہت ہے مسلمانوں کی قربانی کے بعد رمیم بھی سر ہوئی اوراستجہ والوں نے بھی شکست کھائی۔اب تک انسینی اس غلط فہی میں تتے کہ طریف کی طرح طارق بھی لوٹ مار کرواپس چلا جائے گا' لیکن اس کاعزم دیکھ کراور سلسل دو شکستوں نے وہ اس قدرخوفز دہ ہو گئے کہ کھلے میدانوں کوچھوڑ کر پہاڑی علاقوں میں چلے گئے ادرامرا اور تما کد کے پایی تحت طلیطلہ میں پناہ لی۔ کاؤنٹ جولین نے جو برابرطارق کے ساتھ تھااور ہرقتم کی مدد کرر ہاتھا' استجہ کےمعرکہ کے بعداس کومشورہ دیا کہاس وقت اندلسیوں کے دل پررعب چھایا ہوا ہے'

🏶 مجموعه اخبار فتح اندلس ص_٩ _ • او نفح الطيب ج_١٠ص١٢١_

کی اُسلال کے کہ وہ آئندہ کے متعلق آپس میں مشورہ کریں تمام انہیں زیر کرنے کا یہی موقع ہے۔ قبل اس کے کہ وہ آئندہ کے متعلق آپس میں مشورہ کریں تمام صوبوں میں فوجیس پھیلا دیجئے اور پاپی تخت پرآپ خود فوج کشی کیجئے۔ اس مشورہ کے ساتھ ہی اس نے اندلس کے جغرافیہ اور حالات سے باخراور معتمد علیہ رہنما بھی دیئے۔ پیمشورہ مفید تھا۔ اس لیے طارق نے فوراً قرطبۂ غرناطۂ مالقۂ تدمیر (مرسیہ) وغیرہ تمام اہم صوبوں میں الگ الگ فوجیس روانہ کیں جا

قرطبه يرقضه

پایتخت طلیطلہ کے بعد دوسرااہم صوبہ قرطبہ کا تفار اس کی مہم ولید کے ایک تجربہ کارغلام مغیث رومی کے سپر دہوئی قرطبہ کے قریب پہنچ کراس نے فوج کوترائی کی جھاڑی میں چھپادیا اور راہنماؤں کے آ گے تحقیقات کے لیے روان کیا۔ ایک چرواہے ہے معلوم ہوا کہ تمام شہر کے مما کد شہر چھوڑ کر طلیطلہ چلیے گئے ہیں۔صرف صوبہ دارشہریوں اور چندسوسپاہیوں کے ساتھ رہ گیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرطبہ کی شہر پناہ بڑی سنگین ومتحکم ہے۔ بیرحالات معلوم ہونے کے بعد مسلمان شب کی تاریکی میں قرطبہ کی طرف برعے اور شہر کے قریب دریا کوعبور کر کے نصیل تک پہنچ گئے۔ اتفاق سے بارش ہوگئی تھی موسم سر دتھا 'شہر پناہ کے محافظ کونوں میں بےخبر پڑے سورہے تھے مغیث نے گھوم پھر کرشہر پناہ کو دیکھا۔ کہیں سے کوئی راسته ندملا۔ ایک مقام پرایک روزن نظر آیا۔اس کے پاس ہی ایک او نیجا درخت تھا۔ چندمسلمان گر میں کی کمند بنا کر درخت کے سہارے شہریناہ کے اور پہننج گئے اوریٹیچا تر کرمجا فظوں کو آل کرے بھا ٹک کھول دیئے باہر فوج منتظر کھڑی تھی۔ وہ ریلا کر کے اندر داخل ہوگئی اور مسلمان سیدھے قصر حکومت کی طرف بوسے۔ حاکم شہر کے پاس کوئی بڑی قوت نتھی۔اس لیےاس نے محل چھوڑ کرشہر کے مغربی حصہ کے ایک کنیسہ میں بناہ لی۔ بیکنیسہ خودایک عگین قلعہ تھا۔مغیث نے قصر حکومت پر قبضہ کرنے کے بعد کنیسہ کا محاصرہ کرلیا۔ تین مہینے تک کامل محاصرہ قائم رہا' لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔مغیث نے وہ نہرجس کے ذ ربعہ سے قلعہ میں پانی جاتا تھا' بند کر دی۔اس ہے محصورین بوی مصیبت میں مبتلا ہو گئے ۔ پھر بھی سپر ڈالنے کے لیے آ مادہ نہ ہوئے کیکن حاکم شہرحالت کا اندازہ کر کے ایک شب کو تنہا نکل گیا۔مغیث کواس کی اطلاع ہوگئی۔اس نے تعاقب کیا۔ حاکم نے گھوڑ اسریٹ ڈال دیا' گرایک نالہ پھاندنے میں گھوڑ اگر کر ذخی ہوگیا' مغیث نے پہنچ کر گرفتار کرلیا۔اس کو گرفتار کرنے کے بعد مغیث نے اہل قلعہ کومجبور کر کے سپر ڈلوا دی اور قرطبہ پر کممل قبضہ ہو گیا۔قرطبہ کے صوبہ میں یہودیوں کی بڑی آبادی تھی۔ بیسب 🗱 مجموعها خبار فتح اندلس م_٩٠ و او نج الطبيب ج_1 م ١٢٢_ urdukutabkhanapk.blogspot.com والمعالمة المعادة المعا

عیسائیوں کے ساتھ دلی عنادر کھتے تھے۔مغیث نے ان کی ریشہ دوانیوں کے سد باب کے لیے یہودیوں کو جے سریریت

جمع كرك شهر طبه مين بسايا - 🗱

تدمير کی صلح

دوسرااہم صوبہ تدمیر (مرسیہ) تھا' جواپنے صوبہ دارتھیوڈ ومیر کی نبیت سے تدمیر کہلاتا تھا۔
تھیوڈ ومیراندلس کے صوبہ داروں میں سب میں ممتاز تا موراور بہادرتھا۔اس کا مرکز حکومت بروامتحکم اور
علین شہرتھا۔او پرمعلوم ہو چکا ہے کہ استجہ کے معرکہ کے بعد طارق نے ہرصوبہ میں الگ الگ فوجیں
مسلمانوں کی جانبی اسلامی فوج جب تدمیر پنچی تو تھیوڈ ومیر نے بڑی شجاعت سے اس کا مقابلہ کیا' لیکن
مسلمانوں کی جانبازی کے مقابلہ میں اس کی شجاعت کا منہ آسکی اور اس نے نہایت فاش تھکست کھائی۔
اس کی فوج کا بڑا حصہ برباد ہو گیا اور وہ بقیۃ السیف مختصر جماعت کو لے کر کے قلعہ میں چلا آیا اور
مسلمانوں سے اپنی کم زوری چھپانے کے لیے عورتوں کو فوجی لباس پہنا کر اسلمہ سے آراستد کر کے قلعہ کی
فصیل پر کھڑ اکر دیا۔ دور سے عورتوں اور مردوں میں کوئی امتیاز نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لیے مسلمان دھو کہ
میں آ کرصلے کے لیے تیارہ ہوگئے تھیوڈ ومیر بھی چاہتا تھا' چنانچہ وہ خود قاصد کے لباس میں گفتگو کے لیے
میں آکرصلے کے لیے تیارہ ہوگئے تھیوڈ ومیر بھی چاہتا تھا' چنانچہ وہ خود قاصد کے لباس میں گفتگو کے لیے
عورتوں اور لڑکوں کے علاوہ کوئی مصافی آ بادی نظر ندآئی۔اس وقت مسلمانوں کوشہر میں لے گیا یہاں ان کو
عورتوں اور لڑکوں کے علاوہ کوئی مصافی آ بادی نظر ندآئی۔اس وقت مسلمانوں کوشہر میں لے گیا یہاں ان کو
عورتوں اور لڑکوں کے علاوہ کوئی مصافی آ بادی نظر ندآئی۔اس وقت مسلمانوں کوشہر میں لے گیا یہاں ان کو

بإريخت طليطله برقبضه

او پرگزر چکا ہے کہ طلیطلہ پرخود طارق نے نوج کئی کی تھی۔ طلیطلہ گاتھ فرمانرواؤں کا پایہ تخت تھا۔ یہاں ان کا خزانہ ان کی دولت اور ان کے عجائب روزگار نواور کے ذخیرے تھے۔اس لیے مسلمانوں کارخ دیکھ کر جہاں تک اہل طلیطلہ ہے ہوسکا یہاں کی دولت اور ذخیرے دوسرے مقاموں پرنتقل کردیئے اور مسلمانوں کے پہنچنے ہے پہلے ہی شہر چھوڑ کر جہل شارات کی پشت پردوسرے شہر میں چلے گئے اور طارق جس وقت پہنچا شہر بالکل خالی ہو چکا تھا۔اس لیے جنگ کی نوبت نہیں آئی اور بغیر کشت وخون کے طلیطلہ پر قبضہ ہوگیا۔ طارق نے حسب معمول یہاں بھی یہودیوں کو لاکر بسایا اور مسلمانوں کی ایک چوکی بھی قائم کردی۔ گ

🐞 مجموعها خبار فتح الاندلس ص ۴ م او فتح الطبيب ج اول _ 🐞 مجموعه اخبار فتح اندلس ص ١٣ ١٣ و وفتح الطبيب ح-ا م ١٣٠٨ _ 😻 اخبار افتتاح اندلس ص م او فتح الطبيب ج-ا م ١٢٨٠ _



گاتھ فرمانرواؤں میں یہ دستورتھا کہ جوبادشاہ مرتاتھا'اس کے تاج پربادشاہ کانام'عمر'سنہ جلوس اور مدت حکومت لکھ کر محفوظ کر دیا جاتاتھا۔ مسلمانوں کے طلیطار میں واضلہ کے وقت اس قسم کے چوبیس تاج بیت الملوک میں محفوظ تھے۔ یہ سب مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔ # ابن قبیمہ کا بیان ہے کہ اندلس آئے کے بعد خودموئ بن تصیر نے طلیطار کوفتح کیا' لیکن اور سب مؤرخین اس کے خلاف ہیں۔

مدیبنت**ۃ المما کدہ** طلیطلہ کی حفاظت کا نظام کرنے کے بعد طارق اہل طلیطلہ کی تلاش میں روانہ ہوا اور وادی

الحجاره کو طے کر کے جبل الشارات کے اس پار مدینۃ المائدہ پہنچا۔ 🤁 یہاں اس کوایک میز 🌣 جو حضرت سلیمان عَلَیْتِلاً کی طرف منسوب تھا' ملا۔ بیر بیزخالص سونے کا اورا تنابروا تھا کہ ۳۶۵ پائے تھے

اورز برجد'یا قوت وغیرہ بیش قیت موتیوں سے مرضع تھا۔ موسیٰ بن نصیر کا ورودا ندلس

🗱 كتاب الإمامه والسياسيدج ١٦٠ ص ٢١ ب

﴿ عَ بِی کَمَابُوں مِیں مدینۃ المائدہ کا نام ہے لیکن اندلس کے پرانے اور نئے جغرافیہ میں کہیں اس نام کے شہراوراس کے محل وقوع کا پینے نہیں چلنا۔ اس لیے ایک خیال ہیہے کداس نام کا کوئی شہر بی ندتھا ' بلکہ میہ میز طلیطلہ کے گرجے میں تھا۔ یہاں کے باشندوں نے دوسرے فیتی ذخائر کے ساتھ اسے بھی دوسرے مقام پر نتقل کردیا جا ہا گروہ راستہ ہی

ھا۔ یبان سے باسلوں نے دوسرے ہی و حامر سے سیا تھا اسے می دوسرے مقام پر اس مردینا چاہا مروہ واستہ ہی میں تھے کہ مسلمانوں نے چھین لیا اور اس مقام کا نام مدینة المائدہ یعنی میز کا شہر رکھ دیا۔ مولوی عنایت اللہ صاحب وہلوی نے مختلف بیانوں کی روشی میں مدینة المائدہ کے دومحل وقوع متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک طلیطا۔ سے سو

سواسوئیل کی مسافت پروادی المجارہ کے آ گئے جبل شارات کے اس پار۔ دوسرے جبل شارات نے اس طرف قلعدالنہر کے قریب طلیطلہ سے بچپن میل کے فاصلہ پر۔ جغرافیہ اندلس مرتبہ مولوی عنایت الله صاحب دہلوی ص ۲۵،۸۔

اندس میزی تاریخ کے بارے بیں دو بیانات ہیں۔ ایک بید کداس کو حضرت سلیمان طائیٹا ہے کوئی تعلق نہیں بلکہ اندلس کے قدیم حکم رانوں کے زمانہ میں بدرستور تھا کہ جوصاحب ثروت مرتا تھا دہ اپنے متروکہ بیس کنیسہ کے لیے بھی وصیت کر جاتا تھا۔ اس سے جو دولت جمع ہوتی تھی اس سے کنیسہ کیلئے سوتا چاندی کی کرسیاں میزاوراس میں قربان گاہ چیزیں بنوائی جاتی تھی اور فذہبی مراہم کے موقعوں پران پر انجیل مقدس کھی جاتی تھی اور فذہبی مراہم کے موقعوں پران پر انجیل مقدس کھی جاتی تھی اور فذہبی تجواروں ہیں قربان گاہ کیا تھا۔ (تمج الطیب کی آر اکثر کے کام میں آتی تھی۔ بیروزاس میں اس میز کے متعلق بیردایت تھی کہ وہ بیت المقدس میں حضرت سلیمان کے معبد میں تھا۔ ارد مانے جب بیت المقدس کولوٹا اس وقت بیرمیز بیت المقدس سے بورپ آیا پھر کی طرح عیسائیوں کے ہاتھ میں آئر کراندلس بہنجا۔



اوپر بیمعلوم ہو چکا ہے کہ وادی لکہ کے معرکہ سے پہلے طارق نے مویٰ بن نصیر کو اسپینوں کی پورش کی اطلاع دے کرامداد طلب کی تھی۔اس کی اطلاع کے الفاظ یہ نتھ کہ' اپنینی ہر طرف سے امنڈ آئے ہیں اور جھے میں ان کے مقابلے کی طاقت نہیں ہے''۔اس اطلاع پرمویٰ نے فورا پانچ ہزار فوج بھی دی تھی' لیکن معرکہ کی اہمیت کے خیال سے یہ بھی لکھ دیا تھا کہ میں عنظریب پہنچتا ہوں۔ میرے بغیر آئے ہوئے آگے بڑھنے کا قصد نہ کرنا۔ ﷺ لیکن حالات ایسے ہوگئے تھے کہ طارق اس تھم کی تھیل نہ کرسکا۔

اس تحریر کے تھوڑ ہے ہی دنوں بعد موئی روانہ ہو گیا تھا اور طلیطلہ کی فتح کے بعد رمضان ۹۳ ھ میں وہ اندلس پہنچا۔ یہاں کا دُنٹ جولین کے آ دمی راہنمائی کے لیے موجود تھے ۔موئی اپنے کا رنا ہے وکھانے کے لیے نیا میدان چاہتا تھا۔ اس لیے رہنماؤں کے مشورے سے طارق کے مفتوحہ علاقہ کو چھوڑ کرصوبہ شذونہ کو عور کرتا ہواقر مونہ کی طرف بڑھا۔

قرمونه يرقضه

سیاستخکام اورمعنبوطی کے لحاظ سے اندلس بھر میں ممتاز شہرتھا اور اس کا فتح کرنا بہت دشوار تھا۔
کاؤنٹ جولین کے راہنماؤں نے بیتذبیر کی کہ انہوں نے قرمونہ جاکر اپنے کو شکست خوردہ اسپینی
ظاہر کیا۔اہل قرمونہ نے انہیں پناہ دی۔انہوں نے رات کوشہر پناہ کے بھا ٹک کھول دیئے۔موئی بن
نصیر فتظر ہی تھا' وہ بھا نک کھلتے ہی مع فوج کے شہر میں داخل ہو گیا اور بغیر کشت وخون کے قرمونہ پر
قضہ ہوگیا۔ ﷺ

اشبيليه كى فتح

قرمونہ کی فتح کے بعدصوبہ اشبیلیہ کارخ کیا۔اس کا دارالسلطنت اشبیلیہ برواقدیم اور تاریخی شہرتھا۔گاتھ خاندان سے پہلے مدتوں دارالسلطنت رہ چکا تھا' اور یہاں بہت ہے آ ٹارقدیمہ اور پرانی شاندار تمارتیں تھیں۔اسپین کے ندہبی پیشوا اور علامیبیں رہتے تھے۔اس لیے اسے ندہبی مرکزیت بھی حاصل تھی۔مویٰ نے ایک مہینہ محاصرہ کے بعداسے فتح کیا۔

مارده كامعر كهاوراس كى تسخير

🗱 بكتاب الإمامه والسياسه ج-٢ مص-٢٠ ونفخ الطبيب ج اول _

[🅸] تفح الطيب ج_ائص ١٣٦_



اشبیلیہ سے صوبہ بطلیوس پہنچ اوراس کے تاریخی شہر ماردہ کا محاصرہ کیا۔ یہ اپنی قدامت اور عظمت وشان کے لحاظ سے اندلس کا پالیتخت رہ عظمت وشان کے لحاظ سے اندلس کا پالیتخت رہ چکا تھا۔ اس لیے یہال بھی بکشرت قدیم آٹار' محلات اور بڑے کئیسے اور بل تھے شہر کے گردنہایت عظین شہر پناہتھی۔

اہل ماردہ ہوئے ہادراور جنگ آ زما تھے۔انہوں نے شہر سے نکل کر ہوئی شجاعت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ کئی خونر بیز معر کے ہوئے جن میں مسلمانوں کو ہونا نقصان پہنچا اور ماردہ والوں نے انہیں آگے نہ ہوئے دیا۔ یہ لوگ روزانہ شہر سے نکل کرلڑتے تھے اورشام کو واپس چلے جاتے تھے۔ایک شہر کومسلمانوں نے تھوڑی کی فوج کمین گاہوں میں چھپا دی صبح کوجیسے ہی اہل ماردہ نکلے اور مقابلہ شروع ہوا وفعۃ کمین گاہوں کی فوج نکل کر ٹوٹ پڑی۔اہل ماردہ اس نا گہائی حملہ کی تاب نہ لا سکے۔ ان کی بڑی تعدادتل ہوئی اوروہ بسپا ہو کرشہر میں داخل ہوگئے۔اس کے بعدوہ باہر نہ نکلے اور قلعہ بند ہو کر لڑنا شروع کیا۔اہل ماردہ قلعہ کے اندر تھے۔اس لیے مسلمانوں کا زور نہ چلیا تھا۔ آخر میں موک نے دبا یہ بنوایا اوراس کی آ ڈ لے کرفسیل تک پہنچ گئے اور ایک برج کے نیچ دیوار تو ڈنا شروع کی لیکن وہ اتنی علین تھی کہ سارے قلعہ شکن آلات بے کار ہوگئے۔ای دوران میں اہل ماردہ نے دفعۃ تملہ کر وہا۔میلیان بالکل عافل شے۔اس لیے وہ پورا جواب نہ دے سکے اوران کی ہڑی تعدادکام آئی۔اس واقعہ کی یادگار میں اس برج کا نام ہی برج شہدا ہوگیا۔

اس معرکہ میں مسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچا، مگران کی ہمت بیت نہ ہوئی اور موی نے اہل ماردہ کوسلح کا پیغام دیا۔ وہ بھی مدافعت کرتے کرتے تھک چھے تھے اسے ننیمت مجھ کر قبول کر لیا اور مصالحت کے بعد شہر کے بھا ٹک کھول دیئے اور شوال ۹۴ ھ میں موئی مصالحانہ ماردہ میں واخل ہوگیا۔ اس مصالحت کی روسے شہر کے باہر کے معرکہ میں جس قدراہل ماردہ مارے گئے یا جوجلیقیہ بھاگ گئے تھے ان سب کا مال اور شہر کے کنیوں کی کل دولت اور زیورات مسلمانوں کو ملے۔

اشبيليه كي بغاوت

ماردہ کی مہم میں مشغولیت کے زمانہ میں اہل اشبیلیہ باغی ہوگئے اور باجدا درلبلہ کے باشندوں کے ساتھ مل کر اس مسلمان شہید کر ڈالے۔ باغی بھاگ کر ماردہ پنچے۔مویٰ نے فورا اپنے لڑکے عبدالعزیز کواشبیلیہ روانہ کیا۔اشبیلیہ کے دوبارہ قبضہ کرکے باغیوں کوتل کیا۔اشبیلیہ کے بعد

🆚 مجموعة اخبار فتح اندلس م_٢١ تا ١٨ وفق الطيب ج_١ ص٢٦ ١٢٤]

الفَاسُلُونُ اللهُ اللهِ اللهُ ا

لبله فتح کیا۔اس سے اندلسیوں پر بری دھاک بیٹھ گئ۔

طارق اورموسیٰ کی ملا قات اورشالی اندنس کی فتو حات

ماردہ فتح کرنے کے بعدموی طلیطلدروانہ ہوگیا۔ دوسری طرف سے طارق آ رہا تھا۔اس نے آ گے بڑھ کرکوہ طلیمر ہ میں موٹ کا استقبال کیا۔موٹی طارق کی تھم عدولی پراس سے برہم تھا۔ 🗱 کیکن پیرمعمولی تنبیه پرراضی ہوگیا۔ اصطلح مع طارق و اظھر الرضاعنه. 🗱 اوراس کے ساتھ طلیطارجا کرمال غنیمت کا جائزہ لیا۔ ابن قتیہ کے بیان کے مطابق طلیطار کی فتح میں اتناسونا چاندی اور مختلف قتم کا دوسرا سازوسامان ملاتھا کدان کا شارنہیں کیا جاسکتا۔ای میں شاہان گاتھ کے تاج بھی تھے۔ 🤼 طلیطلہ پہنچنے کے بعدمویٰ نے اندلس کے ہاتی حصوں پر فوج کشی کے انتظامات کیے اور طارق کو مقدمة انجیش کے طور پرشالی اسپین کے ست آ گے روانہ کر دیا اور خودان کے بیچھے چیاے تاریخوں میں موک کے طلیطلہ پہنچنے تک کے واقعات سلسلہ وار ہیں کیکن اس کے بعد تفصیل وٹر تیب نہیں قائم رہتی۔ بہرحال دونوں سپدسالار طلیطلہ ہے آ گے پیچھے روانہ ہوئے اور طلیطلہ سے سرتو سہ تک کا علاقہ فتح کر ڈ الا ۔مقری کا بیان ہے کہ اندلسیوں برمسلمانوں کی اتنی ہیبت جھائی ہوئی تھی کہ ان کوکوئی رو کنے والا نہ تھا۔طارق جدھررخ کرتا تھا' فتح وکا مرانی ہمرکاب چلتی تھی۔اندی خودپیش قدمی کر کے مصالحت کرتے تھے۔وہ آ گے آ گے فتح کر تاجا تا تھا اور موٹ پیچھیے پیچھے کے ناموں اور معاہدوں کی تصدیق کرتا جا تا تھا۔ 🗱 شال مشرقی اندلس کی فتح

سرقوسہ فنتح کرنے کے بعدمسلمان ثالی اندلس میں پھیل گئے اور بحرمتوسط کےساحل پر برشلونہ فتح كرتے موئ فرانس كى سرحدوريائے روڈ نهتك بينج كئے اورار بونه (NARBONNE) حصن ا بیون (اوی لون)اورحصن لوژون (LYONS) فتح کیے۔

اہل فرائس سے مقابلہ

ا پین کے انجام نے اہل فرانس کو چونکا دیا تھا۔ اس لیے حدود فرانس 🤃 میں مسلمانوں کی

🗱 اوپر گذر چکاہے کہ دادی لکہ کے معرکہ کے بعد طارق نے موکٰ سے مدد طلب کی تھی۔اس نے یائج ہزار فوج بھیج کر لكود يا تفاكد مرسدة ع بغيرة كيند برهنا ليكن حالات ايس مص كمارق اس علم كالغيل ندرسكا تفار

数 き الطبيب ج _1 ص ١٣٨ - * な アリール は カード والسياسد ج - 1 م 1 トー

🥸 عربی تاریخوں میں ارض الکبیراورا فرنجہ کا لفظ ہے جس ہے مراد جبل 🧱 مح الطيب ج-1 ص ١١٨. البرانس کے اس یار کے تمام پور پین ملک ہیں کمیکن اس موقع پر اس ہے مراداندلس سے ملا ہوافر انس کا علاقہ ہے۔



پیش قدی سے ان میں بڑی ہے چینی پھیل گئی اور بادشاہ قارلہ اللہ ایک لشکر جرار کے ساتھ مسلمانوں کو روکنے کے لیے بڑھا۔ مسلمان اس وقت حصن لوؤون تک پہنچ چکے تھے کیکن ان کے پاس کوئی بڑی قوت نہ تھی۔ اس لیے قارلہ کی فوجوں کی کثر ت کا حال من کروہ ار بوندلوث گئے اور اس کے قریب ہی ایک پہاڑ برخیمہ زن ہوئے۔ ابھی وہ ار بونہ میں واغل نہ ہوئے تھے کہ قارلہ دفعۃ پہنچ گیا۔ مسلمانوں کو اس کی نقل وحرکت کی خبر نہ تھی اور انہیں اس جملہ کا خیال بھی نہ تھا 'تا ہم انہوں نے مقابلہ کیا 'لیکن پہلے اس کی نقل وحرکت کی خبر نہ تھی اور ازبونہ میں سے تیار نہ تھے' اس لیے بہت سے مسلمان شہید ہوئے اور کی چھڑ تے نکل گئے اور اربونہ میں داغل ہو کہ قارلہ کو کا میا بی نہ حوالی ہوگہ قائی کے دوران میں اس کے بہت سے آدمی ضائع ہوئے۔ مسلمانوں کی مدور آجانے کا بھی خطرہ تھا' اس لیے چند دنوں کے بعد محاصرہ اٹھا کر لوٹ گیا اور وادی روڈ نہ میں قلعہ و چھاؤتیاں قائم کر خطرہ تھا' اس لیے چند دنوں کے بعد محاصرہ اٹھا کر لوٹ گیا اور وادی روڈ نہ میں قلعہ و چھاؤتیاں قائم کر کو جھیں متعین کردیں کہ مسلمان فرانس کی صدود کی طرف نہ بیر چندیں۔

مغربی صوبوں کی فتو حات

شالی اندلس کوفتح کرنے کے بعد موی خلیج بشکنس کے کنارے کنارے شال مغربی صوبوں بشکنس کے کنارے کنارے شال مغربی صوبوں بشکنس استورنس اور جلیقیہ کی طرف بڑھا۔ یہ پوراعلاقہ پہاڑی تفا۔اس کی تفصیل نہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان صوبوں میں اس نے کون کون سے مقام فتح کیے۔ابن تنییہ کے بیان سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ بشکنس میں بڑے خوزیز معرکے ہوئے اوران سب میں مسلمانوں کوفتح وکا میابی ہوئی۔

استورنس اورجلیقیہ کے بعض حصے بھی فتح ہوئے۔ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ جلیقیہ والوں نے آگے بڑھ کراطاعت قبول کر لی تھی۔ بہرحال اس فوج کشی میں پورا شال مغربی علاقہ مطیع ہو گیا اور سب نے جزیہ دے کراطاعت قبول کرلی۔

موسیٰ کی واپسی

پ یے نالباً چارلس ماٹل کی تعریب ہے اس لیے کہ اس زمانہ میں یہی فرانس کے تخت پرتھا، لیکن عام تاریخوں کے بیان کے مطابق چاراں ہوا۔ اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بیان کے مطابق ہوا۔ اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بہت پہلے طارق ہی ہے ہوا۔ ریجی ممکن ہے کہ قارلہ فرانس کی جو بی سرحد پر چارلس ماٹل کا کوئی صوبہ داریا حاکم رہا ہوئ بہر حال اتنا بیتنی ہے کہ مسلمان فرانس کے حدود میں سب سے پہلے ای زمانہ میں داخل ہوئے۔

🕸 كتاب الامامته والسياستدخ ٢٠ ص ١٢ ١٥٠ _

urdukutabkhanapk.blogspot.com والمعالمة المعالمة المعالم المعالمة المعالمة المعالمة المعالمة المعالمة المعالمة المعالمة

کیکن بھی اندلس کے مغربی صوبے باتی ہے اس لیے وہ واپس نہ ہوااوران صوبوں کی مہم میں مشغول ہو عمیا۔ اس دوران میں دوسرا تھم پہنچا' چنانچہ اس مہم سے فراغت کے بعد ۹۲ ھے میں وہ اسپنے لڑکے عبدالعزیز کواندلس میں اینانا ئے بنا کرشام گیا۔

مال غنيمت كي فراواني

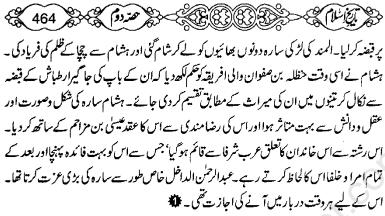
اندلس دولت وٹروت کا خزانہ تھا۔ مؤرضین کا بیان ہے کہ سارے ملک میں سونے چا ندی کے دریا ہے تھے۔ اس لیے سلمانوں کو یہاں سے بیشار مال غنیمت حاصل ہوا۔ موئ نے ولید کواندلس کی فقو حات کی کثر ت اور مال غنیمت کی فراوائی کی اطلاع دی تھی کہ امیر المؤمنین یہ فقر نہیں بلکہ حشر ہے۔ ﷺ سونے چا ندی اور جواہرات کا تو کوئی شار ہی نہ تھا۔ نقتہ کے علاوہ بہت سے بجائب روزگار نوادر ہاتھ آئے تھے۔ ان میں سب سے معمولی ایک فرش تھا' جوسونے چا ندی کے تاروں سے بناہوا اور یا توت وز برجداور دوسرے قیتی جواہرات اور ہیش قیت موتوں سے مرصع تھا۔ دوسرے نوادر کے اور یا توت وز برجداور دوسرے قیتی جواہرات اور ہیش قیت موتوں سے مرصع تھا۔ دوسرے نوادر کے مقالمہ میں بیا تنا کم حیثیت تھا کہ مسلمانوں کی نگاہ میں اس کی کوئی وقعت نہتھی۔ موئی جس وقت اندلس مقالمہ میں برار لونڈی غلام' گاتھ فر مانرواؤں کے چوہیں تاج' ما کدہ سلیمانی' سے نکلا ہے اس کے ساتھ تمیں ہزار لونڈی غلام' گاتھ فر مانرواؤں کے چوہیں تاج' ما کدہ سلیمانی' سونے چا ندی کے ظروف نہوا ہوات کے ذخیرے اور بے شار بجائب ونوادر تھے۔ گ

شاہی خاندان کےساتھ حسن سلوک

اندلس کی فتح کے بعد مسلمانوں نے خاندان شاہی کے ساتھ بڑا شریفانہ سلوک کیا۔ اندلس کے مختلف صوبوں میں آخری گاتھ فرمانرواوٹیزا کی جا گیریں تھیں' جواندلس کے انقلاب میں اس کے کوخنف صوبوں میں آخری گاتھ فرمانرواوٹیزا کی جا گیریں تھیں۔ انہوں نے طارق سے واگزاری کی درخواست کی۔ اس نے موئی سے سفارش کی۔ موئی نے سفارش خط دے کرائیس ولید کے پاس شام بھیج دیا۔ ولید نے ان کی بڑی عزت وقو قیر کی۔ انہیں آ داب شاہی سے مشکل کر دیا اور جا گیروں کی واگزاری کا تھم لکھ کراندلس واپس کر دیا' اور سب کی جا گیریں ان کو واپس مل گئیں اور انہوں نے واگزاری کا تھم لکھ کراندلس واپس کر دیا' ورسب کی جا گیریں ان کو واپس مل گئیں اور انہوں نے اشبیلیۂ قرطبداور طلیطلہ میں جہاں میں جا گیریں تھیں' قیام کیا۔ بعد کے خلفا بھی اس کا لحاظ کرتے تھے۔ اشبیلیۂ قرطبداور طلیطلہ میں جہاں میں جا گیریں تھیں' قیام کیا۔ بعد کے خلفا بھی اس کا لحاظ کرتے تھے۔ بھام کے زمانے میں المند کی موت کے بعد اس کے بھائی ارطباش نے اپنے نابالغ بھیجوں کی جا گیر بھام کے زمانے میں المند کی موت کے بعد اس کے بھائی ارطباش نے اپنے نابالغ بھیجوں کی جا گیر

[🎁] كتاب الاماميد والسياسين ٢٠٠٥ ص ٢١٠٠ و فقح الطيب ج ١٠٠٠ ص ١٣٩ -

[🦚] مال غنيمت كي تفصيل مقرى ابن قنيه اورابن اثيروغيره سب نے كھى ہے۔



مسلمه بن عبد الملك اورعباس بن وليدكي فتوحات شام

مسلمانوں کی سب سے بڑی جریف قسطنطنیہ کی حکومت تھی ۔ خصوصاً شام کی سرحد جہاں جزیرہ کردستان ارمنستان اور ایشیائے کو چک کی سرحدیں ملتی تھیں۔ دونوں کا نہایت اہم محاذ تھا۔ امیر معاویہ رفیانی نے اسپے زمانے بیس اس کی حفاظت کا بڑا اہتمام کیا تھا۔ ان کے بعد اندرونی انقلابات کی وجہ سے بیا نظام قائم ندرہ سکا۔ اس کا بتیجہ یہ ہوا کہ عبدالملک کے زمانہ میں قیصر نے مصیصہ پر جملہ کر دیا اور عبدالملک کورو پید دے کراس سے مصالحت کرنی پڑی۔ اس لیے ولید نے پھر یہاں مستقل مورچ قائم کر کے اپنے بھائی مسلمہ اور لڑکے عباس کواس کی حفاظت پر متعین کیا۔ انہوں نے اس علاقہ کے بہت سے مقامات جو جنگی نقط نظر سے اہم سے فتح کیے۔ کم ھیں مسلمہ نے اس علاقہ کے بہت سے مقامات جو جنگی نقط نظر سے اہم سے فتح کیے۔ کم ھیں مسلمہ نے مصیصہ کے علاقہ بیں حصن بولق مصن اخرم اور حصن بولس فتح کیے۔ پیا پھر ۸۸۸ھ میں مسلمہ اور عباس مصیصہ کے علاقہ بیں حصن بولق کی طوانہ کے قریب رومیوں کا مقابلہ ہوا۔ پہلے معرکہ میں مسلمہ اور کئی تی پھر عباس کی ہمت واستقلال نے رومیوں کو پیپا کر دیا اور وہ طوانہ میں قلعہ بند ہو گئے ۔ عباس نے بحاصرہ کر کے طوانہ فتح کر لیا۔ پیا

۸۹ھ میں مسلمہ نے حصن عموریہ اور نواح آ ذربائیجان کے بعض شہراور عباس نے ارو بحد فتح کیے۔۹۰ھ میں مسلمہ نے سوریہ کے پانچ قلع فتح کیے اور عباس ارمنی علاقہ میں ارزن تک بڑھتے چلے گئے اور باب کے گئی اہم مقام فتح کئے۔۹۳ھ میں عباس نے طرسوس اور۹۳ھ میں انطا کیہ فتح کیا۔ یہ دونوں مقام سرحد شام کے اہم مور نچے تھے۔ طرسوس ایشیائے کو چک کی سمت بحروم کے ساحل پر

[🀞] نُحُ الطيب ج_ا من ١٢٥ ١٢٥ 🍇 اين خلدون ج٣ من 24 ـ

[🕸] این اثیرج ۴۰ ص۲۰۳۰

urdukutabkhanapk blogspot com لي المالية الم

ہے۔ ۹۵ھ میں مسلمہ نے ایک ادر قلعہ فتح کیا۔ اللہ بھر روم کے جزائر پر حملہ اور فتو حات

ا جروم کے ساحل پرخصوصاً شالی افریقه میں مسلمانوں کے اتنے مقبوضات تھے کہ بغیر بحری

استحکامات کے ان کی حفاظت نہ ہو علی تھی۔ شالی افریقہ کے بربریوں کی اکثر بغاوتوں میں بحروم کے جزائر کے باشندوں کا بھی ہاتھ ہوتا تھا۔ اس لیے ولید کے زمانے میں ادھر توجہ ہوئی اور ۸۸ھ میں

جزيره ميورقد اورمنورقد فتح بوئ_ 🕸

اندکس کی فوج تھی کے سلسلے میں ۹۲ ہے میں موئی بن نصیر نے ایک فوج جزیرہ سردانید (سارڈینیا)

ہجیجی۔ یہ جزیرہ صقلیہ کے بعد بحروم کے تمام جزائر میں نہایت سرسبز وشاداب و دلت منداور رقبہ میں

نہایت وسیع تھا۔ اندکس جیسے وسیع ملک کا انجام دیکھنے کے بعد یہاں کے باشندوں میں مقابلہ کی ہمت

نہ تھی۔ اس لیے انہوں نے کوئی مزاحمت نہ کی البتہ اپنی کل دولت سمیٹ کر محفوظ کر دی۔ طلائی اور نقر کی

سامانوں کو جمع کر کے بندرگاہ کے پایاب حصہ میں ڈیو دیا اور نقذ ایک بڑے کلیسا کی دوہری حجیت کے

درمیان چھپا دیا۔ اتفاق سے ایک مسلمان اس بندرگاہ میں نہا رہا تھا۔ اس کے پاؤں میں کوئی چیز گئی۔

نکال کردیکھا تو وہ چاندی کا برتن تھا۔ اس کے بعد اس نے اور تلاش کیا تو کل سامان نکل آیا۔ اس طریقہ

سے کلیسا کی نقذ دولت کا بھی اتفاقی طور سے پینہ چل گیا۔ پی بیتمام دولت لے کرمسلمان لوٹ گئے۔

اس نمانہ میں بحروم کے سب سے بڑے جزیرہ سسلی برحملہ ہوا۔ پی

متفرق فتوحات

ندکورہ بالا اہم فتوحات کےعلاوہ شالی افریقہ وغیرہ میں بھی متفرق فتوحات ہوئیں' لیکن وہ چندال لائق ذکرنہیں _

ملك كى اندرونى حالت

ولید کے پورے دور میں ملک میں کامل امن وامان رہااور کی قتم کا اندرونی خلفشار نہیں ہوا۔ ایک آ دھ خوارج ضرورا مٹھے کیکن معمولی سرزنش کے بعد خاموش ہوگئے ۔

.....

🗱 دول الاسلام ذہبی ج۔ائص ۴۵۔

🗱 المونس ص ۳۳_

🏶 يفوّوات ابن اثير كفتلف سنول مين بين _ 🍪 ابن اثيرن _م، م ١٢١٧_

حجاج کی وفات

۹۹۳ هیں تجانی بن یوسف کا انتقال ہوگیا۔ وہ اموی حکومت کا قوت بازوتھا۔ اس کے دوبارہ قیام واستحکام میں تجانی کی کوششوں کا بڑا دخل ہے۔ اس نے تمام مخالف قو توں کا خاتمہ اور عراق کو جو بن امریکی نخالفت میں سب سے آ گے تھا' قابو میں کیا۔ گووہ بڑا ظالم اور سخت گیرتھا اس نے ہزاروں ہے گناہ تکوار کے گھاٹ اتارد کے ' لیکن اس میں بعض خصوصیات بھی تھیں۔ بڑافضیج و بلیغ مقررتھا۔ اس کی بعض تقریریں عربی بلاغت کا بہترین نمونہ ہیں۔ قرآن کا بہت اچھا قاری تھا۔ کلام اللہ پرسب سے پہلے اس نے اعراب لگوائے بلک سندھ کی فتح بھی اس کی یادگار ہے، گواس کا فاتح محمد بن قاسم ہے' لیکن تجاج بی نے اعراب لگوائے بلک سندھ کی فتح در تھیقت نے اس اس کے سندھ کی فتح در تھیقت نے اس کی قویم کا مدد کرتا رہا۔ اس لیے سندھ کی فتح در تھیقت کے اس کی قویم کا نتیجہ ہے۔

وليدكي وفات

جمادی الآخر ۹۱ هے میں ولید کا انقال ہوا۔حضرت عمر بن عبدالعزیز عمین اللہ نے نماز جنازہ بڑھائی اور باب صغیر کے باہر دفن کیا گیا۔انقال کے وقت باختلاف روایت ۳۲ سے ۳۶ سال تک عمر تھی۔ مدت خلافت نوسال چند مہینے۔

اولاد

وفات کے بعداس نے انیس اولا دنرینہ چھوڑیں۔ بعض کے نام یہ ہیں۔سلیمان محمد عباس عمر' بشر ُروح' خالد ُتمام' مبشر' حرب' یزید عبدالرحنٰ ابراہیم' یکیٰ 'ابوعبیدہ' مسر دراورصد قد۔

وليدى عهد بريتصره

ولید کا دورفتوحات کی کثرت ٔ دولت کی فرادانی ٔ امن ورفاہیت کی ارزانی اور دوسری ملکی اور تمد نی ترقیوں کے لحاظ سے بنی امید کاعہد زریں ہے۔

فتوحات يرتبصره

雄 فهرست ابن نديم ص- ۲ وما بعدا بن خلكان تذكره تجاح بن يوسف _

سے اس کوسلب آزادی ہے تعبیر کیا جائے گا۔ ولیدی دور کی فتوحات کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے زمانہ میں جو جو ملک فتح ہوئے ان کی کایا پلٹ گئی اور وہ دفعۂ پستی کی جانب سے ابھر کر بلندسطح پر آگئے۔ اس کے عہد کا سب سے بڑا کارنامہ اندلس کی فتح ہے۔ایک یورپین مؤرخ کی زبان سے مسلمانوں کے داخلہ سے پہلے اندلس کی پستی اور تاریکی کا بیرحال تھا:

اسپین کی عام حالت

''اواخرصدی ہفتم اور اوائل صدی ہشتم کی تاریخ اسپین غیر معمولی طور پر ظلمات کے دھند لکے میں پینسی ہوئی ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ اس میں سیاسی اور تدنی مصائب ملک بھر بر برٹے ہوئے تھے۔'' ﷺ

حكومت كي حالت

''آ ٹھویں صدی کے شروع میں سلطنت وزیگا تھ بظاہرز وروں پرتھی اور نہایت مرفہ الحال مگر اس کی اصلی اور واقعی کمزوری اہالیان کلیسا کی شان اور در بارشاہی کے تکلفات اور رعب میں چھپی ہوئی تھی۔ جنہوں نے اس سلطنت کے مصائب اور زیاد تیوں پر بے بودسانقاب ڈال رکھا تھا۔

خواہشات نفسانی کے غلام ہادشاہان وزیگا تھ میں سے اپنے اجداد کی خوبیاں بالکل ختم ہو پی تھی سے اپنے اجداد کی خوبیاں بالکل ختم ہو پی تھی سے ریکارڈ اور ویمیا کے جانشین ایسے کمز ورگمر طالم تھے کہ ان پر لفظ بادشاہ کا اطلاق متنازعہ فیدامر ہے۔ ان کی نفسیات نے ندرسوم مہمال نوازی کو قائم رکھا' نہ حقوق ووی کو گوظ نذا پنی خواہشات نفسانی کو پورا کرنے میں میں وسال کی برواہ کی'۔ ﷺ

در بارشاہی میں تغیش کا دور

''تمام در بارشاہی ایک ہی حمام میں تھے' عیش دنشاط وشہوت رانی کا زورتھا۔کلیسا کی نہایت مقدس روایات کی خلاف ورزی تو ہوتی تھی' غضب تو بیہ ہے کہ تعدا داز واج اور کنیزوں کا رکھنا بھی جائز قرار دے دیا گیا تھا۔ ویندارلوگ ان عیش کے بندوں کی

[🐞] اخبارالاندلس اليس في _اسكافح اول ص ٢٠٠٣ ترجمه مولوي ظيل الرحمن صاحب _

[🗱] اخباراندلس اليس في راسكات ج- اص ٢٠١٦ ترجمه مولوي فليل الرحمن صاحب



زیاد تیوں سے ننگ آ گئے تھے۔ نہان خرابا تیوں سے گرجاؤں کی قربان گاہیں محفوظ تھیں' نہا قبال گناہ کے منبز''۔ ﷺ مذہبی پیشوا وُس کی حالت

''بادشاہ کو منہمک منہیات و کھ کرچھوٹے بڑے تمام پادری انہی خرابیوں میں پڑے ہوئے سے۔ اسقف کے کل میں ہرروز فساد وعناد کے تماشے نظر آتے تھے۔ اور ہررات کو شوروشغب کی آوازیں وہاں سے بلندہوتی تھیں عوام الناس پہلے ہی کہاں کے معصوم تھے۔ اس کیفیت کود کھ کراور بھی خراب ہوتے چلے جاتے تھے۔ پادریوں اور مقتدایان مذہبی کے گھروں کی شرامیں ضرب المثل بھی خراب ہوتے مطلب جاتے تھے۔ پادریوں اور مقتدایان مذہبی کے گھروں کی شرامیں ضرب المثل تھیں۔ ان کے مکان نہ تھے پری خانے تھے۔ اگر حسن و جمال کہیں ماتا تو بہیں پادریوں کا اصلی فرض تھا تو یہ کہوہ استے آپ کو ایک ہم مجسم ہستی کے نائب ہو کر فیاضی اور ایثان نفسی دکھا کیں' مگروہ استے گر بھوئے تھے کہ سازش کنندہ اور معاملات سیاست میں دخل دینے والا فرقہ بن گئے تھے۔ امرا واراکین ہوئے تھے کہ سازش کنندہ اور معاملات سیاست میں دخل دینے والا فرقہ بن گئے تھے۔ امرا واراکین سلطنت ان کے سپر دکر دیا تھا' اور خود بطریق مداہت عابدوں کا نمونہ بن گئے تھے' اگران کی خاگی سلطنت ان کے سپر دکر دیا تھا' اور خود بطریق مداہت عابدوں کا نمونہ بن گئے تھے' اگران کی خاگی زندگی کود یکھا جاتا تو کیا یا دری اور کیا امراعیوب اور گنا ہوں کے ڈھر تھے''۔ چھ

کسانوں مرووروں غلاموں اوررعایا کے دوسر مطبقوں کی حالت

''مزارعین کی حالت بالکل چوب مجدی تھی۔ وہ تمام عمر بلکہ اولا دوراولا دا یک ہی

جاگیر دار کے ہور ہتے تھے اور کہیں اور نہ نتقل ہو سکتے تھے۔ ان کی حالت بالکل

غلاموں کی ہی ہوتی تھی۔ گواز روئے قانون گاتھ ان کو ان بدتستوں ہے بہتر ہونا

چاہیے تھا، جو بازاروں میں عام جانوروں کی طرح فروخت ہو سکتے تھے۔ آخرز مانہ

گاتھ میں جو قانون وضع ہوئے تھے ان کے موافق غلاموں کی حالت اس ہے بھی

برتر ہوگئ تھی، جو رومیوں کے زمانہ میں تھی۔ آخرگاتھ بادشاہوں نے پچھزی کردی۔

برتر ہوگئ تھی، جو رومیوں کے زمانہ میں تھی۔ آخرگاتھ بادشاہوں نے پچھزی کردی۔

اس سے لوگوں کی حالت اور بھی نازک ہوتی چلی جاتی تھی۔ شادی بیاہ کے متعلق قیود

تھیں اہل وعیال کوالگ رکھنا پڑتا تھا، جھوٹے چھوٹے جرائم پرسخت سزائیں دی جاتی تھیں ان اسباب سے ان کی ذاتیں اور بڑھتی حاتی تھیں 'اٹ

[🗱] اخباراندلس اليس يي _اسكاك ج_ائص ٢٠٨_

[🗱] اخبارالاندلس اليس في -اسكاث ترجمه مولوي خليل الرحمُن صاحب ج_1 م ص ١٩٨_

[🗱] اخبارالاندلس اليس في _اسكات ترجمه مولوي خليل الرحمٰن صاحب ج_ام 094_

urdukutabkhanapk.blogspot.com (عنوانا المنافق المنافق

'' پادر ایوں کی جا گیروں پر ہزاروں غلام تعینات ہے۔ نہ صرف اس لیے کہ زراعت کریں' بلکہ اس واسطے کہ بہترین اشیا پیدا کریں جو اس زمانے میں مل سکتی تھیں اور وہی ان جا گیرداروں کے تکلفات کو بڑھا سکتی تھیں۔ ان برقسمت مزدوروں کی مشقت روز بروز بڑھتی چلی جاتی تھی اور آزادی کی امیدیں' جس کا وہ نسلوں سے انتظار کرتے چلے آئے تھے' گھٹی چلی جاتی تھیں' بلکہ اب توبالکل ہی نہرہ گئی تھیں اور ان کو یقین ہوگیا تھا کہ جو نا قابل برداشت بوجھ ڈالا جا چکا ہے وہ قیامت تک بلکا ہونے والانہیں''۔ بھ

''غلاموں کا ایک جم غفیرتھا کہ ہا وجودا ہے آتا واس کے جا بکوں کے ابھی تک زمانہ آزادی کی روایت کونییں بھولے تھے اور ایک ذرائ تحریک پر بلوہ کرنے کو تیار تھے اور اس دن کا بے مبری سے انتظار کررہے تھے کہ جس دن ان کو آزادی کا مل ہوجائے''۔

يہود يوں كى حالت

' مزارعین اور غلاموں کے علاوہ ایک اور فرقہ تھا' جس کی تعداد دونوں سے کم تھی' لیکن ازروئے اصل ونسل دازروئے تا نون وہ دوا می غلام تھے۔ اتی بات ان میں زیادہ تھی کہ وہ دونوں سے زیادہ تھیں کہ وہ دونوں سے زیادہ تھیں وہیم اور ہوشیاری وچالا کی میں بڑھے ہوئے تھے۔ بیفرقہ یہود یوں کا تھا۔ سترھویں دینی کونسل کے ایک حکم ناطق کے موافق ان کی تھے۔ بیفردی شیط کر کی گئی تھیں اور ان کو با مشقت غلای کی سزادی گئی تھی۔ '' بھی یہودی شیخ کون کی تختی وتشدد میں کی دونوں فریق (امراونہ ہی پیشوا) کے ہاتھ سے تنگ سے کون کی تحق وتشدد تھا کہ ان پر کیا نہ جاتا ہوؤہ ہروقت پریشانی بلکہ مصیبت میں گرفتار ہے تھے' بھی

مسلمان کے داخلے سے قبل اندلس کا بینقشہ تھا۔ ان کے داخلہ کے بعد دفعة حالت بدل گئ چنانچہ یہی مؤرخ لکھتا ہے:

''فاتحین (مسلمانوں)نے پرانے زمانے کے توانین کا احترام قائم رکھا۔ صرف فرق انتاہوا کہ اس کے دستور العمل اپنے قوانین کے تابع کر دیئے۔ مفتوحین پروہی قانون قابل نفاذ تھا' مگر اس حد تک کہ شرع اسلام کے خلاف نہ پڑے۔ اپنے عدل و

🕸 اخبارالاندلسج_ائص١٦_

🗱 اخبارالاندنس جاول ص۲۱۲_

恭 اخبارالاندلسجــائص٢٠١ـ 勢 اخبارالاندلسج اولص٢٠١ــ

انصاف مسائحت ومراسم خسروانہ سے اس نئی سلطنت نے بہت ہی جلد دلوں میں گھر کرلیا۔ یہودی مرفد الحال ہو گئے۔ عیسائی اپنے تعقبات نہ ہی بھول گئے۔ غلاموں نے وہ کلمہ پڑھ لیا جس سے ان کا داغ غلامی ہمیشہ کے لیے مٹ گیا اور وہ با دشاہوں کے مساوی ہوگئے۔ ﷺ ذمیوں کی حفاظت کا جو وعدہ کیا گیا تھا' اس کا ایفا کیا گیا۔ ذات 'جا کدا داور نذہی آزادی کا جوعہد کیا گیا تھا' وہ بہر حال پورا کیا۔ عوام الناس تو ذات 'جا کدا داور نذہی آزادی کا جوعہد کیا گیا تھا' وہ نہی دیوانے جنہوں نے ایسے اس سے بہت ہی خوش ہوئے' اگر ناراض تھے تو وہ نذہی دیوانے جنہوں نے ایسے فیاض اور سخاوت شعار دشنوں کو گالیاں دین حالانکہ ان کی مراعات سے وہ فاکدہ اٹھا تے تھے اور انہی کانمک کھاتے تھے'۔ ﷺ

ليبان نےمسلمانوں كے داخلہ سے پہلے اسپین كى حالت كار نقشہ كھينچاہے:

''عربوں کی فوج کشی کے زمانہ میں گاتھ اور اطالیہ کی اقوام کا باہمی میل جول امراہی میں ہوا تھا اور عامہ خلائق غلامی کی حالت میں تھی'' ﷺ

''اسپین میں تمدنی تفریقیں' اندرونی نااتفاقیاں' فوجی جوش کا نہ ہونا' رعایا کی بے تو جہی' ان کا ہندہ زراعت ہونا' یہ حالت تھی گاتھوں کی سلطنت کی' جس وفت عرب ملک میں پہنچے ہیں۔ آپس کی نااتفاتی اور رقابت اس ورجہ بڑھ گئی تھی کہ دو بڑے امرائے اندلس یعنی کا ونٹ جولین اور اشبیلیہ کا رئیس الاسا قفہ عربوں کی فوج کشی میں معاون تھے' بالک

عربوں کے داخلہ کے بعد ہی پینقشہ ہوگیا

'' فقوحات سے فارغ ہونے کے بعد ہی عربوں نے ترقی شروع کردی۔ ایک صدی
کے اندراندر غیر مزروعہ زمینیں کاشت ہونے گئیں۔ اجاڑ بستیاں آباد ہوگئیں 'بڑی بڑی
عمارتیں بن گئیں اور دوسری اقوام سے تجارتی تعلقات قائم ہو گئے۔ اس کے بعد ہی
عربوں نے علوم وادب کی طرف توجہ کی اور یونانی اور لاطینی کتابوں کے ترجے کرائے
اور دارالعلوم قائم کیئے جو مدت تک یورپ میں علم کی روثنی پھیلاتے رہے۔ ﷺ
مسلمانوں نے اندلس کی تہذیب کو تی گی جس معراج کمال تک پہنچایا' اس سے تاریخیں معمور
ہیں۔ سیکھی قابل لحاظ ہے کہ بنی امیدی نے اسے فتح کیا اور انہی نے اسے کمال اوج تک پہنچایا۔

🗱 اخبارالاندلس ج اول ص ۲۵۸ . 🍇 اخبارالاندلس ج_ام ۲۵۷_

[🗱] تدن عرب ليبان ص ١٣٠٧ - 🐞 تدن عرب ليبان ص ١٣٠٤ - 🍇 تدن عرب ليبان ص ١٣٠٧ -



اس دور کے اور مفتوحہ ممالک کی ترتی کا بھی یہی حال تھا۔ محمہ بن قاسم نے سندھ میں جونظام قائم کیا تھا'اس کے جستہ جستہ حالات آئے نامہ وغیرہ میں ملتے ہیں'کین ان سب کی تفصیل بہت طویل ہے۔ ہم نے اوپر لکھا ہے کہ ولید کا دور تہ نی ترقیوں کے اعتبار سے بنی امیہ کا ممتاز ترین دور ہے۔ آئندہ سطور میں اس کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔ اس دور کی ایک نمایاں خصوصیت سے ہے کہ سلمانوں کی جوتوت امیر معاویہ ڈلائٹوئئے کے زمانہ سے آپس میں نکر اگر پاٹی پاٹی ہور ہی تھی دوا کی مقصد پر متحد ہوگئی۔ اس ہے کم از کم ولید کے زمانہ میں خانہ جنگی کا خاتمہ ہوگیا۔ جس سے ملک کو بڑا فائدہ پہنچا۔ اسلای حکومت کا رقبہ ہندوستان اور چین سے لے کر فرانس کی حد تک وسیج ہوگیا اور مفتوحہ ملکوں سے جو دلت آئی اس سے ملک کی تمدنی ترتی میں بڑا اضافہ ہوا۔

فوجی نظام میں وسعت وتر قی

فوجی نظام میں بڑی وسعت وترتی ہوئی۔اس کا انداز ہاس ہے ہوسکتا ہے کہ ایک وقت میں کئی می ذول ہندوستان وسطِ ایشیا اور پورپ میں جنگ چیٹری ہوئی تھی اورسب میں کا میابی ہوئی۔ فوج کی جزوی ضروریات کی فراہمی کا اتنا اہتمام تھا کہ سندھی فوج کشی میں ججاج نے سوئی دھا گہتک ساتھ کر ویا تھا۔خوردونوش کے سامان کا اتنا کمل انتظام تھا کہ روئی سرکہ میں بھگو کر خنگ کر کے ساتھ کر دی تھی کہ ضرورت پڑنے پریانی میں بھگو کر سرکہ تیار کر لیا جائے۔ ﷺ ب

جہازسازی کے کارخانے

جہاز سازی کے کارخانے امیر معاویہ ڈلٹنٹؤ ہی کے زمانہ سے قائم ہو گئے تھے۔ ولید کے زمانہ میں جب بحری قوت میں اضافہ ہوا تو نئے کارخانے کھولے گئے چنانچے موکیٰ بن نصیر نے تیونس میں ایک کارخانہ قائم کیا جس میں صرف اس کے زمانہ میں سو جہاز تیار ہوئے تھے۔ ﷺ

رفاه عام کے کام

حکومت کے شعبوں میں ترقی کے علاوہ رفاہ عام کے اشنے کام ہوئے اور رعایا کی راحت و آ سائش کے اشنے سامان مہیا کیے گئے کہ خلفائے راشدین کے زمانے کے علاوہ اس کی نظیر نہیں ملتی' بلکہ ولید کے بعض کارنا ہے اس دور سے بھی بڑھ گئے۔

🐞 فتوح البلدان بلاذري ص ۳۳۳ 🌣 كتاب المونس س۳۳-



سروكول كي تغمير

تخت نشینی کے تیسر سال لینی ۸۸ھ میں تمام مما لک محروسہ میں سر کیس درست کرا کیں اور

ان پرمیل نصب کرائے۔ 🏶

نهرون اور کنوؤں کی تغمیر

تمام راستوں پر کنویں بنوائے اور نہریں جاری کرائیں۔ 🗱

مہمان خانے

مسافروں کی مہولت کے لیے جا بجامہمان خانے قائم کیے۔

شفاخانے

ولید ہے پہلے اسلامی حکومت میں اور مختلف قتم کی تر قیاں ہوئی تھیں' لیکن اب تک حفظان صحت اور شفاخانوں کا کوئی انتظام نہ تھا۔ ولید نے سارے مما لک محروسہ میں شفاخانے قائم کیے۔

معذورول کی کفالت کاانتظام

سیولید کا قابل فخر کارنامہ ہے کہ اس نے تمام ممالک محروسہ کے معذور ُناکارہ اورا پا بھے لوگوں کے روزینے مقرر کر کے انہیں بھیک ہا تگنے کی ممانعت کردی۔اندھوں کی رہنمائی اورا پا ہجوں کی خدمت کے لیے آ دمی مقرر کیے۔ ﷺ یہ وہ کارنامہ ہے جس ہے آج کل کی متدن حکومتیں بھی عاجز ہیں۔

تتیمول کی پرورش و پرداخت

یتیمول کی کفالت اوران کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا۔ 🤼

بازار کے نرخ کی نگرانی

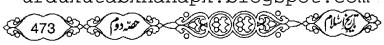
اشیا کے نرخ کی گلرانی بھی ریاعا کی بڑی خدمت ہے'ولیدخود بازاروں میں جا کر چیزوں کی قیت دریافت کر کےان کوکم کرا تا تھا۔ ﷺ

🗱 طبری ص ۱۹۵۰ د کتاب العیون والحدائق ص۳ ب 🗱 طبری ص ۱۹۵ وکتاب العیون والحدائق ص۳ بر کلی گیتھونی ج۲ مص ۳۲۸ ب 😝 تاریخ الخلفاء ص ۲۲۳ وطبری ج۸ س ۱۲۷۱ به

🕸 تاريخ الخلفاء ص٢٢٦_ 🌣 طبري ج مص ١٢١١_

Sa MM NI mida darina darina angana Nidola sa

The second secon



روزہ داروں کے لیے کھانا

رمضان میں تمام مبجدوں میں روزہ داروں کے لیے کھانے کا نظام کرا تا تھا۔ 🏶

علمی و کیمی خدمات

اس دور میں مسلمانوں کی تعلیم وتعلّم کا مرکز ندہب ہی تھااوراس کی بنیاد کلام الٰہی پڑتھی۔اس لیے ان کی تعلیم وتعلّم کا دائر ہ اس تک محدود تھا۔قر آن کی تعلیم کی جانب ولید کی بڑی توجہ تھی' وہ ہمیشہ لوگوں کواس کی ترغیب دیتار ہتا تھا۔حفظ قر آن پرعطیے دیتا تھااور جولوگ اس سےغفلت کرتے تھے' انہیں سزادیتا تھا۔ ﷺ

تجاج نے اہل مجم کی تعلیمی سہولت کے لیے کلام اللہ پر نقطے اور اعراب لگوائے۔ ﷺ ولیدنے یکسوئی کے ساتھ علم کی خدمت اور تعلیم و تعلم میں سہولت کے لیے علما و فقہا کے

وظا نُف مقرر کیے۔ 🌣

تعميرات

ولید کوتقیرات کا برا ذوق وشوق تھا۔ اس نے بہت ی عظیم الشان ممارتیں بنوا کیں۔ کان شدید التکلف بالعمارات والابنیة والا تخاذ المصانع والصیاع ﷺ ولید کے ذوق تقیر اوراس کے عہد کی تقیرات کی وجہ سے بیداق اتنا عام ہوگیا تھا کہ جب لوگ آپس میں ملتے تھے تو

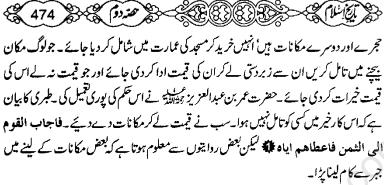
عمارات ہی پر گفتگو ہوتی تھی۔ 🤁

مسجد نبوى كى تقمير

یوں تو ولیدنے بکٹرت عمارتیں بنوائیں۔لیکن اس کاسب سے بڑا تقمیری کارنامہ میچد نبوی اور جامع دمشق کی تغییر اور اس کی تزئین و آ رائش ہے۔ان دونوں مجدوں کواس نے بڑے حوصلے سے تغییر کرایا اور ان کی تغییر پر بے دریغ دولت صرف کی اور ان کی آ رائش میں اس زمانہ کی تمام صناعیاں ختم کر دیں۔۸۸ھ میں اس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز عمینائیہ کو جواس زمانہ میں مدینہ کے گورز سے کھوا کہ مہدنبوی کی پرانی عمارت کو گرا کر از سر نو تغییر کیا جائے اور مجد سے متصل امہات المؤمنین کے جو

🐞 کتاب العیون والحدائق ص که 😝 طبری ج۸ص ۱۸۲۷ 🌣 فهرست این ندیم 🗝

🗱 تاریخ انخلفاء ص ۲۲۳ 🐧 آواب السلطانییس ۱۱۲ 🍇 طبری جی ۸ ص ۱۲۷۳



جرے کام بینا پڑا۔
مہر بنوی کی تغییر کے ارادہ کے ساتھ ہی ولید نے قیصر روم کولکھا کہ ہم اپنے نبی مثالی کے مجد بنوانا چاہتے ہیں۔ تم ہے جو سامان ہو سے بھیجو۔ اس خط پراس نے ایک لاکھ مثقال سونا ، چالیس گھے منبت کاری کا سامان اور بہت سے کاریگر بھیجے۔ اس کے علاوہ مدائن سے نقش ونگار کا سامان مثگایا گیا۔ بی تغییر کا سامان مہیا ہوئے کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز ، خواللہ بن عبداللہ بن عبداللہ

جامع دمشق كالغمير

دوسری اہم تعمیر جامع اموی یا جامع دشق ہے۔اس کی تعمیر نہ صرف ولید کا بلکداس دور کاعظیم

🏶 طبری ج_۴ ص_۱۳۳ دخلاصة الوفاء_ 🛚 🌣 خلاصة الوفاءص ۱۳۹_

🕸 طبري ج_٨ ص ١٢٧ _ 🏕 خلاصة الوفاء ص ١٣٩ _ 🏕 خلاصة الوفاء ص ١٣٩ و١٣٠٠ _

🕸 ابن اثیرج ۲۰٬۳ ص ۲۰۰ 🕻 کتاب العیون والحداکق ص اا ـ

اہل مدینہ میں نقدر ویب اور طلائی ونقز کی ظروف تقسیم کیے۔ 🗱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الثان تغیری کارنامہ ہے۔اس کی تغیر میں بے در بنخ دولت صرف ہوئی۔مؤرضین کا بیان ہے کہ ملک شام کا پوراسات برس کا خراج صرف ہوا تھا۔ ﷺ نقتہ کے حساب سے چھپن لا کھا شرفی اس کا انداز ہ کیا جاتا ہے۔ ﷺ

اس کی تغییر کے لیے ہندوستان فارس مغرب اور روم وغیرہ مختلف ملکوں سے کاریگر اور تغییر کا سامان منگوایا گیا تھا۔ قیصر روم نے علی میں سامان منگوایا گیا تھا۔ قیصر روم نے علی میں منبت کاری کا سامان بھیجا تھا تھ سنگ مرم اور سنگ ساق وغیرہ جن جن مقاموں کا مشہور تھا وہاں سے منگوایا گیا تھا۔ بیسامان اتنا قیمتی تھا کہ پھر کے بعض بعض ستونوں کی قیمت کئی گئی سواشر فی تھی۔ بھی بارہ ہزار مزدور کام کرتے تھے اور پورے آٹھ یا نوسال میں عمارت بن کرتیار ہوئی۔ جھ بیاتی وسیع تھی کہ ہزار مزدور کام کرتے تھے اور پورے آٹھ یا نوسال میں عمارت سنگ مرم کی تھی جس میں مختلف رنگ کے بیشروں سے بوتلمونی پیدا کی گئی تھی۔ ورود پوار پر طلائی اور لا جوردی کام اور مختلف رنگ کے کاری تھی ۔ تھے۔ موابوں میں تناسب کاری تھی ۔ تھے۔ جھیت منتش ساج کی تھی۔ او پر سے سیسہ کی چاور کے ساتھ بیش قیمت جواہرات جڑ ہوئے تھے۔ جھیت منتش ساج کی تھی۔ او پر سے سیسہ کی چاور کے دھی ہوئی تھی۔ وی

خار جی تزئین و آرائش کااس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ صرف چیسو قندیلیں 'سونے کی زنجیروں میں آ ویزاں تھیں۔ ﷺ غرض بی ممارت عظمت وشان اور آرائش وزیبائش ہر لحاظ سے اس دور کے علائیات میں تھی اورونیا کی بڑی عمارتوں میں اس کا یا نچواں نمبرشار کیا جاتا تھا۔ ﷺ

دوردور سے لوگ اے دیکھنے کے لیے آتے تھے اور متحیر ہوتے تھے۔ یہ سمجد سرسے پاؤل تک سونے چاندی اور جواہرات سے لی ہوئی تھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز جوائیڈ نے اپنے زمانہ میں اسے صرف بے جاسمجھ کرکل بیش قیمت سامان نکلوا کر بیت المال میں داخل کرنے کا ارادہ کیا۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں روم کے قاصد آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے جامع دشق کود کھ کرکہا کہ ہم لوگ سمجھتے سے اسی زمانہ میں اور چندروزہ ہے کیکن اس ممارت کود کھے کراندازہ ہوا کہ مسلمان ایک زندہ رہنے والی قوم ہے۔ یہن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز جیاتی ہے نیاارادہ ترک کر دیا۔ اللہ مؤرمین اور جغرافیہ

🐞 احسن التقاسيم بشاري ص_١٥٨_ 🔯 مسالك الابصارج_ا مص١٨٠ . 🐞 احسن التقاسيم ص١٥٨ ـ

数 سالک ابصارج ۱۰ ص ۱۸۸ و اینا و کتاب البلدان ص ۱۰۰ و کتاب البلدان ص ۱۰۰ و کتاب البلدان ص ۱۰۰ و گلبدان ص ۱۰۰ و کتاب البلدان ص ۱۰ و کتاب البل

🕸 سالك الابصارج انص ١٨٦ - 🌣 كتاب البلدان ص ١٠٨ -



نویسوں نے اس مسجد کے بجائب ونوا در کی بڑی طویل تفصیل کھی ہے۔

دوسری مسجدیں

ان دونو ل متجدول کےعلاوہ ولید نے مکہ مدینہ اور بیت المقدس وغیرہ مقدس مقامات کی پرانی مسجدوں کی توسیع کرائی اورنئ مسجدیں تغمیر کرائیں۔ 🗱 ای زمانہ میں قرہ بن شریک نائب السلطنت مصرنے جامع مصر تعمیر کرائی اوراہے آراستہ و بیراستہ کیا۔ 🗱

روضه نبوی مَنَالَيْنَاغُم کی مرمت

اس وقت روضه مبارک کی کوئی بڑی عمارت نتھی۔مزارمبارک صرف چار دیواری ہے گھر اہوا تھا۔ ولید کے زمانے میں دیوارین شکستہ ہو چکی تھیں ۔حضرت عمر بن عبدالعزیز جواللہ نے چاروں طرف دوہری د بوارتقمر کرادی کداگرایک کوصدمہ پنچے و دوسری سے پردہ قائم رہے۔

ایک نا گوارواقعه

غرض ہراعتبار سے ولید کا دورنہایت کا میاب تھا۔البتہ حجاج کی فطری سنم شعاری کی وجہ ہے مشہورتا بعی حضرت سعید بن جبیر رکھنائلہ کی شہادت کا ایک نا گوار واقعہ پیش آیا۔اس کی تفصیل ہے ہے کہ ابن اشعث کی بغاوت میں جوعبدالملک کے زمانہ میں تجاج کے خلاف ہوئی تھی' بعض دوسرے ا کابر کی طرح حضرت ابن جبیر عمیلیا نے بھی ابن اشعث کا ساتھ دیا تھا۔ بغاوت فروہونے کے بعد اور بزرگول کے ساتھ وہ بھی گرفتار ہوئے۔ان میں ہے جن لوگوں نے معذرت کی' حجاج نے انہیں چھوڑ دیا' کیکن ابن جبیر عُیشلیّٰ کی حق گوئی اور صداقت نے اس کی اجازت نددی چنانچیگرفتاری کے بعد بھی انہوں نے نہایت جرأت و بے باکی سے گفتگو کی ۔اس کا نتیجہ بیہ ہوا کہ تجاج نے ۹۴ ھے میں ان کو شهید کرا دیا۔ 🗱 اگر حضرت سعید بن جبیر مِثالثیہ بھی اما شعبی مِیاللیہ کی طرح مصلحت وقت کا لحاظ کر کے خاموش رہتے تو ممکن تھا کہ وہ انہیں بھی رہا کر دیتا' لیکن آپ کی جراُت وحق گوئی کے بعد حجاج جیسے قدر ناشناس سے عفوو درگز رکی تو تع نہیں کی جاسکتی تھی ۔اگر چداس واقعہ کا براہ راست ولید ہے کو کی تعلق نہیں ہے کیکن چونکہ ای کے دور میں پیش آیا اس لیے اس کا دامن بھی اس کی ذمہ داری ہے بری

[🗱] كتاب العيون والحدائق ص ٧ وكتاب البلدان ص ١٠٤ . 🗱 دول السلام ذہبی جاص 🗛 🗱 كتاب العيون والحدائق ص ٩ _

[🧱] ای واقعه کی تفصیلات ابن سعدج ۲۰ ص ۸۵٬۱۸۳ اوابن خلکان ج ۱٬ ص ۸۵٬۰۵۰ و ۲۰ میر موجود ہے۔

ہیں ہے۔ ذاتی حالا**ت**

جبیہا کہ ابتدا میں کھھا جا چکا ہے' ولید کو علم وفن سے کو کی تعلق نہ تھا۔ وہ عربی زبان تک غلط بولتا تھا۔عبدالملک نے اس نقص کو دور کرانے کی بڑی کوشش کی ۔اس کے لیے خاص معلم مقرر کیے' لیکن

تھا۔عبدالملک نے اس میں لود ور کرانے بی بڑی لوٹس بی۔اس کے لیے خاص معلم مفرر کیے سین تعلیم کا الثااثر ہوا۔اس لیےعبدالملک نے معذور سمجھ کر چھوڑ دیا' ∰ کیکن جہانبانی کے اور اوصاف میں اس کا جودرجہ تفاوہ اس کےعہد کے کارناموں سے ظاہر ہے۔

نه هی زندگی منه می زندگی

خلفائے بنی امیہ کے متعلق عام طور سے یہ غلط شہرت ہے کہ مذہب کی جانب ان کار جھان کم تھا۔ ولید نے جو مذہبی خدمات انجام دیں'اس کی تفصیل او پر گذر چکی ہے۔اس کی پرائیویٹ زندگی بھی مذہبی تھی۔ دن میں ایک قرآن ختم کرتا تھا۔ ﷺ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو پابندی کے ساتھ روز ہ رکھتا تھا۔ ﷺ رمضان میں روزہ داروں کے لیے کھانا بھجواتا تھا۔ ﷺ صلحا اور اخیار میں روپہی تقسیم کراتا تھا۔ ﷺ

. بھائیوں کے ساتھ سلوک

دوسرے اموی فرمانرواؤں کے برعکس ولید کی بیخصوصیت قابل ذکرہے کہا پنے بھائیوں کے ساتھ اس کا طرزعمل بہت مشفقانہ تھا۔ ان سے محبت کرتا تھااور ان کے حقوق کا بڑالحاظ رکھتا تھا۔ ﷺ البتہ ایک مرتبہ اس نے سلیمان کے بجائے اپنے لڑکے کو ولی عہد بنانے کا ارادہ کیا تھا۔ بعض بڑے امرانے بھی حمایت کی تھی کیکن اس ارادے سے باز آگیا۔

سخت گیری

ان تمام خوبیوں کے ساتھاس میں ایک عیب بی تھا کہ وہ بڑا سخت گیر تھا۔اس سخت گیری کی وجہ سے ہزاروں آ دمی قید و بند میں مبتلا ہوئے۔

🗱 ابن اشيرج ۵ ص 🗕 🗱 وول الاسلام ذهبي ج_ا م ٢٨٠ 🌣 يعقو ني ج 🕆 م ٣٨٠ـ

🕸 ليقوني جهم ٣٨٨ ـ 🍪 دول الاسلام ذهبي ج_ائص ١٨٨ ـ 🍇 ليقوني ج-١٠ ص ٣٨٩ ـ

🏶 مروج الذہب مسعودی ج۲ م ۵۹۹ 🛮



سليمان بن عبدالملك

(۹۲ه تا ۹۹ه مطابق ۱۳ اعوتا ۱۷ء)

سلیمان بن عبدالملک ولید کاحقیق بھائی تھا۔خودعبدالملک اسے ولید کے بعد ولی عہد بنا گیا تھا۔اس لیےاس کی وفات کے بعد جمادی الثانی ٩٦ ھ میں وہ تخت نشین ہوا۔

سلیمان فطر تا صالح وسعید تھا۔حضرت عمر بن عبدالعزیز عبید اس کے مثیر وہم جلیس تھے۔
ان کی صحبت نے اس کواور زیادہ سنوار دیا تھا۔اس لیے بعض حیثیتوں سے اپنے پیشرووک سے زیادہ
بہتر حکمران ثابت ہوا اور اس کی تخت نشینی کے ساتھ ہی اموی حکومت کی سیاست بدل گئ۔ جس کا
اندازہ سلیمان کی پہلی ہی تقریر سے ہوتا ہے۔ تخت نشینی کے بعداس نے سب سے پہلے پرتقریر کی:

د' الحمد لللہ! دنیادھوکے کی جگہ اور باطل کا گھر ہے۔رونے والے کو ہنساتی ہے اور ہننے
والے کو رلاتی ہے۔ بے خوف کو خوف زدہ کرتی ہے اور خونزدہ کو امن دیتی ہے۔
وولت مند کومتاح کرتی ہے اور محتاج کو دولت مند بناتی ہے۔اہل دنیا کو مائل کرنے
والی دھوکہ دینے والی اوران کے ساتھ کھیلنے والی ہے۔

"عبادالله! كتاب الله كوا پناپیشوا بناؤادراس كے فیصله کے سامنے سرتسلیم خم كرو۔اسے اپنارا ہنما مانو كه وہ اپنے ماقبل كتابوں كى ناسخ ہاورخوداس كوسى كتاب نے منسوخ نہيں كيا"۔

''عباداللہ! بیقر آن شیطان کے مرکواس طرح کھول دیتا ہے جس طرح صبح صادق کی روشنی رات کی تاریکی کودور کردیتی ہے''۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز بیشانی اس کے مشیر سے اس لیے عملی طور پر بھی اس کے محاسن کا ظہور ہوا۔ چنانچ تخت نشینی کے ساتھ ہی احسن السیرة و دد المطالم ، الله ولید کے دور کے تمام قید یوں کوجوناحق قید کے بی سے دہاکر دیا ورجیل خانے بالکل خالی ہوگئے۔

کیکن اس خو بی کے ساتھ سلیمان میں انتقام کا مادہ زیادہ تھا' چنا نچیہ جن جن لوگوں سے ولی عہد کے زمانے میں اس کو کسی تشم کی شکایت تھی' ان کا انجام اچھانہ ہوا' جن میں بعض بڑے بڑے فاتحین اور

🕸 ابوالفداح_ائص ٢٠٠ 🌣 ابن اثيرج_٥ ص ١٠_

[🗱] مسعودي جيم عن ٢٠٠٠ و كتاب البيان والتبيين جاحظ جيه اس ١٩٧٠

اموی حکومت کے ستون اعظم تھے۔اس سے حکومت کی عسکری قوت کونقصان پہنچا۔اس کے دور میں اس کے محاس اور انتقام دونوں کے مظاہر ساتھ ساتھ نظر آتے ہیں۔

قنيبه بن مسلم كي بغاوت اوراس كاقتل

اس کی تخت شینی کے بعد ہی قتیبہ بن مسلم فاتح تر کستان کے قبل کا واقعہ پیش آیا۔ گواس کے قبل کو سلیمان سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے کیکن اس کا سلسلہ بھی ای سے ملتا ہے۔اس کی تفصیل ہے ہے کہ سلیمان ولیدی دور کے تمام جابر ممال خصوصاً حجاج اوراس کے ماتحت حکام کے جن میں ایک قتیبہ بھی تھا' سخت مخالف تھا۔ پھران دونوں نےسلیمان کی ولی عہدی سے اخراج کی تجویز میں ولید کی تا ئید کی تھی۔ 🗱 اس لیےان دونوں کےساتھ اس کو دوہری مخالفت تھی ۔ حجاج کا انتقال ولید ہی کے دور میں ہو چکا تھا۔ البنداس کے ماتحت حکام اور قتیبہ باتی تھے چنانچہ جب اس نے جاج کے زمانہ کے مظالم کی اصلاح وتلافی کی طرف توجیک هم سلیمان فی اصلاح ما افسده الحجاج - 🗱 تواس کے ماتحت دكام كى دارو كيرشروع بوكى ـ 🗱 گواس سلسله مين سليمان نے تنبيه سيكوكى مواخذ فهيس كيا تھا، کیکن اس کارخ دیکھ کرخود قتیبه کواس کی جانب سےخوف پیدا ہو گیا اور اسے سب سے زیادہ خطرہ اس بات کا تھا کہ سلیمان اسے خراسان کی ولایت ہے معزول کر کے اس کے حریف مقابل پزید بن مہلب کو جسے وہ بہت مانتا تھا' خراسان کا والی ند بناوے۔ چنانچہ پہلے اس نے سلیمان کو کئی خط لکھے جس میں اپنی وفاداري كايقتين دلا يااورسرز مين عجم ميں اپني خد مات كى تفصيل اور اہل عجم ميں اپني دھا ك لكھ كرا خير ميں و ممکی دی کہ اگریزید بن مہلب کواس کی جگہ مقرر کیا گیا تو وہ علم بغاوت بلند کردے گا۔سلیمان نے اس وهمکی پربھی اس کے ساتھ طرزعمل نہیں بدلا کلکہ خراسان کی حکومت کا پروانہ اس کو بھیج ویا کیکن قتبیہ کواس ہے بدگمانی آتی تھی اوراپنی طاقت اوراپنے ماتحت قبائل کی اطاعت کیٹٹی پرا تنااعماد تھا کہ اس نے سلیمان کے جواب کا بھی انتظار نہ کیاا ورحکومت کا پروانہ طنے سے پہلےعلم بغاوت بلند کر دیااورا پنے ماتخوں کوفٹخ بیعت برابھارا'لیکن خلاف تو قع کسی نے اس کا ساتھ نہ دیا۔ بیرنگ دیکھ کروہ جوش غضب ہے لبریز ہو گیااور قبیلہ بن تمیم پرسخت برہمی طاہر کی۔اس کاالٹااثریہ واکہ خود قبیلہ بن تمیم اس سے بگڑ گیااور وکیج بن الاسودتميمي كو سردار بنا كرقتبيد كےمقابله ميں آ گيا كئي ہزاراہل عجم نے بھي ساتھ ويا۔ دونوں ميں بزي خونریز جنگ ہوئی۔ تنبیہ کی قوت کمزورتھی۔اس نے شکست کھائی وہ خود اس کے بھائی اورلز کے مارے گئے اوراس کاسرقلم کر کےسلیمان کے پاس بھجواد پا گیا۔ قتیبہ کے تل کے بعد سلیمان نے برید بن مہلب کو 🗱 كتاب العيون والحدائق ص٢٦ ـ

🗱 ابن اثيرج٥ص،ا_

🅸 لیقونی ج_۲ م ۳۵۴_



خراسان کاوالی مقرر کیا۔ 🗱

محمه بن قاسم کی گرفتاری اورقتل

محمد بن قاسم اس زمانہ میں سندھ کی مہمات میں مشغول تھا' چنانچہ ملتان کی فتح کے بعد جس کا حال ولید کے دور میں گزر چکا ہے' اس نے بیلمان اور درسرست (سورٹھ) کے علاقوں کو مطبع کیا اور کیرج (جے بور) کے راجہ کو شکست دی۔ ﷺ

محد بن قاسم صالح نو جوان تھا۔اس نے سندھ فتح کیا۔ وہاں اچھے اثر ات پیدا کیے۔ عادلانہ نظام حکومت قائم کیا' لیکن وہ جاج کا بھتے اتھا۔اس لیے عتاب سے نہ فتح سکا' چنانچ سلیمان نے اسے معزول کر دیا اوراس کی جگہ پزید بن ابی کبشہ کو سندھ کا حاکم بنا کر بھیجا۔اس نے محمہ بن قاسم کو گرفتار کر کے عراق بھتے ویا۔ مسالح بن عبدالرحمٰن یہاں کا والی تھا۔اس کے بھائی آ دم کو جو خار جی تھا' جاج نے قل کیا تھا۔صالح نے اس کا انتقام محمہ بن قاسم سے لیا اوراسے قید میں طرح طرح کی تکلیفیس دے کرقل کرا دیا۔ابل سندھ پرمحمہ بن قاسم کی خوبیوں کا اتنا اثر تھا کہ وہ اس واقعہ سے بہت متاثر ہوئے اور اہل کیرج فیا۔ انتقام محمد بن کردھی۔ بھتا کے اظہار عقیدت کے لیے اس کی تصویر بنا کردھی۔ بھتا

موسیٰ بن نصیر پر عتاب

اس سے بھی زیادہ افسوسناک واقعہ موئی بن نصیر فاتح اندلس کا ہے۔تمام موز جین بالانقاق اس واقعہ کی صورت یہ لکھتے ہیں کہ موئی بن نصیر جس وقت اندلس سے واپس ہوا اس وقت ولید مرض الموت میں مبتلا ہو چکا تقا اوراس کی حالت مایوس کن تھی۔اس لیے سلیمان نے چاہا کہ اندلس کی بے کراں دولت اس کی تخت نشینی کے بعد دمشق پنیخ چنا نچہ اس نے موئی بن نصیر کؤ جو ابھی راستہ میں تھا اگھ بھیجا کہ امیر المؤمنین کا دم باز نسیس ہے۔تم الی رفتار سے سفر کر و کہ ان کے بعد دمشق پہنچو۔ موئی کی پیخواہش تھی کہ آتا تا کے ولی نعت کی زندگی میں دمشق پہنچو۔ موئی کی پیخواہش تھی کہ آتا تا ہے ولی نعت کی زندگی میں وقت مرض کے اس لیے سلیمان کے حکم کی تعیل نہیں کی اور ولید کی زندگی ہی میں دمشق پہنچ گیا۔ گو دلید اس وقت مرض الموت میں مبتلا تھا الیکن موئی کے حسن خدمت کے صلہ میں اس کی بودی قدر افز ائی کی۔اس عدول حکمی پر الموت میں مبتلا تھا الیکن موئی کے حسن خدمت کے صلہ میں اس کی بخت تحقیر کی دھوپ میں کھڑ اکیا اسلیمان موئی کا دشمن ہوگیا اور ولید کے بعد اس کا بدلہ لیا۔ برسر عام اس کی بخت تحقیر کی دھوپ میں کھڑ اکیا کہ سلیمان موئی کا دیشمن ہوگیا اور ولید کے بعد اس کا بدلہ لیا۔ برسر عام اس کی بخت تحقیر کی دھوپ میں کھڑ اکیا کہ سلیمان موئی کا دیشمن ہوگیا اور ولید کے بعد اس کا بدلہ لیا۔ برسر عام اس کی بخت تحقیر کی دھوپ میں کھڑ اکیا کہ سلیمان موئی کا دیشمن ہوگیا اور ولید کے بعد اس کا بدلہ لیا۔ برسر عام اس کی بخت تحقیر کی دھوپ میں کھڑ اکیا کہ سیمان موئی کا دیشمن ہوگیا اور ولید کے بعد اس کا بدلہ لیا۔ برسر عام اس کی بحث تحقیر کی دھوپ میں کھڑ اکیا کہ سیمان میں کہ میں کو سیمان موئی کی دور اس کی بھور کی دور اس کی بعد اس کی بھور کی کھڑ کیا کیا کہ میں کہ میں کو سیمان کی کھڑ کیا کیا کہ کو سیمان کی کھڑ کیا کیا کہ کو سیمان کے بعد اس کا بعد اس کی بدل کی دی کو کی کی کو کی کی کھڑ کیا گور کو کو کیا کی کو کی کی کور کی کو کی کھڑ کیا گور کو کی کور کور کی کور کی کی کی کور کی کور کی کور کی کی کور کی کور کی کور کی کی کی کور کی کور کی کور کی کور کور کی کور کی کی کور کر کی کور کی کور کی کی کور کی کور کی کور کی کی کور کی کی کور کی کور کی کور کی کی کور کی کور کی کور کی کور کی کور کی کی کور کی کی کور کی ک

[🗱] طبری اوراین اثیروغیره بیس اس معرکه کی تفصیلات بهت طویل چین جم نے خلاصه ککھا ہے۔

[🕸] فقرح البلدان بلاذرى ص ۱۳۵۵ 🔻 🍇 فقرح البلدان بلاذرى ص ۱۳۳۰ وابن اثيرج يهاص ۲۳۳۰

urdukutabkhanapk.blogspot.com على المعالمة المع

پھریزید بن مہلب کی سفارش پر کئی لا کھ تاوان عائد کر کے چھوڑ دیا۔ جسے وہ پورا نہ کرسکا اور اس کے چند

دنوں کے بعد تباہ حالی میں اس کا نتقال ہوا۔ اللہ ظاہر ہے کہ بیدوا قعداس شکل میں سلیمان کے دامن پر ایک بدنما داغ ہے۔اتنا بڑا فاتح ایک فررا

ع مدول على پر ہرگز اس تو بین آمیز سلوک کامستی نہ تھا' کیکن اس واقعہ کی تمام تفصیلات اور مختلف بیانات کو پیش نظرر کھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ گوسلیمان کے عماب کا بنیادی سبب یہی واقعہ تھا' کیکن

اس کے ساتھ اور بھی چندا سباب پیدا ہوگئے:

① ان میں ایک بڑا سبب بیتھا کہ سلیمان کے علی الرغم ولید نے موئی کی بردی عزت افزائی کی۔ پچاس ہزار اشرفیوں کا گراں قدرا نعام ویا۔ تین خلعت عطا کیے۔ اس کے لڑکوں کے مراتب بڑھائے ان کے وظا کف مقرر کیے اس کے پانچ سوغلاموں کو عطیے دیے اور جومعززین و تما کداندلس کی مہم میں شریک ہوئے تھے ان سب کی قدرافزائی کی۔ ﷺ مال غنیمت کے بہت سے نواور خانہ کعبہ کی نذر

اس ہے ایک طرف سلیمان کے خلاف مزاج موکٰ کی عزت افزائی ہوئی۔ دوسری طرف اس دادودہش میں اندلس کے مال غنیمت کا معتد بہ حصہ صرف ہو گیا۔

سلیمان اورموی میں جو گفتگو ہوئی وہ بھی کچھ خوش گوارنگی۔موی نے اپنے ایک لڑ کے عبدالعزیز کو اندلس کا اور دوسر سے لڑ کے عبدالله کو پور سے اللہ افریقہ کا والی بنادیا تھا۔سلیمان کوسیاس نقط نظر سے ایک ہی گھر میں شالی افریقہ سے لے کر فرانس کی حد تک کی حکومت پیند نہ آئی۔اس نے موی سے کہا کہ ابتم اسنے مغرور ہو گئے بعنی تمہار سے بیٹوں کے علاوہ کوئی اور حکومت کا اہل نہ تھا۔موی نے جواب دیا امیر المؤمنین میر سے لڑکوں نے اندلس میورقہ منورقہ مردانیا اور سوس اقصی کو زرگئیں کیا۔
اس لیے جھ سے زیادہ معزز کون ہوسکتا ہے۔سلیمان کواس کا میجواب نا گوار ہوا۔ اللہ

تیسرا سبب بیقا کہ طارق بن زیاد کوموئی سے شکایت تھی۔ اس لیے سلیمان کو اس کے خلاف مجرکایا'اگر چیموئی بڑامتیدین اورصالح امیر تھا'اس کے متعلق کسی خیانت کا شبنہیں کیا جاسکتا تھا'لیکن اس بارے میں طارق جیسے مخص کی شہادت جواندلس کی مہمات میں برابراس کے ساتھ رہا تھا' نظر انداز نہیں کی جاسکتی تھی۔ پھرموئی کی زندگی بڑی امیرانہ تھی۔ اس کے ہزاروں غلام تھے۔ ان سب سے بردھ کرسلیمان کے دل میں پہلے سے اس کی جانب سے خبارتھا۔ ان اسباب کی بنا پراس کے دل

🗱 سب تاریخول میں واقعد کی صورت یہی ہے۔ 🌣 کتاب الامامہ والسیاسہ ج- انص ۲۷-

🥸 كتاب الامامة والسياسدج الص ٢٧-

🕸 كتاب الامامه والسياسه ج_ائص ۲۸_

urdukutabkhanapk.blogspot.com والمالية المالية المالي

میں اور زیادہ بد گمانی پیدا ہوگئے۔ 🗱

بحثیت تاریخ نگار کے ان تمام وا قعات کالکھد ینا ضروری تھا' ور ند در حقیقت ان میں سے کوئی واقعہ ایسانہیں جومویٰ کے ساتھ سلیمان کے طرزعمل کے جواز کے لیے کافی ہو۔ یہ دھبہ بہر حال اس کے دامن پر ہے۔ گوکسی مؤرخ نے تصریح کے ساتھ نہیں لکھا ہے' کیکن مختلف مقد مات وواقعات کو پیش نظر رکھنے سے بینتیجہ نکلتا ہے کہ سلیمان کے اس طرزعمل کا ایک سبب اموی عمال کے زور کو جوحکومت پر چھائے ہوئے تنے تو ڑنا بھی تھا۔ تجاج اور اس کے ماتحت عمال کی خود سری اور ان کے مظالم کا سب جھائے ہوئے تنے نو ڑنا بھی تھا۔ توال پر عام طور سے کوئی احتساب ومواخذہ نہ تھا۔ گومویٰ ان سے بڑا سبب بہی تھا کہ ان کے دوگان ان اس زدیش آگیا۔

عبدالعزيز بن موسىٰ كاقتل

مون کالؤکاعبدالعزیز والی اندلس شجاعت وشہامت میں باپ کا خلف الصدق تھا۔ باپ کے ساتھ اس نالپندیدہ طرزعمل کے بعد بیٹے سے وفاداری کی امیدر کھنا اصول سیاست کے خلاف تھا کین قبل اس کے کہ سلیمان عبدالعزیز کی جانب توجہ کرتا خودعبدالعزیز کی فوج نے اس کی ایک لغزش پر اسے قبل کر دیا۔ اس کی تفصیل بیڈ ہے کہ عبدالعزیز نے داؤرک کی بیوہ سے شادی کی تھی جواس پر بہت حاوی ہوگی تھی۔ اس نے عبدالعزیز سے بوچھا کہ اس کے سابق شوہر کی طرح رعایا اس کو سجدہ کیوں نہیں کرتی ۔ عبدالعزیز نے جواب دیا ہے ہمارے نہ بہب میں حرام ہے کیکن بیوی سے مرعوب زیادہ تھا۔ اس کے دل میں ایک چھوٹا سا دروازہ ہوایا 'جس خس ایک چھوٹا سا دروازہ ہوایا' جس میں بغیر جھکے ہوئے کوئی تحق اندروا خل نہیں ہوسکتا تھا اور بیوی کو سمجھا دیا کہ لوگ اس کی تعظیم کے لیے میں بغیر جھکے ہوئے کوئی تحق اندروا خل نہیں ہوسکتا تھا اور بیوی کو سمجھا دیا کہ لوگ اس کی تعظیم سے لیے جس نوج کواس کی خبر ہوئی تو وہ عبدالعزیز سے بگڑگئی اور اسے قبل کر دیا۔ اس کی تعظیم سے لیے ہیں۔ فوج کواس کی خبر ہوئی تو وہ عبدالعزیز سے بگڑگئی اور اسے قبل کر دیا۔ اس کی تعظیم سے لیے ہوئی میں سایمان کا ہا تھ بھی تھا۔

بعض موَرْعین کا بیان ہے کہ بیوی کے اصرار سے اس نے تاج بنوایا تھا' جسے خلوت میں پہنتا تھا۔ اس کی فوج نے اس سے سیسجھا کہ دہ بیوی کی محبت میں نصرانی ہو گیا ہے اس لیے اس کو آل کر دیا۔ فقالو ا تنصر ثبم ھبجموا علیہ فقتلوہ . ﷺ

فتوحات

🀞 نُحُ الطيب ح-ا مُص١٣٦ ـ 🏟 مجموعه اخبار فتح اندلس ص ٢٠ ـ 🏶 البيان المغر ب ح-ا م ٢٥٥ ترجمه اردو ـ

ولید کے دور میں بعض فتو حات بھی حاصل ہوئیں۔جرجان اور طبرستان کے علاقے پہاڑی اور دشوارگزار سے کوئی شخص ان پرفوج کئی کی ہمت نہیں کرسکتا تھا۔حصرت عثان ڈاٹٹیڈ کے زمانہ میں ایک اولوالعزم بہادر سعید بن العاص نے فوج کئی کی تھی کی تھی کی تھی کہ سکتے ہے۔البتہ مصالحت کے ذریعہ خراج وصول کرلیا تھا، لیکن ادھرع صدسے دونوں علاقوں نے خراج روک کر خراسان کا راستہ بند کردیا تھا۔ قتیمہ کے بعد جب بزید بن مہلب خراسان کی ولایت پر مامور ہوا تو ۹۸ ھیں اس نے ایک لاکھ فوج کے ساتھ جرجان پرفوج کئی کی اور سب سے پہلے قبستان کا محاصرہ کیا۔ بیعلاقہ بالکل بہاڑی تھا۔ کے ساتھ جرجان پرفوج کئی کی اور سب سے پہلے قبستان کا محاصرہ کیا۔ بیعلاقہ بالکل بہاڑی تھا۔ قبستانی پہاڑی قلعوں سے نکل کراڑتے تھا ورجب کرور پڑجاتے تھے تو پھر پہاڑیوں میں گھس جاتے تھے اس لیے ڈور زنہ چاتا تھا۔ بزید نے ناکہ بندی کر کے رسد چہنچنے کا راستہ بند کردیا۔ اس سے قبستانی بیاس موکر ساتھ بند کردیا۔ اس سے قبستانی بیاس موکر ساتھ بند کردیا۔ اس سے قبستانی بیاس موکر ساتھ بند کردیا۔ اس سے قبستانی کے بیاس موکر ساتھ بند کردیا۔ اس سے قبستانی کے بیس موکر ساتھ بند کردیا۔ اس سے قبستانی کی اور بہت سے آدی کی کرفتار کے۔

تہتان کے بعد جرجان کارخ کیا۔ یہاں کے باشندے قہتان کا انجام دکھ کر ڈرگئے تھے۔

اس لیے انہوں نے خود پیش قدی کر کے سک کر کی اور سامان رسد سے اسلامی فوج کی مدد کی۔ اس سے پرید کا حوصلہ اور بڑھا اور وہ عبداللہ بن معم یشکری کو چار ہزار مسلمانوں کے ساتھ جرجان میں چھوڑ کر طبرستان کی طرف بڑھا۔ یہاں کے حاکم نے بھی تاب مقابلہ نہ پا کرصلح کا پیام بھیجا کیکن برید پر فق کا فشہ چھایا ہوا تھا۔ اس نے سلح کرنے سے انکار کر دیا اور خود طبرستان کی طرف بڑھ گیا اور اپنے بھائی افراپنے بھائی دانوے پیاڑ کے دائس کے حاکم طبرستان نے جارہ کی طرف بڑھ گیا اور اپنے بھائی اور طبرستانی پہاڑیوں میں بھاگ گئے۔ ابوعیدینہ نے ناعاقبت اندیش سے پہاڑی چڑھائی پر تعاقب کیا۔ شکست خورد وطبرستانی پہاڑیوں میں بھاگ گئے۔ ابوعیدینہ نے ناعاقبت اندیش سے پہاڑی چڑھائی پر تعاقب کیا۔ شکست خورد وطبرستانیوں نے اور پہنچ کر اس مقابلہ مورے کر دیا۔ سے دو کوئی جواب نہ دے سکے اور بہت سے سے اور پہنچ سے اس کے دو کوئی جواب نہ دے سکے اور بہت سے حاکم طبرستان نے حاکم جرجان میں بغاوت کرا دی۔ ان کا میائی کے بعد شخون ماد کر چار ہزار مسلمانوں کو جو جوان میں سے قل کر دیا اور جرجان اور خراسان کے درمیان راستہ بندی کر شخون ماد کر چار ہزار مسلمانوں کو جو جوان میں سے قل کر دیا اور جرجان اور خراسان کے درمیان راستہ دی کوئی صورت نکا لو۔ طبرستان نے بھی نا کہ بندی کر دیا دی۔ سالمان می سے کہا کہ اس مصیبت سے دہائی کی تم ہی کوئی صورت نکا لو۔ طبرستان جا کر وہاں کے دیان نبطی سے کہا کہ اس مصیبت سے دہائی کی تم ہی کوئی صورت نکا لو۔ طبرستان جا کر وہاں ک

urdukutabkhanapk.blogspot.com والمعالمة المعالمة المعالم المعالمة المعالمة المعالمة المعالمة المعالمة المعالمة المعالمة

باشندوں کوئسی طرح مصالحت پر آمادہ کرؤ گووہ عجمی تھالیکن خودمسلمان اورمسلمانوں کا خیراندلیش تھا۔ اس في طبرستان جاكريبال كے حاكم سے كها كماكر چەند بب في بهم دونوں كوجداكر ديا ب ليكن ميں تمہاری ہی قوم کا فرد ہوں اور تمہارا خیرخواہ بھی۔ یزید نے خراسان سے فوجیں طلب کی ہیں جن کا مقابلہ تمہارے بس سے باہر ہے اس لیے میرامشورہ ہے کہ فوراصلح کرلؤاس سے تم لوگ محفوظ ہوجاؤ کے اور یزید کےانقام کارخ جرجان کی طرف پھرجائے گا۔ حاکم طبرستان کی سمجھ میں آ گیا'اس نے بہت ساری نفذی وجنس دے کرصکے کرلی طبرستان کی طرف سے اطمینان ہوجانے کے بعد بزیدنے جرجان کے باغیوں کا محاصرہ کیا۔ بیلوگ حسب دستور بہاڑیوں سے نکل کر مقابلہ کرتے تھے اور پھر قلعوں میں تھس جاتے تھے قلعوں میں پہنینے کا راستہ معلوم نہ تھا۔اس لیے کی مہینے تک کامیا بی کی کوئی صورت نہ کلی۔ پھر ا تفاق سے اس نواح کا ایک واقف کارٹل گیا۔اس نے جا کر قلعہ تک پہنچادیا۔ یہاں پہنچتے ہی ایک طرف سے یزید نے اور دوسری طرف سے خالد بن بزید نے حملہ کردیا۔ اہل قلعہ بالکل مطمئن تھے آئیس اس کا گمان بھی نہ تھا۔اس لیے وہ اس نا گہانی حملہ کی تاب نہ لا سکے اور بسیا ہو کر ت<u>لعہ میں گھس گئے۔ یزید نے</u> محاصرہ کرلیا محصورین کے نکلنے کا کوئی راستہ ندرہ گیا تھا۔اس لیے انہوں نے مجور ہو کرسپر ڈال دی۔ یزیدنے ان سے مسلمانوں کے آل کا پورا پورا بدلہ لیا اور ان کی قوت بالکل تو ڑ دی اور آئندہ بغاوت کے خطرہ کے انسداد کے لیے شہر جرجان بسا کرمسلمانوں کی آبادی قائم کی اورجم بن قیس کو یہاں کا حاتم بنا کرخراسان واپس ہوا۔ 🇱

فتطنطنيه برحملهاورنا كامي

اس دورکا ایک انم اورتاریخی واقعہ برنطینی حکومت کے پاریخت قسطنطنیہ پرجملہ ہے۔ بیکومت مسلمانوں کی سب سے بڑی حریف تھی۔ دونوں حکومتوں کی سرحدیں کئی مقامات پر ملتی تھیں۔ مسلمانوں کے بہت سے مقبوضات بحردوم کے ساحل پر تھے۔ اس لیے ان دونوں میں بمیشہ کسی نہ کسی سرحد پر معرکہ آ رائی رہتی تھی۔ امیر معاویہ ڈگاٹنڈ نے اپنے زمانہ میں اس کے مقابلہ کے لیے ''صا کفہ'' کے نام سے ایک مستقل فوج قائم کردی تھی جو ہرسال گرمیوں کے موسم میں رومیوں سے برسر پیکار رہتی تھی۔ انہی کوسب سے پہلے یہ خیال پیدا ہوا کہ قسطنطنیہ پر قبضہ کر کے دومیوں کی قوت تو ٹر دی جائے اور مسلمانوں کے لیے یورپ کا دروازہ کھول دیا جائے 'چنانچہ ۴۲ ھیں انہوں نے قسطنطنیہ پر جملہ کیا' لیکن رومیوں سے آویزش



كاسلسله برابرقائم رباب

سلیمان کے زمانہ میں قسطنطنیہ کی اندرونی حالت بہت خراب ہو رہی تھی۔ نسطاط دوم (ANASTASIAS-II) كيز مانه مين جوخانه جنگي اورطوا نف إملو كي بيا هو گئ تهي اس كاسلسله حيد وس موم (THEODORIUS-III) تنك برابرقائم تفاله 🏶 اس كيه سليمان كو پُفر قسطنطنيه كا خیال پیدا ہوا' چنانچہ ۹۸ ھ میں اس نے بڑے اہتمام سے فوج کشی کی تیاریاں کیں۔تمام ممالک محروسه سے فوجیں جمع کیں اور ہرطرح کے آلات حرب قلعه شکن اسلحہ آتش گیر مادے اور سامان رسد کے ذخیرے فراہم کر کے اپنے بھائی مسلمہ کو ایک جرار کشکر کے ساتھ قسطنطنیہ روانہ کیا۔قلسرین تک خود پہنیانے کے لیے گیا اور مسلمہ کو رخصت کرنے کے بعد فوج کی خبر میری اور امداد کے لیے وزابق میں تھبر گیاا دراس مہم کے انجام تک برابریہال مقیم رہا۔ 🗱 مسلمہ بری اور بحری دونو ل سمتوں ہے قسطنطنیہ کی طرف بڑھا۔ بحری بیڑہ بحراسود کی سمت روانہ ہوا اور خودمسلمہ خشکی کے راہتے سے ایشیائے کو چک ہوتا ہوا بوھا عمور پیمس لیون (LEON-III) جو آ گے چل کر قسطنطنیہ کے تاج و تخت کا ما لک ہوا'اس سے ملااور وعدہ کیا کہ وہ قسطنطنیہ پرمسلمانوں کا قبضہ کرادے گا۔ 🏶 چنانچے مسلمہ عموریہ سے اس کی را ہنمائی میں قط طنید پہنیا۔ اس درمیان میں بحری بیڑا بھی پہنچ گیا تھا۔مسلمہ نے خشی اورتری دونوں سمتوں ہے محاصرہ کر کے قسطنطنیہ کا راستہ بند کر دیا کہ باہر سے اہل شہر کوامداد نیہ پہنچنے پائے اور وہ مجبور ہوکر سراطاعت خم کر دیں۔مسلمہاس عزم کے ساتھ آیا تھا کہ وہ بغیر قسطنطنیہ کو فتح کیے واپس نہ جائے گا۔اس لیے سامان رسد کا کافی ذخیرہ ساتھ لایا تھا' پھراحتیا طاآس یاس کی افتادہ زمینوں میں کھیتی کرا دی کہ اگر محاصرہ طول کھینچے تو سامان رسدگی کمی نہونے پائے۔اس اہتمام کے

اس کی تفصیل اگریزی اور عربی دونوں تاریخوں میں ہے۔

اس کی تفصیل اگریزی اور عربی دونوں تاریخوں میں ہے۔

اس کی جدائش ہوئی تھی۔ عرب مؤرخین اے عمور ہیکا الحمد است میں اس کی چدائش ہوئی تھی۔ عرب مؤرخین اے عمور ہیکا بطریق کلستے ہیں۔ طوا کف المبلوک کے زمانہ میں تسلطنطنیہ پہنچا۔ آ دمی حوصلہ مند تھا۔ اپنی بہاور کی اور کا رنا موں سے بڑا تام پیدا کیا اور نسطاس کے زمانہ میں شرقی فوج کا سپہ سالار بنا دیا گیا۔ پھر تبد دس کے پر آشوب دور میں اسے تاج و تحت کی ہوئی ہوئی ہوئی ایس اس کے برا شوب دور میں اسے تاج تحت کی ہوئی ہوئی ۔ کی موٹر ہوئی اور شوار تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اس نے مسلمہ کو ایمار ااور شطاطنیہ پر قبضہ کرا دینے کا وعدہ کیا۔ اس لیے کہ تید دس میں کوئی دم نہ تھا۔ کے حملہ میں کوئی دم شرک ہوئیں کی صورت میں اس کی کا میابی کا امکان تھا 'کین انگریزی مؤرخین نے اس واقعہ کو نہیں کھا۔ اس کے بیان کے بیان کے مطابق لیون ہی کے زمانہ میں میں اس کی کا میابی کا امکان تھا 'کین انگریزی مؤرخین نے اس واقعہ کو نہیں کھا۔ اس کے بیان کے مطابق لیون ہی کے زمانہ میں مسلمانوں کا حملہ ہوا تھا اور اس نے بدافعت کی۔

486 \$ (5), TO \$ \ (B) (B) (B) \$ \ (V \) [\$ \ \] ساتھ کی مبینے محاصرہ قائم رہا۔اس درمیان میں برابر بحری اور بری جنگ ہوتی رہی _اہل فشطنطنیہ کچھ دنول تک مدافعت کرتے رہے پیرمسلمانوں کے عزم کودیکی کرمصالحت کے لیے آمادہ ہو گئے کیکن مسلمہ نے انکار کر دیا۔ تید وس سوم بالکل نااہل تھا۔ اس میں حکومت کا اندر ونی نظام سنجا لئے کی بھی اہلیت نتھی۔اس لیےاہل قسطنطنیہ مجبور ہوکر لیون سے جس کی شجاعت کا کافی شہرہ ہو چکا تھا'امداد کے طالب ہوئے۔ایک بیان یہ ہے کہ خود لیون نے کہلا بھیجا کہ اگر تاج وتخت اس کے حوالے کر دیا جائے تووہ قسطنطنیہ ہے مسلمانوں کو ہٹا دے گا۔ادھراس نے مسلمہ کو یقین دلا رکھاتھا کہ اگر اسے قسطنطنیہ کی حکومت مل گئی تو وہ اس کی اطاعت قبول کر لے گا اور قسطنطنیہ کا خزانداس کے حوالہ کردے گا۔اس لیے مسلمان کے اور اہل قسطنطنیہ کے درمیان نامہ و پیام میں مزاحم نہ ہوا 'بلکہ ہرطرح اس کی حمایت کی۔ تید وں کی نااہلی کی وجہ سے رومیوں نے لیون کی شرط منظور کرلی اوراسے بلا کر حکومت حوالہ کر دی۔ 🗱 لیون کی خوش قتمتی سے اس کی تخت نثینی کے بعد ہی قدرت کی جانب سے مسلمانوں کی فکست کے سامان پیدا ہو گئے ۔عرب یورپ کی سردی کے بول بھی عادی نہ تھے۔اتفاق ہےاس سال غیر معمولی برفباری اورسردی ہوئی' جس کامسلمان تحل نہ کر سکے اور ہزاروں آ دمی بیار پڑ کرمر گئے محاصرہ کی طوالت کی وجہ سے سامان رسد بھی ختم ہو چلا تھا۔کھیتی سچھ برفباری کی کثرت نے بر باد کر دی اور پچھ جنگی مشغولیت کی وجہ سے مسلمان و مکھ بھال نہ کر سکے۔اس لیے سامان رسد کا سخت قحط پڑ گیا اور مسلمان بھوکے مرنے گئے۔سلیمان ایشیائے کو چک کی سرحد پرموجود تھا' لیکن برفباری کی کثرت کی وجہ سے وہ بھی مدد نہ کرسکا اور ہزاروں مسلمان لقمہ اجل ہو گئے۔ بیمصیبت تھی ہی ٔ اس پرمشزاد بیہوا کہ بلقانیوں نے اڈریانویل کی اسلامی فوج کو برباد کر دیا۔ 🗱 ان مخالف حالات کی وجہ سے اسلامی فوج کا بڑا حصہ ضائع ہو گیا۔ جولوگ باقی نیجے وہ طرح طرح کے مصائب کا شکار ہوئے۔اسی دوران میں سلیمان کا انتقال ہو گیا۔اس کے انتقال کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز بیشانیہ نے امداد بھیج کر باقی مانده فوجوں کو داپس بلالیا۔اگریمیم نا کام نہ ہوئی ہوتی تو مشرقی یورپ میں ای زمانہ میں مسلمان پہنچے گئے ہوتے۔

علالت ولى عهدى اوروفات

نگله معظم منگر منظم المعلق المعلق منظم منظم منظم المعلق المعلق المعلق المعلق المعلق المعلق المعلق المعلق المعلق المسلم المسلم المعلق المعلق

نہ ہوا تھا۔ جب حالت زیادہ خراب ہوئی تواپ نابالغ لا کے ایوب کو ولی عہد نامزد کیا۔ محدث رجاء بن حیوۃ ساتھ تھے۔ انہوں نے کہا'' خلیفہ ایسے صالح شخص کو بنانا چاہیے کہ قبر میں امن حاصل رہ''۔ سلیمان خود بھی صالح تھا اس لیے رجاء کے کہنے سے وہ اس مسئلہ پرغور کرنے لگا اور دو دن کے بعد وصیت نامہ چاک کر ڈالا اور رجاء بن حیوۃ سے پوچھا کہ میر بےلائے داؤد کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ اس وقت قسطنطنیہ کی ہم میں ہیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ زندہ بھی ہیں یام گئے ہیں۔ اسلیمان نے کہا پھر کیا رائے دیے ہو؟ رجاء نے کہا اصل رائے تو آپ کی ہے'آپ نام لیجئ میں خور کروں گا۔ بی سلیمان نے کہا پھر کیا رائے دیتے ہو؟ رجاء نے کہا اصل رائے تو آپ کی ہے'آپ نام لیجئ میں خور کروں گا۔ بی سلیمان نے کو چھا عمر بن عبدالعزیز (بی اللہ ایک نظر انداز کر کے ان کو خلیفہ بنا دوں تو بڑا فتنہ بیا ہو نے گا اور وہ لوگ ان کو خلافت پر قائم نہ رہنے دیں گے۔ اس لیے عمر بن عبدالعزیز (بی اللہ کی اولا وکو بالکل نظر انداز کر کے ان کو خلیفہ بنا دوں تو بڑا فتنہ بیا ہو جائے گا اور وہ لوگ ان کو خلافت پر قائم نہ رہنے دیں گے۔ اس لیے عمر بن عبدالعزیز (بی شائلہ کی کو خلیفہ اور عہد نام دو کر تا ہوں۔ اس سے وہ لوگ مطمئن ہو جائیں گے اور عمر بن عبدالعزیز (می شائلہ کی خلافت میں لیس گے۔ رجاء نے بھی اس کی تائید کی اور اس وقت سلیمان نے خود اپنے تلم سے بیوصیت نامہ لکھا:

''بہم اللہ الرحمٰن الرحیم' میتح ریراللہ کے بندے سلیمان امیر المومنین کی جانب سے عمر بن عبد العزیز (رمینالیہ) کے لیے ہے' میں نے اپنے ابعدتم کو خلیفہ بنایا اور تمہارے بعد یزید بن عبد الملک کو' مسلمانو! ان کا کہنا سنیا' ان کی اطاعت کرنا' اللہ سے ڈرنا۔ آپس میں اختلاف نہ پیدا کرنا کہ دوسرے تم پرحص وطمع کی نگاہ ڈالیں''۔

اس وصیت نامہ پرمبر کر کے رجاء کے حوالے کیا اور حکم دیا کہ وہ اہل خاندان کو جمع کر کے بغیر نام ظاہر کیے ہوئے ان سے نامزد کر وہ خلیفہ کی بیعت لے لیس انہوں نے فور آاس کی فقیل کی سب نام ظاہر کیے ہوئے ان سے نامزد کر وہ خلیفہ کی بیعت لے لیس انہوں نے فور آاس کی فقیل کی سب سلیمان کو دیکھنے کے لیے گئے اور ان کے سامنے سب نے فردا فردا فیرو آبیعت کی ۔ ﷺ اس مرحلہ سے فراغت کے بعد صفر ۹۹ وہ میں سلیمان کا انتقال ہوا۔ انتقال کے وقت بینتالیس سال کی عمرتنی مدت خلافت دوسال آٹھ مہینے۔

[🗱] قسطنطنيه كي فوج كابرا حصه تناه موكبا تھا۔

[🏘] ایک روایت بیب که خودرجاء نے عمر بن عبدالعزیز کا نام پیش کیا تھا۔

[🗱] پیقضیلات ابن سعدج ۵۰ ص ۲۲۷ تا ۲۲۹ سے ماخوذ ہیں ۔



اولاد

انقال کے بعد دس کڑے یا دگار چھوڑے۔ یزید قاسم سعید عثان عبداللہ عبدالواحد حارث عمر و عمرا درعبدالرحمٰن _

سليمانى دور بريتصره

سلیمان کا دور بیرونی فتوحات کے لحاظ سے پھوزیادہ کا میاب نہیں تھا، کیکن اندرونی اصلاحات
کے اعتبار سے بہت ممتاز ہے۔ اس کے زمانے میں اموی حکومت رقبہ کی وسعت اور تمدنی ترقی کے لحاظ سے اس درجہ کو پہنے گئے گئے تھی کہ ان دونوں پہلوؤں پر توجہ کی چندال حاجت ندھی، بلکہ اب اس کے مفاسد کی اصلاح کی ضرورت تھی۔ اس لیے سلیمان کی توجہ زیادہ تراسی جانب رہی ۔ خود بھی مصلحانہ خیالات رکھتا تھا، پھر عمر بن عبدالعزیز بھیلیات کی وزیر ومثیر تھے۔ اس لیے تحت نشینی کے ساتھ ہی اس نے اصلاحات شروع کر دیں۔ اس سلسلہ بیل سب سے زیادہ قابل اصلاح اموی عمال تھے، جنہوں نے اپنے مظالم و مطلق العمانی نے ساتھ بھی سب سے زیادہ قابل اصلاح اموی عمال تھے بہنوں نے دیاوی حکم انوں کی طرح ان میں اچھے بھی تھے، برے بھی۔ ممکن ہے کہ ان سے پچھے ظالم انہ افعال سرزد دوئے ہوں اور ضرور ہوئے کیکن جی جمال کے مطالم انہ افعال سرزد ہوئے ہوں اور ضرور ہوئے کہ کین جمال خصوصاً جاج اجراداس کے ماتحت حکام ظالم اور مطلق العمان تھی اور خلفا ان کی خصوصیت نہیں۔ اس شہرت کا اصل سبب ہیں ہے کہ ان کے مظالم اور مطلق العمان تھی اس کی طرف کا مہت کی بہت کم تدارک کرتے تھے۔ اس لیے ان کے مظالم ہمی ان کی طرف مناسوب ہوگئے۔ سیاس نے عمال کا بہت کم تدارک کرتے تھے۔ اس لیے ان کے مظالم ہمی ان کی طرف منافذہ واحتساب شروع کر دیا۔ اس کے دور سے پہلے جولوگ ناحی قیدی رہا کیے گئے تھے سب کورہا کر دیا۔ جلا وطن اشخاص کو واپسی کی اجازت دے دی۔ اس سلسلہ میں استے قیدی رہا کیے گئے کہ قید خانے خالی مواخدہ واحتساب شروع کر دیا۔ اس سلسلہ میں استے قیدی رہا کیے گئے کہ قید خانے خالی موائے۔

جاج خودمر چکا تھا' کیکن اس کے ماتحت ممال موجود تھے۔سلیمان نے ان میں سے اکثروں کو معزول کر دیا اور بعض کوسزا کیس دیں۔اس میں اتن وسعت اور شدت برتی کہ اچھے برے عمال میں بھی امتیاز نہیں کیا' چنا نچہ جاج کے متعلقین کے سلیلے میں محمد بن قاسم فات کے سندھ بھی ناکردہ گناہ کی زدمیں آگیا۔ جبیدا کہ میں نے او پر بھی لکھا ہے' میرا خیال ہے کہ موٹ بن نصیر کے ساتھ بھی جوسلوک ہوا' وہ در حقیقت اسی جذبہ کا نتیجہ تھا۔سلیمان اس کی مطلق العنانی گوارہ نہ کر سکا' گووہ ناکردہ گناہ اس کے در حقیقت اسی جذبہ کا نتیجہ تھا۔سلیمان اس کی مطلق العنانی گوارہ نہ کر سکا' گووہ ناکردہ گناہ اس کے

عتاب كاشكار ہوا'كين اس كاايك براسب موٹ كى مطلق العنانى تقى _

ندهبي اصلاحات

سلیمان نے بعض خالص نہ ہی اصلاحات بھی کیں۔اموی خلفا نمازعموماً تاخیر سے پڑھا كرتے تھے۔ سليمان نے اول وقت كا اہتمام كيا۔ 🏘

مكهمين جشمه كااجراء

ان اصلاحات کے ساتھ اس نے اور بہت سے مفید کام کیے۔ مکہ میں میشھے یانی کی بڑی قلت تھی۔سلیمان نے آب شیری کا ایک چشمہ جاری کرایا۔ بیچشمہ خالد بن عبداللہ والی مکہ کے زیر مگرانی تغمیر ہوا۔اس کے لیے کوہ عمیر کے دامن میں ایک بڑائنگی تالاب بنایا گیا تھا' اوراس سے سیسہ کے تل کے ذریعہ حرم میں پانی لایا گیا تھا' جورکن وزمزم کے درمیان سنگ رخام کے فوارے میں گرتا تھا۔اس کے افتتاح کی تقریب میں خالد نے تمام اہل مکہ کی دعوت کی ۔اس چشمہ کی دجہ سے مکہ میں میٹھے پانی کی افراط ہوگئی' گوزمزم کے مقابلہ میں اس کومقبولیت نہ ہوئی۔ 🧱

رمله کی آبادی

شام میں ایک شہر ملہ آباد کیا۔ ولید کے زمانے میں جب کہ وہ فلسطین کا حاکم تھا' اے رملہ کی جائے وقوع اوراس کی آب و ہوا بہت پسند آئی' چنانچہاس زمانے میں اس نے اپنے قیام کے لیے یہاں چند عمارتیں بنوائیں۔ پھر جب خلیفہ مواتواسے بردی ترقی دی۔ بہت می عمارتین جامع مجد تالاب اورحوض بنوائے۔ آبادی کو بڑھانے کے لیے لوگوں کو یہاں منتقل کیا۔ اس سلسلہ میں سرکاری عمارتوں کےعلاوہ اور بہت می عمارتیں بن کئیں اور رملہ اچھا خاصا شہر ہو گیا۔سلیمان اکثر رملہ ہی میں ر ہتا تھا۔ اس لیےاسے پایتخت کی حیثیت بھی حاصل تھی۔ 🤁

قریش اوراہل مدینہ کے وظائف

اس کا طرزعمل اہل مدینہ اور قریش کے ساتھ بڑا فیاضا نہ تھا۔ 94 ھیں جب حج کے سلسلے میں مدینہ گیا تو عام اہل مدینہ میں روپیتھیم کیا اور خاندان قریش میں چار ہزار وظیفے مقرر کیئے کیکن ان کے حلیفوں اور موالی کونظر انداز کر دیا۔ قریش نے کہا ہمارے حلیف اور موالی ہم سے زیادہ مقدم ہیں' اس کیے ا

🐞 تارخ الخلفاء ١٣٢٧ - 🕸 يقولي ج-١٥ ص١٥٥ - 🐧 مجم البلدان ذكر دمليه



جارے وظیفے ان کی جانب منتقل کر دیئے جائیں۔اس درخواست پرسلیمان نے ان کے وطائف برقرار ر کھے اور انہی کے برابر حلیفوں اور موالی کے ملیحدہ و ظیفے مقرر کیے۔ 🌓

سب ہے بڑا کارنامہ

اس کاسب سے بڑا کارنامہ جو پینکڑوں کارناموں اوراصلاحوں سے بڑھ کر ہے وہ حضرت عمر بن عبدالعزيز وشاللة كى ولى عهدى ب جنهول نے اموى سلطنت كوخلافت راشده كے قالب ميں بدل دیا خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ خودسلیمان کے بیٹے اور حقیقی بھائی موجود تھے اس کا پیکار نامہ اور زیادہ اہم ہوجا تا ہے۔اس لیے حضرت عمر بن عبدالعزیز عِشائلۃ کے زمانہ میں جواصلاحات ہو کئیں اس کی سعاوت میں سلیمان کا بھی حصہ ہے۔

ذاتي حالات

ذاتی حیثیت سے وہ بڑا صاحب اوصاف تھا۔مؤرخین اے''مفتاح الخیز'' (بھلائی کی تمغی) کھتے ہیں۔ 🇱 وہ اپنے پیش رو کے برعکس براقصیح وبلیغ تھا۔



🏘 يعقولي ج_ائص١٥٣_



حضرت عمربن عبدالعزيز ومثالثة

(٩٩ه تا ١٠ ا ه مطابق ١١ ١ ع تا ٩ ا ٤ ع)

سلیمان کی وفات کے بعد صفر ۹۹ ہے میں حضرت عمر بن عبد العزیز بھا۔ آپ کی ماں ام عاصم حضرت عمر بن عبد العزیز بھا۔ آپ کی ماں ام عاصم حضرت عمر بن عبد العزیز تھا۔ آپ کی ماں ام عاصم حضرت عمر والنین کی پوتی تھیں۔ اس لیے آپ کی رگوں میں فارد تی خون بھی شامل تھا۔ عبد العزیز فرانست خاندان شاہی کے ممتاز رکن تھے۔ اکیس سال تک مصر کے گور نرر ہے۔ اس لیے عمر بن عبد العزیز ترفیظیت کی پرورش تمول وثروت اور عیش و تعم کے گہوارہ میں ہوئی جس کے اثرات خلافت طفے تک باتی تھے۔ ان کی تعلیم وتر بیت بوے اہتمام کے ساتھ مشہور محدث صالح بن کیسان میشانی کی گرانی میں ہوئی۔ عمر می تواند فلا فات بوے اہتمام کے ساتھ مشہور محدث صالح بن کیسان میشانی کی گرانی میں ہوئی۔ عمر کی قاندان سے بالکل الگ تھے۔ علی کا ظ سے وہ اپنے زمانہ کے امام تھے۔ علی حیثیت ہرا عتبار سے اپنے کا ندان سے بالکل الگ تھے۔ علی کا ظ سے وہ اپنے زمانہ کے امام تھے۔ علی حیثیت سے انہوں نے جو کا درنا ہیں گے۔

عمر بن عبدالعزیز مین شده خودشای خاندان کے رکن تھے۔ پھر عبدالملک کے بھتیج اور واماد شخصہ اس کے بھتیج اور واماد شخصہ اس کیے وہ مختلف ذمہ دارع ہدول پر ممتاز رہے کیکن اس دور میں بھی ان کی فطری سعادت نے ساتھ منہ چھوڑ ااور وہ جہاں جہاں رہے اسپنے حسن عمل کی بہترین یا دگاریں چھوڑ یں ۔ ولید نے جب ان کومدینہ کی گورنری پر بھیجنا چاہا تو انہوں نے اس شرط کے ساتھ قبول کیا کہ وہ دوسرے عمال کی طرح ظلم نہ کریں گئے ولید نے اے منظور کیا۔ گ

مدینہ بینچنے کے بعد دہاں کے اکا برفقہا کو بلاکران سے کہا کہ میں نے آپ لوگوں کو ایسے کام کے لیے زحمت دی ہے کہ اس میں میرا ہاتھ بٹانے سے آپ لوگوں کو تو اب ملے گا' اور آپ حای حق قرار یا نمیں گے۔ میں آپ لوگوں کی رائے اور مشورہ کے بغیر کوئی کام سرانجام نددوں گا۔ جب آپ کسی کوظم کرتے ہوئے دیکھیں یا آپ کوکی ظلم وزیادتی کی خبر ملے تو آپ کو اللہ تعالی کی شم مجھے ضرور اس کی خبر مجھے ہے۔ علیم اس کی خبر مجھے ہے۔

اس مبارک اصلاح کے ساتھ انہوں نے حکومت کا آغاز کیا اور اپنے دور حکومت میں انہوں نے بہت سے مفید کا م انجام دیئے جن کی تفصیل ولید کے دور میں گزر چکی ہے۔ ان میں سب سے بوا کارنامہ مجد نبوی مَثَا ﷺ کی تغییر ہے۔ ان تمام اخلاقی محاس کے ساتھ بہر حال وہ شاہی خاندان کے

🐞 سیرت محربن عبدالعزیزابن جوزی ص ۳۳_ 🌣 ابن سعدج ۵۰ ص ۲۲۵_

رکن اور عیش و تعم میں پلے ہوئے تھے۔ اس لیے ان کی زندگی بڑی متر فاند تھی چنانچہ جب مدینہ کی گورنری پر وہ گئے ہیں تو تمیں اونٹوں پر ان کا ذاتی سامان بار تھا۔

خوش لبای اور نفاست کابیرهال تھا کہ جس لباس پرایک مرتبکی کی نظر پڑجاتی تھی کھراسے نہ پہراسے نہ پہنتے تھے۔ ﷺ خوشبویات کا براشوق تھا۔ داڑھی پرعنر کا سفوف چھڑ کتے تھے۔ ﷺ اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ خوش لباس اور جامہ زیب آ دمی مانے جاتے تھے۔ رجاء بن حیوۃ کابیان ہے کہ عمر بن عبرالعزیز اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ خوش لباس معطرا ورتبختر کی جال چلنے والے تھے۔ ﷺ عبدالعزیز اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ خوش لباس معطرا ورتبختر کی جال چلنے والے تھے۔ ﷺ

خلافت

سلیمان نے جس طرح ان کی خلافت کی وصیت کی اس کی تفصیل او پرگذر پچکی ہے۔ سلیمان کی وفات کے بعد مبادا اہل خاندان عمر بن عبدالعزیز کی بیعت میں چھے لیت ولعل کریں موت کی خبر کوشنی رکھا اور دوبارہ اہل خاندان کوجع کر کے عبدالعزیز کی بیعت میں چھے لیت ولعل کریں موت کی خبر کوشنی رکھا اور دوبارہ اہل خاندان کوجع کر کے ان سے سلیمان کے وصیت نامہ پر پھر بیعت لی۔ بیعت کوشتگم کرنے کے بعد سلیمان کی موت کا اعلان کیا اور وصیت نامہ پڑھ کر سنایا عمر بن عبدالعزیز بھی اللہ کا نام من کر صرف بشام بن عبدالملک نان کی بیعت کر دورنہ تمہاراسر قلم کر دوں گا اور عمر بن عبدالعزیز بھی بیعت کر دورنہ تمہاراسر قلم کر دوں گا اور عمر بن عبدالعزیز بھی بیعت کر دورنہ تمہاراسر قلم کر دوں گا اور عمر بن عبدالعزیز بھی بیعت کی ۔

خلافت کابارسر پرآتے ہی عمر بن عبدالعزیز عَیْشَاتُ کی زندگی بالکل بدل گئی اور تخت خلافت پر قدم رکھنے کے ساتھ ہی ابوذر عفاری اور ابو ہریرہ ڈالٹیُنا کا قالب اختیار کرلیا۔سلیمان کی تجمیز و تکفین سے فراغت کے بعد حسب معمول جب آپ کے سامنے شاہی سواری پیش کی گئ تو آپ نے اسے واپس کردیا اور فرمایا میرے لیے میرا فیجر کافی ہے۔ ﷺ گھر آئے تو اس باعظیم کی ذمہ داری سے چرہ پریشان تھا۔ لونڈی نے پوچھا خیر ہے؟ آپ استے متفکر کیوں ہیں؟ فرمایا اس سے بڑھ کو فکر و تشویش کی بات کیا ہوگی کہ مشرق ومغرب میں امت محمد میکا کوئی ایسافر و نہیں ہے جس کا مجھ پر حق نہ ہواور بغیر مطالبہ اور اطلاع کے اس کا داکر نامجھ پر فرض نہ ہو۔ ﷺ

🕸 سيرة عمر بن عبدالعزيز مُشاللة ص٢٦-

🏶 يعقو بي ج_م'ص٣٣٩_

🔅 سيرة عمر بن عبدالعزيز ميلية ص ١٥١ - 🔅 سيرة عمر بن عبدالعزيز عملاها 🔻

🤃 بيتمام واقعات ابن سعدج ۵ ص ١٣٨٢ تا ٢٩٨٨ مسيم مخصاً ماخوذ بين _

🗗 سيرة عمر بن عبدالعزيزص ٥٢-

خلافت ہے دستبر داری اور آ ماد گی

حضرت عمر بن عبدالعزيز عينية فطرقا خلافت كي عظيم الثان ذمه داريول سے كھبراتے تھے۔ پھرخلافت کے بارے میں آپ کا جونقط نظر تھااس کے اعتبار سے آپ کا انتخاب شور کی ہے نہ ہوا تھا' اس لیےغور فکر کے بعد آپ اس سے دستبرداری کے لیے آ مادہ ہو گئے اورمسلمانوں کوجمع کر کے ان

"اوگوامیری خوابش اور عام مسلمانوں کی رائے لیے بغیر مجصحفلافت کی ذ مدواریوں میں مبتلا کیا گیا ہے اس لیے میری بیعت کا جوطوق تمہاری گردن میں ہے میں خود ا سے اتارے دیتا ہوں تم جسے جا ہوا پنا خلیفہ نتخب کرلؤ'۔

یہ تقریرین کر مجمع نے شور بلند کیا کہ ہم نے آپ کوخلیفہ بنایا ہے اور ہم سب آپ کی خلافت پر راضی ہیں۔آپاںٹد کا نام لے کر کام شروع کردیجئے۔جب آپ کواس بات کا یقین ہو گیا کہ کسی مختص كوآپ كى خلافت سے اختلاف نہيں ہے تواس وفت آپ نے اس بار عظيم كو تبول فرمايا اور مسلمانوں کے سامنے تقریر کی۔اس میں تقوی وآخرت کی تلقین کے بعد خلیفداسلام کی اصل حیثیت واضح کی جسے اموی فر مانرواؤں نے ملوکیت میں کم کر دیا تھا۔

''امابعد! تمہارے نبی کے بعد دوسرانبی آنے والانہیں ہے اور اللہ نے اس پر جو كتاب اتارى ہے اس كے بعد دوسرى كتاب آنے والى نبيں ہے۔اللہ نے جو چيز حلال كردى ہے وہ قيامت تك كے ليے حلال ہے اور جوحرام كردى وہ قيامت تك کے لیے حرام ہے۔ میں (اپن جانب سے) کوئی فیصلہ کرنے والانہیں ہوں بلکہ صرف (احکام البی کو) نافذ کرنے والا ہوں۔خودا پنی طرف سے کوئی نئی بات پیدا کرنے والانہیں ہوں 'بلکمحض پیروہوں' کسی کو بیتی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافر مانی میں اس کی اطاعت کی جائے۔ میں تم میں ہے کوئی متاز آ دمی بھی نہیں ہوں بلکہ عمولی فردہوں البت تمہارے مقابلہ میں الله تعالی نے مجھے زیادہ گرانبار کیا ہے "۔

اپنی حثیت واضح کرنے کے بعد امور خلافت کی طرف متوجہ ہوئے۔اس بارے میں آپ کا مطمع نظرائے پیشروؤں سے بالکل مختلف تھا۔ آپ اموی حکومت کے بورے نظام میں انقلاب پیدا كرناجا بت تصد جب سے اسلامي خلافت في محص سلطنت كا قالب اختيار كيا تھا اس وقت سے اس

[🗱] سيرة عمر بن عبدالعزيز ص ١٠٨_

میں متبد عکومتوں کی تمام برائیاں آگئ تھیں۔ نہ ہی روح کمزور بڑگئ تھی۔ رعایا کی آزادی ختم ہوگئ تھی۔
جہور کی آ واز دب گئ تھی۔ بیت المال ذاتی خزاند بن گیا تھا۔ جو ہر طرح کی جائز وناجائز آ مد نیوں سے مجرا جا تا تھا اور اس بے عنوانی سے صرف کیا جا تا تھا۔ خاندان شاہی کے ارکان اور امرا کے قبضہ میں کھرا جا تا تھا اور اور اپیہ کی جا گئریں تھیں۔ عمال و حکام کے افعال واعمال پرکوئی احتساب اور مواخذہ فہ نہ تھا اور اس قبیل کی وہ تمام برائیاں جو عموا شخص حکومت میں ہوتی ہیں اموی حکومت میں موجود تھیں اور اسلامی خلافت کی حقیقی روح بالکل مردہ ہوگئ تھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز جو اللئے کا اصلی مقصد خلافت راشدہ کا دوبارہ احیا تھا۔ کا دوبارہ احیا تھا۔ اس لیے آپ کا دوبارہ احیا تھا۔ اس لیے آپ کا دوبارہ احیا تھا۔ اس کی برائیاں دور کر کے طرز جہانبانی میں اس کو خلافت راشدہ سے تر بر تر کردینا چا ہتے تھے۔ کا دوبارہ احیا تھا تھا۔ تو نظر انداز کر کے دیا تھا۔ ہم تھا اتباہ مقال تا بی خطرناک اور نازک بھی تھا 'لیکن آپ نے تمام مشکلات کونظر انداز کر کے میں شروع کردیا۔

غصب شده مال اور جائيداد کې واپسې

اسسلسله بین سب سے مقدم فرض رعایا اور زیروستوں کے اس مال و جائیداد کی واپی تھی جے شاہی خاندان کے ارکان اموی عمال اور دوسرے عمالد نے اپنی جا گیر بنالیا تھا۔ یہ ایسانازک کام تھاجس کو ہاتھ لگانا سارے خاندان کی مخالفت مول لینا تھا ، لیکن سب سے پہلے آپ نے اس کار خیر کوشر وع کیا۔ خود آپ کے پاس بہت بڑی موروثی جا گیرتی ۔ بعض خیرخوا ہوں نے عرض کیا کہ اگر جا گیروا پس کر دیں گے واولا د کے لیے کیا انتظام کریں گے۔ فر مایاان کو اللہ تعالی کے سرد کرتا ہوں۔ اللہ اس کے بعد اہل خاندان کو جع کر نے فر مایا: ' بنی مروان! تم کو دولت اور شرف کا بڑا حصد ملا ہے۔ میرا خیال ہے کہ امت کا نصف یا دو تہائی مال تبہارے قبضہ بیں ہے'۔ ان لوگوں نے جواب دیا ' اللہ کی شم! جب تک امت کا نصف یا دو تہائی مال تبہارے قبضہ بیں ہے'۔ ان لوگوں نے جواب دیا ' اللہ کی شم! جب تک اس وقت تک بیجا ئیرادی والی نہیں ہو سیس ۔ اللہ کی شم! جب اللہ کا شم ایک اور رسوا کر کے ایک آ باؤا جداد کو کا فر بنا سکتے ہیں اور نہ اپنی اولا دوں کو مفلس بنا کیں گئی کو ذکیل اور رسوا کر کے میں خوروں گا'۔ ہے

اس کے بعد عام سلمانوں کو مسجد میں جمع کر کے تقریر کی:''ان لوگوں (بعنی اموی خلفاء) نے ہم ارکان خاندان کوالی جا گیریں اور عطایا دیئے' اللہ کی قشم جن کے دینے کا نہان کوکوئی حق تھا اور نہ

urdukutabkhariapknablogspot.com

جر آیجاً الله کی بھی اسکوان کے اصلی حق داروں کووالیس کرتا ہوں اورا پنی ذات اورا پنے ہمیں ان کے لینے کا۔اب میں سب کوان کے اصلی حق داروں کووالیس کرتا ہوں اورا پنی ذات اورا پنے خاندان سے شمر وع کرتا ہوں '۔

اس تقریر کے بعد جا گیروں کی اسناد کاخر یط منگوایا عیسیٰ بن مزام ان اسناد کو نکال کر پڑھ پڑھ کرسناتے جاتے سے اور عمر بن عبدالعزیز عمر النہ انہیں فینچی سے کا نے کا نے کر تھیں تھے جاتے سے میں کرسناتے جاتے سے اور اپنی اور اپنی اور اپنی پور سے فائدان کی ایک ایک جا گیر واپس کردی متی کہ اپنی تک ندر ہنے ویا۔ ﷺ آپ کی بیوی فاطمہ کوان کے باپ عبدالملک فالی کردی میں گیست پھر دیا تھا۔ عمر بن عبدالعزیز عمر النہ نے بیوی سے کہا کہ اسے بیت المال میں داخل کردویا مجھے چھوڑنے کے لیے تیار ہوجاؤ' اطاعت شعار بیوی نے اسی وقت وہ پھر بیت المال میں داخل کردویا مجھے چھوڑنے کے لیے تیار ہوجاؤ' اطاعت شعار بیوی نے اسی وقت وہ پھر بیت المال میں داخل کردویا مجھے چھوڑنے کے لیے تیار ہوجاؤ' اطاعت شعار بیوی نے اسی وقت وہ پھر بیت المال میں داخل کردویا ہے۔

فدك كافيصله

فدک کا علاقہ خلفاتے راشدین کے زمانے سے ان میں اور اہل بیت میں متازہ فیہ چلا آتا مقا۔ وہ آنخضرت مَنَّا اللّٰهِ کَمْ کَا خالصہ تقا۔ اس کی آ مدنی آ ب اپنی اور بی ہاشم کی ضرور یات پرصرف فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت فاظمۃ الزہراؤ اللّٰهُ بَانے اسے آپ سے ما نگا تھا کیکن آپ نے ہیں ویا اس لیے فقائے راشدین نے بھی اس کواپنے انظام میں رکھا اور اس کی آمدنی انہی مصارف میں صرف کرتے رہے جن میں رسول الله مَنَّا اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهِ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهِ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰہُ عَلَیٰ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰ اللّٰہُ اللّٰ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰ اللّٰہُ اللّٰ اللّٰہُ اللّٰ اللّٰہُ اللّٰ اللّٰہُ اللّٰ اللّٰہُ اللّٰہُ ال

ـ 🕸 این سعدج ۵ ص ۳۵۳ ـ

[🗱] سيرت عمر بن عبدالعزيز ابن جوزي ص ٣٠٨_

[🗱] تاريخ الخلفاء ص٢٣٣_

موں کہ فدک میں جوصورت رسول اللہ منائے پڑا کے زمانہ میں تھی میں اس کوائی صالت پر لونا تا ہوں۔ " اپنی اور اپنے خاندان کی جا گیروں کو واپس کرانے کے بعد عام مفصوبہ اموال کی واپسی کی طرف متوجہ ہوئے اور عمال کے پاس تا کیدی احکام بھیج کرتمام مما لک محروسہ کے فصب شدہ مال واملاک کو واپس کر دیا۔ عراق میں اس کثر ت سے مال واپس کیا گیا کہ وہاں کا خزانہ خالی ہوگیا اور عمر بن عبدالعزیز ترفیظیا کہ وعراق کی حکومت کے اخراجات کے لیے دارالخلافہ سے روبیہ بھیجنا پڑا۔ کے ملکست کے جوت کے لیے بری سہولت رکھی تھی ۔ زیادہ وزحمت ندائی ناپڑی تھی ۔ معمولی شہادت پر مال واپس ل جا تا تھا۔ کے بردی سہولت رکھی تھی ۔ زیادہ وزحمت ندائی ناپڑی تھی ۔ معمولی شہادت پر مال واپس ل جا تا تھا۔ کے بردی سہولت رکھی تھی ان کے ورثاء کو واپس ماتا تھا۔ کے اس کا سلسلہ عمر بن عبدالعزیز ترفیظیا تھا۔ کے برابر قائم رہا۔ کے غرض مال وجائیداداور نفذ وجنس کی تم سے جو بھی ناجا کز طور پر کس کے قبضہ میں تک برابر قائم رہا۔ کے غرض مال وجائیداداور نفذ وجنس کی تم بن عبدالعزیز ترفیظیا تھا۔ کا میدوہ کارنامہ تھا' ایک ایک رکے ان کے اصلی وارثوں کو واپس کر دیا گیا گا عمر بن عبدالعزیز ترفیظیا تھا۔ کا میدوہ کارنامہ تھا' ایک ایک رئی تاریخ پیش نہیں کر سے جو بھی ناجا کر خوال کی کوئی تاریخ پیش نہیں کر سے جو بھی ناجا کر خوال کی کوئی تاریخ پیش نہیں کر سے جو بھی کا جائے کی کر کی ان کے اصلی وارثوں کو واپس کر دیا گیا تھا عمر بن عبدالعزیز ترفیظیا تھا۔ کا میدوہ کارنامہ ہے جس کی مثال دُنیا کی کوئی تاریخ پیش نہیں کر سے جو بھی کہ مثال دُنیا کی کوئی تاریخ پیش نہیں کر سے جو بھی کہ میں عبدالعزیز ترفیل کی تاریخ پیش نہیں کر سے جو بھی کی مثال دُنیا کی کوئی تاریخ پیش نیس کر سے جو بھی کی تاریخ کی تاریخ پیش ناجا کر خوال کی کوئی تاریخ پیش نیس کر دیا گیا تھا۔

خاندان بنی امیه کی برہمی

عمر بن عبدالعزیز کے اس عدل نے بنی امیدکو بالکل تہی دست کر دیا تھا۔ اس لیے قدر تا ان میں بری برہمی پیدا ہوئی چنا نے آل مردان نے بشام کو اپناوکیل بنا کر ان سے گفتگو کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے جا کر کہا کہ ان امور میں جن کا تعلق آپ کے زمانہ سے ہے آپ جو چاہے سیجئے کیکن گذشتہ فلفا جو بچھ کر گئے ہیں اسے اس حالت پر رہنے دیجئے عمر بن عبدالعزیز بھی الیا نے جواب میں کہا کہ اگر ایک بنی معاملہ کے لیے تبہارے پاس دو دستاویز ہوں۔ ایک امیر معاویہ دلائٹی کی اور دوسری عبدالعزیز بھی الیا کہ کو پہلے کی ہو عمر بن عبدالعزیز بھی الیا کہ خواب دیا تو بھر میں نے کہا اللہ کی تو تم ان میں ہے کس کو آپ کہ اس کے بیا کہ دو پہلے کی ہو میں اس قدیم دستاویز کے مطابق میرے اختیار میں ہے خواہ وہ میرے زمانہ کی ہو یا جموعے پہلے کی ہو میں اس قدیم دستاویز کے مطابق میں اس بھی ہو سے اس میں آپ میل کر دن گا۔ اس پر سعید بن خالد نے کہا' امیر المؤمنین! جو چیز آپ کی دلایت میں ہے اس میں آپ حق وانصاف کے مطابق جو فیصلہ چا ہے کیجے' کین گذشتہ خلفا اور ان کی جملا کیوں اور برائیوں کو ان کی

[🗱] ابودا کو دکتاب الخراج والا مارة باب فی صفایا رسول الله سَاللَّیْنِ فوطبقات این سعد تذکره عمر بن عبدالعزیز لیعض تاریخوں میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اہل بیت کوفیدک والیس کر دیا تھالیکن میں فلط ہے۔

ا 🕻 🗱 ابن سعدج ۵٬۵۰۰ 🗱 تهذیب الاساء جلدادل ص ۲۰۰

[🍪] این سعدج۔۵مص۲۵۲۔

[🗗] ابن سعدج ٥٠٥ ص٢٥١_

[🗗] ابن سعدج ٥٥ ص ١٥١ ـ

urdukutabkhanapk.blogspot.com

بیت المال کی آمدنی اوراس کےمصارف کی اصلاح

🍪 تاریخ الخلفاء ص ۲۳۱_

اموی خلفانے بیت المال کوذاتی خزانہ بنالیا تھااوراس کی آمدنی اور مصارف کسی چیز میں بھی احتیاط ند برتی جاتی تھی۔ جائز و ناجائز ہر طرح کی آمدنی سے خزانہ بھرا جاتا تھااوراس بوعنوانی کے ساتھ صرف کیا جاتا تھا۔ بیت المال کا بڑا حصہ ان کے ذاتی تعیش پرصرف ہوتا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز بھتائیہ نے اس کی بھی پوری اصلاح کی اور اس کے تمام ناجائز مصارف بند کر دیئے۔ اموال مغصوبہ کی واپسی کے سلسلہ میں بہت بڑا حصہ بیت المال میں واپس ہو گیا تھا۔ اپنے گھر کاایک اموال مغصوبہ کی واپسی کے سلسلہ میں داخل کر دیا تھا۔ خاندان کے تمام وظا کف بند کردیئے۔ شاہی شکوہ وجمل کے تمام اخراجات موقوف کر دیئے چنانچ پخت نشینی کے بعد جب شاہی اصطبل کے داروغہ نے سوار یوں کے اخراجات مائے تو تھم دیا کہ تمام سوار یوں کو بچ کران کی قیمت بیت المال میں داخل کردی جائے۔ میں داخل اس کے داروغہ کردی جائے۔ میرے میں براجوزی میں 11 کی میں داخل میں داخل میں برائی بیا برائی بیا ہو تھا کہ ان کی میں میں برائی میں داخل میں برائی بیا ہو تھا کہ ان کی میں برائی ہو تھا کہ برائی میں برائی ہو تھا کہ ان کی میں برائی ہو تھا کہ ان کی میں برائی ہو تھا کہ کی ہو تھا ہو تھا کہ ان کی تھا کہ خودا پنا تمام داتی سامان امارت کو تھری ہو تھا کہ دارت کے سرت عمر بن عبرائو برائی ہو تھا ہو تھری میں برائی ہو تھا کہ تاہم کی ان کی تھا کہ کر دی جائے۔ میں برائی برائی ہو تھا کہ کہ میں برائی ہو تھا کہ کہ دیا ہو تھا کہ کی ان کی تھا کہ کو تھا کہ کر ان کی تھا کہ کو تھا کہ کر تھا کہ کو تھا کہ کو تھا کہ کو تھا کہ کو تھا کہ کر تھا کہ کو تھا کو تھا کہ کو تھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خراج کی وصولی کے متعلق عبدالحمید بن عبدالرحمٰن کوفر مان لکھا:

'' زمین کا معائنہ کرو بخر زمین کا بارآ باد زمین پراورآ باد زمین کا بار بخر زمین پر نه ڈالو۔اگر بنجر زمینوں میں کچھ صلاحیت ہوتو بقدر گئجائش خراج لواوران کی اصلاح کرو کہ وہ آباد ہو جو اکتیں۔جن آباد زمینوں پر پیداوار نہیں ہوتی ان کا خراج نہ لواور جو زمینیں قبط زدہ ہوجا کیں ان کے مالکوں سے نری سے خراج وصول کرو۔خراج میں صرف وزن سبعہ لو۔ نکسال والوں' چاندی پھملانے والوں سے نوروز کے ہدیئ عرائض نو ہے' شادی اور گھروں کا نیکس اور نکاح کا نہ لیا جائے' جو ذمی مسلمان ہو

جائے اس پر ٹیکس نہیں ہے''۔

ان کےعلاوہ جس قدر ناجائز نیکس تھے سب موقوف کردیئے۔ 🤁

بيت المال كي حفاظت كا انظام

بیت المال کی حفاظت کا نہایت بخت انظام کیا۔ ذراس بے احتیاطی پر سخت باز پرس کرتے۔ ایک مرتبہ یمن کے بیت المال سے ایک اشرفی گم ہوگئی۔ حفزت عمر بن عبدالعزیز بھالیہ نے وہاں

🕸 ابن سعدج ۵ ۲۹۲_

🏘 مقریزی چ_۲ مس ۱۲۵_

🗗 ابن سعدج ۵ ص ۱۸۱_

🗱 تهذیبالاساه ج ۱٬ ص ۲۱ ـ گ نتاب الخراج ص ۳۹ ـ

urdukutabkhanapk.blogspot.com 499 30 C (1) 12 3 C (1

کے اضر خزانہ کولکھا کہ میں تمہاری امانت پر بد گمانی نہیں کرتا' لیکن تم کولا پرواہی کا مجرم قرار دیتا ہوں اور مسلمانوں کی طرف ہےان کے مال کا مدی ہوں' تم پر فرض ہے کہ اپنی صفائی میں شرعی قتم کھاؤ۔ 🏶 یزید بن مہلب بن الی صفرہ والی خراسان کوخیانت کے جرم میں موتو ف کر دیا۔ 🗱

وفتری اخراجات میں تحفیف کی ابو بکر بن حزم نے سلیمان کے زمانہ میں کاغذ محلم دوات اور روشنی کےمصارف میں اضافہ کی درخواست کی تھی ابھی اس پرکوئی تھم صادر نہ ہوا تھا کہ سلیمان کا انتقال ہو گیا۔حضرت عمر بن عبدالعزیز عیالیہ نے ابو بکر کولکھا کہ وہ دن یاد کر و جب تم اندھیری رات میں بغیر روشیٰ کے پیچیز میں اینے گھر ہے متجد نبوی میں جاتے تھے اور آج واللہ! اس ہے کہیں تہہاری حالت بہتر ہے ۔ تلم باریک کرواورسطریں قریب قریب لکھا کرو۔ ضروریات میں کفایت شعاری ہے کام لؤ میں مسلمانوں کے خزانہ سے کوئی ایسی رقم نہیں دینا جا ہتا' جس سے ان کوکوئی فائدہ نہ پہنچے۔ 🗱 تمام عمال کو ہدایت اکھی کہ کوئی عامل بڑے کا غذ پر جلی قلم سے نہ لکھے' خود آپ کے فرامین ایک بالشت سے زیادہ نہ ہوتے تھے۔ 🇱 اس سلسلہ میں انہوں نے جس قدرا حتیاط برتی اس کی تفصیل آئندہ ان کی دیانت کے حال میں آئے گی۔

مصارف میں اصلاح

🐞 سيرة عمر بن عبدالعزيز ص ٨٥_

🗱 ابن سعدج ۵ می ۲۹۹_

🏰 ابن سعد ص ۳۵۵ ـ

بیت المال کی آمدنی کا بزاحصه خلفا کے ذاتی تعیش اور حکومت کے ظاہری وبد بہو شکوہ پر صرف ہوتا تھا۔حضرت عمر بن عبدالعزیز تو اللہ نے جیسا کہ اوپر گذر چکا تمام غیر ضروری مصارف بند کر کے اس کومسلمانوں کے مفاد کے لیے مخصوص کر دیا۔ گذشتہ خلفائمس کے مقررہ مصارف کی یابندی نہیں كرتے تھے۔عمر بن عبدالعزيز نے اس كوسچے مصرف ميں لگايا۔ 🚯

ملک میں جتنے مجبور اور معذوراشخاص تھے سب کے نام درج رجسٹر کر کے ان کا وظیفہ مقرر کر دیا۔اگراس میں کسی عامل ہے ذرای بھی غفلت ہوتی تھی' تو سخت تنبید کرتے تھے۔ 🤁 بعضوں کونفذ کے بجائے جنس کتی تھی۔ 🏶 وہ قرض دارجو ناداری کی وجہ سے قرض ادانہ کر سکتے سے ان کے قرض کی ادائیگی کی ایک مدقائم کی ۔ 🤁

شیرخوار بچوں کے وظا نف مقرر کیے۔ 🗱 ایک عام کنگر خانہ قائم کیا جس سے فقراا ورمسا کین

🥸 ابن سعدج ۵ص ۲۹۷_ 🅸 يعقوني ج۴ ص١٣_ 🥸 اصابرج ۵ ص۸۰ 🗗 ابن سعدج ۵ ص ۲۵۸٬۲۵۷

🗱 ابن سعدص ۲۵۵۔

🥸 ابن سعد ص ۲۵۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



لوكھا ناملتا تھا۔ 🗱

ان کے علاوہ تمام ملک کے حاجمتندوں میں صدقات تقسیم ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک شخص کوغر بامیں صدقات تقسیم کرنے کے لیے دقعہ بھیجنا چاہا۔ اس نے عذر کیا کہ میں ناواقفیت کی وجہ سے وہاں کے امیر وغریب میں امتیاز نہیں کرسکتا 'فر ما یا جو تہمارے سامنے ہاتھ بھیلائے اسے دے دینا۔ اللہ اس کے میشرو کا میں میں امتیاز نہیں کرسکتا 'فر ما یا جو تہمارے سامنے ہاتھ بھیلائے اسے دے دینا۔ اللہ اس کے میشرو کا میں میں امتیاز نہیں کرسکتا 'فر ما یا جو تہمارے سامنے ہاتھ بھیلائے اسے دے دینا۔ اللہ اس کے میشرو کی میں امتیاز نہیں کرسکتا نو ما یا جو تہمارے سامنے ہاتھ بھیلائے اسے دے دینا۔ اللہ اللہ اللہ بھیلائے اسے دینا کے میں اللہ بھیلائے اسے دینا کے میں اللہ بھیلائے اسے دینا کے میں میں اللہ بھیلائے اسے دینا کے میں اللہ بھیلائے اللہ بھیلائے اللہ بھیلائے اسے دینا کے میں اللہ بھیلائے اللہ بھیلا

رعايا كي خوشحالي

ناجائز آمد نیوں کے سدباب مظالم کے انسداد اور عام دادود ہش کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کے زمانہ میں رعایا بڑی آ سودہ حال ہوگئ ۔ ملک کے طول وعرض سے افلاس اور غربت کا نام دنشان مث گیا اور پچھ دنوں میں صدقہ لینے والے نہ ملتے تھے۔ مہاجر بن یزید کا بیان ہے کہ ہم لوگ صدقہ تھیم کرنے پرمقرر تھے۔ ایک ہی سال میں بیاحال ہو گیا کہ ایک سال پہلے جولوگ صدقہ لیتے تھے وہ دوسرے سال دوسروں کو صدقہ دیتے کے قابل ہو گئے تھے۔ ﷺ

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے صرف ڈھائی برس خلافت کی۔اس مختصر مدت میں بیھالت ہوگئ تھی کہ لوگ عمال کے پاس صدقہ کا مال تقسیم کرانے کے لیے لے جاتے تصاور کوئی لینے والا نہ ملتا تھا اور وہ لوگ مجبور ہو کرصدقہ واپس لے جاتے تھے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز مُشاللَّة نے رعایا کواس قدر آسودہ حال کردیا تھا کہ کوئی شخص حاجت مند باقی ہی نہ رہ گیا تھا۔

ظالم عهده داروں کا تدارک اورمظالم کی اصلاح

اموی عمال عموماً ظلم و جور کے خوگر تھے۔سلیمان نے اپنے زمانہ میں ایک حد تک اس کا تدارک کیا تھا' لیکن ابھی اس کے آثار باقی تھے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز میر اللہ نے ووسری اصلاحات کے ساتھاس کی جانب بھی توجہ کی اور حجاج کے پورے خاندان کو جوسب سے زیادہ ظالم تھا' میں جلا وطن کر دیا اور وہاں کے عامل کو لکھا کہ میں تبہارے پاس آل عقیل کو بھیج رہا ہوں' جو عرب میں بحر بین خاندان ہے'اس کواسے حدود حکومت میں منتشر کردو۔ ﷺ

ں ماہ ہوں ہے اس دانی مدرور اوسیاں سے میں ہوتا ہے۔ حجاج سے تعلق رکھنے والے تمام عمال کو ہرقتم کے ملکی حقوق سے محروم کر دیا۔

🕸 این سعد ک ۲۷۹ 👙 زرقانی شرح موطاح ۲۲۷ 🕳

🕸 سرة عمر بن عبد العزيز وسيلة ص ٨٥ 🔻 فتح الباري ج-٢٠ ص ١٥١ ـ

🦚 سيرت عمر بن عبدالعزيز ص ٩٠ _

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بدنام عمال ہے حکومت کوصاف کرنے کے ساتھ ہی عام عمال کی اصلاح کے لیے ان کے نام محکومت کوصاف کرنے کے ساتھ ہی عام عمال کی اصلاح کے لیے ان کے نام کی عام فر مان جاری کیا کہ عام لوگ ان ہرے عمال کی وجہ سے جنہوں نے ہرے دستور قائم کیے اور حموم انسان کی اور حکومت بختی اور جور قطم میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ انسان کی بقانہیں ایک والی عبد المحمد کو لکھا کہ وسوسہ شیطانی اور حکومت کے ظلم وجور کے بعد انسان کی بقانہیں ہوئتی ۔ اس لیے میر اخط ملتے ہی ہر حق دار کو اس کا حق ادا کرو۔ بی ظلم وجور کے بعد انسان کی بقانہیں کیا مبتد کرد یے۔ اس کیے میر اخط ملتے ہی ہر حق دار کو اس کا حق ادا کرو۔ بی ظلم وجور کے جنتے وسیلے تھے، سب کیا قلم بند کرد یے۔ اس کی مور نے اس کی مور نے مور کے جنتے وسیلے تھے، سب عبد العزیز مور نیڈ نے اس طریقہ کو بالکل بند کردیا۔ موسل میں چوری اور نقب زنی کی واردا تیں بند نہیں ہوسکتیں ۔ آپ نے کھا صرف شری شوت پر برانہ دی جائے گی، اس وقت تک بیرواردا تیں بند نہیں ہوسکتیں ۔ آپ نے کھا صرف شری شوت پر عبد اللہ بن حکمی والی خراسان کی اصلاح نہ کرے۔ ان کو کو رسان کی اجازت مرحمت عبد اللہ بن حکمی والی خراسان نے لکھا کہ الل خراسان کی روش نہایت خراب ہے۔ ان کو کوڑ سے اور تلوار کے علاوہ کوئی اور کے مور کوئی اور کے بیر کہ کی اور کے بیرا کہ ایس کی اجازت مرحمت کے سواکوئی اور چیز درست نہیں کر سکتی، بالکل غلط ہے۔ ان کو عدل اور حق درست نہیں کر سکتا ہے۔ اس کو جہاں تک ہو سکتے شروست نہیں کر سکتا ہو سکتے شروست نہیں کر سکتا ہے۔ اس کو جہاں تک ہو سکتے شروست نہیں کر سکتا ہے۔ اس کو جہاں تک ہو سکتے شروست نہیں کر سکتا ہے۔ اس کو جہاں تک ہو سکتے شروست کر سکتا ہے۔ اس کو جہاں تک ہو سکتے شروست نہیں کر سکتا ہے۔ اس کو جہاں تک ہو سکتے شروست نہیں کر سکتا ہے۔ اس کور جہاں تک ہو سکتے شروست نہیں کر سکتا ہے۔ اس کور جہاں تک ہو سکتے شور سے سکتی ہو کہاں تک ہو سکتے شروست کر سکتا ہے۔ اس کور جہاں تک ہو سکتے شروست کر سکتا ہے۔ اس کور جہاں تک ہو سکتے سے دور سے میں مور کی دور سے کر سکتے کور کر اس کر سکتے کی دور سکتے کی دور سکتی ہو کر کے اس کور کر اس کی دور سکتی ہو سکتے کی دور سکتی ہو سکتے کی دور سکتی کر سکتے کی دور سکتی ہو سکتے کور کر اس کر سکتے کی دور سکتے کور کر سکتے کی دور سکتے کر سکتے کر سکتے کی دور سکتے کر سکتے کی دور سکتے کر سکتے کی دور سکتے کر سکتے کور سکتے کر سکتے کور سکتے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

ظلم کاایک طریقہ بیتھا کہ ممال چیزوں کا نرخ گھٹا کر کم قیت پرخریدلیا کرتے تھے۔حضرت عمر بین عبدالعزیز بین اللہ نے انون بناویا کہ '' کوئی عامل کسی رعایا کا مال کم قیت پرنہیں خرید سکتا'' فارس کے عہدہ داروں کے متعلق اس میں عام شکایت تھی۔ یہاں کے والی کو لکھا کہ ججھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے ماقعت عہدہ دار بھلوں کا تخمینہ کر کے کم قیمت پر ان کوخریدتے ہیں اور کردوں کے قبیلے مسافروں سے عشر وصول کرتے ہیں ، اگریہ معلوم ہوگیا کہ تمہارے ایما سے ہوتا ہے یاتم اسے پہند کرتے ہوتو ہیں تم کونہ چھوڑوں گا۔ بشر بن صفوان ،عبداللہ بن صفوان ،عبداللہ ابن عجلان اور خالد بن سالم کواس کی تحقیقات کے لیے بھیجتا ہوں۔ اگر یہ اطلاع صبح نکی تو بھل ان کے ما لک کو واپس کردیئے جا تیں گئی تو بھل ان کے ما لک کو واپس کردیئے جا تیں گئی ہے ۔ تم اس میں کوئی دکا وٹ نہ پیدا کرتا ہے۔ تم اس میں کوئی دکا وٹ نہ پیدا کرتا ہے۔

🎄 يعقوني ج_م ٣٠١٣ _ 😝 اين سعدج_۵ بص ١٧١ _ 🗱 تاريخ الخلفاء ص ٢٣٨_

[🕸] تارخ الخلفاء ص ۲۸۳ - 🚯 ابن سعدج ۵ م ۱۹۹٬۲۸۹ -



ذميولِ كے حقوق اوران كے ساتھ طرز عمل

کی حکمران کے عدل وانصاف اورظلم و جور کے جانبخے کا سب سے بردامعیار دوسری ماتحت قوموں اور اہل مذاہب کے ساتھ اس کا سلوک اور طرزعمل ہے۔ اس معیار سے حضرت عمر بن عبدالعزیز جوالئہ کا دورسرایا عدل تھا۔ انہوں نے ذمیوں کے حقوق کی جیسے حفاظت کی اور ان کے ساتھ جونری برتی ،اس کی مثال عہد فاروتی کے علاوہ تاریخ اسلام کے سی دور میں نہیں مل سکتی۔ ذمیوں کی اور مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت میں سرموفر قنہیں کیا۔ ان کے ندہب میں سی قتم کی دست اندازی نہیں گی۔ جزیہ کی وصولی میں نری اور سہولت پیدا کی۔ ان کے لیے ہر طرح کی آسانیاں مہیا کیں۔ عمال کو وقتا فو قاان کے متعلق احکام کھتے رہتے۔

عدی بن ارطاۃ کوکھا کہ ذمیوں کے ساتھ زمی برتو، ان میں جو بوڑھا اور نادار ہوجائے، اس کی کفالت کا انتظام کرو۔اگراس کا کوئی صاحب حیثیت رشتہ دار ہوتواہے اس کی کفالت کا تھم دو، ور نہ بیت المال سے کفالت کا انتظام کرو، جس طرح اگر کوئی تمہارا غلام بوڑھا ہوجائے تواہے یا تو آزاد

کرناپڑے گایا مرتے دم تک اس کی کفالت کرنی پڑے گی۔ ** ذمی کے خون کی قیت مسلمانوں کے خون کے برابر قرار دی۔ ایک بار جیرہ کے ایک مسلمان

نے ایک ذمی توقل کردیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز میلیا نے جرہ کے حاکم کوکھا کہ قاتل کوفوراً مقتول کے ورثاء کے حوالہ کردیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز میلیا معاف کریں، چنا نچہ اس تھم پر قاتل حوالے کردیا گیا اور مقتول کے ورثاء نے اسے قل کردیا۔ بیٹ کوئی مسلمان ذمیوں کے مال پر دست درازی نہیں کرسکتا تھا۔ جوالیا کرتا تھا، اسے پوری سزا ملتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک مسلمان ربعہ شعوذی نے ایک سرکاری ضرورت سے ایک نبطی گھوڑا بگار میں کپڑلیا اور اس پر سواری کی۔ حضرت عمر بن سرکاری ضرورت سے ایک نبطی گھوڑا بگار میں کپڑلیا اور اس پر سواری کی۔ حضرت عمر بن

عبدالعزيز ترشيلة نے اس کو جاليس کوڑے لگوائے۔ 🤃

مال مغصوبہ کی واپس کے سلسلہ میں شاہی خاندان سے ذمیوں کی زمینیں بھی واپس ولائیں۔
ایک ذمی کی زمین عباس بن ولید کے قبضہ میں شاہی جاس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز میں اللہ کے پاس
دعویٰ کیا کہ عباس نے میری زمین پر غاصبانہ قبضہ کرلیا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز میں اور میر سے
سے بوچھا تمہارے پاس اس کا کیا جواب ہے۔ انہوں نے کہا والد نے مجھے جا میردی تقی اور میر سے
پاس اس کی سندموجود ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز میں اللہ تنائی کی کتاب ولید کی سند پر

🖚 ابن سعدج ۵۰ م. ۲۸ 🏻 🍇 نصب الرابيص ۳۶۰ _

🕸 ابن سعدج ۵، م ۲۷۲_

urdukutabkhanapk.blogspot.com \$\\ 503 كالمالكان كالمالك

مقدم ہاور ذی کی زمین والی دلا دی۔ اللہ ان کے وہ ذہی حقوق جوگذشتہ خلفا کے زمانہ میں سلب ہوگئے سے از سرنو قائم کیے۔ دمشق کا ایک گرجا ایک عرصہ سے ایک مسلمان خاندان کی جا گیر میں چلا آتا تھا۔ عیسائیوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز جو اللہ کے پاس دعویٰ کیا۔ انہوں نے والیس دلا دیا۔ اس طریقہ سے ایک مسلمان نے ایک گرجا کی نسبت عذر داری کی کہ وہ اس کی جا گیر میں ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز جو اللہ سلمان نے ایک گرجا کی نسبت عذر داری کی کہ وہ اس کی جا گیر میں ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز جو اللہ کان ان کی تعلق کے اور جو ختیاں کر سے تھان کو بالکل بند کر دیا اور جو بے عنوانیاں ہو چکی تھیں حتی الا مکان ان کی تعلق کی کوشش کی۔ ابن اشعث کی بعاوت کی جمایت کے الزام میں تجاج ہو کھٹا دیا تھا جزید کی وصولی میں ان کی ساتھ اتی نری برتی جاتی تھی کہ اس سے بازار کانرخ چڑھ جاتا تھا کہ گھٹا دیا تھے جزید کی وجہ سے ہے کہ گذشتہ خلفا جزید کی وصولی میں ذمیوں کو بڑی سخت سے اس کیے ہو تحق نے اس اسافہ کو کا سبب یو چھا آپ نے فر مایا اس کی وجہ سے ہے کہ گذشتہ خلفا جزید کی وصولی میں ذمیوں کو بڑی سخت سے اس کیے ہو شخص آزادی کے کا سبب یو چھا آپ نے فر مایا اس کی وجہ سے ہے کہ گذشتہ خلفا جزید کی وصولی میں ذمیوں کو بڑی سخت سے اس کیے ہو شخص آزادی کے ساتھ جس طرح چاہتا ہے ان خانم افر وخت کرتا ہی ہو جس اس کیے ہو شخص آزادی کے ساتھ جس طرح چاہتا ہے ان خانفہ فر وخت کرتا ہے۔ ان کی دو جس سے کہ گذشتہ خلفا جزید کی وصولی میں ذمیوں کو بڑی ہو تھا سکیں۔ اس لیے ہو شخص آزادی کے ساتھ جس طرح چاہتا ہے انبان فر وخت کرتا ہے۔ انہا

مقدمات میں ذمیوں اور شاہی خاندان میں کوئی فرق نہ کرتے تھے۔ دونوں کے ساتھ کیسال سلوک ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ بشام بن عبدالملک نے ایک عیسائی پر مقدمہ دائر کیا۔ عمر بن عبدالعزیز میشا تیا۔ اللہ مرتبہ بشام کو بینا گوار ہوا۔ اس نے تمکنت میں آ کر عیسائی کے ساتھ دیخت کلامی کی۔ عمر بن عبدالعزیز میشانیہ نے اس کوڈانٹا اور سزادینے کی دھمکی دی۔ ﷺ
کی۔ عمر بن عبدالعزیز میشانیہ نے اس کوڈانٹا اور سزادینے کی دھمکی دی۔ ﷺ

محاصل میں اضافہ

سے جیرت انگیز امر ہے کہ جزید کی وصولی میں ان سہولتوں اور ناجائز آ مد نیوں کے سدباب کے باوجود بیت المال کی آ مدنی پرکوئی اثر نہیں پڑا بلکہ بعض ملکوں کی آ مدنی میں بہت زیادہ اضافہ ہوگیا' چنانچہ عراق کی آمدنی حجاجی دور سے کہیں زیادہ بڑھ گئے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز مجھ شیئے فرمایا کرتے تھے کہ اللہ ججاج پرلعنت کرئے نماس کودین کا سلیقہ تھا' نہ دنیا کا۔وہ باوجودا پنے مظالم کے عراق سے دوکروڑ اسی لاکھ سے زیادہ وصول نہ کرسکا اورز میں کی آبادی کے لیے کاشت کاروں کو بیس لاکھ قرض دینے کے بعد

پ سرت عمر بن عبدالعزیزص ۱۰۱۳ فل فقرح البلدان می منتوج البلدان می ۱۳۰۰ فقرح البلدان می ۱۳۰۰ فقت کتاب الخواج قاضی ابو یوسف ۲۵۰۰ فقت کتاب العمل من والحد التق



کل ایک کروڑ سات لا کھ کا اضافہ ہوا۔اور میرے زمانہ میں بغیر کسی ظلم وزیادتی کے بارہ کروڑ چالیس لا کھ آمدنی ہوگئی۔اگر میں زندہ رہاتوا بھی اس آمدنی میں اوراضا فہ ہوگا۔ 🗱

رفاه عام کے کام

حضرت عمر بن عبدالعزیز فیشنید نے جس قد راصلاحیں کیں ان میں سے کوئی بھی رفاہ عام سے خالی نہیں ہے۔ ان کے علادہ اصطلاحی معنوں کے اعتبار سے بھی آپ نے بہت سے رفاہ عام کے کام کیے ۔ مما لک محروسہ میں بکثرت سرائیں بنوائیں ۔ خراسان کے والی کوکھا کہ وہاں کے تمام راستوں میں سرائیں تعمیر کرائی جائیں۔ ﷺ سمر قند کے والی سلیمان بن ابی السری کو حکم بھیجا کہ اس علاقہ کے تمام شہروں میں سرائیں تعمیر کرائی جائیں اور جو مسلمان ادھر سے گزرے ایک شبانہ یوم اس کی میز بانی کی جائے۔ بھار مسافروں کی دودن میز بانی کی جائے۔ جس کے پاس جھر تک پہنچنے کا سامان نہ ہواں کا سمامان کیا جائے۔ گ

احیائے شریعت اور مذہبی خد مات

حضرت عمر بن عبدالعزیز عید نے جس طرح حکومت کا سیای ڈھانچہ بدلا اوراس کے ہر شعبہ میں اصلاحات کیس ای طرح شریعت کا حیااوراس کی تجدید کی اورامویوں کے نہ ہمی تساہل سے جوامور جادہ شریعت سے ہٹ گئے تھے نہیں دوبارہ اس راستہ پرلگایا۔ عمال کے نام جوفرامین جاتے تھان سب میں احیائے شریعت اوراستیصال بدعت کی تاکید ہوتی تھی۔ ایک

عدی بن ارطاۃ کوایک فرمان لکھا کہ ایمان چندفرائض' چندا حکام اور چندسنن کا نام ہے۔جس نے ان اجزاء کی تنجیل کی اس نے ایمان کو کمل کرلیا اور جس نے ان کی بخیل نہیں کی' اس نے ایمان کی پنجیل نہیں کی ۔اگر میں زندہ رہاتو ان تمام اجزاء کو تمہارے سامنے واضح کر دوں گا کہتم اس پڑھل کرو اوراگرمرگیا تو جھے تمہارے ساتھ رہنے کی حرص بھی نہیں ہے۔ ﷺ

چنانچہ عقائد وعبادات و اخلاق وغیرہ میں جو تغیر پیدا ہو چلاتھا' اسے پوری شدت کے ساتھ روکا عقائد میں معبد جہنی اور غیلان وشقی نے قضا و قدر کا پیجیدہ مسئلہ چھیٹر دیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز عیاسیہ نے ان سے توبر کرائی۔ ﷺ اور محدثین وفقہا کو کھھا کہ وہ ان خیلات کو قبول نہ کریں۔ ﷺ

🌣 این سعدج_۵ ص۲۵۳_ 🕸 تاریخ الخلفاء ص۲۲۳_

🐞 فتوح البلدان ذكر سواد_

🕏 بخاری کتابالایمان باب قول النبیّ بنی الاسلام علی خس_ پیشد

🏘 طبقات ج_۵ ص۲۸۴_

urdukutabkhanapk.blogspot.com فريقاطان معتدود والمنافقة المنافقة المنافقة

اموی خلفاخصوصاً حفزت عمر بن عبدالعزیز عُرِیناتیات نے تمام عمال کے نام فرمان جاری کیا که ' نماز کے وقت تمام کاروبارچھوڑ دیا کرو جو خض نماز کوضائع کرنے والا کے وقت تمام کاروبارچھوڑ دیا کرو جو خض نماز کوضائع کرنے والا جوگا' کے اللہ کا کہ بھگا' کے اللہ کا کہ بھگا' کے بھا

حجاج کے زمانہ میں ذکو ہ کا نظام خراب ہو گیا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز بُوْلَا ﷺ نے عمال کو تھم دیا کہ وہ زکو ہ کے معاملہ میں حجاج کی روش سے احتراز کریں اور عدی بن ارطا ہ کو لکھا کہ میں زکو ہ کے معاملہ میں تم کو تجاج کی روش سے روکتا ہوں۔وہ اس کوغیر محل سے لیتا تھا' اور بے کل صرف کرتا تھا۔ ﷺ خطوط میں لوگوں کو صدقات اورز کو ۃ اواکرنے کی تلقین کرتے تھے۔ ﷺ

انسدادشراب نوشي

دوسرے عیش و تعم کے ساتھ شراب نوشی کارواج بھی ہو چکا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز میں ہو نے اس کے انسداد کا پوراانظام کیا اور تمام عمال کے نام فرمان جاری کر دیا کہ کوئی ذمی مسلمانوں کے شہروں میں شراب نہ لانے پائے 🗱 اور شراب کی دکانوں کو حکماً بند کردیا۔ 🧱

بعض حیلہ جو نبیذ کے بہانہ سے شراب پینے تھے ان کے بارے میں عدی بن ارطاۃ کو لکھا ''لوگ شراب پی کر بدمستی میں نہایت برے کام کرتے ہیں اورا کٹر لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ شراب پینے میں کوئی مضا کقہ نہیں' کیکن جو چیز اس تسم کے کام کراتی ہاں کے استعال میں شخت نقصان ہے اللہ تعالی نے اس کے بدلہ میں آ بشیر ہی' دودھاور شہرجیسی پینے کی چیز ہی بیدا کی ہیں' جو محض نبیذ بنائے وہ صرف چرئے کے بدلہ میں جس پر زفت کا روغن نہ ہو کہ رسول اللہ منگا ہی ہے اس تسم کے ظرف سے منع فرمایا ہے۔ اس کے بعد بھی اگر کسی نے شراب پی تو اس کو سخت سزادی جائے گی اور جو حجیب کریئے گا اس کو اللہ تعالی عذاب دینے والا ہے۔' بھی

اخلاق کی اصلاح

歌 سیرت عمر بن عبدالعزیزص ۱۰۱۱ - 勢 سیرت عمر بن عبدالعزیزص ۸۸ - 勢 طبقات ج ۵۰ ص ۲۹۸ – 株 طبقات ج۵۰ ص ۲۷۹ - ಈ کتاب الولاة کندی ش ۸۷ - ಈ سیرة عمر بن عبدالعزیزص ۲۰۱۲ –

جنازہ کے ساتھ بال بھیر نے وہ کرتی ہوئی نکتی ہیں۔ آپ نے تمام عمال کوفر مان بھیجا'جس کا خلاصہ بیاقت کے ساتھ بال بھیر نے وہ کرتی ہوئی نکتی ہیں۔ آپ نے تمام عمال کوفر مان بھیجا'جس کا خلاصہ بیر تھا کہ'' مجھے معلوم ہوا ہے کہ سفہاء کی عورتیں زمانہ جاہلیت کی طرح موت کے وقت بال کھولے نوحہ کرتی ہوئی نکتی ہیں۔ اس نوحہ وماتم پر قدغن بلیغ کروا اہل مجم چند چیز وں سے جنہیں شیطان نے ان کی نگاہ میں محبوب کردیا' ول بہلاتے تھے' مسلمانوں کواس لہودلعب اور راگ باجے سے روکواور جونہ مانے اسے اعتدال کے ساتھ سرادو۔''

ائل مجم کے اثر سے جماموں کا عام رواج ہو گیا تھا جن میں عورتیں اور مرد بے باکا نیٹسل کرتے سے اور پردہ بلکہ شرم وحیا کا بھی کوئی لحاظ ندر کھا جاتا تھا۔حضرت عمر بن عبدالعزیز میں انتہا نے عورتوں کو حمام میں جانے سے بالکل روک دیا اور مردول کو تھم دیا کہ وہ بغیر تبدند کے جمام میں خسل ندکریں اس تھم پرنہایت تی سے شکل کرایا جاتا تھا اور اس کی خلاف ورزی پرسزادی جاتی تھی۔

حمام کی دیواروں پرخلاف شریعت تصویریں ہوتی تھیں۔ایک مرتبہ انہیں خوداییے ہاتھ سے مثا دیا اور فر مایا گرمصور کا نام معلوم ہوتا تو میں اس کوسز اویتا۔ 🗱

اسلام میں مردوں کے لیے بال سنوار نے کی ممانعت نہیں ہے بلکہ بال سنوار نا مسنون ہے؛ لیکن اس زمانے کے شوقین اس سے بڑھ کر پٹیاں جماتے تھے۔ آپ نے پولیس کو عکم دیا کہ وہ جمعہ کے دن مسجد کے دروازہ پر کھڑی ہو جایا کرے اور جو بھی شخص پٹیاں جمائے ہوئے گزرے اس کے بال کاٹ دیا کرے۔ بڑھ

اس اہتمام کا نتیجہ یہ ہوا کہ ذہبی روح آپ کے دور کی خصوصیت بن گئی تھی۔ طبری کا بیان ہے کہ ولید عمارتوں کا بانی تھا۔ اس لیے اس کے زمانہ کا عام نداق یہی ہو گیا تھا اور لوگ آپس میں صرف تغییراور عمارتوں پر گفتگو کرتے تھے۔ سلیمان کو عورتوں سے نکاح سے دلچپیں تھی۔ اس لیے اس کے زمانہ میں اس کا چرچا تھا اور لوگوں کا موضوع بحث شادی اور لونڈیاں تھیں کیکن جب عمر بن عبد العزیز ترفیشانیڈ نے تخت خلافت پر قدم رکھا تو ند ہب عبادت اور اس کی تفصیلات موضوع بن گئیں تھے غرض حضرت عمر بن عبد العزیز ترفیشانیڈ نے احیائے شریعت کے ساتھ مسلمانوں کی اخلاقی تکہد اشت بھی فرمائی۔

ایک بری بدعت کا خاتمه

[🐞] طبقات ابن سعدج ۵٫۵ ص ۲۹۰ 🏻 🌣 سيرة عمر بن عبدالعزيزص ۸۰_

[🥸] سيرت عمر بن عبد العزيز ومينة ص ٢٨١ - 🌼 سيرت عمر بن عبد العزيز على ١٨١ -

[🕸] طری ص۱۲۷۳ ۲۲۷۱

\$ 507 \$ \$ \$ \tag{6.50} \tag{6.50}

اموی خلفانے ایک بری بدعت بیجاری کی تھی کہوہ خوداوران کے تمام عمال خطبہ میں حضرت علی منافقة برلعن وطعن کیا کرتے تھے اور اسے خطبہ کا جزبنا دیا تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز میشاند نے ا ہے بالکل بند کردیااور تمام تمال کے نام فرمان جاری کر دیا کہ حضرت علی ڈائٹیڈ کے متعلق جونا ملائم الفاظ استعال كي جات بين وه بندكرد ي جائين اوراس كى جگه كلام الله كى بيرة بيت داخل كى:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَامُورُ بِالْعَدُلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبِيٰ وَيَنْهِيٰ عَنِ الْفَحُشَاءِ وَالْمُنْكُوِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمُ لَعَلَّكُمْ تَذَكُّرُوْنَ ﴾ [١٦/الخل:٩٠] ''الله تعالیٰ عدل ٔ احسان اور قرابت داروں کودینے کا حکم دیتا ہے اور فحش ٔ برائی اورظلم ہے منع کرتاہے کہ شایدتم سمجھو۔"

> جوآج تک جاری ہے۔ 🇱 اشاعت اسلام

اسلامی حکومت کے حدود میں توسیع کی بجائے اسلام کی توسیع واشاعت کومقصد قرار دیا اور ا بی ساری توجداس کی تبلیغ میں صرف کر دی اور اس کے لیے ہر طرح کے مادی واخلاقی ذرائع اختیار کیے۔ فوجی افسرول کو ہدایت تھی کہ وہ رومیوں کی کسی جماعت سے اس وقت تک جنگ نہ کریں جب تک ان کواسلام کی دعوت نہ د ہے لیں۔ 🗱 تمام عمال کو تھم تھا کہ وہ ذمیوں کواسلام کی دعوت دیں 'جو ذی اسلام قبول کرے اس کا جزید معاف کر دیا جائے۔ اس سے اسلام کی بردی اشاعت ہوئی۔ تنہا جراح بن عبدالله حکمی والی خراسان کے ہاتھوں پر جار ہزار ذی مسلمان ہوئے۔ 🗱 اساعیل بن عبدالله والى مغرب كتبليغ ب ساري شالى افريقه مين اسلام يهيل كيا_ 🗱

سندھ کے حکمرانوں اور زمینداروں کو دعوت اسلام کے خطوط لکھے۔ان میں ہے اکثروں نے اسلام قبول کیا۔ان سب کی جائیدادیں اور زمینیں ان ہی کے قبضہ میں رہنے دی گئیں اور انہیں مسلمانوں کے برابرحقوق عطا کیے گئے۔ راجہ داہر کا لڑکا جے شکھ بھی انہی لوگوں میں تھا۔ 🤃 حضرت عمر بن عبدالعزیز عین کتبلیغ ہے مختلف ملکوں میں اس کثرت ہے ذمی مسلمان ہوئے کہ جزیہ کی آ مدنی محسٹ گئے۔بعض عمال نے حصرت عمر بن عبدالعزیز عیشانیہ سے اس کی شکایت کی ۔ آپ نے جواب دیا كدرسول الله مَالَيْفِيْ إدى وربير بناكر بيعيع كئ تن يخصيل دار بناكرنبين بيعيع كئ تند على مين بيد

🐐 تاريخ الخلفاءص ٢٩١٠ وابن سعدص ٢٩١_

[🗱] ابن سعدر جمه عمر بن عبدالعزيز مينايله ...

[🛊] ابن سعدر جمه عمر بن عبد العزيز بينالية ج_6 ص ٢٨٥_ 🏘 فتوح البلدان ص ۳۵۷_ 🍓 فقرح البلدان ص ۱۳۶۱

پند کرتا ہوں کہ سارے ذی مسلمان ہوجا ئیں اور ہم لوگوں کی حیثیت محض کا شکار کی رہ جائے کہ اپنے ہاتھ سے کمائیں کھائیں۔ بلہ بعض ممال نے رائے دی کہ اکثر ذی جزیہے خوف ہے مسلمان ہوتے ہیں۔ ختند کر کے ان کا امتحان لیا جائے۔ آپ نے لکھا کہ رسول اللہ سکا لیا کے ہادی ورہنما سے خاتن نہ تھے۔ بلہ ختند کر کے ان کا امتحان لیا جائے۔ آپ نے لکھا کہ رسول اللہ سکا لیا کے ہادی ورہنما سے خاتن نہ تھے۔ بلہ آپ کے محاس اخلاق اور تبلیغ اسلام ہے آپ کا شخف من کر بعض ملکوں نے جن کا اسلام کی طرف میلان تھا۔ وفد بھے کر اپنے یہاں مبلغین کو بھیجنے کی درخواست کی جنانچہ تبت کے وفد کے ساتھ اگر ف سلیط بن عبداللہ حنی کو چین روانہ کیا۔ بی

فتوحات

چونکہ حکومت کی خدمت کے بارے میں آپ کا نقط نظر عام فرمانرواؤں سے بالکل مختلف تھا اس لیے آپ کے دور میں فوجی سرگرمیوں اور فتو حات جوعمو ما حکومتوں کا سب سے مقدم فرض تصور کی جاتی ہیں' سب سے آخری درجہ میں نظر آتی ہیں' چنانچے سندھ اور اسپین میں بعض معمولی فتو حات کے علاوہ جہاں پہلے ہے مہم جاری تھی' آپ کے دور میں کوئی قابل ذکر فتو حات نہیں ہوئیں بلکہ مہمات سے فوجیں واپس بلالیں۔

خانه جنگی اورخونریزی کاخاتمه

حضرت عثان طالعی خوانہ سے لے کراس وقت تک اسلامی تاریخ کے اوقات مسلمانوں کے خون سے رنگین تھے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز میں الوار نہ اٹھائی۔خارجی جو نہ صرف محومت کے کہ سرکش اور فتنہ جو اسلامی فرقوں کے مقابلہ میں بھی تلوار نہ اٹھائی۔خارجی جو نہ صرف محومت کے خلاف تنے بلکہ ان کا وجودامن عامہ کے لیے بھی خطرہ تھا، کسی کی جان و مال ان سے محفوظ نہ تھا۔اس لیے گذشتہ خلفا کے زمانوں میں برابران سے مقابلہ جاری رہا۔حضرت عمر بن عبدالعزیز میں تاران سے مقابلہ جاری رہا۔حضرت عمر بن عبدالعزیز میں اور عبدالحمید والی کوفہ کو جو پہلے سے خوارج کے مقابلہ پر مامور تھے کہ مقابلہ میں بھی تلوار روک کی اور غیرا خریر یا کریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے اور ان کی شورش کے مذارک کے لیے کسی دور اندیش آ دمی کومقرر کیا جائے۔عبدالحمید کو یہ ہدایت و سے کا ساتھ آ پ نے خوارج کو افزارج کو افزارج کو افزارج کو افزارج کو افزارج کی مقابلہ میں بھی تارہ کے کہتم میرے پاس آ کر بحث و مناظرہ کرو۔اگر ہم لوگ حق پر ہوں تو تم سردار بسطام کونکھا کہ بہتر ہے ہے کتم میرے پاس آ کر بحث ومناظرہ کرو۔اگر ہم لوگ حق پر ہوں تو تم

🛊 سيرت عمر بن عبدالعزيزص ٩٩_ 🛊 ابن سعدج ٥٥ ص ١٨٨ 🍇 يقو بي ج-٢٠ ص ٣٦١ ـ 🐞

لوگ عام مسلمانوں کی طرح مطیع ہوجاؤاورا گرتم حق پر ہوتو ہم اپنے متعلق غور کریں۔

اس دعوت پر بسطام نے مناظرہ کے لیے دو خصوں کو بھیجا۔ فریقین میں مناظرہ ہوا۔ طبری اور
ابن اثیر کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک شخص نے حق کا اعتراف کرلیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز بھیائیہ
نے اس کا وظیفہ مقرر کیا اور دوسر الوٹ گیا۔ بید حضرت عمر بن عبدالعزیز بھیائیہ کے آخری وور حکومت کا
واقعہ ہے۔ اس لیے آپ کی زندگی میں خوارج کے ساتھ کوئی معرکہ پیش نہیں آیا گا لیکن ابن سعد کا
بیان ہے کہ خار جیوں پر اس مناظرہ کا کوئی اثر نہ ہوا اور وہ بدستور اپنی روش پر قائم رہے۔ اس لیے
حضرت عمر بن عبدالعزیز بھیائیہ کو مجبور ہوکر ان شرائط کے ساتھ عبدالحمید کوان سے مقابلہ کی اجازت
د نی بڑی کہ:

- عورت بي اورقيدي قل ند كي جائيں أزخموں كا تعاقب ند كيا جائے۔
- فقے کے بعد جو مال غنیمت ہاتھ آئے وہ خوارج کے اہل وعیال کو واپس کر دیا جائے۔
 - قیدی صرف اس وقت تک قید میں رہیں جب تک وہ راہ راست پرنہ آ جا کیں۔

ان پابندیوں کے ساتھ عبدالحمید نے مقابلہ کیا' لیکن شکست کھائی' ان کے بعد مسلمہ بن عبدالملک بھیجے گئے۔انہوں نے چند دنوں میں قابوحاصل کیا۔

علالت

ابھی حضرت عمر بن عبدالعزیز بین اللہ کی اصلاحات کا سلسلہ جاری تھا کدر جب ا اوھ میں آپ مرض الموت میں مبتلا ہوگئے۔ اس بارے میں دوبیانات ہیں۔ ایک یہ کہ علالت طبعی تھی۔ دوسرابیان یہ ہے کہ ذہر کا نتیجہ تھا۔ اس کا سبب یہ بیان کیا جا تا ہے کہ بنی امیہ نے جب بی محسوس کیا کہ اگر کچھ دنوں تک آپ کی خلافت قائم رہی تو آپ بنوامیہ کا زور تو ٹر کر خلافت کی اصلاحات کو اس قدر مشخکم کر دیں گئے کہ پھران کا گذشتہ اقتدار واپس ندآ سے گائس لیے انہوں نے آپ کے ایک خادم کوایک ہزاراشر فی دے کر زہر دلوادیا۔ آپ کو دوران علالت میں اس کاعلم ہوگیا، لیکن آپ نے اس کا کوئی انتقام نہیں لیا ملکہ اشرفیاں واپس لے کربیت المال میں داخل کر دیں اورغلام کوآ زاد کر دیا۔

يزيد بن عبدالملك كووصيت

📫 اس مناظرہ کی تفصیل بہت طویل ہے۔ ہم نے صرف نتیجہ کھھائے دیکھوطبری ص۔۱۳۴۸ ۱۳۴۸ وابن اثیرج۔ ۴ ص ۱۹٬۱۸۔ 🌣 ابن سعد تذکرہ عمر بن عبدالعزیز۔

اس بیاری سے بیخ کی امید نیقی۔ اس لیے اپ بعد ہونے والے خلیفہ یزید بن عبد الملک کو

اس بیاری سے نچنے کی امید نہ کی۔اس سیرائے بعد ہونے والے حکیفہ یزید بن عبدالملک تو جے سلیمان نامز دکر گیا تھا یہ وصیت نامہ کھھوایا

''میں تم کواس حال میں بیدوسیت نامد کھور ہا ہوں کدمرض نے بالکل لاغر کردیا ہے۔ تم کومعلوم ہے کہ خلافت کی ذمہ داریوں کے بارے میں مجھے سے سوال کیا جائے گا اور اللہ تعالی مجھ سے اس کا محاسبہ کرے گا اور میں اس سے کوئی کام نہ چھپاسکوں گا۔ ﴿ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمُ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنًا خَائِينُنَ﴾ [الاعراف: 2] ''ہم ان لوگوں سے اسے ذاتی علم سے واقعات بیان کرتے ہیں اور ہم غیر حاضر نہ تھے''

اولا دیے متعلق ارشاد

یداوپر معلوم ہو چکا ہے کہ آپ نے موروثی جا گیراور گھر کا ایک ایک تکا بیت المال میں واپس کردیا تھااور آپ کی وفات کے وقت آپ کی اولا وکی معاش کا کوئی سامان ندرہ گیا تھا۔اس لیے وفات سے کچھ پہلے آپ کے سالے مسلمہ بن عبدالملک نے آپ سے عرض کیا امیر المؤمنین آپ نے مال و دولت سے ہمیشہ اپنی اولا و کا منہ خشک رکھا اور انہیں بالکل خالی ہاتھ چھوڑے جاتے ہیں۔ان کے متعلق مجھے یا خاندان کے کسی فرد کو کچھ وصیت کرتے جائے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی شم میں نے ان کا کوئی حق

🎝 سيرت عمر بن عبد العزيز وخاللة ص٠٨٠_

تلف نہیں کیا' البتہ جس مال میں ان کاحق نہ تھاوہ ان کونہیں دیا یتم کہتے ہوان کے متعلق کسی کو وصیت کرتا جاؤں' تواس معاملہ میں میراوصی اور والی میرارب ہے' جوصلحا کا ولی ہوتا ہے <u>میر سے لڑ کے ا</u>گر اللہ تعالیٰ سے ڈریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی سبیل نکال دے گا اور اگر وہ گناہ میں مبتلا ہوں گے تو

میں مال دے کران کو گناہ کے لیے اور قوی نہ بناؤں گا' پھرلڑ کوں کو ہلا کر باچٹم پرنم فر مایا:
''میری جان تم پر قربان' جن کو میں نے خالی ہاتھ چھوڑ ا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کاشکر ہے
کہ میں نے تم کواچھی حالت میں چھوڑا۔ بچو! تم کوکوئی ایسا عرب اور ذمی نہ ملے گا'
جس کا تم پر حق ہو۔ بچو! دو با توں میں سے ایک بات تمہارے باپ کے اختیار میں
ختی۔ ایک بیر کرتم دولت مند ہوجاؤ اور تمہارا باپ دوز خ میں جائے۔ دوسرے بیر کرتم
تمی ۔ ایک بیر کرتم دولت مند ہوجاؤ اور تمہارا باپ دوز خ میں جائے۔ دوسرے بیر کرتم
تمی دست رہواور وہ جنت میں جائے۔ بس اللہ نگہبان' اللہ تم کو حفظ و امان میں

وفات

ان مراحل سے فراغت کے بعدر جب ا + اھ میں انقال ہوا۔ اس دفت عمر ۳۹ یا ۴۰ سال کی تھی۔ دیر سمعان میں دفن کیے گئے۔ مدت خلافت دوسال پانچ مہینے۔

ازواج واولار

حضرت عمر بن عبدالعزیز میشاند کے جار بیویاں تھیں۔ان سب سے اولا دیں ہو کیں جن کی مجموعی تعداد پندرہ سواتھی۔

حليبه

صورتاً بہت شکیل تھے۔ رنگ گورا اور چہرہ وجیہ تھا۔خلافت سے پہلے عیش وعشرت کی زندگی کے باعث جسم نہایت شاداب اور تروتازہ تھا۔خلافت کے بعداس کی ذمہ داریوں کے احساس اور زاہدانہ زندگی کی وجہ سے اتنے لاغر ہوگئے تھے کہ پہلیاں نمایاں ہوگئے تھیں۔

مخقرتبصره

🆚 سيرت عمر بن عبد العزيز مينية ص٠٨٠ ـ

بعد مزید کسی تبعیرہ کی ضرورت نہیں رہتی کیکن بعض پہلوؤں کو پیش کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

خلافت کواسلامی بنانا چاہتے تھے

حضرت عمر بن عبدالعزیز بینانیه کی حقیق خواہش بیتھی کہ موروثی حکومت پھر اسلامی خلافت سے بدل جائے لیکن یہ بنیادی تبدیلی آپ کے اختیار میں نہتی ۔ بنی امیہ میں موروثی حکومت اصولی حیثیت سے سلم ہوچکی تھی ۔ خواہ خلیفہ بنی امیہ کی کی شاخ سے بھی ہو۔ چنا نچہ سلیمان خود حضرت عمر بن عبدالعزیز بینائیہ کے بعد بزیر بن عبدالملک کو خلیفہ نا مزد کر گیا تھا 'اس لیے انتخاب خلیفہ کا معالمہ حضرت عمر بن عبدالعزیز بینائیہ کے اختیار میں نہرہ گیا تھا۔ آپ نے بعض موقعوں پرخوداس معذوری کا اظہار کیا۔ اس موقع پر فر مایا کہ اگر خلافت کا مسئلہ میر سے اختیار میں ہوتا تو میں قاسم بن عبداللہ کو خلیفہ بنا دیتا۔ اللہ ایک مرتبہ جب بنی امیہ نے آپ کی عادلا نہ روش کے خلاف زیادہ احتجاج کیا تو میں فرمان کی با تیں کیس تو میں قاسم بن طلافت سے دیکش ہوکر مدینہ چا جاؤں گا اور اس کو شور کی پرچھوڑ جاؤں گا۔ اس کا حقیقی اہل (قاسم بن خلافت سے دیکش ہوکر مدینہ چلا جاؤں گا اور اس کوشور کی پرچھوڑ جاؤں گا۔ اس کا حقیقی اہل (قاسم بن عبداللہ) میری نگاہ میں موجود ہے۔ بی

ملوكيت كےامتيازات كااستيصال

کیکن بیانقلاب آپ کے بس میں نہ تھا'اس لئے جہاں تک ہوسکا ملوکیت کے امتیازات اور شہنشا ہیت کے برے مظاہر کومٹایا اور تخت خلافت پر قدم رکھنے کے بعدسب سے اول خلیفہ کی حیثیت واضح کی کہ:

''میں اپنی جانب سے کوئی فیصلہ کرنے والانہیں ہوں بلکہ مخض احکام البی کونا فذکر نے والا ہوں۔ میں خودا پنی جانب سے کوئی بات شروع کرنے والانہیں ہوں بلکہ مخض پیرو ہوں۔ کسی کو بیت حاصل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت میں اس کی پیروی کی جائے۔ میں تم میں بہتر آ دمی بھی نہیں ہوں البتہ اللہ تعالیٰ نے جھے کو تہارے مقابلہ میں زیادہ گراندار کیا ہے۔ ﷺ

چنانچہ بادشاہت کے ایک ایک امتیاز کومٹادیا۔ خلفا کے ساتھ نقیب وعلمبر دار چلتے تھے۔ نماز کے بعدرسول اللہ مٹی اللیکی آم کی طرح ان پر درود وسلام بھیجا جاتا تھا۔ سلام میں خاص امتیاز برتا جاتا تھا۔

🆚 ابن سعدج ۵۱ ص ۲۵۳ . 🌣 ابن سعدج ۵ ص ۲۵۳ . 🌣 سيرة عمر بن عبد العزيز ويُتشايه ص ۱۰۸ ـ

A Salabarana

urdukutabkhanapk blogspot səm 513 - 513 - 513 حضرت عمر بن عبدالعزيز عينية ن ان سب مراسم كو بندكرا ديا ؛ چنانچه حسب وستور جب كوتوال نے نیزہ اور نشان لے کر آپ کے ساتھ چلنا جاہا تو آپ نے روک دیا اور فرمایا میں مسلمانوں کا ایک معمولی فرد ہوں۔ # عام تھم جاری کردیا کہ سلام میں خصوصیت نہ برتی جائے بلکہ صرف عام سلام کیا جائے۔ 🧱 عمال کے نام فرمان جاری کیا کہ پیشہ ور واعظ خلفا پر درود وسلام سجیجتے ہیں انہیں روک دو۔اور حکم دو کہ دہ عام مسلمانوں کے لیے دعا کریں اور خلیفہ کے ساتھ خصوصیت جھوڑ دیں۔ 🗱 الوبمربن محمد كولكها كدكسي هخفس كوصرف اس لييترجيح نه دوكه وه خاندان خلافت بي تعلق ركهتا ہے۔میرے نزدیک بدسب عام مسلمانوں کے برابر ہیں۔ 🗱 اور اسے عملاً برت کر دکھایا۔ ایک مرتبہ آپ کے سالےاور چچیرے بھائی مسلمہ بن عبدالملک فریق کی حیثیت سے مقدمہ میں آئے اورسرکاری فرش پر بیٹھ گئے ۔حضرت عمر بن عبدالعزیز عیشیہ نے روک دیا کہاہے فریق کی موجود گی میں تم فرش پرنہیں بیٹھ کیتے ۔ یا عام لوگوں کے برابر بیٹھو یا کسی دوسرے کو اپنا وکیل بنا دو۔ 🗱 شاہی خاندان کے دخلائف عام مسلمانوں کے برابر کر دیئے۔غرض آپ نے قصر ملوکیت کے تمام کنگروں کو پست کر دیا۔امورخلافت کے انتظام وانصرام میں عہد فاروقی کواینے لیےنمونہ بنایا۔حضرت عمر ڈاٹٹنی کے بوتے سالم کولکھا کہ میں جا ہتا ہوں کہ اگر اللہ مجھ کو اس کی استطاعت دیے تو میں رعایا کے معاملات میں عمر بن الخطاب طالفنؤ کی روش اختیار کروں ۔اس لیےتم میرے پاس ان کی وہتح ریب پ ادر فیصلے' جوانہوں نےمسلمانوں اور ذمیوں کے بارے میں کیے ہیں' سبیجو'ا گراللہ تعالیٰ کومنظور ہے تو میں ان کے نقش قدم پرچلوں گا۔ 🗱 اس عزم پرانہوں نے کہاں تک عمل کیا' اس کا ندازہ کرنے کے لیےاوپر کے واقعات کافی ہیں۔حقیقت رہے ہے کہ بعض حیثیتوں ہے آپ حضرت عمر رفیانیؤ سے بڑھ گئے تھے۔حضرت عمر رفائفۂ کاز ماندع ہدرسالت سے بہت قریب تھا'اسلامی روح زندہ تھی'مسلمان دنیا میں مبتلانہ ہوئے تھے۔ حضرت عمر ولائٹھ کے لیے کوئی مزاحم طاقت موجود نبھی۔اس لیے انہوں نے جو پچھ کیا وہ پچھ زیادہ تعجب انگیز نہیں ہے لیکن حضرت عمر بن عبدالعزیز عیشیۃ نے ہر طرح کے مخالف حالات میں عبد فاروقی کوزندہ کر دکھایا۔خوداس زمانہ کے اکابر حضرت عمر بن عبدالعزیز عباللہ کے کارنا ہے کو فاروقی کارناموں سے افضل سمجھتے تھے چنانچہ سالم بن عبداللہ نے آپ کولکھا کہ عمر بن الخطاب وظائنتُهُ نے جو پھھ کیا وہ دوسرا ز مانہ تھا' دوسرے لوگ تنے'اگرتم نے اس ز مانہ اوران لوگوں میں

[🛊] سيرة عمر بن عبدالعزيز ص ٥٣ 🔑 ابن سعد ج٥٥ ص ٣٨٣ له 🍇 سيرة عمر بن عبدالعزيز ص ٢٣٦_

[🕸] ابن سعدج ۵-۵ ص ۲۵۲ - 🥸 سيرة عمر بن عبدالعزيز مُوالله 🕳

[🐞] سيرت عمر بن عبد العزيز ص ١٣١١ ١٣١ وابن سعدج ٥ ص ٢٩٢_

urdukutabkhanapk blogspot com فران الخطاب را الخطاب را کا کا تو تم ان سے افضل ہو گے۔ او ای لیے بعض محدثین ان کو یا نے کا ای لیے بعض محدثین ان کو یا نے کا ان کا ان کا ان کا ان کا نے کا ان کا ان کا نے کا ان کا نے ہیں۔ او کا نے کا ان کا نے کی نے کا نے کا نے کا نے کا نے کی نے کی نے کا نے کی نے کے کی نے کی نے

فضل وكمال

ان اوصاف کے ساتھ حضرت عمر بن عبدالعزیز بیشانیڈ علمی اعتبار سے اپنے دور کے جلیل القدر عالم سے ۔ اگر سیاسی حالات نے انہیں تخت شاہی پرنہ بٹھادیا ہوتا تو وہ مندعلم کی زینت ہوتے ۔ حافظا حافظ ذہیں لکھتے ہیں (کان فقیھا مجتھدا عارفا بالسنن کبیر المشان ثبتا حجة حافظا قانتا لله او اہا منید) الله او اہا منیدا) الله او اہا اس بھر اللہ او اہا منیدا) الله او اہا منیدا کے اجاع اورخلفائے راشدین کی بیروی پرسب کا اتفاق ہے۔ الله اس بھر کے اکا برعلماان کے سامنے طفل دیستان سے ۔ میمون بن میران بھرائید کے سامنے علام موتے ہے۔ الله مشہور تابعی ہیں بیان ہے کہ علام میں عبدالعزیز بھرائید کے سامنے تلا مذہ معلوم ہوتے ہے۔ الله مشہور صاحب علم تابعی مجابد بھرائید کے ایکن کے ہودوں کے بعد ہم خودان سے تعلیم حاصل کرنے گئے۔ الله تفسیر حدیث فقہ جملہ دین علوم میں انہیں عبور حاصل ہا۔

علما کی قدر دانی اوران سے مشورہ

اس فضل و کمال کا بینتیجہ تھا کہ آپ کے دربار میں شعراا در ظرفا کی جگہ علاا درار باب کمال کا مجمع ہوگیا تھا ادران کی بڑی قدر دانی تھی۔ دور دور سے علاا درفقہا کو بلاکران کی قدرافزائی فرماتے۔ امور خلافت میں وہی آپ کے مشیرا درہم جلیس تھے۔ ان میں میمون بن مہران رجاء بن حیوة 'ریاح بن عبدہ سالم بن عبداللہ محمد بن کعب قرظی اور سعید بن مسیّب بُرِیاتینی خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ نہ ہی امور میں سعید بن مسیّب بُریاتینی سے ضرور مشورہ فرماتے تھے۔

تعليمي خدمات

ندہبی تعلیم کی اشاعت کی جانب آپ کی خاص توجدتھی۔ قاضی ابوبکر بن حزم کولکھا کہ لوگوں کو چاہیے کہ عام طور پرعلم کی اشاعت کریں تعلیم کے لیے حلقہ درس میں بیٹھیں تا کہ جولوگ نہیں جانتے

- 🖚 سيرة عمر بن عبدالعزيز مُشينة ص اسماد ١٣٠١ وابن سعدج ۵ص٢٩١ _
- 🗱 ابوداؤد كتاب السنه باب في النفعيل ـ 🌣 تذكرة الحفاظ ج_ام ١٠٥_
- 🕸 تهذيب الاساءج أص كمار 🌣 تذكرة الحفاظ ح- إص ١٠١ . 🌣 ابن معدج _ 6 ص المار

وہ جان جائیں کیونکہ علم اس وقت تک بر با ذہیں ہوتا جب تک خزانہ نہ بن جائے۔ ﷺ ایک اور عالی کونکھ اکہ اور عالی کونکھ کہ ایک اور عالی کونکھ کہ ایک اور عالی کونکھ کہ ایک اور عالی ہیں۔ ﷺ جو علما اس مقدس فرض میں مشغول تھے انہیں فکر معاش سے بے نیاز کر دیا جمص کے گورز کونکھا کہ جن لوگوں نے دنیا کوچھوڑ کرا ہے کوفقہ کی تعلیم کے لیے وقف کر دیا ہے بیت المال سے سوسود بناران کا وظیفہ مقرر کردو کہ وہ الممینان کے ساتھ اس خدمت کوانجام دے کیس۔ ﷺ

تعلیم کی اشاعت کے لیے طلبہ کے وظائف مقرر کیے۔ ﷺ مختلف ملکوں میں تعلیم کے لیے علا بھیے۔ چنا نچہ حضرت عبداللہ بن عمر روائفیڈ کے مشہور صاحب علم غلام نافع کو جو مدینہ کے بڑے فقیہ سے حدیث کی تعلیم دینے کے لیے مصر بھیجا۔ ﷺ قاری بعثل بن عامان کوقر اُت کی تعلیم دینے کے لیے مصر ومغرب بھیجا۔ ﷺ بن یک اُس کی تعلیم و تربیت پر ومغرب بھیجا۔ ﷺ تعلیم کے ساتھ ارشاد و ہدایت کے لیے تمام مما لک محروسہ میں واعظ اور مفتی مقرر کیے جنانچ بچاج ابوکشراموی اسکندریہ کے واعظ شے۔ ﷺ

ایک اہم دینی خدمت

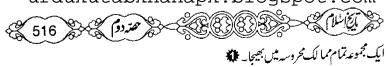
آپ کاسب سے براتعلیمی و مذہبی کارنامہ احادیث نبوی کی حفاظت اوراس کی اشاعت ہے۔
اگرانہوں نے ادھر توجہ نہ کی ہوتی تواحادیث نبوی کا متعدد حصہ ضائع ہوجا تا۔ آپ نے جب دیکھا کہ
بڑے حفاظ حدیث المحصے چلے جاتے ہیں اوران کے ساتھ حدیثیں بھی دفن ہوتی جارہی ہیں تو قاضی
ابو بکر بن حزم گورز مدینہ کو نکھا کہ احادیث نبوی کی تلاش وجبتو کر کے انہیں لکھ لو۔ مجھے علا کے ساتھ علم
کے بھی مث جانے کا خوف ہے لیکن یہا حتیاط لمحوظ رہے کہ صرف رسول اللہ متابیق کی حدیثیں قبول
کی جائیں۔ اللہ اس متم کا فرمان تمام صوبوں کے والیوں کو کھا۔ اللہ اس علم پرتمام محدثین سے حدیثیں
تلاش کر کے ان کے مجموعے مرتب کیے گئے اور تمام مما لک محروسہ میں بھیجے گئے۔ سعد بن ابرا نیم کا بیان
ہے کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز میشائیہ کے حکم سے دفتر کے دفتر حدیثیں کھیں اور انہوں نے اس کا ایک

په سيرة عمر بن عبدالعزيز ص ۹۴ - الله عبدالعزيز ع ۹۳ - الله عبدالعزيز ع ۹۳ - الله عبدالعزيز ع ۹۸ - الله عبدالع

🗱 حن المحاضره ج. ما من ۱۱۹ 🐪 بن حافیون که ال

🐞 سيرة عمر بن عبدالعزيز ص ٢٨ _ 🏄 حسن المحاضره ج١٠ ص ١٠٨ _

الم بخارى كتاب العلم باب كيف يقيض العلم - الله فتح البارى ج الص ١٤١٠ على



مغازى اورمنا قب صحابه رفئاتش كي تعليم واشاعت

مغازی اور منا قب صحابہ رش کُلُنْگُری کی جانب اس وقت تک عملی حیثیت سے کوئی خاص توجہ نہیں کی گئ تھی۔ سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیز بین اللہ نے عاصم بن قیادہ کو جومغازی اور سیرت کے بردے عالم منے محکم دیا کہ وہ جامع دشق میں ان دونوں چیزوں کا درس دیا کریں۔

بعض يوناني تصانيف كي اشاعت

اگرچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز عیشنیہ کا اصل مقصد مذہبی تعلیم یعنی کتاب وسنت کی اشاعت تھا کیکن انہوں نے غیر قو مول کے علم سے بھی فائدہ اٹھایا۔ مروان بن حکم کے زمانہ میں ایک یونانی حکیم کی طبی کتاب کا ترجمہ ماسر جو یہ نے کیا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز جیشائیہ نے اس کی نقلیں کرا کے ملک میں انہیں شاکع کیا۔ ﷺ غرض حضرت عمر بن عبدالعزیز جیشائیہ کی علم نوازی کی وجہ سے ان کے دور میں علم وقعایم کی کافی اشاعت ہوئی۔

فضائل اخلاق

اگرچہ حفزت عمر بن عبدالعزیز توٹیاللہ کے مجد دانہ کارناموں کے بعد آپ کے فضائل اخلاق پر روشنی ڈالنے کی چندال ضرورت نہیں کہ در حقیقت بیسب فضائل اخلاق ہی کے پر تو ہیں' لیکن محض اس خیال سے کہ خالص اخلاقی رخ بھی سامنے آجائے ۔ آپ کے فضائل اخلاق کے بچھ واقعات بھی لکھ دیئے جاتے ہیں۔

خشيت الهي

تمام فضائل اخلاق کا سرچشمہ خثیت اللی ہے۔ حکومت کا جاہ وجلال اللہ تعالی سے عافل اور مواخذہ سے بےخوف وخثیت سے مواخذہ سے بےخوف وخثیت سے مواخذہ سے بےخوف وخثیت سے لبریز کردیا تھا۔ معمول تھا کہ عشاء کے بعد تنہائی میں بیٹھ کرروروکر دعا کیں کرتے تھے۔ ای حالت میں آ کھ لگہ جاتی۔ بیدار ہوتے تو پھریمی مشغلہ جاری ہوجا تا اور ساری ساری رات ای طرح گزرجاتی۔

🗱 جا مع بیان انعلم ونضلهٔ ص ۳۸_ 🐞 تهذیب التهذیب ترجمه عاصم بن قاده 🛾

🕸 اخبارالحكماء تذكره ماسرجوبيه

🗫 مبدیب ههدیب رجمه عام بن حاده 🗱 سیرت عمر بن عبدالعزیزس ۱۸۸

ذ مهداری کااحساس اورمواخذه کاخوف

اس خثیت الہی کا نتیجہ تھا کہ آپ خلافت کی ذمہ داریوں ادرامت کے حقوق کے خوف سے لرزہ براندام رہتے تھے۔ایک مرتبہ آپ کی بیوی نے آپ کے شبینہ مشغلہ کود کھے کراس کا سبب بوچھا۔ آپ نے ٹالانگرانہوں نے اصرار کیا کہ میں اس سے نصیحت حاصل کرنا جا ہتی ہوں۔اس وقت آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بارے میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ میں اس امت کے چھوٹے بڑے سیاہ و سپید جمله امور کا ذمه دار ہوں۔اس لیے جب میں بے کس'غریب محتاج' فقیر سم شدہ اوراس قبیل کے دوسرے آ دمیوں کو یاد کرتا ہول' جوسارے ملک میں تھیلے ہوئے ہیں اور جن کی ذ مدداری مجھ پر ہےاور اللہ تعالٰی ان کے بارے میں مجھ ہے سوال کرے گا اوررسول اللہ مثَاثِیْتِمْ ان کے مدعی ہوں گئے الیک حالت میں اگر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی معقول عذر اور دلیل نہیش کر سکا تو مجھ پرخوف طاری ہوجا تا ہے اور میری آئکھوں ہے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور جتنامیں ان چیزوں پرغور کرتا ہوں اتناہی میرا دل خوفز ده ہوتا ہے۔ 🏕

جب لوگ آپ کے گریہ و بکا کے متعلق کچھ کہتے تو آپ فرماتے کہتم لوگ رونے پر مجھے ملامت نہ کرو' کیونکہ اگر فرات کے کنارے بکری کا ایک بچیجی ہلاک ہوجائے تو اس کے بدلہ میں عمر بکڑا جائے گا۔ 🗱

اييخ ايك فوجى افسرسليمان بن ابي كريمه كوايك مرتبه كلها كه الله تعالى كي عظمت وخثيت كاسب ہے زیادہ مستحق وہ بندہ ہے جس کواس نے آ زمائش میں ڈالاجس میں میں ہوں اللہ تعالیٰ کے نز دیک مجھ سے زیادہ تخت حساب دینے والا اورا گراس کی نافر مانی کروں تو مجھ سے زیادہ ذلیل کو کی نہیں ۔ میں ا بنی حالت ہے سخت دل گرفتہ ہوں۔ مجھے خوف ہے کہ میرے بیرحالات مجھے ہلاک نہ کردیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہتم جہاد فی سبیل اللہ کے لیے جانے والے ہؤمیری حالت پرخطراورمیراخطرہ بہت برا

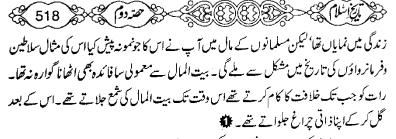
تقوي وتورع

آپ کے فضائل اخلاق میں سب سے نمایاں تقوی و تورع تھا۔ یوں تو آپ کا تقوی کا ہر شعبہ

🗱 سيرة عمر بن عبدالعزيز ممثلة ص ١٨٨_

🥸 ابن سعدج ۵٬۵ س۲۹۳_

🗱 سپرة عمر بن عبدالعزيز ميشانية ص ۲۹۲٬۲۹۱ ـ



بیت المال کی جانب سے فقراد مساکین کے لیے جومہمان خانہ تھااس کے باور پی خانہ سے
المین لیے پانی تک گرم نہ کراتے تھے۔ایک مرتبہ آپ کی لاعلمی میں ملازم ایک مہینہ تک عام مطبخ میں
پانی گرم کرتارہا۔ آپ کومعلوم ہوا تو اتی لکڑی خرید کر باور چی خانہ میں داخل کرادی۔ ﷺ ایک مرتبہ
غلام کو گوشت کا مکڑا بھونے کا حکم دیا' وہ اسی بطخ سے بھون لایا' آپ نے اسے ہاتھ نہ لگایا اور غلام سے
فرمایا' تم ہی کھالؤمیری قسمت کا نہ تھا۔ ﷺ

ایک مرتبہ بیت المال میں بہت ہے سیب آئے۔ آپ انہیں عام مسلمانوں میں تقسیم فرمارہے سے۔ آپ انہیں عام مسلمانوں میں تقسیم فرمارہے سے۔ آپ کا جھوٹا بچہ ایک سیب اٹھا کر کھانے لگا۔ آپ نے اس کے منہ سے چھین لیا۔ وہ رونے لگا اور جا کر مال سے شکایت کی۔ مال نے بازار سے سیب منگوادیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز بحث تعلقہ کھر واپس آ کے تو انہیں سیب کی خوشبومعلوم ہوئی۔ یو چھافا طمہ! سرکاری سیب تو یہاں نہیں آیا۔ انہوں نے سارا واقعہ بیان کردیا۔ آپ نے فرمایا، اللہ کی قسم میں نے اس کے منہ سے نہیں چھینا تھا بلکہ اپنے ول سے جھینا تھا۔ اس لیے کہ جھے یہ پسندن تھا کہ میں مسلمانوں کے حصہ کے سیب کے بدلہ میں اپنے کواللہ کے حضور برباد کروں۔ بلک

آپ کولبنان کا شہد بہت مرغوب تھا۔ ایک مرتبہ اس کی خواہش ظاہر کی تو آپ کی بیوی فاطمہ نے لبنان کے حاکم ابن معد میرب کولکھ بھیجا۔ انہوں نے بہت سا شہر بھیجادیا۔ فاطمہ نے اسے عمر بین عبدالعزیز عُشِینی کے سامنے بیش کیا۔ انہوں نے دیکھ کرکہا، معلوم ہوتا ہے تم نے ابن معد میرب کے پاس کہلا بھیجا تھا، چنا نچہ اس کو چکھا تک نہیں اور بچوا کر اس کی قیمت بیت المال میں داخل کرادی اور ابن معد میرب کولکھ بھیجا کہ تم نے فاطمہ کے کہلانے پر بھیجا ہے۔ اللہ کی تشم اگر آئندہ تم نے ایسا کیا تو اسٹ عہدہ پر نہیں رہ سکتے اور میں تنہارے چرہ پر نظر نہ ڈالوں گا۔

احتیاط کا آخری نمونہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ بیت المال کا مثک آپ کے سامنے لایا گیا۔ آپ

[🗱] تارخُ الخلفاءص_٢٣٧ وابن سعدج_۵ ٔ ص ٢٩٥_

[.] 🗱 سيرت عمر بن عبدالعزيز - 🕻 سيرة عمر بن عبدالعزيز بيينية ص ١٦١١

[🕸] سيرة عمر بن عبدالعزيز بينية ص ١٥٨ -

نے ناک بند کر لی کہ خوشہوناک میں نہ جانے پائے۔لوگوں نے عرض کیا، امیر المؤمنین خوشہوسو تگھنے میں کیا حرج ہے؟ فرمایا مشک کا انتفاع یہی ہے۔ # تخت خلافت پر قدم رکھنے کے بعد تحفہ وہدیئے قبول کرنے بند کردیئے۔ایک مرتبہ کی شخص نے آپ کے پاس سیب اور دوسرے میوے بھیج، آپ نے واپس کردیا، بھیج والے نے آپ سے کہا کہ ہدیہ تو رسول اللہ مثل اللیکی قبول فرماتے تھے، آپ نے جواب دیا، لیکن ہمارے اور ہمارے بعد والوں کے لیے وہ رشوت ہے۔ ﷺ

تواضع ومساوات

نی امید نے حاکم و محکوم اور آقاو غلام کی جو تفریق پیدا کردی تھی، حضرت عمر بن عبدالعزیز عُونیت نے اسے بالکل مٹا دیا تھا اور خود مساوات کاعملی نمونہ قائم کیا۔ ملاز مین تک کو تعظیم کے لیے الشخنے کی ممانعت کردی اور خودان کے برابر بیٹھتے تھے۔ ﷺ بلکہ ان کی خدمت میں بھی تال نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ پنکھا جھلتے جسلتے ایک لونگری کی آئھولگ گئی۔ آپ نے پنکھا لے کرخودان کوجھلٹا شروع کردیا۔ اس مرتبہ پنکھا جھلے تو کو کھی گری گئی ہوگی ، جس طرح کی آئھو کھی تو کھی گری گئی ہوگی ، جس طرح تم بھی پنکھا جھل تو و کھی کری گئی ہوگی ، جس طرح تم بھی پنکھا جھل تو خودا پنے ہاتھ سے کام تم بھی پنکھا جھل رہی تھیں ، میں نے بھی تم کوجھل دیا۔ گئی اگر ملازم سوجاتے تو خودا پنے ہاتھ سے کام کر لیتے ۔ ملازم کے آرام میں خلل نہ ڈالتے۔ ایک مرتبہ رجاء بن حیوۃ سے گئیگو میں رات زیادہ گزرگئی اور چراغ میں خود چراغ درست کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے انہیں بھی عبر بن عبدالعزیز بوان تھا۔ رجاء نے خود چراغ درست کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے انہیں بھی عبر بن عبدالعزیز بوان تھا ور اب بھی عمر بن عبدالعزیز بول کے اور خواگ آپ کو بہتا نے نے نہیں اٹھا، تب بھی عمر بن عبدالعزیز بول کے اور کی سادگی، تواشع اور مساوات اس حد کو کہتا تھی کہ جولوگ آپ کو بہتا نے نہ نہیں عام جمعوں میں بہتا نے میں دفت ہوتی تھی۔ گئی کو کی تھو کہوگر کی تواشع اور مساوات اس حد کو کہوگر کے نہیں تھی نہیں دفت ہوتی تھی۔ گئی کو کی تھو کر تھے کی کہوگر کی تھا تھی کہولوگ آپ کو بہتا نے نہ تھے، آئیس عام جمعوں میں بہتا نے میں دفت ہوتی تھی۔ گئی کو کو کولوگ آپ کو بہتا نے نہ تھے، آئیس عام جمعوں میں بہتا نے میں دفت ہوتی تھی۔ گئی کو کولوگ آپ کو بہتا نے نہ تھے، آئیس عام جمعوں میں بہتا نے میں دفت ہوتی تھی۔ گئی کو کولوگ آپ کو بہتا نے نہ تھے، آئیس عام جمعوں میں بہتا نے میں دفت ہوتی تھی۔ گئی کو کولوگ آپ کو بہتا نے نہ تھے، آئیس عام جمعوں میں بہتا نے میں دفت ہوتی تھی۔ گئی کو کولوگ آپ کولوگ آپ کولوگ آپ کو کولوگ آپ کولوگ آپ کو کولوگ آپ کولوگ کی کولوگ آپ کولوگ آپ کولوگ آپ کولوگ کولوگ آپ کولوگ کولوگ آپ کولوگ کی کولوگ کولوگ آپ کولوگ کولوگ کولوگ کی کولوگ کولوگ کولوگ کی کول

خلافت ملنے سے پہلے آپ کی زندگی جس عیش و تعم کی تھی ،اس کی تصویراو پر گذر پھی ہے۔ خلافت کے بعد سارے تکلفات سے دسکش ہوگئے اور ابوذر غفاری ڈٹائٹنڈ کا قالب اختیار کرلیا۔ لونڈی، غلام، فرش، لباس وغیرہ جملہ عیش وتکلف کے سامانوں کو پچ کران کی قیمت بیت المال میں

🐞 سيرة عمر بن عبدالعزيز مُعالية ص١٦٣_ 💛 🍇 سيرة عمر بن عبدالعزيز مُعالية ص٠٢١_

🕸 سرة عمر بن عبدالعزيز ميشلة ص ٥٤ 🛚 🌣 سيرة عمر بن عبدالعزيز ميشلة ص ١٤١٠

🕸 سيرة عمر بن عبدالعزيز عينيالية ص١٤١٨١٥ - 🎁 سيرة عمر بن عبدالعزيز عينالية ص١٤١٨١٥-

ر این اللا کی دور کی الله کی دور کی الله کی دور داخل کر دی تقی ۔ گزارے کے لیے صرف چار سودینار سالانہ لیتے تقے بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پکھونہ لیتے تقے۔ 4

كباس

ایک زمانہ میں چارسوکی قیمت کا کپڑاجہم پر بارمعلوم ہوتا تھا اورون بھرکئی کئی جوڑے بدلے جاتے تھے۔ اب صرف ایک جوڑارہ گیا تھا۔ ای کو دھو دھوکر پہنتے تھے۔ بی مرض الموت میں ایک فیص نتھی کہ بدلائی جاتی ۔ آپ کے سالے مسلمہ بن عبدالملک نے اپنی بہن ہے کہا کہ قیص میلی ہوگئ ہے 'وگ عیاوت کے لیے آتے ہیں' دوسری بدلوا دو وہ من کر چپ رہیں ۔ مسلمہ نے جب دوبارہ کہا تو بولیں خدا کی ضم اس کے علاوہ دوسرا کپڑائہیں ہے۔ بی بھرایک جوڑا بھی سالم نہ ہوتا تھا بلکہ پیوند پر بیلی خدا کی تھے۔ آپ کے علاوہ دوسرا کپڑائہیں ہے۔ بی بھرایک جوڑا بھی سالم نہ ہوتا تھا بلکہ پیوند پر بیوند گے ہوتے تھے۔ آپ کی بہن کو معلوم ہواتو ہوند گئی ہوتے تھے۔ آپ کی بہن کو معلوم ہواتو ایک تھاں بھوا دیا ہوئے۔ آپ کی بہن کو معلوم ہواتو ایک تھاں بھوا دیا ورمنع کردیا کہ عمرے نہ ما نگا۔ بی ایک مرتبہ آپ کے صاحبزاد ہے عبداللہ نے ایک تھاں بھوا دیا ہوئے۔ آپ نے اس سے خبداللہ نے تو خیار نے گئی ۔ آپ نے ان سے فرمایا خیار بین رہاح کے پاس دیاری کی ہیں۔ ان سے جاکر لے لو۔ کی تھے۔ او لے بیتو ہمارے پہننے کے عبداللہ گئے تو خیار نے گئی میرے پاس امیر المؤمنین کے بہی کپڑے ہیں بہت جی اس قو بھی کپڑے ہیں۔ بیں۔ بی حضرت عمر بن عبداللہ کے تو خیار نے گئی و حضرت عمر بن عبدالغزیز جیائیڈ نے واپس بلاکر کہا کہا گرا اپنے دوظیفہ جواب من کروہ مایوں ہونے گئی تو حضرت عمر بن عبدالغزیز جیائیڈ نے واپس بلاکر کہا کہا گرا ہی ہے۔ بی جواب من کروہ مایوں ہونے گئی تو حضرت عمر بن عبدالغزیز جیائیڈ نے واپس بلاکر کہا کہا گرا گرا ہے وظیفہ سے پیشگی لینا جا ہوتو لے سکتے ہو، چنا نچے دوسودرہم دلوائے اوروظیفہ تھیم کرتے وقت کا ہے لیے۔ جو



🕸 سيرت عمر بن عبد العزيز عيشانية ص ٢١١ اوابن سعدج ٥٥، ص ٢٩٦_ ابن سعدج ٥٥ ص ١٥١ له 🍇 ابن سعدج ٥٥، ص ١٤٥ له 🌣

🍄 ابن سعدج ۵، ۱۳۹۳_

سيرت عمر بن عبدالعز يز عمينية ص ٣٧٦_



يزيد بنءبدالملك

(۱۰۱ه تا ۱۰۵ ه مطابق ۱۹ کء تا ۲۳ کء)

حضرت عمر بن عبدالعزیز نیزالیہ کی وفات کے بعدر جب ا اور میں یزید بن عبدالملک تخت نشین ہوا۔ اس کی ماں عاتکہ یزید بن معاویہ کی لڑک تھی۔ تخت نشینی کے بعد یزید نے حضرت عمر بن عبدالعزیز نیزالیہ کے ناش قدم پر چلنے کی کوشش کی اوران کی اصلاحات کو قائم رکھالیکن چالیس دن سے زیادہ نہ چلا سکا۔ اس کے بعد تمام اصلاحات کو منسوخ کر کے پھر وہی پرانا استبدادی نظام جاری کردیا۔ یہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نیزالیہ کے عمال کو معزول کر کے نئے عمال مقرر کیے۔

یزید بن مهلب کی بغاوت اوراس کا خاتمه

ناموراموی امیرمہلب بن افی صفرہ کے کارنا سے او پر گذر بچکے ہیں۔ اس کی خدمت اور کارناموں
کی وجہ سے اس کی اولاد کو بڑا عروج ہوا۔ اس کے سب لڑکے حکومت کے بڑے بڑے عہدول پر ممتاز
ہوئے اور ان کا اقتدارا تنابڑھا کہ وہ اپنے حدود حکومت میں چھا گئے تھے۔ جس طرح چاہتے تھے ، حکومت
کرتے تھے، خلفا کو بھی انہیں ٹو کئے کی جرائت نہ ہوتی تھی۔

سلیمان کے زمانہ میں برید بن مہلب خراسان کا مختار کل تھا۔ سلیمان کی وفات ہے کچھون پہلے
اس نے اس کوا یک بڑی آمد نی کی اطلاع دی تھی گئیں جیجنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ سلیمان کا انتقال ہو گیا اور
حضرت عمر بن عبدالعزیز عبدالله تخت نشین ہوئے۔ آپ ممال کی خودسری کوخت ٹالپند کرتے تھے خصوصاً
بیت الممال کی آمد نی کے معاملہ میں کسی امیر کے ساتھ رورعایت کوراہ نہ دیتے تھے۔ اس لیے اپنے زمانہ
میں انہوں نے بزیدسے اس قم کا مطالبہ کیا۔ اس نے ٹالنے کی کوشش کی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز مجوالیہ
میں انہوں نے بزیدسے اس قم کا مطالبہ کیا۔ اس نے ٹالنے کی کوشش کی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز مجوالہ یا۔ حضرت عمر
بن عبدالعزیز مجوالہ کیا۔ بزید نے کہا کہ امیر المومنین سلیمان میر اجتنا کیا ظاکر تے تھے، وہ
بن عبدالعزیز مجوالہ کیا۔ بزید نے کہا کہ امیر المومنین سلیمان میر اجتنا کیا ظاکر تے تھے، وہ
آپ کو معلوم ہے، اگر وہ زندہ ہوت تو مجھے اس قم کا مطالبہ نہ کرتے۔ میں نے صرف ان کے علم کے
اپ کو معلوم ہے، اگر وہ زندہ ہوت تو مجھے اس قم کا مطالبہ نہ کرتے۔ میں نے سرف ان کے علم کے
کی طرح نہیں جھوڑ سکتا۔ اگر تم نے انکار کیا تو مجھے تم کوقید کر دینا پڑے گائین بزید نے جب اس دھمکی پر
کسی طرح نہیں جھوڑ سکتا۔ اگر تم نے انکار کیا تو مجھے تم کوقید کر دینا پڑے گائین بزید نے جب اس دھمکی پر

🗱 تاریخ الخلفا یس ۲۴۷_

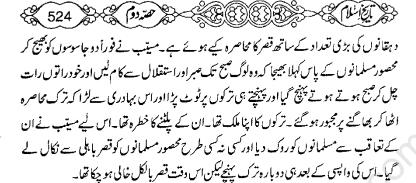
\$ 522 \$ \ (a) \ \ (b) \ \ (b) \ \ (b) \ \ (c) دھیان نہ دیا تو آ پ نے اسے قید کر دیا۔ ابھی یہ قید میں تھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز محیطیات مرض الموت میں مبتلا ہو گئے ۔ ابن مہلب نے اپنے دورامارت میں یزید بن عبدالملک کے بعض سرال اعز ہ کوسزا کیں دی تھیں۔اس بناپریزیداس سے برہم تھااور چونکہ وہ نامزوشدہ ولی عہد تھا،اس لیے ابن مہلب کوخطرہ پیدا ہوا کہ یزید تخت شینی کے بعد ضروراس کا انتقام لے گا،اس لیےوہ رشوت دے کرجیل مے فرار ہو گیا۔اس دوران ميں حضرت عمر بن عبدالعزيز عينيلة كانتقال ہو گيااوريز يد تخت نشين ہوا مہلب كاخاندان عراق میں بڑا صاحب اقتدارتھا، اس لیے اس کے فرار سے یزید کوخطرہ پیدا ہوا۔ چنانچداس نے فوراً عدی بن ارطاۃ والی عراق کو آل مہلب کی گرفتاری کا تھم لکھ جھجا۔ یہ لوگ بالکل بے خبر تھے۔اس لیے برزید نے آ سانی کے ساتھ پزیدین مہلب کے تین بھائی مفضل، مردان اور حبیب کو گرفتار کر کے قید کردیا اور بزید بن مہلب کے خطرات کورو کنے کی تدبیریں کیں۔اس دوران میں یزید بن مہلب بصرہ پہنچ گیا۔ یہاں آ کر جب اسے معلوم موا کداس کے بھائی گرفتار موسیکے ہیں تواس نے عدی سے مصالحت کی کوشش کی لیکن اس نے انکار کردیا۔ بھرہ میں آل مہلب کے حامیوں کی بڑی تعداد تھی ،ان کی مدد سے اس نے عدی کوشکست دے کرگر فتار کرلیا اور بھرہ پراس کا قبضہ ہوگیا۔ دار الحکومت پر قبضہ کے بعد عراق اور اس کے پورے ماتحت علاقہ سے اموی حکومت اٹھ گئی اور مہلب نے فارس وغیرہ میں اینے عمال مقرر کردیئے۔ یزید بن عبدالملک کواس کی اطلاع ہوئی تواس نے اپنے بھائی مسلمہ بن عبدالملک کواس کے مقابلہ کے لیے عراق روانہ کیا۔اس وقت ابن مہلب نے برید بن عبدالملک کی بیعت فنخ کر کے حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کیااورلوگوں کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سَالْتَیْزِ کمی وعوت کے ذریعیہ بمی امییہ کے مقابلہ پرآ مادہ کیا اور انہیں یقین ولایا کہ ان سے جہاد کرنا ترک و دیلم کے ساتھ جہاد ہے بہتر ہے۔ حضرت حسن بصری میسید نے اس کی مخالفت کی اور فر مایا کہ ابھی کل تک بہی شخص بنی امیہ کی جانب ہے حاکم تھا'اوران کی خوشنودی کے لیےلوگوں کی گرونیں کا نما تھااورآج وہ انہی لوگوں کوان کےخلاف کتاب اللداورسنت رسول الله مَنْ اللهُ عَمَا لِيَعْمَ كَى وعوت دےر ہاہے كيكن آپ كولوگوں نے خاموش كرا ديا۔

مسلمہ کے عراق چہنچنے کے بعدا بن مہلب نے اپنے مقبوضات کی حفاظت کے انظامات کی۔
اپنے بھائی مروان کو بھرہ کی اورلڑ کے معاویہ کو واسط کی گرانی پر مامور کر کے خودمسلمہ کے مقابلہ کے
لیے کوفہ کی طرف بڑھا۔ اس کا بھائی مقدمۃ انجیش کے ساتھ آ گے تھا۔ چنا نچہ پہلے اس کا اورعباس بن عبدالملک اموی کا مقابلہ ہوا۔ عبدالملک کوشکست ہوئی اور وہ لوٹ کر ابن مہلب سے مل گیا۔ اس کے
بعدا نبار کے قریب مسلمہ اور پزید بن مہلب کا سامنا ہوا۔ ابن مہلب کے ساتھ ایک لاکھونوج تھی۔ ابھی

جنگ شروع نہ ہوئی تھی کہ سلمہ کے آ دمیوں نے فرات کے بل میں آگ لگادی۔ بہی عراقیوں کے گزرنے کا راستھا۔ وہ بل سے دھواں اٹھتے دکھ کراشنے بدحواں ہوگئے کہ ان کی بروی تعداد نے بغیر گزرنے کا راستھا۔ وہ بل سے دھواں اٹھتے دکھ کراشنے بدحواں ہوگئے کہ ان کی بروی تعداد نے بغیر الرے میدان چھوڑ دیا۔ ابن مہلب نے ہم چند سنجا لئے کی کوشش کی مگر کا میابی نہ ہوئی۔ اس ہنگامہ میں اس کا بھائی حبیب قبل ہوا۔ اس کے قبل کے بعد ابن مہلب اپنی مختصر جماعت کے ساتھ جان پر کھیل گیا اور بردی بہادری کے ساتھ اور بردی بہادری کے ساتھ اور کر جان دی۔ اس کا دوسرا بھائی منفسل الگ ایک جیتھے کے ساتھ برسر پر کا اور بردی بہادری کے ساتھ اور کر جان دی۔ اس کا انظام کرلیا تھا کہ اگر اسے اس معرکہ بیں شکست ہوگی تو قندا بیل یعنی سندھ میں جو اس کے ماتحت تھا، بناہ لے گا۔ اس لیے منفسل بن مہلب اسپنے خاندان کو لے کر لیکن روا نہ ہوگیا۔ ایک اموی سردار نے اس کا تعاقب کیا اور مفضل کے بقیہ ساتھی بھی مارے گئے دیکن وہ خود کی طرح جان بچا کرنگل گیا۔ قندا بیل پہنچنے کے بعد یہاں کے حاکم و داع بن جمید نے دوکو کہ دیا اور مفصل کو شہر بیں رافنل ہونے سے روکا۔ اس نے بردور داخل ہونا چاہا لیکن اب اس کے پاس بھیج دیا گیا۔ کوئی قوت نہ رہ گئی تھی۔ اس لیے مفصل بعبدالملک، زیاد اور مروان خاندان مہلب کے تمام ارکان مارے گئے۔ صرف چند صغیر الس نے مفصل بعبدالملک، زیاد اور مروان خاندان مہلب کے تمام ارکان مارے گئے۔ صرف چند صغیر السن کی گئے۔ انہیں مع عور توں کے قید کر کے مسلمہ کے پاس بھیج دیا گیا۔ مار اس اف و سناک طریقہ یہ اس مارہ خاتمہ ہوا جس کی اموی حکومت میں بردی خدمات میں اس اف و سناک طریقہ یہ اس مارہ کی خدمات

قصربابلي يرتز كون كاقبضه

آل مہلب کی جانب سے اطمینان حاصل کرنے کے بعد بزید نے اپنے بھائی مسلمہ کوعراق کا گورز جزل مقرر کیا۔ اس نے اپنے داماد سعید بن عبدالعزیز بھائیۃ کوخراسان کا والی بناویا۔ ترکستان کے باشندے بڑے ہر شہر کیا اور جنگجو تھے۔ صرف قوت سے دہتے تھے اور سعید بڑا عیش پرست، مرور اورزم دل تھا۔ اس لیے ترکستان کی تمام قو موں کا حوصلہ بڑھ گیا اور خاقان کے اشارہ سے ترکوں کا ایک جرگ اسلامی حدود میں تھس آیا اور مقام قصر بابلی کوجس میں بہت سے مسلمان آباد تھے، گھر لیا۔ ان لوگوں نے عثمان بن عبداللہ والی سرقند سے مدد ما گئی۔ اس نے مسینہ بن بشیرریا جی کو چار ہزار فوج دے کر روانہ کردیا۔ داستہ میں انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ معرکہ بہت سخت ہے، جے جان عزیز نہ ہو، وہ ساتھ چلے ورنہ لوٹ جائے۔ اس اعلان پر تین ہزار آ دمی لوٹ گئے اور مسیت ایک ہزار کی مختصر جماعت کے ساتھ قصر بابلی روانہ ہوگیا۔ قریب پہنچ کر معلوم ہوا کہ ایک ترک حکم ان ترک کم ان ترک



صغد پرمسلمانوں کا قبضہ

صغد مسلمانوں کے حلیف سے لیکن قصر باہلی کے محاصرہ میں انہوں نے ترکوں کی مدد کی تھی۔اس کیے مسلمانوں نے سعید کواس کا انتقام لینے کے لیے آ مادہ کیا۔ وہ چیون کوعبور کر کے صغد کے علاقہ کی طرف بڑھا۔قریب ہی ان کا جرگئل گیا۔مسلمانوں نے اسے شکست دے کرآ گے بڑھنے کا ارادہ کیا گرست دے کرآ گے بڑھنے کا ارادہ کیا گرست سعید نے روک دیا کہ بدلوگ امیر المؤمنین کی تھتی ہیں،ان کو ویران کرنا مناسب نہیں ہے۔ یہاں سے واپسی میں ترکوں کی ایک جماعت جوان کی تاک میں چھپی ہوئی تھی، ان پرٹوٹ پڑی،مسلمان بالکل بخبر سے،اس لیے شکست کھا گئے لیکن پھرکل فوج کے بینچنے کے بعد ترکوں کو پسپا کردیا۔

سعید بن مهیر ه کا تقر راور دوسرامعر که

سعید بن عبدالعزیز فطر نابردا کمزور تھا اوراس کی موجودگی میں ترک اور صغد سرکشی سے باز نہیں آئے سے اس لیے ۱۰ اصیل وہ معزول کردیا گیا اوراس کی جگہ سعید بن ہمیر ہ کا تقرر ہوا۔ یہ بڑے دبد بہاور شکوہ کا شخص تھا۔ اس نے آتے ہی مسلمانوں کوگر مایا کہ''تم لوگ کثر ت تعداد کے بل پڑئیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بھروسہ پرلڑتے ہؤاس کا نام لے کر کھڑے ہوجاد'' صغد کواس کی خبر ہوئی تو وہ ڈرگئے اور فرغانہ کے فر ماز واسے مخدہ میں قیام کی اجازت چاہی۔ اس نے یہاں تھہرانے سے انکار کیا البتدا یک پرگنہ میں رہنے کی اجازت و دے دی اوراس کے خالی ہونے تک عارضی طور پرایک دوسرامقام تبحویز کردیا' مگر اس دوران میں ان کی حفاظت کی فرمدداری نہیں لی۔ صغد نے عارضی قیام کے لیے شعب عصام کو پہند کیا۔ سعید حتی کواس کی اطلاع ہوئی تو وہ فورار وانہ ہوگیا اور قبل اس کے کہ صغد شعب عصام میں داخل ہوں' بینج گیا اور ہر طرف سے انہیں گھر لیا۔ صغد نے فر ماز وائے فرغانہ سے مدحلہ کی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تمہارے قیام کے مشقل انتظام سے پہلے حفاظت کی فرمہ درطلب کی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تمہارے قیام کے مشقل انتظام سے پہلے حفاظت کی فرمہ درطلب کی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تمہارے قیام کے مشقل انتظام سے پہلے حفاظت کی فرمہ درطلب کی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تمہارے قیام کے مشقل انتظام سے پہلے حفاظت کی فرمہ درطلب کی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تمہارے قیام کے مشقل انتظام سے پہلے حفاظت کی فرمہ درطلب کی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تمہارے قیام کے مشقل انتظام سے پہلے حفاظت کی فرمہ

وری نہیں کی تھی۔ یہ جواب من کرصغد نے مجبور ہوکراس شرط پرسلح کر کی کدان کے پاس جتے مسلمان قیدی ہیں مسبب دالیس کردیں گے اور ان کی بغاوت کی وجہ ہے خراج میں جو کی ہوئی ہے اسے پوری کر دیں گے۔ آئندہ کوئی فریب نہ کریں گے اور انجندہ چھوڑ دیں گے اور اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی پوری نہ ہوتی مسلمان کو جنگ کا اختیار رہے گا۔ ابھی پیشرا اطا پوری نہ ہوئی تھیں کہ صغد نے ایک مسلمان عورت کوئی کر دیا۔ سعید کو معلوم ہوا تو انہوں نے صرف قاتل کے قبل پراکتھا کیا کیکن اس بدعہدی کے بعد ایک صغد سردار کو سعید کی جانب سے اطمینان نہرہ گیا۔ اس نے علم بغاوت بلند کر دیا اور اسلامی بعد ایک صغد سردار کو سعید کی جانب سے اطمینان نہرہ گیا۔ اس نے علم بغاوت بلند کر دیا اور اسلامی بعد ایک پرتا خت کر کے چند مسلمان وں کو قبل کر ڈالا۔ یہ سردار تو کسی نہ کی طرح قبل کر دیا گیا کیکن اس کے بعد کل صغد باغی ہو گئے اور ڈیڑھ سومسلمان قید یوں کو جوان کے قبضہ میں شخ تہر تینے کر ڈالا۔ اس لیے دوبارہ سعید بڑے جوش وخروش سے ان کے مقابلہ کے لیے اسٹھاور ایک پورے جرگہ کوختم کر کے صغد دوبارہ سعید بڑے جوش وخروش سے ان کے مقابلہ کے لیے اسٹھاور ایک پورے جرگہ کوختم کر کے صغد کے علاقہ میں ہرطرف فوجیں پھیلادیں اور ان کی طافت کوتوڑ نے کی پوری کوشش کی۔

کش اورنسف کی اطاعت

کش اور نسف کے علاقے مسلمانوں کے پرانے باجگردار تھے۔انہوں نے صغد کی بغاوت میں مسلمانوں کے خلاف انہیں مدودی تھی۔اس لیے صغد سے نبٹنے کے بعد سعید کش پنچے۔اہل کش نے بغیر کسی مزاحمت کے صلح کر لی۔ کش کی جانب سے مطمئن ہونے کے بعد سعید نے مسربل بن خریت کونسف کے فرمانرواکو مجھانے کے لیے بھیجا۔مسربل نے جا کر سمجھایا کہ''تم باغیوں کا انجام دکھے چکے ہوئا تہماری خیرای میں ہے کہ مسلمانوں کی بیش قدمی سے پہلے ان کی اطاعت قبول کراؤ ورنہ تہمارا بھی وہی انجام ہوگا''۔اس میں اور مسربل میں پرانے تعلقات تھے۔اس نے اس خیرخواہانہ مشورہ کو قبول کریااورا پے آپ کوسعیدے حوالہ کردیا' کین سعیدنے ان کی خطامعان نہیں کی اور خراسان لے جا گرقل کردیا۔

خزر پرحمله

ترکستان کے بعد دوسرا مخدوث علاقہ خزر کا تھا۔ اس لیے ۱۰ اھ میں اس علاقہ پر فوج کشی ہوئی۔خزر'قبچاق اورارمن نے متحد ہو کرمقابلہ کیا۔مسلمانوں کو فاش شکست ہوئی۔اس کامیا بی سے ان کا حوصلہ بہت بڑھ گیا اورانہوں نے سرحد پر بہت بڑا اجتماع کیا۔ یزید کو بیحالات معلوم ہوئے تو اس نے جراح بن عبداللہ تھکی کوآ رمینیہ کا حاکم مقرر کیا اورخز رکے مقابلہ کے لیے شام سے فوج روانہ کی۔ جراح اسے لے کرخز رکے علاقہ میں داخل ہوا اور باب الا بواب میں فوجیس پھیلا دیں۔وریائے ران

\$ 526 \$ \$ Source \$ 526 یر دونوں کا مقابلہ ہوا۔ ایک خوزیز جنگ کے بعد خزر نے فاش شکست کھائی اور ان کا کل سامان مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔اس کے بعد بلجز کی طرف بڑھے اور راہتے میں شہر برغو کو مطبع کر کے بلجز کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ بیہ بڑائنگین اور مشحکم قلعہ تھا۔اہل قلعہ نے تین سوگا ڑیوں کوایک دوسرے سے باندھ کر قلعہ کے حیاروں طرف ان کا حصار قائم کر دیا تھا۔ اس لیے مسلمانوں کو بڑھنے میں بومی د شواری پیش آئی۔ چندمسلمان ہمت کر کے گاڑیوں کی طرف ہوسھے۔ اہل قلعہ نے تیروں کا مینہ برسا ویا کیکن وہ جان پر کھیل کر گاڑیوں تک پہنچ گئے اور وہ رسہ جس میں گاڑیاں بندھی ہوئی تھیں' کاٹ دیا۔اس کے کفتے ہی سب گاڑیاں اڑھک کر نیچے آگئیں اور مسلمانوں نے آگے بڑھ کر حملہ کردیا۔ خزرنے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا کین انہیں شکست ہوئی اورمسلمانوں نے قلعہ پر قبضه کرلیا اوراس کی بے شار دولت ان کے ہاتھ آئی۔قلعہ پر قبضہ کے بعد قلعہ دارمسلمانوں سے ل کران کا جاسوں بن گیا۔اس کےصلہ میں جراح بن عبداللہ حکمی نے قلعہ مع نفذ وجنس اسے واپس کر دیا۔ بلجز کے بعد قلعہ الو بندر کارخ کیا۔ یہاں چالیس ہزارتزک خانوادے آباد تھے۔ان لوگوں نے بغیر کسی مزاحت کے صلح کر لی' کیکن ابھی جراح الوبندر میں تھے کہ دوسرے تر کمانی قبائل نے مسلمانوں کی نا کہ بندی کر دی بلجو کے علاقہ دار نے فورأ اس کی اطلاع دی۔اس لیے جراح رستاق ملی واپس چلے آئے اور وارالخلافه سے مزید فوجیس طلب کیس ۔ ابھی جراح رستاق ملی میں مقیم تھے کہ یزید کاوفت آخر ہو گیا اور مہم ہشام کے زمانہ میں پھیل کو پینی۔

بیطبری اور ابن اخیر کا بیان ہے۔ ﷺ یعقو بی کا بیان ہے کیلیجز کی نتے کے بعد جراح نے اس کے فرمانروا کا تعاقب کیا۔وریائے دیبل پر دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوگیا۔ جراح اس مقابلہ میں کام آئے۔ ﷺ لیکن سے بیان بالکل غلط ہے۔ ہشام کے زمانہ میں جراح بہت دنوں تک اس نواح کی مہمات میں مشغول رہے۔

متفرق فتوحات

ان فتو حات کےعلاوہ پر بیر کے زمانہ میں بعض معمولی فتو حات بھی حاصل ہو کئیں ۔۳۰ اھ میں روم میں عباس بن ولید نے دلسہ اور ۵۰ اھ میں مروان بن محمد نے قونیہ فتح کیا۔

خوارج

🕻 يتمام حالات طبرى اورابن اثير يسملخصا ماخوذين - 🤻 يعقو لې ج-۴ ص ٢٥٣٠-

بعض مقاموں پرخوارج نے بھی سراٹھایا' لیکن ان کا فتنہ بڑھنے نہ پایا۔ ۱۰۵ ہے میں عقفان خارجی اٹھا' لیکن اس کی جماعت بہت مختصرتھی' جسمحض دھرکا کرمنتشر کر دیا گیا۔ ای سنہ میں بحرین میں مسعود بن ابی زینب عبدی اٹھا اور بیامہ پرحملہ آور ہوا۔ یہاں کے والی سفیان بن عمر وعقیلی نے آسانی سعود بن ابی خاتمہ کردیا۔ اس کے بعد ہلال ابن مدلج نے اس کی جگہ کی' یہجی شکست کھا کرفتل ہوا۔ سے اس کا خاتمہ کردیا۔ اس کے بعد ہلال ابن مدلج نے اس کی جگہ کی' یہجی شکست کھا کرفتل ہوا۔

ولىءېدى

تخت نشینی کے تھوڑے ہی عرصہ بعدیزید نے اپنے بھائی ہشام اوراس کے بعدا پیٹاڑ کے ولید کونامز دکر دیا تھا۔

وفات

شعبان ۱۰۵ه میں سل کی بیاری میں یزید کا انتقال ہوا۔اس وقت چالیس سال کے قریب عمر سل میں سال کے قریب عمر سل کے سل میں ایک بیدواقعہ بھی ملتا ہے سل مدمد کی وفات کے سل میں ایک بیدواقعہ بھی ملتا ہے کہ اسے ایک لونڈی حبابہ سے برلی شیفتگی تھی' وہ مرگئ ۔اس صدمہ کی وہ تاب نہ لا سکا اور چندہ ہی دنوں کے بعداس کا بھی انتقال ہوگیا۔مکن ہے بیروایت سلے کہ پیرشیں ۔ تھا' ایسی حالت میں کسی صدمہ سے موت کا جلدوا قع ہوجانا کچھ بعیر نہیں ۔

اولاو

یز پد کے دس کڑے تھے۔ولید' بچیٰ محمر' عمر' عبدالجبار' داؤ دُ ابوسلیمان' عوام' ہاشم' سلیمان۔

عراق كابندوبست

یزید کا زمانہ بہت مخضر تھا اوراس مختصر زمانہ میں بھی کوئی اہم واقعات وحوادث نہیں پیش آئے۔وہ طبعًا بہت آ رام طلب اور عیش پرست تھا۔ اس لیے تعمیری حیثیت سے اس کے دور میں عراق کے بندوبست کے علاوہ کوئی چیز قابل ذکر نہیں ہے۔ حضرت عمر رہالفیئہ کے زمانہ سے عراق کا بندوبست نہیں ہوا تھا۔ یزیدنے اینے آخری دور میں دوبارہ بندوبست کرایا۔ ﷺ

🕸 يعقوني ج_باص ۲ ١٣٧_



ہشام بن عبدالملک

(۵۰ اه تا ۲۵ اه مطابق ۲۳۷ء تا ۲۳۸ء)

یزید کے انتقال کے وقت اس کا بھائی اور ولی عہد ہشام بن عبدالملک پاپیتخت سے باہر رصافہ میں تھا۔ یہیں اس کے سامنے خاتم اور عصائے خلافت پیش کیا گیا اور رمضان ۱۰۵ھ میں وہ ومشق آ کر تخت نشین ہوا۔ ہشام تد براور حوصلہ مندی میں عبدالملک کامٹنی تھا۔ اس لیے اس کی تخت نشینی کے بعد اموی حکومت میں پھرا کیے حرکت اور گرمی پیدا ہوگئی۔ اس کا دور بیرونی مہمات فتو حات اور اندرونی گونا گوں انقلابات وحوادث کے اعتبار سے بڑا ہنگامہ خیز تھا۔

تر کستان کی مہمات

وسط ایشیا خاص طور ہے لڑائیوں کا مرکز رہا اور فرمانروا ہے ترکستان خاتان مارا گیا۔ وسط ایشیا کے جھوٹے جھوٹے باجگزار فرمانروا بڑے سرکش تھے۔ جہاں ذراگر فت ڈھیلی ہوتی وہ باغی ہوجاتے تھے۔ اس کے آزاد فرمانروا اسلامی مقبوضات پر تاخت کیا کرتے تھے۔ اس لیے ہشام نے ان کا زور توڑنے اور انہیں مستقل قابو میں لانے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں ترک و تا تاروغیرہ کی تمام قومیں مسلمانوں کے خلاف اٹھ گھڑی ہوئیں اور کابل و ترکستان سے لے کر ارمنستان تک آگ گئ کہن ہشام کی تخت نشینی کے وقت عمر بن ہمیرہ لیکن ہشام کی ہمت اور تد بر نے ان سب پر قابو حاصل کرلیا۔ ہشام کی تخت نشینی کے وقت عمر بن ہمیرہ عراق کا گورنر جنرل تھا۔ ہشام نے اس کی جگہ خالد بن عبداللہ کا تقر رکیا۔ اس وقت ترکول کے ساتھ جنگ جھڑی ہوئی تھی اور سلم بن سعیدوالی خراسان ان کے مقابلہ میں تھا۔ بیخالد کے تعم سے فرغانہ کی طرف بڑھا۔ بیہاں کے فرمانروا نے مسلمانوں کو ہر طرف سے گھیرلیا اور وہ بڑے خطرہ میں پھنس گئے کہن مسلم کسی نہ کسی طرح بچا کر نکال لایا۔ اس مہم کے بعد خالد نے مسلم کو خراسان سے ہٹا کرا پنین مسلم کسی نہ کسی طرح بچا کر نکال لایا۔ اس مہم کے بعد خالد نے مسلم کو خراسان سے ہٹا کرا پنین مسلم کسی نہ کسی طرح بچا کر نکال لایا۔ اس مجم کے بعد خالد نے مسلم کو خراسان سے ہٹا کرا پیا بھائی اسعد بن سعید کو اس کی جگہ بھیجا اور جنید بن عبد الرحمٰن کو سندھ کی ولایت پر مامور کیا۔ پھ

اسد نے ۷۰ اے میں غور پرنوج کشی کی ۔غوری اپناکل مال ومتاع ایک غار میں چھپا کرخود ہے۔
گئے ۔اسدا سے نکلوا کرضیح وسالم واپس آیا اور چند دنوں کے بعد ۴۰ اھ میں دوبارہ حملہ کر کےغور یوں کو شکست دی ۔ اس میں قبائل عصبیت زیادہ تھی جس سے قبائل میں جنگ کا اندیشہ تھا۔ اس لیے ۴۰ اھ میں ہشام نے اے معزول کر کے امیر اشرس بن عبداللہ سلمی کوخراسان کا حاکم بنایا ۔ یہ بڑا فاصل اور دیندار ہشام نے اے معزول کر کے امیر اشرس بن عبداللہ سلمی کوخراسان کا حاکم بنایا ۔ یہ بڑا فاصل اور دیندار ہے۔

امیرتھا۔ اس نے تعوار روک کر ترکتان میں اسلام کی اشاعت کی کوشش شروع کی اور ابوالصید اءکوایک جماعت کے ساتھ بلغ اسلام کے لیے سر قدہ بھیجا۔ ان کی کوشش سے اس کثر سے وہ مسلمان ہوئے کہ جزید کی آ مدنی گھٹ گئی۔ یو عمر بن عبدالعزیز عیشید کا زمانہ نہ تھا کہ اسلام کی اشاعت کے مقابلہ میں جزید کی آ مدنی کی پرواہ نہ کی جاتی۔ اس لیے اشرس کو باز پرس کا خطرہ پیدا ہوا ، چنا نچیا نہوں نے سرقد کے عاملام قبول کیا عامل حسین بن عمر طلاکو کھھا کہ جمھے معلوم ہوا ہے کہ ذمیوں نے جزید سے بیخنے کے لیے اسلام قبول کیا ہے۔ اس لیے اس وقت تک ان کا جزید معاف نہ کیا جائے جب تک وہ ختنہ نہ کرا کیں اور اسلامی فرائنس اوا کر کے اپنے سیچ مسلمان ہونے کا ثبوت نہ دیں اور حسین بن عمر طرکی جگہ ہائی بن ہائی کوسمر قد بھیجا۔ اس نے تحقیقات کر کے کھھا کہ نومسلم اسلامی فرائنس اوا کرتے ہیں اور مجد بھی بنالی ہے لیکن اس اطلاع کے بعد بھی اشری نے جزید کی وصولی کا تھم قائم کرکھا۔ نومسلموں نے اس کے خلاف احتجاج کیا اور سات ہرا را آ دی جنگ کے لیے آ مادہ ہو گئے۔ بہت سے حق پہند مسلمانوں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ گ

🗱 ابن اثيرج ٥٠٥ ص٥٩ 🖺



استقلال دیکھ کرخا قان نے ان سے وعدہ کیا کہا گروہ کمرجہ چھوڑ دیں توانہیں کسی قتم کا نقصان نہیں پہنچایا جائے گا' مسلمانوں کے پاس مدافعت کی قوت نہتھی۔اس لیے انہوں نے پورااطمینان حاصل کرنے کے بعد کمرجہ خالی کر دیا۔خاقان وعدہ پر قائم رہا اور مسلمانوں کو دیوسیہ تک پہنچانے کے لیے ایک دستہ ساتھ کر دیا اور وہ بحفاظت دیوسی پنچ گئے۔

اااھ میں اشرس کی جگہ جنید بن عبدالرحلٰ مری کا تقر رہوا۔اس نے بھی تر کستان کی مہم جاری رکھی اور تر کوں نے بڑی فاش شکست کھائی اور خلی اور ترکوں نے بڑی فاش شکست کھائی اور خاتان کا پیچازاد بھائی گرفتار ہوا۔

۱۱۲ ه میں جنید نے طخارستان پر فوج کشی کی۔ بیادھرمشغول تھا' دوسری طرف ترک ہرطرف سے سمر قند پرامنڈ آئے۔ یہاں کے حاکم سورہ بن ابج نے جنید کو خطرہ کی اطلاع دی۔اس نے فوج کو سمر قندی طرف بڑھنے کا تھم دیا لِعض تجربہ کارلوگوں نے کہا کہ تر کوں کا مقابلہ ہے۔سب فوجیس منتشر ہیں۔ پچاس ہزار فوج ہے کم کام نہ چلے گا۔ انہیں اکٹھا کرنے کے بعد سمرقند کا قصد کرنا جا ہے کیکن سمرقند کےمسلمانوں کی جان کےخوف سے جنید نے تو قف پسند نہ کیااور جنتنی فوج پاس تھی اس کو لے کر روانه ہو گیا اورسمر قند کے قریب پہنچ کر ایک گھاٹی میں خیمہ زن ہوا۔ ابھی بیہ پہنچا ہی تھا کہ خاتان صغد' فرغانداور جاج وغیرہ کی ٹڈی دل فوج کے ساتھ آگیا۔سب سے پہلے مسلمانوں کے مقدمہ الحیش کا سامناہوا۔خا قان اسے شکست دے کر چھیے ہٹا تاہوااسلامی لشکرگاہ تک لے آیا۔جنیدنے یوری قوت سے مقابلہ کیا۔ دودن تک معرکہ کارزار گرم رہا۔ فریقین بڑی شجاعت و پامردی ہے لڑے۔اس معرکہ میں بہت سے مسلمان بہادر کام آئے اور آخر میں ان کا پہلو کمزور پڑ گیا۔ جنید نے سورہ بن ابج کؤجو قریب ہی سمر قند میں تھا' اطلاع دے کر مد د طلب کی ۔ وہ بارہ ہزار فوج لے کر مدد کے لیے روانہ ہوا۔ راستہ میں ترک حائل تھے۔انہوں نے روکا اور راستہ بند کرنے کے لیے جھاڑیوں میں آگ لگا دی۔ سورہ نے ریلا کر کے نکل جانا چاہا۔ ترک مقابلہ میں آ گئے ۔سورہ نے انہیں چیچیے ہٹا دیا۔اس دار و گیر میں بہت سے ترک اورمسلمان آگ کی لپیٹ میں آگئے۔سورہ گھوڑ ہے سے گریڑا۔اس کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئ جس کےصدمہ سے وہ جانبر نہ ہوسکا اور ترکول نے اس کی پوری فوج تہدیج کر دی۔ بارہ ہزارفوج میں سے کل دو ہزارزندہ بیجے۔ان میں سےسات سوآ دمیوں نے مرغاب میں پناہ لی۔ایک ترک ا نسرغورک ان سے جان بخشی کا وعدہ کر کے انہیں خاقان کے پاس لے گیا' لیکن اس نے غورک کی امان رد کر دی اورمسلمانوں نے لڑ کرمر دانہ وار جان دی۔ سورہ کی فوج کی تباہی کی خبرس کر جنید نے

سمرقند سے نکل جانا چاہا' کیکن ایک مسلمان نے اس کے گھوڑے کی لگام تھام لی۔اس درمیان میں ترک بھی پہنچ گئے۔اس لیے جنید کے لیے جنگ کے سوا چارہ کار شدرہ گیا۔اس لیے اعلان کردیا کہ جو غلام اس جنگ میں کارنمایاں دکھائے گا'وہ آزاد ہے۔اس اعلان پرغلام اس بہادری سے لڑے کہ ترکوں کے یاؤں اکھڑگئے۔

ترکوں کے بینے کے بعد جنید سر متذمیں داخل ہوا اور ہشام کو مفصل حالات لکھ بیجے۔ اسے سورہ کی موت کا برا صدمہ ہوا اور ترکوں سے انتقام لینے کے لیے بیس ہزار منتخب فوج اور بہت ساسامان حرب بھیجا اور جنید کوفو جوں کی تخوا ہوں میں اضافہ کا بھی اختیار دے دیا۔ ابھی جنید سر قدبی بیس تھا کہ اسے بخارا کی جانب خاتان کی پیش قدمی کی خبر ملی سسم قند سے بخارا کا راستہ بڑا پر خطراور دھوارگز ار تھا۔ ہرقدم پر ترکوں کے حملہ کا خوف تھا' لیکن اہل بخارا کی مدد کے لیے پہنچنا ضروری تھا۔ اس لیے جنید حفاظت کے پورے اہتمام کے ساتھ روانہ ہوگیا۔ کرمینیہ کے قریب خاتان کے ایک وستہ کاسامنا ہو گیا' لیکن محض معمولی جھڑپ ہوئی۔ اس سے آگے بڑھ کر ترکوں نے اسلامی فوج کے پچھیلے حصہ پر چھاپا مارا۔ اس جملہ بین خودان کا ایک نامورافسر کام آگیا۔ اس لیے وہ لوٹ گئے اور جنید بخیر وخو بی بخارا بہتی گیا۔ اس کے پہنچنے کے بعد پھر ترکوں نے ادھر بڑھنے کی ہمت نہ کی۔

گوحارث نے شکست کھائی تھی' لیکن جن شہروں پروہ قبضہ کر چکا تھاوہ اب تک اس کے قبضہ

میں تھے۔اس لیےاس نے دوبارہ قوت حاصل کرلی۔عاصم اس کےمقابلہ کی تیاری کررہا تھا کہ اسد خراسان پہنچ گیا۔ عاصم کواپنی معزولی آتی نا گوار ہوئی کداس نے حارث سے ال جانا جاہا کیکن شامی فوج نے انکارکیا' اس لیے مجبوراً حارث سے لڑنا پڑا۔ اس مرتبہ بھی حارث نے فکست کھائی' اسے شکست دینے کے بعد اسدنے عاصم کو گرفتار کرلیا۔اس دوسری شکست کے بعد بھی حارث کی قوت نہ ٹوٹی' بلکداس کی شورش اور بڑھ گئی اورخراسان کے اور بہت سے شہروں پراس نے قبضہ کرلیا۔اس کے اوراسد کے درمیان مہینوں معرکم آرائی ہوتی رہی۔ بڑی دشوار یوں کے بعد ۱۸اھ میں حارث کا زور ٹو ٹا اور وہ خراسان سے بھاگ کر خا قان سے مل گیا۔ حارث کی شورش ختم کرنے کے بعد اسدنے پھر تر کستان کی طرف توجہ کی اور ۱۱۹ھ میں ختل کے گئی قلعوں کوچھین لیا۔ خا قان کومعلوم ہوا تو وہ فور أمقابليه کے لیے پہنچا۔اسداس وفت واپس ہور ہا تھا جیمون کے پار دونوں کا سامنا ہوا۔ خا قان نے شکست کھائی اوراسد بخارالوٹ گیااور مردیوں کا موسم بہیں بسر کیا۔ سردی ختم ہونے کے بعد خاقان پھر بخارا پہنچا' کیکن اس مرتبہ بھی اسے شکست ہوئی اور اس کا بہت سا سامان مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔اس معرکہ کے بعد ایک نامور ترکی سردار کورصول کے ساتھ چوگان کھیلنے میں خاقان کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ خا قان بگڑ گیااور قتم کھالی کہ وہ کورصول کا ہاتھ تو ڈ کرر ہے گا۔اس دھمکی پرکورصول خا قان کےخلاف ہو گیا اورشبخون مارکرائے قل کر دیا۔اس کے قل کے بعد ترکوں کا شیراز ہ بکھر گیا اوران میں خانہ جنگی شروع ہوگئ اس سے فائدہ اٹھا کراسد نے ختل پر فوج کشی کر دی۔ ترک مقابلہ نہ کر سکے اورختل چھوڑ کرچین چلے گئے۔ پھر کچھ دنوں کے بعد کورصول کواپنا قائد بنایا۔

*الویس اسد کا انقال ہوگیا اور اس کی جگہ نصر بن سیار کنانی کا تقر د ہوا۔ یہ بڑا مد بر فتظم اور بہادر امیر تھا۔ اس نے ہر شعبہ کو بڑی ترقی دی۔ مظالم کی تحقیقات کا محکمہ قائم کیا۔ نومسلموں کا جزیہ بند کیا۔ ﷺ خراج کی بےعنوانیوں کو دور کر کے از سرنو اس کا نظام کیا۔ ان تعمیری کا موں کے ساتھ ماوراء النہ بر مختلف سمتوں سے فوج کشی کی۔ *او میں چاچ پر حملہ کیا۔ دریائے چاچ کے قریب کورصول نے جو خاقان کے بعد ترکوں کا قائد بنا تھا مسلمانوں کے لشکرگاہ پر چھاپہ مارا۔ انقاق سے ایک مسلمان افسر عاصم بن عمرہ کے ہاتھوں گرفتار ہوگیا اور نصر کے سامنے پیش کیا گیا۔ یہ بڑا بہادر اور مسلمانوں کا بڑا خطرناک دشن تھا۔ کا لڑا کیاں لڑ چکا تھا اس لیے نصر نے اسے قبل کرادیا۔

حارث بن شریح خا قان کے بعد کورصول کے ساتھ ہو گیا تھا اور اس معرکہ میں اس کے ہمراہ

[🗱] ابن اثيرج ٥٠٥ ص ٨٧ _

تھا۔ کورصول کے خاتمہ کے بعد نفر نے کی بن تھیںن کو حارث کے استیصال پر مامور کیا۔ حارث چاچ میں تھا اس لیے کی چاچ کی طرف بڑھا۔ ایک بڑا ترکی افسر آخرم مقابلہ میں آیا اور مارا گیا۔ اس کی موت سے چاچ والوں کی ہمت چھوٹ گئی۔ ای دوران میں نفر بھی پہنچ گیا۔ چاچ کے فر مانروا نے سلح کا پیام دیا۔ نفر نے اس شرط پر منظور کیا کہ وہ حارث کوا پنے ہاں سے نکال دے۔ حاکم چاچ نے قبول کر لیا اور حارث چاچ ہے نکل کر فاراب چلا گیا اور گی سال آوارہ گردی کے بعد کا اھ میں خراسان کر لیا اور حارث چاچ ہے دکر الیا ور حارث کی حدود کی طرف بڑھا گیا اور گی سال آوارہ گردی کے بعد کا اھ میں خراسان واپس آکر مسلمانوں سے للی گیا۔ چاچ سے فراغت کے بعد نفر فرغانہ کے حدود کی طرف بڑھا کیا نہوا کی محرکوں کے بعد ہی حاکم فرغانہ کی ابتدائی معرکوں کے بعد ہی حاکم فرغانہ کی درخواست کی ۔ نفر نے منظور کر لی اور حاکم فرغانہ کی مال نے نفر کے پاس آکر صلح کی تکمیل کی ۔ خاقان اور کورصول کے بعد ترکوں کا کوئی را ہنما نہ رہ گیا تھا اور اب وہ اپنے وظن میں مال نے نفر کے پاس آکر مسلم کوئی ہر کرنے کے خواہش مند سے جو تھے اور ان کے بغیر واپس نہ المیت نہ کی حافظ اور ان کے نہ بھی اور میں مداخلت نہ کی حکم امن وہ بیاس جو مسلمان قیدی ہیں انہیں عادل قاضی کے فیصلہ کے بغیر واپس نہ لیا جائے اور ان کے نامیر تھا۔ اس نے منظور کر لیا جائے اور ان کے باس جو مسلمان قیدی ہیں انہیں عادل قاضی کے فیصلہ کے بغیر واپس نہ لیا جائے۔ حراسان کے سابق والی ان مطالب کو منظور نہ کرتے تھے کیکن نفر مد ہرام ہر تھا۔ اس نے منظور کر لیا اور ایک عرصہ کے کشت وخون کے بعد صغد اور مسلمان دونوں کو امن وسکون حاصل ہوا۔

آ رمینیهاورآ ذربائیجان کامحاذ

ہشا می دور کا دوسرا جنگی محاذ آ رمینیہ اور آ ذربائیجان کا علاقہ تھا۔اس محاذ پرترک ارمن اور نزر دلان وغیرہ کی تمام قومیس خا قان کےلڑ کے کے زیر قیادت مسلمانوں کے مقابلہ میں متحد ہوگئی تھیں ۔ اس لیے بیعلاقے بھی کئی سال تک رزمگاہ ہے رہے۔

اس کی ابتدا ۲ • اھ ہی ہے ہوگئ تھی' لیکن مسلنس لڑائیوں کا آغاز اااھ ہے ہوا۔سب سے اول جراح بن عبداللہ حکمی والی آ رمینیہ نے بحرنز رکی ست سے بحری حملہ کر کے نزر کا ایک شہر فتح کیا۔اس کے انتقام میں نزر نے ۱۱ اھ میں ترکوں کی مدد سے جراح کا مقابلہ کیا۔مسلمانوں کوشکست ہوئی۔جراح اس کے مقابلہ میں کام آئے اوران کے اہل وعیال فزر کے ہاتھوں قید ہو گئے۔

جراح کے قبل سے خزر کا حوصلہ بہت بڑھ گیا۔وہ پورش کرتے ہوئے موصل تک پہنچے گئے۔اس سے پورا کردستان خطرہ میں پڑ گیا۔ ہشام نے اس کے قدارک کے لیے سعید حرثی کوآ ذربا ٹیجان بھیجااور تمام فوجی افسروں کے نام ان کی مدد کا تھم جاری کردیا۔سعید حرثی مسلمانوں کو جہاد کی دعوت دیتا اورانہیں

\$ 534 \$ \$ \$\tag{\(\sig\)} \tag{\(\sig\)} \tag{\(\si

ساتھ لیتا ہواارزن آیا اور یہاں سے جراح کی باقی ماندہ شکست خوردہ فوج کوساتھ لے کرخلاط پہنچا اور محاصرہ کر کے اسے فتح کر لیا۔ خلاط کے بعد چھوٹے چھوٹے قلعوں کو فتح کرتا ہوا برذرعہ آیا۔ یہاں معلوم ہوا کہ خا قان کا لڑکا 4 ورثان کے مسلمانوں کا محاصرہ کیے ہوئے اسلامی آبادیوں پر تاخت کر دہا ہے۔ اہل ورثان کے پاس کوئی جنگی قوت نہ تھی۔ سعید نے فور آان کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ لوگ ہمت واستقلال سے کام لیس بہت جلد مدد پہنچتی ہے۔ اتفاق سے قاصد دیشن کے ہاتھ پکڑا گیا۔ انہوں نے بحراس سے وعدہ لیا کہ وہ شہران کے حوالہ کردیں۔ قاصد نے مصلحتا اقرار کرلیا کین شہر کر قریب پہنچ کر بجراس سے وعدہ لیا کہ وہ شہران کے حوالہ کردیں۔ قاصد نے مصلحتا اقرار کرلیا کین شہر کر قریب پہنچ کر بڑوا دو باندا علان کیا کہ دیس ملاق میں کرایا ورثان کی ہمت برط میں اور استقلال سے کام لؤ' خزر نے قاصد کو تو قتل کردیا 'لیکن یہ پیغیا میں کرائل ورثان کی ہمت برط میں اس درمیان بیں سعید قریب بہنچ چکا تھا 'اس لیے نزری اصرہ اٹھا کرلوٹ گئے۔

ورثان پہنچنے کے بعد سعید خزر کی تلاش میں باجروان گیا۔ معلوم ہوا کہ وہ تھوڑ ہے ہی فاصلہ پر موجود ہیں۔ سعید را توں رات ان کے لشکر گاہ پہنچے گیا۔ خزر بالکل غافل تھے۔ سعید نے شبخون مار کر پورے جرگہ کوئتم کردیا۔ اس کے بعد ہی اطلاع ملی کہ قریب ہی ایک دوسرا گروہ موجود ہے اور جراح کے قیدی اہل وعیال بھی اس کے ساتھ ہیں۔ بیاطلاع ملتے ہی سعید فوراً پہنچا اور دفعۃ حملہ کر کے اس گروہ کا جمی خاتمہ کردیا اور جراح کے اہل وعیال اور دوسرے مسلمان قیدیوں کوچھڑا کر ان کی دلجوئی کی۔

urdukutabkhanapk.blogspot.com (مَرِّ الْفِاسِّ الْمُرْدُونِ الْمُرَّادُونِ الْمُرَّادُونِ الْمُرَّادُونِ الْمُرَّادُونِ الْمُرَّادُونِ الْمُرَّادُونِ الْمُرَّادُونِ الْمُرَّادِينِ الْمُرَّادُونِ الْمُرَّادِينِ الْمُرَادِينِ الْمُرادِينِ الْمُرادِينِينِ الْمُرادِينِ الْمُرادِينِي الْمُرادِينِي الْمُرادِينِ الْمُرادِينِ الْمُ

ہیلقان میں غرق ہو گیا۔سعید نے ہشام کوان کامیابیوں کی اطلاع دی۔اس نے اس کارگزاری پر اظہارخوشنودی کیا۔

۱۱۳ ھیں ہشام نے سعید کو واپس بلالیا اور اس کی جگدا ہے بھائی مسلمہ کا تقر رکیا۔ اس نے خزر کے سارے علاقہ میں فوجیس بھیلا ویں اور ان سے بڑے پرزور معرکے ہوئے۔ خاقان کا لڑکا مارا گیا اور کو ہتان بلجر کے اس پار کا پوراعلاقہ زیز کگیں ہوگیا۔

خاقان کے لڑے کے قتل سے سارے خزر میں آگ لگ گی اور جوش انقام سے لبریز ہوگئے اور اپنے آس پاس کی کل قوموں کوساتھ لے کرمسلمانوں سے مقابلہ کے لیے امنڈ آئے۔مسلمہ اس وقت بلجز میں تھا۔اس میں اس انبوہ عظیم کے مقابلہ کی طاقت نہتی۔اس لیے کل خیمہ وخرگا ہیں چھوڑ کر باب الا بواب لوٹ آیا۔

ہشام کے چیرے بھائی مروان بن محد نے جواس معرکہ میں سلمہ کے ساتھ تھا واپس جا کر ہشام مے سلمہ کی کمزوری کی شکایت کی اور نزر کے مقابلہ کے لیے اپنی خدمات پیش کیں۔ ہشام نے منظور کرلیا اور ۱۲ او میں مروان بن محرکو آرمینیہ جیجااورا یک لا کھیس ہزار فوج اس کی مدد کے لیے ساتھ کی۔

آ رمینیہ آنے کے بعد مروان بن گھرنے لان پر نوج کشی کا اداوہ ظاہر کر کے خزر کوسلح کا پیغام دیا۔انہوں نے منظور کرلیااور گفتگو کے لیے قاصد بھیجا۔ مروان نے چند دنوں اس کورو کے رکھااور جنگ کی تیاری کلمل کرنے کے بعد جنگ کا پیغام دے کر قاصد کو واپس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی خود روانہ ہو گیا اور بعجلت تمام منزلیس طے کرتا ہوا خزر کے علاقہ میں داخل ہوگیا۔ فرمانروائے خزر نے سلح کی امید میں کوئی تیاری نہ کی تھی۔اس لیے مقابلہ نہ کرسکا اور دارالسلطنت چھوڑ کر سرحدی علاقہ کی طرف نکل گیا اور مروان بغیر کسی رکاوٹ کے دورتک بڑھتا ہوا چلا گیا اور بے شار مال غنیمت حاصل کیا۔

چنددنوں نزر کے علاقہ میں قیام کرنے کے بعداس نواح کے چھوٹے چھوٹے حکمرانوں کی طرف برھا۔ سریراورزرگران کے رئیسوں اورلکز قرمان اورشروان کے باشندوں نے سلح کرلی۔ انہیں مطبع بنانے کے بعد سیح وسالم اپنے مشعقر پرواپس آیا اور کی سال تک سکون رہا۔ پھر ۱۸ اھ میں نواح خزر کے ایک رئیس ورنیس پرفوج کشی کی۔ اس میں مقابلہ کی طاقت نہتی ۔ اس لیے شہر چھوڑ کرخزر کے علاقہ میں نکل گیا۔ مروان نے اس کے قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔ ای درمیان میں سی غیر معلوث محص نے ورینس کو بھاگنے کی حالت میں قبل کر دیا اور اس کا سرقلم کر کے مروان کے پاس بھیج دیا۔ اس کے آل کے بعد اہل قلعہ نے اطاعت قبول میں کی سال بعد 14 اھ میں لان ہوتا ہوا خزر کے علاقہ میں داخل ہوا اور بلجر تک بڑھتا چلاگیا۔ پھر



ا ۱۳ هیں بحزنزر کے ساحلی علاقہ کی سبت بڑھااور جزران 'شردان 'لکز' بیٹ'السرری' خیزج' ارز'بطران' تو مان' حمزین' کیران' طبرسران اور فیلان وغیرہ ان تمام چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو جوارمنستان سے طبرستان تک چھیلی ہوئی تھیں' مطبع بنایا۔

ایشیائے کو چک کی فتوحات

ایشیائے کو چک کا محاذ مستقل تھا، قریب قریب ہر سال اس پرفوج کشی ہوئی تھی۔ یہاں بھی متعدد فتوحات حاصل ہوئیں۔ ۵۰ اھ میں مروان نے قونیداور کئے فتح کیے۔ ۱۰ اھ میں مسلمہ بن عبدالملک نے قیسار یہ پر قبضہ کیا۔ ۹۰ اھ میں بشام کے لڑکے معاویہ نے قلعہ طیبۂ ۱ ااھ میں صملہ اور ۱۲ اھ میں خرشنہ فتح کے ۱۲۰ ھ میں مسلمہ بن بشام نے مطمورہ پر قبضہ کرلیا۔ ﷺ

سندھ کی مہمات

ادھرعرصہ سے سندھ کی مہموں کا سلسلہ تقریباً رک گیا تھا۔ ہشام کے زمانہ میں پھر شروع ہوااور یہاں بڑے انقلابات پیش آئے۔

اوپر گذر چکاہے کہ کو اصفی سندھ کی حکومت پر جینید بن عبدالر من کا تقرر ہوا تھا۔ اس نے سندھ آنے کے بعد دریائے سندھ کے کنار ہے پیش قدی شروع کی۔ یہ راجہ واہر کے لڑکے جے شکھ کا علاقہ تھا۔ وہ حضرت عربن عبدالعزیز عمران ہے کہ اندیس مسلمان ہو گیا ہوں اور جھ کو تہاری کی حکومت برقرار رکھی کی نانچاس نے جنید سے کہلا بھیجا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اور جھ کو تہہاری نقل وحرکت برقرار رکھا تھا' اس لیے میر ہے حدود میں تم کو جارحانہ پیش قدی نہ کرنی چاہیے جھ کو تہہاری نقل وحرکت برقرار رکھا تھا' اس لیے میر ہے حدود میں تم کو جارحانہ پیش قدی نہ کرنی چاہیے گا اور فریقین نے اطمینان کے سے خطرہ ہے۔ جنید نے اسے اطمینان دلایا کہ اس کو کوئی نقصان نہ بہنچ گا اور فریقین نے اطمینان کے لیے ایک دوسرے کے پاس برغمال ججواد ہے' لیکن جے سکھ مطمئن نہ ہوا اور دونوں میں اتنی بدگمانی برحی کہ ایک دوسرے کے پاس برغمال ججواد ہے' لیکن جے سکھ مرتد ہو گیا اور برکری بیڑ ہ کے ساتھ جنید کے مقابلہ میں کہ ایک برخمی کے مقابلہ میں دریا کے پایاب حصہ میں چینس گی اور دو گرفتار ہو گیا۔ جنید کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے بلطا نف الحیل دریا کے پایاب حصہ میں چینس گی اور دو گرفتار ہو گیا۔ جنید کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے بلطا نف الحیل والی بلا کرفتال کردیا۔ کیرج کا علاقہ محمد بین قاسم کے زمانہ میں فتح ہو چکا تھا لیکن بھر باغی ہو گیا تھا۔ جب والی بلا کرفتال کردیا۔ کیرج کا علاقہ محمد بن قاسم کے زمانہ میں فتح ہو چکا تھا لیکن بھر باغی ہو گیا تھا۔ جب

🕸 ابن اثيرج_6 ص_٨٠ ويعقوني ج_٣٠ ص ٣٨_

🗱 يفتوحات ابن اثير كے مختلف سنين سے ماخوذ ہيں۔

urdukutabkhanapk.blogspot.com ﴿ 537 ﴾ (المناس) ﴿ 537 ﴾ (المناس) ﴿ 537 ﴾ (المناس) ﴿ المناس) ﴿ ال

عگھے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جنید نے کیرج کا محاصرہ کیا اور اس کی تنگین شہر پناہ کو قلعہ شکن آلات سے توڑ کر کیرج پر قبضہ کرلیا۔

کیرج کوفتح کرنے کے بعد مختلف افسروں کو ماڑواڑ مانڈل ُوجتج ' بھروچ 'اجین اور مالوہ وغیرہ مختلف سمتوں میں روانہ کیا۔ان سب نے اپنی اپنی مہموں کو کا میا بی کے ساتھ انجام تک پہنچایا' خود جنید نے بھیل مان اور گجرات کوڑیز کگین کیا۔

ے• اھے اااھ تک جنید سندھ میں رہا۔ اس مدت میں فتو حات میں توسیع کے علاوہ اس نے انتظامی حیثیت سے سندھ کی حکومت کو بوی ترقی دی۔ 🗱

ااا ھیں جنید تراسان کی حکومت پرمقررہ کر چلا گیا اور اس کی جگہتم داری آیا۔ یہ بڑا کر دراور نااہل تھا۔ جنید کے قائم کردہ نظام کو نہ سنجال سکا۔ اس کے آتے ہی سارے سندھ میں بغاوت پھیل گئے۔ تمیم اس پر قابو حاصل نہ کر سکا اور محمد بن قاسم کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک سندھ میں مسلمانوں نے جو پچھ کیا تھا سب خاک میں لگیا۔ یہاں سے اسلامی حکومت قریب قریب اٹھ گئ اور سندھ چھوڑ کر درا تنابز اھا کہ سندھ کے متوظن مسلمانوں کو سندھ چھوڑ دینا پڑا۔ خود تمیم داری سندھ چھوڑ کر بہ کار عراق ردانہ ہوگیا' لیکن راستہ میں بیام اجل آپ بنچا۔ جا اس کے سندھ چھوڑ نے کے بعد ایک تجربہ کار افسر حکم بن عوانہ سندھ جھجا گیا۔ یہ جس وقت سندھ پہنچا' اس وقت یہاں قصبہ کے علادہ اور کہیں مسلمانوں کے لیے جائے بناہ نہ رہ گئی ہیں۔ اس لیے سب سے پہلے حکم نے دریائے سندھ کے مشر تی سے ایک شہر''محفوظ' آباد کر کے مسلمانوں کا مرکز فائم کیا۔ اس کے بعد محمد بن قاسم کی یادگار عمرو بن تم مسلمانوں کی مدوسے چندونوں میں باغیوں کو زیر کر کے دوبارہ حکومت قائم کی اور اس کا میابی کی یادگار میں بن قاسم کی مدوسے چندونوں میں باغیوں کو زیر کر کے دوبارہ حکومت قائم کی اور اس کا میابی کی یادگار میں بن قاسم کی مدوسے چندونوں میں باغیوں کو زیر کر کے دوبارہ حکومت قائم کی اور اس کا میابی کی یادگار میں بن قاسم کی مدوسے گئار کیا۔ جا

🍪 فتوح البلدان ص ۴۳۸_



فرانس کو فتح کرنے کی کوشش

اندلس کے حالات میں عرب مو رخین عمو مالات بن زیاد کی فتو حات کے بعد یہاں کے دالیوں کے صرف نام گنا کر دوسرا دورعبدالرحن الداخل سے شروع کر دیتے ہیں اور اس مدت میں اندلس میں جو واقعات وحوادث پیش آئے یا یہاں کے والیوں نے دوسری جومہمات انجام دیں ان کا ذکر بہت کم یا بہت سرسری کرتے ہیں۔ اس لیے عربی تاریخوں میں فرانس پرحملہ کے حالات نہایت مختصر ہیں کیکن انگریزی تاریخوں میں اس کی پوری تفصیل کمتی ہے۔ فرانس کو فتح کرنے کا خیال اندلس کی فتح کے بعد ہی مسلمانوں کو پیدا ہوگیا تھا اور مختلف والیوں نے اس کی کوشش کی کیشش کی کمشش کی کوشش کی کمین سب سے اہم حملہ ہشام کے زمانہ میں ہوا جس میں مسلمان و سط فرانس تک پہنچ گئے تھے۔

بهاً پهلی کوشش

او پرمعلوم ہو چکاہے کہاندلس کی فتح کے بعد ولید ہی کے زمانہ میں مسلمان جبل البرانس کو پار کر کے سرز مین فرانس میں ار بونہ اور حصن لوڈ ون تک پہنچ گئے تھے لیکن قارلہ نے آ گے ہو ھنے سے روک دیا تھا۔اس کے بعد عرصہ تک کسی والی نے ادھر بڑھنے کا اراد ہنییں کیا۔

دوسراحمله

[🐞] يعقوني ج_٢ م ٣٨٩_

urdukutabkhanapk.blogspot.com في المالك الم

حضرت عمر بن عبدالعزیز می النه میں امیر سمج بن ما لک خولانی اندلس کا والی مقرر ہوا۔

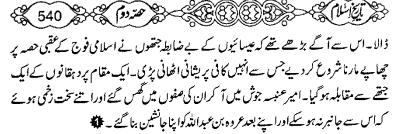
یہ بڑا حوصلہ مندا ور نعظم امیر تفا۔ اندلس کے اندرونی انتظام کو درست کرنے کے بعد اس نے فرانس کو فتح کرنے کا عزم کیا اور ۱۰۱ھ میں بڑے اہتمام ہے اس پر فوج کشی کی۔ جبل البرانس کے پار جنوبی فرانس میں سب سے پہلے نارمن کی ریاست پڑتی تھی۔ امیر سمج نے اس کا محاصرہ کیا۔ یہاں کے باشندوں نے اطاعت قبول کر لی۔ نارمن کے بعد ڈیوک آف ایکی ٹین اللہ کی سلطنت کی طرف براہوا اور اس کے پاریخت طلوشہ (ٹولوس) کا محاصرہ کیا۔ ڈیوک اس وقت موجود در تھا۔ اہل شہر میں مقابلہ کی طاقت نہ تھی۔ انہوں نے اطاعت قبول کر لینے کا اراد کیا 'لیکن اس دوران میں ڈیوک ایک مقابلہ کی طاقت نہ تھی۔ انہوں نے اطاعت قبول کر لینے کا اراد کیا 'لیکن اس دوران میں ڈیوک ایک مقابلہ کیا۔ امیر سمج جوش میں آ کر دشمن کی معنوں میں گھتے چلے گئے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت کے بعد مسلمان شکست کھا عبداللہ غافتی کوافسر بنایا۔ یہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ باقی ما ندہ مسلمانوں کو دشمنوں کے زغہ سے بچا کر عبداللہ غافتی کوافسر بنایا۔ یہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ باقی ما ندہ مسلمانوں کو دشمنوں کے زغہ سے بچا کر عبداللہ غافتی کوافسر بنایا۔ یہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ باقی ما ندہ مسلمانوں کو دشمنوں کے زغہ سے بچا کر نال لائے۔ پھ

تيسراحمله

امیر سمح کے بعد اندلس کی ولایت پرامیر عنب بن سمیم کا تقرر ہوا۔اس نے بھی فرانس کو فتح کرنے کی ہمت کی اور ۲۰ اھ میں جبل البرانس کوعبور کر کے قرقشونہ (کر کسون) کا محاصرہ کیا۔ ابن اشیر کا بیان ہے کہ اہل قرقشونہ نے جزیداور قرقشونہ کا آ دھا علاقہ دے کرصلح کر لی اور ان کے پاس جس قدر مسلمان قیدی مینے سب کور ہاکر دیا اور وعدہ کیا کہ وہ ہمیشہ مسلمانوں کے دوست کے دوست اور ان کے مثن کے دشمن میں بیٹی کے دشمن کے دیاں گے۔ اخبار الاندلس کے بیان کے مطابق قرقشونہ کی فتح کے ساتھ ہی سپٹی میں بیٹی کے دورے علاقہ نے اطاعت قبول کر لی۔ بیٹ

سپٹی مینیا کے بعد عنب فرانس کے اندرونی حصہ کی طرف بڑھا اور دریائے رہون کی وادی کے پورے علاقہ کو پامال کر کے لیان فتح کیا' پھریہاں سے برگنڈی کا رخ کیا اورشہر اوٹن کو تباہ کر

اس زمانہ میں فرانس میں دو بڑی حکومتیں تھیں۔ جنوب میں گاتھ فرمانروا ڈیوک آف ایکی ٹین کی اس کا وارالسلطنت ٹولوس تھا۔ دوسری مرکزی حکومت ثمال میں میر دوقتی خاندان کی تھی۔اس کا بادشاہ برائے نام تھا۔اصل حکومت چارلس ماٹل کے ہاتھوں میں تھی۔ ﷺ اخبارالاندلس ایس فی اسکاٹ ترجمہ اردوجلداول ص۔ ۱۲۵۴ سے اس اسکاٹ کرجمہ اردوجلداول ص۔ ۱۲۵۴۔ کا این اٹیرجے ۵ ص۵۔



امیر عنبسہ کے بعد کے والیوں کے ناموں میں بڑااختلاف ہے۔ ابن قوطیہ اور مقری کے بیانات کو پیش نظرر کھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عنبسہ کے بعد علی التر تئیب کی بن سلامہ کلبی عثان بن الی نعسہ شعمی 'حذیفہ بن احوص' قیسی' پٹیم بن عبید کلا بی اور محمد بن عبداللہ انتیجی کا تقرر ہوا' لیکن ان سب کا دور بہت مختصر تھا اور ان کے زمانہ بیس کوئی اہم اور قابل ذکر واقعہ پٹین نہیں آیا' البتہ بیٹم بن عبید نے مشرقی اندلس کا علاقہ مقوشہ فتح کیا تھا۔ ﷺ

چوتھااہم حملہ اور نا کا می

محد بن عبداللہ اتنجعی کے بعد ۱۱ سے میں امیر عبدالرحمٰن بن عبداللہ غافتی کا تقر رہوا۔ یہ بڑا الوالعزم حوصلہ منڈ مد براور نتظم تھا۔ اس نے حکومت اندلس کی تمام انتظامی خرابیوں کو دور کر کے بہترین نظم ونسق قائم کیا۔ اس سے فراغت کے بعد فرانس کی مہم کی تکمیل کی جانب متوجہ ہوا۔ امیر سمح کے ساتھ اس کوایک مرتبہ ناکا می کا تلخ تجر بہ ہو چکا تھا۔ اس لیے اس مرتبہ انہوں نے بڑے اعلیٰ پیانہ پر انتظامات کیے۔ اندلس کے تمام صوبہ داروں کو اپنی اپنی فوجیس لے کر اندلس اور فرانس کی سرحد پر جمع ہونے کا حکم دیا۔ عام مسلمانوں کو جہاد میں شرکت کی ترغیب دلائی۔ انہوں نے بڑے جوش کے ساتھ اس دعوت پر لبیک کہا اور ہر مسلمان جانی اور مائی ہر طرح کی مدد دینے کے لیے آبادہ ہو گیا۔ ان اس دعوت پر لبیک کہا اور ہر مسلمان جانی اور مائی ہر طرح کی مدد دینے کے لیے آبادہ ہو گیا۔ ان اتنظامات سے فراغت کے بعد ۱۳ الدھ ہیں بڑے سروسامان کے ساتھ حدود فرانس کی طرف بڑھا۔

ابھی مسلمان سرحد پر پہنچے تھے کہ امیر عثان بن الی نعبہ صوبہ دار سرحد باغی ہو گیا۔ اس کا سبب بیہ ہوا کہ عثان پہلے پورے ملک اندلس کا والی تھا۔ پھر اسے معز ول کر کے فرانس اور اندلس کے در میانی علاقہ کا والی بنادیا گیا تھا۔ یہ بربری ہونے کی وجہ سے یوں بھی عربوں کے خلاف تھا 'معزول ہونے کے بعد ان کا دیمن ہوگیا اور ان کے خلاف ڈیوک آف ایکی ٹین سے مل گیا۔ ڈیوک اور فرانس کی مرکزی حکومت میں عرصہ سے اختلاف چلا آر ہاتھا اور ان دونوں میں آویزش کا سلسلہ جاری تھا۔ دوسری طرف فرانس کی فوج کئی میں مسلمانوں کے سامنے سب سے پہلے اس کی حکومت بڑتی تھی اور وہ دوسمتوں سے فرانس کی فوج کئی میں مسلمانوں کے سامنے سب سے پہلے اس کی حکومت بڑتی تھی اور وہ دوسمتوں سے

🗱 اخبارالاندلس ج_ا مس١٨٥_ 🛚 🍇 نفح الطيب ج_ا م ١٨٥_

رودشمنوں سے گھراہوا تھا۔اس لیےاس نے عثان کی مخالفت سے فائدہ اٹھا کراس کوایے ساتھ ملانے کی کوشش کی ۔عثان کوبھی ایک مددگار کی ضرورت تھی' اس لیے وہ فوراُ اس ہے ل گیا۔ ڈیوک نے اس ا تحاد کومضبوط کرنے کے لیے اپنی لڑکی اس کے ساتھ بیاہ دی۔اس اتحاد کے بعدعثمان علانیہ باغی ہو گیا اورعبدالرحن کی طلی پروہ فوجیس لے کرنہیں آیا اور حیلہ کر کے ٹالنے کی کوشش کی۔امیرعبدالرحن کواس کا علم ہوگیا۔اس نے فرانس پرحملہ سے پیشتر اس خطرہ کودور کرنے کے لیےایک افسراین زیان کوتھوڑی می فوج کے ساتھ عثمان کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔ وہ پہاڑی علاقہ میں بھاگ گیا۔ ابن زیان نے تعاقب کیا اور پکڑ کرفل کر دیا۔ 🗱 عثمان کا خطرہ دور ہونے کے بعد اسلامی فوجیس جبل البرتات کوعبور کر کے فرانس کے میدانی علاقہ میں داخل ہو کیں۔اس حملہ کے نتائج تنہاڈ یوک آف ایمی ٹین تک محدود نہ تھے بلکه مسلمانوں کی کامیابی کی صورت میں اس کا اثر پورے جنوبی فرانس پر پڑتا تھا۔ اس لیے یہاں سے کل امراان کے مقابلہ کے لیے متحد ہو گئے۔ ڈیوک نے پہاڑ کے دامن میں بڑی شجاعت سے مسلمانوں کا مقابله کیا، لیکن اس سلاب کوندروک سکے اور مسلمانوں نے اسے شکست دے کر دریائے گاران کی سرسبز وادیوں کو پامال کرتے ہوئے بورڈیو کے بندرگاہ تک پہنچ گئے۔ یہاں ڈیوک کے پاس ساز وسامان کا بہت برا ذخیرہ تھا۔اس لیے اہل شہرنے رو کئے کی پوری کوشش کی کیکن مسلمانوں نے معمولی جنگ کے بعد بورڈیو فتح کر کے کل ذخیرہ پر قبضہ کرلیا۔ بورڈیو کی بعد مسلمان شال کی طرف بروھے۔ دریائے ڈ اردون پر ڈیوک کی فوج نے پھر رو کئے کی کوشش کی مسلمانوں نے شکست دے کر پورا دستہ تباہ کر دیا اور دریا کو پارکر کے پاٹی میرس پنچے اور یہال سینٹ ہلاری کے مشہور گر ہے کی بیکران دولت پر قبضہ کر کے شہر پناہ کی دیوار پراسلامی حجنڈا نصب کر کے چھریہاں ہے ٹورس کارخ کیا 🗱 ڈیوک نے جب و یکھا کہ اس سیلاب کورو کنااس کے بس سے باہر ہے اور کوئی دم میں اسلامی فوجیس وسط فرانس تک پہنچنا چاہتی ہیں تو اس نے مجبور ہوکرا سیے حریف حاکس ماٹل سے امداد کی درخواست کی ₋ ڈیوک کے علاوہ فرانس کے دوسرے امرانے بھی چارکس کوغیرت دلائی کہ عرب جیسی بےسروسامان قوم فرانسیں جیسی توم یرغالب ہوتی جارہی ہے۔ 🗗

urdukutabkhanapk.blogspot.com

شال میں مسلمانوں کی پیش قدمی خود چارلس کے لیے خطرناک تھی' اس لیےوہ ڈیوک سے ل کرانہیں رو کنے کے لیے تیار ہو گیااور مسلمانوں سے جنگ کوقو می مسئلہ بنا کر ملک کے تمام جنگ آ زما امراکوان کے مقابلہ کے لیے آ مادہ کرلیا' چنانچہاس کی دعوت پر جرمنی' فرانس اور پر تگال کے امرا اپنی

🗱 اخبارالاندلس ج_ائص_۲۸۸ تا۲۹۲ملخصاً_

[🗱] اخبارالا ندلس ج_امس ۲۹۳ و۲۹۳ملخصأ _

[🕸] تدن عرب ص ۲۸۹_



ا پی فوجیس لے کر پہنچ گئے اور چارلس ایک جرار فوج کے ساتھ مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے نکلا۔اس وقت اسلامی فوجیس ٹورس کے قریب پہنچ چکی تھیں' یہیں ایک میدان میں دونوں کا سامنا ہوا۔

فرانسیسیوں اور سلمانوں کی قوت میں کوئی تناسب ندتھا۔ ایک طرف بورپ کے دیو پیکر آئن بہادروں کا جرار لشکرتھا۔ دوسری طرف بے سروسامان عربوں کی مختفر فوج تھی اور ملک اعبنی۔ اس کے باوجود ایک ہفتہ تک چارلس کو تملہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ ایک ہفتہ انظار کے بعد امیر عبد الرحلن سے ضبط نہ ہوسکا اور اس نے تملہ کر دیا اور شبح سے شام تک نہایت خونر پر جنگ ہوتی رہی۔ پھر رات کی تاریکی پھیلنے کے بعد دوسرے دن کے لیے ملتوی ہوگئی۔ دوسرے دن پھر معرکہ کا رزارگرم ہوا ور سہ باری کی پھیلنے کے بعد دوسرے دن نے ایک بہر تک پوری شدت سے جنگ جاری رہی۔ دونوں کا بلہ برابر تھا کہ ڈیوک آف ایکی ٹیمن نے ایک تازہ دم فوج کے ساتھ ایک شدید ملہ کیا۔ تھے ہوئے مسلمان اس کا مقابلہ نہ کر سکے اور ان کے پاؤل تازہ دم فوج کے ساتھ ایک شدید ملہ کیا۔ تھے ہو ہوں تا میر عبد الرحمٰن مسلمانوں کو سنجا لئے اور ان کا دل بڑھانے کے لیے دشمن کی صفوں میں گھتے چلے گئے اور جسم پرسینکڑ دوں زخم کھا کر لئے اور ان کا دل بڑھا نے کے لیے دشمن کی صفوں میں گھتے چلے گئے اور جسم پرسینکڑ دوں زخم کھا کر لئے ان کی ہمت بہت ہوگئ ، جنائچ شام ہونے کے بعد جب دوسرے دن کے لیے جنگ ملتوی ہوئی تو سے ان کی ہمت بہت ہوگئ ، جنانچ شام ہونے کے بعد جب دوسرے دن کے لیے جنگ ملتوی ہوئی تو انہوں نے باوجود چار اس مارٹل پر انہوں نے رات کی تار کی میں میدان خالی کر دیا۔ مسلمانوں کواس پسپائی کے باوجود چار اس مارٹل پر انہوں نے رات کی تاریخ علی میں میدان خالی کر دیا۔ مسلمانوں کواس پسپائی کے باوجود چار اس مارٹل پر انہوں نے رات کی تاریخ عیا میدان خالی کو تاریخ کی ہمت نہ کی۔ پائے میں میدان خالی کو تاریخ کی ہمت نہ کی۔ پید

ابل یورپ اور یورپین مؤرخین اس معرکه کوغیر معمولی اہمیت دیتے ہیں اور چارلس کی کا میا بی کو اس کا برائی کا میا بی کو اس کا بڑا کارنا مه تصور آ) کا معزز لقب ملا۔ ﷺ اس میں شبہ نہیں کہ اگر مسلمانوں کا میصلہ کا میاب ہوگیا ہوتا تو خصرف فرانس بلکہ پورے مغربی یورپ کی تاریخ اور ہوتی۔ کی تاریخ اور ہوتی۔

آ خرى حمله

اس مہم میں ناکا می اورامیر عبدالرحمٰن کی شہادت کی خبرا فریقہ پنجی تو عبداللہ بن تجاب سلولی والی افریقنہ نے امیر عبدالملک بن قطن فہری کو اندلس کا حاکم بنا کر بھیجا۔اس نے شالی اندلس میں بشکنش (بسکے) پر حملہ کیا ﷺ اور مسلمانوں کی شکست کا انتقام لینے کے لیے پھر فرانس پر فوج کشی کی لیکن

[🐞] إخبارالاندلس ج_ام ٢٩٩٥ ٢٠٠٠ 🍇 تاريخ عرب موسيوسد يوتر جمه ارووس الحار

[🕸] م الطيب ج-1، ص ١١٠

ناعا قبت اندئی کی وجہ سے موسم کی ناسازگاری کا لحاظ نہیں کیا۔ برسات کا موسم تھا۔ ندی نالے طغیانی پر ستھ۔ اس لیے اسلامی فوج کو قدم قدم پر دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ عیسائیوں نے الگ چھا پے مار نے شروع کر دیئے۔ اس سے مسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچا اور عبدالملک بمشکل تمام انہیں بچا کر واپس لا سکا۔ اس کی ناعا قبت اندیش اورظلم وجور کی بنا پر ابن حجاب نے اسے معزول کر کے ۱۱ اور میں عقیمہ بن حجاج کو اندلس کا والی بنایا۔ ﷺ

شالی افریقہ اوراس کے ماتحت علاقے اندلس وغیرہ کے حالات

امیرعقبہ بن جاج بڑا صالح، منتظم اور عاقل امیر تھا۔ اس نے حکومت اندلس کی تمام تراہوں کو دور کر کے نئے سرے سے بہترین نظم ونسق قائم کیا اور ہر لحاظ سے اندلس کو بڑی ترتی دی۔ تمام بددیا نت اور ظالم عمال کو ایک ایک کر کے زکال دیا۔ شاہرا ہوں کے انتظام اور ان کی حفاظت و گرانی کے لیے سوار پولیس کا ایک مستقل محکمہ قائم کیا۔ رعایا کی سہولت اور دادری کے لیے ہرگاؤں میں عدالتیں قائم کیں۔ ہرفرقہ کے لیے الگ الگ مدارس قائم کیئ جگہ مجدیں تغییر کرائیں اور ان سے متعلق نم ہی مکا یا بلٹ گئ۔ ﷺ متعلق نم ہی مکا تب قائم کیے۔ اس کے حسن انتظام سے چنددنوں میں اندلس کی کا یا بلٹ گئ۔ جگ

ان اندرونی انتظامات کے ساتھ بعض غیر مفتو حہ علاقوں کو بھی زیز کئیں کیا' چنانچے سرحدی صوبہ کے پاریخت بلبلونہ اوراس سے ملحق صوبہ البہ (الیویا) اور اندلس کے آخری شال مغربی صوبے جلیقیہ (غلیسیہ) فنچ کیے اور فرانس میں اربونہ تک بڑھ گیا۔ ﷺ

سوس اقصلی اورسوڈ ان پر قبضہ

امیر عبداللہ بن حجاب والی افریقہ نے اندلس کے ساتھ اپنے تمام ماتحت علاقوں میں نئے انظامات کیے۔عرصہ سے جوہمیں رکی ہوئی تھیں ان کا پھر آغاز کیا۔طنجہ کی حکومت پر عمرین عبداللہ مرادی کا تقر رہوا۔ (ابن اثیر کا بیان ہے کہ طنجہ کا حاکم اپنے لڑکے اساعیل کو بنایا تھا عمر بن عبداللہ مرادی کا مثیر تھا) حبیب بن الی عبیدہ فہری کو مغرب کی مہم پر مامور کیا۔ اس نے سوس اقصیٰ اور موڈان کی تمام طاقتوں کو زیر کر کے ان پر اسلامی حکومت کی دھاک بٹھائی اور بہت سا سونا مال عنیمت حاصل کیا۔ اللہ

·

[🐞] اخبادالاندلس ج_ائص_۳۰ ۳۰ ونفح الطيب ج_ائص ۱۱ _ 🗱 اخبادالاندلس ج_ائص ۳۰ ۳۰ ۳۰ ۳۰ ۳۰ سلخصاً _ به مجموعه اخبار فقح اندلس ص ۲۸ _ ____ 🗱 کتاب المونس ص ۳۸ و ۳۹ این اثیر ج_۵ ص ۷۰ _

سردانيه پرجمله

ادھرعرصہ سے بحرروم کی مہمات بھی رکی ہوئی تھیں۔ اب حجاب نے جہاز سازی کے نئے کارخانے قائم کرکے بحری بیڑے کو ترق دی اور کااھ بیس حبیب بن ابی عبیدہ کو جزیرہ سردانیہ کی مہم پر مامور کیا۔ وہ حملہ کرکے کامیاب واپس آیا۔

صقليه يرحمله

اس کے بعد ۱۲۲ ہے میں عبیب کو جزیرہ صقلیہ کی مہم پر بھیجا۔ اسلامی بیز اصقلیہ کے پاپیتخت سرقوسہ کی سمت جولب ساعل تھا کنگرانداز ہوا۔ خشکی پر اتر نے کے ساتھ ہی حبیب کے نامور اور بہا در فرزند عبد الرحمٰن نے رومیوں کوشکست دے کر سرقوسہ کا محاصرہ کیا۔ اہل شہر چند دنوں تک مدافعت کرتے دے کیکن بھر مقابلہ کی طاقت نہ پا کراطاعت قبول کرلی۔ حبیب کا ارادہ تھا کہ وہ پورے جزیرہ کو فتح کرنے کے بعد واپس ہوگا، لیکن ای دوران میں شالی افریقہ میں بربر یوں نے بوی سخت بعناوت بپا کر دی۔ یہاں فوجی قوت نہ تھی'اس لیے ابن مجاب نے حبیب کو واپس بلالیا۔

افريقه مين بربركي بغاوت

اس بغاوت کا سبب بیہ او کہ بربر کی وحشت 'بربریت اور سرکشی کی وجہ سے ان میں اور عربوں میں قدیم منافرت چلی آئی تھی۔ عرب انہیں وحثی سجھتے تھے اور بربران سے تعصب رکھتے تھے لین قوت کے مقابلہ میں بے بس تھے۔ چنانچہ جب بھی انہیں موقع مل جا تا تھا' باغی ہوجاتے تھے۔ ابن اثیر کا بیان ہے کہ اس منافرت کی وجہ سے عمر بن عبداللہ مرادی والی طنجہ کا طرز عمل عام بربر کے ساتھ لیند میدہ نہ تھا۔ اسے نومسلم بربر پر بھی اعتاد نہ تھا' چنانچہ اس نے غیر مسلم بربر کی طرح ان سے بھی خمس وصول کرنے کا ارادہ کیا۔ اس لیے وہ بھی اس کے خلاف ہوگئے۔ بیدہ و زمانہ تھا کہ افریقتہ کی فوجیس مسلمی کی مہم میں تھی اور طنجہ بالکل خالی تھا' میدان خالی پاکر بربر نے علم بعناوت بلند کر دیا تھا شالی افریقتہ میں خوارج کی بھی بڑی تعداد تھی وہ بھی اموی حکومت کی مخالفت میں اٹھ کھڑ ہے ہوئے اور بربر نے میسرہ نامی ایک خارجی کو اپنا سردار بنا کر طنجہ پر جملہ کر دیا۔ عمر بن عبداللہ نے مقابلہ کیا' لیکن اس کی طاقت کمزورتھی۔ بربر نے اسے فل کر کے طنجہ پر قبضہ کرلیا۔ بھی اور نہایت بے دردی سے عربوں کا قبل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[🖈] كتاب المونس ص ٣٩٠٣٨ ابن اشيرح ٥٥ ص ٧٠ _

[🗱] کتاب المونس ص ۳۸- ۱۹۹ وابین اثیرج ۵۰ ص ۷۰ 🍇 مجموعه فتح اخباراندلس وابن اثیرج ۵۰ ص ۷۰ ـ

urdukutabkhanapk.blogspot.com \$ 545 \$ \$ \tag{\tau} \tau \tau} \tag{\tau} \tag{\tau} \tag{\tau} \tag{\tau} \tag{\tau} \ عام کیا۔ طنجہ میں بغاوت کی خبرس کرسارے شالی افریقہ کے بربر باغی ہوگئے اوراینے یہال کےعرب حکام کونکال کرشہروں پر قبضہ کرلیا۔ اس وقت شالی افریقہ عربی فوج سے خالی تھا۔اس لیے ابن حجاب نے حبیب بن ابی عبیدہ کوصقلیہ ہے واپس بلا کراس کے لڑے خالد کو بربر کے مقابلہ کے لیے جھیجا۔ طنجہ کے قریب دونوں میں نہایت خونریز جنگ ہوئی۔اس جنگ کا کوئی نتیجہ نہ لکلا اورمیسرہ طنجانوٹ گیا۔ 🏶 تھوڑے دنوں کے بعد طنجہ ہی میں پھر دوسرا مقابلیہ ہوا۔عرب کے بڑے مما کدوشر فا حبیب کےساتھ تھے۔فریقین بڑی بہادری و یامردی سے لڑے۔ابھی جنگ جاری تھی کہ بربرکی ایک تازہ دم فوج نے سمین گاہ سے نکل کرحملہ کر دیا۔ عربوں میں اس نا گہانی حملہ کورو کنے کی طاقت نہ تھی کیکن انہوں نے میدان چھوڑ نا عارسمجھا اور بڑے استقلال ہےلڑ کر جان دی۔اس جنگ میں عرب کے بڑے بڑے شرفااور عما مُدکام آئے تھے اس لیے یہ جنگ جنگ اشراف کہلاتی ہے۔ 🗱 اس لیے یہاں کے بربر نے بھی علم بغاوت بلند کر دیا۔ ہشام کوان حالات کی اطلاع ہوئی تو اس نے ۲۲ اھ میں ابن حجاب کو معزول کر کے کلثوم بن عیاض قشری کوتیس ہزار نوج کے ساتھ افریقہ کا والی بنا کر بھیجا اور ہدایت کر دی کہ اگر کلثو قبل ہوجائے تو اس کا جھیجا بلج بن بشراس کا جانشین ہوگا۔ پیجھی کام آئے تو ثقلبہ بن سلامہ عاملی اس کی جگد لےگا۔ 🍪 اور شام سے لے کر شالی افریقہ تک راستہ میں جو جو ملک پڑتے تھے سب میں فرامین جاری کردیئے کہ ہرجگہ کے جنگ آ زمااس مہم میں کلثوم کا ساتھ دیں' چنانچے کلثوم مصروغیرہ کی فوجوں کوساتھ لیتا ہوا قیروان پہنچا۔ یہاں شالی افریقہ کی شکست خور دہ فوجیں بھی ساتھ ہو کئیں اور ان سب کی مجموعی تعدادستر بزارتک پہنچ گئی۔ 🗱 بر برکوشای فوج کے آنے کی خبر ہوئی توانہوں نے طنجه میں اپنی توت جمع کرلی اور کلثوم قیروان ہے طنجہ کی طرف بڑھا۔مقام بفذورہ میں دونوں کا مقابلہ ہوا۔ شامیوں نے بڑی یامردی ہے مقابلہ کیا الیکن بربر کی لا تعداد فوج کے مقابلہ میں ان کابس نہ چل سکا اور بردی فاش شکست کھائی۔ان کی ایک تہائی فوج بر باد ہوگئی اورکلثوم بن عیاض ٔ حبیب بن عبیدہ وغیرہ متازاور بڑے افسر مارے گئے۔ایک بڑی تعداد زندہ گرفتار ہوئی' جونوج کئے رہی ان میں سے افریقہ کے عربوں نے قیروان کا راستہ لیا اور ملج بن بشرشا می فوج کو لے کراندلس کے ارادہ ہے ستبعہ چلا گیا 🤁 اس دوران میں اندلس کے حالات اور زیادہ نازک ہو گئے۔ بر برشروع میں حکومت کے 🗱 این اثیر کابیان ہے کہ اس معرکہ کے بعد میسرہ کا د ماغ اتنا خراب ہو گیا کہ اس نے بربر کی تحقیر شروع کر دی۔اس لیے انہوں نے اسے قل کر دیا اورا یک اور خارجی خالد بن حمید زناتی کوسر دار بنایا 'لیکن ابن قوطیہ وغیرہ کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ آخرتک بربر کی راہنما کی کرتار ہا۔ بعض دوسرے بیانات سے بھی اس کی تائیہ ہوتی ہے۔ 🕸 ابن اثيرج_۵ م- ۷ و كتاب المونس ص ۳۹ 🏚 ابن قوطيد ص ۱۳ د 🗱 مجموعه فنخ اخبارالا ندلس ص ٣٠و١٣_ 🔻 ابن اثير ج_۵ ص_ا کـ ونجموعه اخبار فنخ الاندلس ص ٣٥-

خلاف اسطے سے کین پھر عربوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ خاص اندلس کے باشند ہے بھی ان کے ساتھ ہوگئے۔ اس سلسلہ میں یمنی اور مصری عربوں میں خانہ جنگی شروع ہوگئی اور اندلس قتل وخوزیزی ماتھ ہوگئے۔ اس سلسلہ میں یمنی اور مصری عربوں میں خانہ جنگی شروع ہوگئی اور اندلس قتل وخوزیزی کی آماج گاہ بن گیا۔ اس کی تفصیل آئندہ آئے گی۔ ہشام کو شامی فوج کی بربادی عربوں کی خوزیزی اور اندلس کے انقلاب کی اطلاع ملی تو وہ جوش غضب ہے لبریز ہوگیا اور قتم کھالی کہ وہ اپنی قوت بربر کے استیصال میں صرف کردے گا اور اگر ضرورت ہوئی تو وہ خود اور اس کی اولاد تک میدان جنگ میں نکلے گی اور حظلہ بن صفوان کلبی کوتیس ہزار منتخب بہا دروں کے ساتھ افریقہ روانہ کیا اور اس کے چیرے بھائی ابوائظاء کواندلس کی حکومت کا پروانہ عطاکیا۔ ﷺ

اس وقت افریقه میں بربری شورش بدستور قائم تھی 'چنانچہ حظلہ کے قیروان چینچے ہی انہوں نے دو خارجی سرداروں عطاشہ بن ایوب فزاری اور عبدالوا حد بن بزید ہواری کی قیادت میں دو مختلف سمتوں سے قیروان پر بورش کی ۔ عکاشہ پہلے پہنچ گیا تھا' اس لیے پہلا مقابلہ ای سے ہوا۔ حظلہ نے اسے شکست فاش دی اور بے ثمار بربر مارے گئے ۔ عکاشہ کوشکست دینے کے ساتھ ہی عبدالوا حد کے مقابلہ کے لیے چالیس ہزار فو جیس روانہ کر دیں۔ قیروان سے تھوڑے فاصلہ پر ہی دونوں کا سامنا ہوا۔ عبدالوا حد کے ساتھ میں کا میاب نہ ہوسکی اور عبدالوا حد کے ساتھ میں کا میاب نہ ہوسکی اور عبدالوا حد کے ساتھ میں کا میاب نہ ہوسکی اور

شکست کھا کرلوٹ گی اور ہر ہر آ گے بڑھ کر قیروان سے تین میل کے فاصلے پر خیمہ ذن ہوئے۔ بیک بر ہر کے اس بچوم سے قیروان کے عرب بڑے ہرے خطرہ میں پڑ گئے کی کئی جنگ کے علاوہ ان کے لیے مفر کی کوئی صورت نہ رہ گئی تھی۔ اس لیے جان پر کھیل کر مقابلہ کے لیے نکل آئے۔ علاجہاد کا وعظ کہہ کراور مستورات اپنے ناموں اور شکست کے بعدر سوائیوں کا خوف دلا کر ابھار رہی تھیں اس لیے عرب اس بے جگری سے لڑے کہ ان کی تلواریں ٹوٹ گئیں۔ ان کی اس جا نبازی نے ہیں اس لیے عرب اس جا نبازی نے بر ہر کے ٹڈی دل کر اجمال فریقہ میں ان بر ہر کے ٹڈی دل کو آخر میں فاش شکست دی اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ نیکے عربوں نے دور تک بر ہر کے ٹئری کے اور شالی افریقہ میں ان کی تو ت ٹوٹ گئی۔ اس جنگ میں دولا کھ کے قریب ہر ہری کام آئے اور شالی افریقہ میں ان کی توٹ ٹوٹ گئی۔ بیک

اندلس کے حالات

🗱 مجموصا خبار 🛱 الماندلس س ٣٦ 🕳 ابن اثيرج ٥٠ ص ا 🕰 ابن اثيرج ٥ ص ا 🗻

urdukutabkhanapk.blogspot.com في المعالمة المعا

یہاں کے دالی عقبہ بن جاج کو نکال کر سابق معزول دالی عبدالملک بن قطن کو دالی بنالیا تھا۔

عبدالملک گوخود بھی عرب تھا'کیکن اس کوعقبہ بن حجاج سے مخالفت تھی۔ 🏶 اس کے علاوہ عبدالملک مصری تھا۔اس لیے وہ شامیوں ہے جن میں زیادہ تریمنی عرب تھے تعصب رکھتا تھا۔اس مخالفت میں بھی اس نے بربر کی رہنمائی قبول کر لی تھی' کیکن اس کے علاوہ حکومت کی کوئی اورعملی موافقت یا مخالفت نہیں کی 🗱 اندلس کے بر برشروع میں حکومت کےخلاف اٹھے تھے' لیکن پھران کی مخالفت عربوں تک وسیع ہوگئی اور انہوں نے جلیقیہ اور استرقہ وغیرہ سے جہاں جہاں عرب آباد تھے ان کو زکال دیا اور ان کا قتل عام کیا اور عرب ہر طرف سے سٹ کر وسط اندلس میں جمع ہوئے۔ 🤁 اس وقت عبدالملك كوخطره پيدا ہوا كه كہيں اس كا بھى وہى انجام نہ ہوجوطنجہ كے عربول كا ہو چكاہے اس لیے وہ شامیوں سے مدو لینے پرمجبور ہو گیا۔او پر گذر چکا ہے کہ کلثوم بن عیاض کے تل کے بعداس کا جھیجا بلیج بن بشر باقی ماندہ شامی نوج کو لے کراندلس کے ارادہ سے سبتہ چلا گیا' نیکن یہاں آ بنائے جبل الطارق کوعبور کرنے کا کوئی سامان نہ تھا۔اس لیے اندلس نہ پنچ سکااور بربر کے خوف سے افریقہ بھی واپس نہ جا سکتا تھا۔ ناچار سببۃ میں مقیم ہو گیا اس کے ساتھ دس ہزار فوج تھی' کھانے پینے کا جو سامان ساتھ تھا' کیچھ دنوں میں سب ختم ہو گیا۔اور شامی فوج بڑی مصیبت میں مبتلا ہوگئی۔ بلج نے مجبور ہوکرعبدالملک ہے مدد مانگی کہ وہ اس کے اندلس پہنچنے کا سامان مہیا کرئے لیکن وہ شامیوں کے خلاف اوریمنیوں ہے تعصب رکھتا تھا۔ان کے اندلس میں داخلہ ہے اس کوخطرہ تھا۔اس لیے کوئی مدد نہ کی اور سامان رسد کی قلت کی وجہ ہے بلج اوراس کی فوج کو بار برداری کے جانوراور آخر میں گھاس پھوس تک کھانے کی نوبت آگئی۔ 🇱 ابن قوطیہ کا بیان ہے کہ بلج نے جب دیکھا کہ سبعہ میں ہلاکت کے سوا نجات کی اورکوئی صورت نہیں ہے تو چیز ہے کی جھوٹی جھوٹی کشتیاں بنا کراوربعض تجارتی کشتیوں پر زبردتی قبضه کر کے مع فوج کسی نه کسی طرح اندلس پہنچ گیا۔عبدالملک نے اندلس کے ساحل پر روکا لیکن بلج نے شکست دی اورعبدالملک کوگر فتار کر کے سولی پر لاکا دیا اوراندلس کے دارانحکومت قر طبہ پر قابض ہو گیا۔عبدالملک کے ایک مانحت رئیس امیرعبدالرحمٰن بن علقہ کمخی حاکم باربونہ نے ملج ہے انقام لینے کی کوشش کی ۔ بلج نے اس کی دس ہزارفوج بر باد کر دی اوراس کی قوت کمزور پڑگئی۔عین اس حالت میں بلج عبدالرحمٰن کے تیرکا نشانہ بن گیا۔اس کے تل کے بعد شامی فوج نے تغلبہ بن سلا مہوا بنا 🐞 اس مخالفت کا سبب بیتھا کہ عقبہ سے پہلے عبد الملک پورے صوبہ اندلس کا والی تھا' پھراس عہدہ سے تنزل کر کے

عقبہ کے ماتحت کردیا گیاتھا۔ 🌣 ابن توطیہ ۱۳ اس توطیہ ۱۳ ہے۔ 🏕 مجموعہ اخبار فتح اندلس ۱۳۸ ہے۔ 🏕 مجموعہ اخبار فتح اندلس ۱۳۸۔

سردار بنایا ادراس میں ادراندلس کے بر براورعرب میں مسلسل جنگ شروع ہوگئی۔ابھی اس کا سلسلہ قائم تھا كەابوالخطاءا ندلس بېنچ گيا_ 🗱

کیکن مقری اور مجموعہ اخبار فتح اندلس کا بیان اس ہے مختلف ہے۔ان کے بیان کے مطابق اندلس میں عربوں کے خلاف بربر کی شورش اتن بڑھی کہ خو دعبدالملک کوان سے خطرہ پیدا ہو گیا' لیکن بربر ہی نے اس کواندلس کا والی بنایا تھا اورانہی پراس کی قوت کا مدار تھا۔اس لیے ان کے مقابلہ کے کیے ناحیار شامیوں سے مدد لینے پرمجبور ہو گیااوراس شرط پر بلنج اوراس کی فوج کوستہۃ ہےا ندلس بلالیا کے'' بربر بیرل کی بغاوت فرو ہونے کے بعد ٹوٹ جائے گی اورعبدالملک انہیں بحفاظت افریقہ پہنچا دے گا''۔ اور چندشا می معززین کوضانت میں بطور برغال لے لیا۔ بر بر کوعبدالملک کی اس مذیبیر کی اطلاع ہوئی تو جلیقیۂ ماروہ ، قور بیاورطلبیر ہ وغیرہ کے تمام بر برمقابلہ کے لیے جمع ہوگئے ۔عبدالملک نے شامی فوج کواپنے لڑکول قطن اور امیہ کے ساتھوان کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔ طلیطلہ کے قریب دونوں میںمعرکہ آرائی ہوئی۔ بربرنے برسی فاش شکست کھائی اوران کی برسی تعدا دمیدان جنگ میں کام آئی اور بہت کم زندہ نیج سکے۔ بربر کوشکست دینے کے بعد شامی فوج سارے اندلس میں پھیل گئی اور ہرجگدان کی بغاوت فروکر کے ان کا پورااستیصال کیا۔اس بغاوت کے فروہونے کے بعدعبدالملک نے معاہدہ کےمطابق شامیوں کوواپس کرنا جا ہا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تیار ہیں' لیکن سب ایک ساتھ جائیں گے۔عبدالملک نے عذر کیا کہ ہمارے پاس اتن کشتیاں نہیں ہیں کہ سب کوایک ساتھ بھیج سکیں ' البته سبهة تك ايك ماتھ بنجاسكتے ہیں۔ شامیوں نے انكار كرديا كہ ہم كوسندر میں غرق كردينابر برك حوالہ کردینے سے بہتر ہے۔

عبدالملک کے اس طرزعمل سے شامیوں کوشبہ ہوا کہ وہ ان کے ساتھ فریب کرنا چاہتا ہے۔ اس لیے انہوں نے قصر حکومت پر قبصنہ کرلیا اور عبدالملک کو پکڑ کر بلنج کے حوالہ کر دیا اوراس کی جگہ بلج کو اندلس کا والی بنادیا۔عبدالملک کی گرفتاری ہے پھرشورش بیا ہوگئ۔اتفاق ہے اسی دوران میں بینا گوار واقعہ پیش آگیا کہ عبدالملک کے پاس جوشامی افسر بطور صانت تھے ان میں سے ایک افسر منتظمین کی بدسلوکی کی وجہ سے مرگیا۔اس سے شامی فوج میں' جس میں زیادہ تر نیمنی تھے' بوی برہمی پیدا ہوگئی اور اس نے بلنج سے مطالبہ کیا کہ اس کے انقام میں عبدالملک کوئل کر دیا جائے۔اس نے ٹالا۔اس سے یمنیوں کو بدمگانی پیدا ہوگئ اور انہوں نے بلج پر مفزی حمایت کا الزام لگایا۔ بلج نے جب دیکھا کہ فوج كے بگر جانے كاخوف ہے تو مجور ہوكر عبد الملك كواس كے حوالد كر ديا اور اس نے اسے سولى يرافكا ديا۔ المن قوطيد من ١٩٤٦ (١٥) المن قوطيد من ١٩٤١ (١٥) المن المنظمة المن المنظمة الم

urdukutabkhanapk.blogspot.com عبدالملک کے قبل کے بعداس کےلڑ کے امیرا درقطن انتقام لینے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور اندلس کے بربراورعرب مل کرعبدالملک کے بہادرافسرامیرعبدالرحن والی اربونہ کی قیادت میں قرطبہ کی طرف بوھے قرطبہ سے دومنزل کی مسافت پرشامیوں کا مقابلہ ہوا۔شامیوں نے ابتدائی حملوں میں عبدالرحمٰن کی فوج کو کمزورکر دیا۔ بیصورت دیکھ کرعبدالرحمٰن نے بلج پرحملہ کر کے اسے زخمی کر دیا' کیکن اس کے ایک ماتحت افسر حمیین بن وجین نے فوج پراس کا کوئی اثر نہ پڑنے دیااورعبدالرحمٰن کوشکست ہوئی' کین بلج زخموں سے جانبر نہ ہوسکا۔اس کی موت کے بعد شامیوں نے نقلبہ بن سلامہ کواپناا فسر بنالیا۔ اس معركه كے بعد اندلس كے عرب اور بربرنے ماروہ كے قريب اجتماع كيا۔ تعلبہ نے بڑھ كرو ہيں ان كا مقابله کیا' کین چرعر بوں اور بربر کی تعداد کے مقابلہ میں اپنی قوت کمزور د کیھ کر ماروہ میں داخل ہو گیا۔ ای دوران میں عیدالاضحیٰ آگئ۔ ہر برعیدمنانے کے لیے منتشر ہوگئے 'تعلبہ کوموقع مل گیا۔اس نے ناروہ ہے نکل کر دفعۂ حملہ کر دیا۔عرب اور بربراس نا گہانی حملہ کی تاب نہ لا سکے اور ان کی بڑی تعدا قتل و گرفتار ہوئی _صرف قیدیوں کی تعداد دس ہزارتھی _اندلس کاامن پیند طبقہاس مسلسل شورش اور بدامنی

سے گھبرا گیا تھا۔ چنانچہ بہال کے معززین نے افریقہ جاکر والی افریقہ سے درخواست کی تھی کہ آل و خوزیزی نے ہم لوگوں کو تباہ کردیا ہے۔ کوئی ایساوالی بھیجے جواس شورش اوراختلاف کودورکر کے پھرسب کو ایک مرکز پر جمع کردے ﷺ یہ وہ زمانہ تھا جب ہشام ثالی افریقہ اورا ندلس کے انقلاب کی خبرین کر ابوالحظاء کوائدلس کی حکومت پر مقرر کر چکا تھا ، وہ اس دوران میں اندلس پہنچ گیا۔ لیکن ابن قوطیہ کا بیان اس سے مختلف ہے۔ اس کے بیان کے مطابق جب بنے کی استمداد پر عبدالملک نے کوئی توجہ ندی اور بلج نے دیکھا کہ ستبتہ میں ہلاکت کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے تو چمڑے کی چھوٹی چھوٹی محقیال بنا کراور بعض تجارتی مشتوں پر قبضہ کر کے اندلس پہنچ گیا۔ عبدالملک نے اسے ساحل پر دوکا۔ بلج نے شکست دی اور اس کو گرفتار کر کے سول دے دی اور قرطبہ پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد بیان وہی ہے جواد پر کی روایت

خوارج

میں گزر چکا ہے۔ 🌣

ہشامی دور میں بعض نواح میں خارجیوں نے بھی سراٹھایا' کیکن ان کی شورش زیادہ نہ بڑھنے پائی۔اااھ میں چندخوارج نے بزید بن غریف ہمدانی والی سیستان کواس کے گھر پر سرعام نہایت بے باکی سے قبل کردیا۔اس کے علاوہ گئ آ دمیوں کو مارکر مارے گئے۔خالد بن عبداللہ والی عراق نے اصفح پائی بیتمام حالات مجموعہ اخبار فتح اندلس میں۔۳۵ سمنصاً ماخوذ ہیں۔ بھی ابن توطیہ سی ۱۲۵ املیصاً۔

کے این اللہ کا کہ کو تھوڑی کی فوج کے ساتھ ان کے استیصال کے لیے بھیجا۔ سیستان کی گھاٹیوں میں ان کا مرکز تھا۔ اس لیے خود خوارج نے گھیر کر کابی کا پورا دستہ ختم کر دیا۔ ﷺ پھر ۱۹ اھ میں کوف کے قریب بہلول خارجی اٹھا۔ خالد بن عبداللہ نے فوجیں بھیج کرموسل میں اس کا خاتمہ کرادیا۔ ﷺ

بہلول کے تل کے بعد ای سنہ میں عمر والیشکری اور بختری کے بعد دیگر نے اٹھے' کیکن دونوں مارے گئے۔ ان کے بعد وزیر ختیانی نے جرہ میں خروج کیا اور بہت سے سلمانوں کو تل اور ان کی بستیوں کو جو 'ڈالا اور جیرہ کے بیت المال پر قبضہ کرلیا۔ خالد نے فوجیں بھیج کر گرفتار کرالیا۔ اس نے خالد کو فسیحت کی۔ وہ اس فسیحت سے اتنا متاثر ہوا کہ اسے قتل نہیں کیا اور اپنے پاس ہی قید کر دیا اور رات کو بلا کراس کی با تیں سنتا۔ کی نے ہشام سے شکایت کردی۔ اس نے فوراً تھم بھیج کرفتل کرادیا اور اس سند میں صحاری بن شبیب ایک مختصری جماعت کے ساتھ اٹھا' لیکن سیکھی مارا گیا۔ بھی ای کو تروح اور قبل فرید بین علی کا خروج اور قبل

🕸 ابن افيرج ـ ۵ ص ۷۸ ـ 🍇 الفخرى ص ۱۱۸ ـ 🤃 يعقو بي ج ۴ ص ۳۹۰ ـ

urdukutabkhanapk.blogspot.com خ 551 المنابعة ال

اس گفتگو کے بعد ہشام نے انہیں قضیہ کی تحقیقات کے سلسلے میں پوسف بن عمر ووالی عراق کے پاس کوفہ بججواد یا اور اس کو ہدایت کر دی کہ ان کوا کی لئے ہوئے نے بہا نہ چھوڑ نا۔ ایسے چرب زبان اور شیر یں کلام آ دمیوں کی جانب عراقی بہت جلد ماکل ہوجاتے ہیں۔ زید جس وقت ہشام کے پاس سے واپس ہوئے ان کی زبان پر تھا کہ جو تخص زندگی کو بحبوب رکھتا ہے اسے ذلت ورسوائی کا مند دیکھنا پڑتا ہے گا ہشام کا خطرہ سجح تکلا زید بن علی جب کوفہ سے مدینہ واپس جانے گئے تو کو فیوں نے ان کے پاس جا کہ ہما کہ ان کہ ہما ہوئے تھا والی ہوئے تھا ہوئے کہ ان کے پاس جا کہ ہما ہوئے تھا ہوئے کہ ان کے پاس جا کہ ہما کہ تعداداتی مختصر ہے کہ ہما راایک قبیلہ ان کے لیے کافی ہے۔ زید نے جواب دیا کہ جھکوئم کو گوں پر اعتماد تم بیس ہے ہم نے میر سے داوا حسین رفی تھے کے لئے کافی ہے۔ زید نے جواب دیا کہ جھکوئم کوگوں پر اعتماد نہیں ہوئے کے ساتھ جو کچھ کیا وہ ججھے معلوم ہے۔ ان کوگوں نے تم کھا کر بیس ہے ہم نے میر سے داوا حسین رفی تھے کے ساتھ جو کچھ کیا وہ ججھے معلوم ہے۔ ان کوگوں نے تم کھا کر بیس ہے ہم نے میر دیا ان کے جا ہوں کے اور انشاء اللہ بیس میں ہوئے ہیں تھے ہوئے کے بابا پر عملہ ہوا۔ ہمارے اہل ہیت پر گالیاں ابوجعنم سے مشورہ کیا۔ انہوں نے نے الفت کی اور کہا آپ ہم گر کوفیوں پر اعتماد نہ ہوا۔ ہمارے اہل ہیت پر گالیاں بیس کی کئیں کی نے زید کے دل میس پہلے سے حصول خلافت کا جذبہ موجود تھا۔ کوفیوں کا سہارا پا کران کے برسائی گئیں' کیکن زید کے دل میس پہلے سے حصول خلافت کا جذبہ موجود تھا۔ کوفیوں کا سہارا پا کران کے فریب میں آگے اور مدینہ کا سفر میں تھے ہوگئے۔ پی بیس آگے اور مدینہ کا سفر کوفیوں کیا تھوں کو تھوں کا سپارا پا کران کے فریب میں آگے در مدینہ کا سفر کوفیوں کیا تھوں کوفیوں کوفیوں کوفیوں کا سپارا پا کران کے فریب میں آگے در مدینہ کا سفر کوفیوں کیا تھوں کوفیوں کوفیوں کوفیوں کوفیوں کوفیوں کوفیوں کوفیوں کوفیوں کیا کہ دور کوفیوں کیا کہ کی کوفیوں کیا تھوں کوفیوں کوفی

چندونوں میں عراق کے دوسر ہے شہروں اور خراسان کو چھوڑ کر تنہا کو فد کے پندرہ ہزار آدمیوں نے ان کے ہاتھوں پر بیعت کرلی اوروہ بی امیہ کے مقابلہ میں اٹھ کھڑ ہے ہوئے۔ یوسف بن عمرودالی کو فد نے ان کا مقابلہ کیا۔ ایک ہی معرکہ کے بعد کو فیوں نے ساتھ چھوڑ دیا اور بہت مختصر جماعت زید کے ساتھ دہ گئ کیکن وہ برابر جمدر ہے۔ ایک تیر آ کر پیشانی پرلگا۔ اس کے نکالنے میں روح پرواز کر گئے۔ ان کے ہمراہیوں نے کوفہ ہی میں وفن کر کے یوسف کے خوف سے قبرز مین کے برابر کردئ کیکن اس نے پنہ چلا لیا اور لاش قبر سے نکلوا کر سولی پر آویز ال کرادی۔ بیک ان کے آل کے بعد ان کے اتباع کا ایک مستقل فرقہ پیدا ہوگیا جو امام زین العابدین جُھائیڈ کے بعد امام باقر کے بجائے زید کو امام مانتا ہے اور زید ہے کہلا تا ہے۔ یفر قد اب بھی بیمن اور دوسرے مقامات پر موجود ہے۔

بنی عباس کی دعوت

🛊 يعقو بي ج_٣٠ ص ٣٠ _ 🐞 الفخرى ص ١١٨_

[🗱] مروج الذهب معودي جيم " مسلال 🍇 الفخري من ۱۹۱۸ -



بنی عباس کی دعوت حضرت عمر بن عبدالعزیز عیشلیا کے زمانہ سے شروع ہوگئی تھی۔ ہشام کے ز ماند میں اس نے اور زیادہ وسعت و تنظیم اختیار کرلی۔خلافت کےاصل دعویدار اہل بیت نبوی مَثَالیّٰتِیمُ تھے یاان کے بعد حضرت علی رٹائٹنڈ کی غیر فاطمی اولا دھی 'لیکن سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں میہ منصب علو بول سے آل عباس میں منتقل ہو گیا۔اس کی صورت ریہ ہوئی کہ حضرت حسین مطافقۂ کی شہادت کے بعد شیعان علی نے آپ کے خلف الصدق حضرت امام زین العابدین مُحِشَّنَة کے سامنے منصب امامت پیش کیا تھا' لیکن آپ واقعہ شہادت سے استے دل شکتہ تھے کہ سیای میدان میں قدم رکھنا پیند نہ فرمایا۔ ان کے انکار پر شیعیان علی نے حضرت علی دخالتی کے غیر فاطمی فرزند محمد بن حفيه عِين الله كل طرف رجوع كيا- انهول في قبول كرليا- اس طريقه سامامت كامنصب الل بيت نبوی سے علوی شاخ میں منتقل ہو گیا۔ محمد بن حنفیہ عِیشائیڈ کے بعدان کےصاحبزاد ہے ابوہاشم عبداللہ ان کے جانشین ہوئے اور سرز مین عجم میں ان کی خفیہ دعوت ہوتی رہی۔ • • اھ میں پیسلیمان بن عبدالملک سے ملنے کے لیے شام گئے۔اس نے ان کی بڑی مدارات کی اوران کی جملہ ضروریات پوری کر کے انہیں عزت واحتر ام کے ساتھ واپس کیا۔ بعض مؤرخین کابیان ہے کہان کی امامت کے خطرہ سے والیسی کے وقت انہیں زہر دلوا دیا۔ یہاں ان کے اہل خاندان میں سے کوئی نہ تھا۔ ایک قریب تر مقام جمیمد میں حضرت عبدالله بن عباس والفن کے پوتے محد بن علی بن عباس موجود تھے۔اس لیے ابوہاشم و ہیں چلے گئے اور انتقال سے پہلے انہیں منصب امامت تفویض کر دیا اور اپنے عراقی اور خراسانی اتباع کو ہدایت کردی کدان کے بعد محمد بن علی ان کے جانشین ہوں گے۔اس لیےوہ لوگ ان کی طرف رجوع کریں' چنانچہ ابوہاشم کی وفات کے بعدان لوگوں نے محمد بن علی کے ہاتھوں پر بیعت کرلی۔اس طرح امامت کا منصب علو ہوں سے بن عباس میں منتقل ہوگیا۔ 🗱 منصب امامت ملنے کے بعد محمد بن علی نے بے ضابطہ انفرادی دعوت کے بجائے باضابطہ دعوت کا مکمل نظام قائم کیا۔اس کے اصول وقواعد بنائے اورتج بہکار داعیوں کی ایک جماعت منتخب کر کے اسے عراق وخراسان روانہ کیا۔ بیلوگ مختلف بھیسوں میں شہر شہرا در گاؤں گاؤں گاؤں پھیل گئے اور بڑی احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ بنی امیہ کے مظالم اوران کی برائیوں کی تشہیر کر کے بنی عباس کی دعوت شروع کر دی۔ بھی بھی اس دعوت کا پروہ فاش ہوجا تا تھااور داعی گرفتار کر کے قتل کر دیئے جاتے تھے' لیکن اس ہے تبلیغی سرگر می میں کوئی فرق نہ آنے یا تا تھا۔ ایک مارا جاتا تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا تھا' چنانچ عمر بن عبدالعزيز مين كانسه المراشام عجدتك برابر خفيتين كاسلسله جارى وبااور بزارون

[🐐] ابن اثيرج ٥٠٠ ص٢٠ ـ

urdukutabkhanapk.blogspot.com ﴿ 553 ﴾﴿ (مَعَرُونَا اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ

عراقی اور خراسانی اس میں شریک ہوگئے۔ عوام کے علاوہ بہت سے اشراف و کما کد بھی بیعت میں داخل ہوگئے۔ مشہور عباس دائی ابو مسلم خراسانی (اس کی شرکت کی تفصیل آئندہ آئے گی) اس زمانہ میں اس دعوت میں شامل ہوا۔ غرض ہشام کے زمانہ میں عباس دعاۃ کی کوششوں سے خراسان وعراق کے ہوئے حصے میں عباس دعوت پھیل گئی اور جا بجاعلانہ یہی اس کے مظاہر نظر آنے لگے۔ اس وقت ہشام نے ادھر توجہ کی اور ایک نامور اور تجربہ کارشخص امیر نصر بن سیار کو جو خراسان کے حالات سے پوری واقفیت رکھتا تھا' یہاں کا والی مقرر کر کے عباس دعوت کے استیصال پر مامور کیا' لیکن اسی دوران میں ہشام کا وقت آخر ہوگیا۔

وفات

رئیج الثانی ۱۲۵ھ میں اس نے مرض خناق میں انتقال کیا اور اپنے نئے دارالحکومت رصافتہ الشام میں فن ہوا۔انتقال کے وقت پچین سال کی عمرتھی۔ مدت خلاف ۱۹سال ۹ مہینے۔

هشامي عهد برتبصره

ہشام تدبیر وسیاست بیدار مغزی اولوالعزی وحوصلہ مندی وغیرہ اوصاف جہانبانی کے اعتبار
سے بنی امیہ کے متاز خلفا میں تھا۔ مسعودی کا بیان ہے کہ وہ بڑا وقتی انظر انتظم کفایت شعار امور
مملکت میں بیدار مغزاور رعایا کی سیاست میں بڑا با تدبیر تھا۔ سلطنت کے جملہ کام خودانجام دیتا تھا۔ اس
مملکت میں بیدار مغزاور رعایا کی سیاست میں بڑا با تدبیر تھا۔ سلطنت کے جملہ کام خودانجام دیتا تھا۔ اس
کی نگاہ ہے کوئی چر چھپی ندر ہی تھی۔ الله ابن طقطقی لکھتا ہے کہ وہ بڑا عاقل علیم الطبیح اور پا کباز تھا۔ جگا
اس میں امیر معاویہ روزی نیا کہ بنی امیہ میں ان تعنوں پر سیاست و تدبر کا خاتمہ ہوگیا۔ جگا اس کے
تھیں۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ بنی امیہ میں ان تعنوں پر سیاست و تدبر کا خاتمہ ہوگیا۔ جگا اس کے
کارناموں اور اس کے دور کے واقعات ہے اس کی پوری تصدیق ہوتی ہے۔ اس کے زمانے میں مشرق
ومغرب و نول میں بڑے بڑے انقلابات و حوادث پیش آئے کی کیک حکومت کے کسی نظام اور سلطنت
کے کسی حصہ کوجنبش نہ ہونے پائی۔ مشرق میں ترک و تا تار کی اور مغرب میں بربر کی توت کا خاتمہ کردیا۔
ومیوں کو اسلامی صدود کی طرف آئی کھا تھا کر دیکھنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ جہاں جہاں خوارج نے سرا تھا یا
فورا ان کو کیل دیا گیا 'اور پھر انہیں شورش بیا کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ اسلامی سلطنت کے ہر حصہ میں اہم
فورا ان کو کیل دیا گیا 'اور پھر انہیں شورش بیا کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ اسلامی سلطنت کے ہر حصہ میں اہم
فورا ان کو کیل دیا گیا 'اور پھر انہیں شورش بیا کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ اسلامی سلطنت کے ہر حصہ میں اہم
فورا ان کو کیل دیا گیا 'اور پھر انہیں شورش بیا کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ اسلامی سلطنت کے ہر حصہ میں اس

[🧯] آ واب السلطانيين سراا_

[🗱] كتاب التنبيه والاشراف ص ٣٢٣٥ ٣٢٠-

[🕸] مروج الذهب جيسوم ١٨٠

£ 554 \$ 60 TO SECOND STORY (1) 12 TO SECOND S سلسلها تنافخفی رہا کہ پیۃ نہ چل سکااور جب اس نے توت پکڑی اوراس کے مظاہر علانہ ینظر آنے لگے اس وقت ہشام کا وقت آخر ہو گیا۔ان ساس کارناموں کے ساتھ اس کا زمانہ تعمیری اور انظامی حیثیت ہے بھی کامیاب ہے۔

ا فناده زمینوں کی آبادی

ا فتارہ زمینوں کی آبادی کی طرف اس کی خاص توج تھی اور اس کے زمانہ میں ان کا کافی حصہ آباد ہوا۔ 🗱

بیت المال کی اصلاح

اموی حکومت کے آغاز سے بیت المال میں بے عنوانیاں چلی آرہی تھیں۔ عمر بن عبدالعزيز مُشِينة نے اصلاح کی تھی کیکن ان کے بعد پھروہی پرانی صورت پیدا ہوگئی تھی۔ ہشام نے اس کا پوراانسدا دکیااور بیقاعد ومقرر کیا که جب تک شها دتوں ہے اس کا پورایقین نہ ہو جائے کہ محاصل میں ناجائز آیدنی کا کوئی حصہ شامل نہیں ہے اس دفت تک اس کو بیت المال میں داخل نہ کیا جائے' چنانچہ چالیس شہادتوں کے بعد آ مدنی داخل کی جاتی تھی۔ 🤁

دفاتر كى تنظيم

د فاتر کی از سرنوشظیم ہوئی' چنانچہ کاغذات کی صحت وتر تیب کے اعتبار سے اس کا زمانہ سارے خلفا میں متازتھا۔ 🥸

عدالت

شعبہ عدالت کی تفصیل تو نہیں معلوم ہوئی' لیکن بعض واقعات سے ہشام کی عدل پروری کا ثبوت ملتاہے۔اس کےالیوان عدالت میں مسلم اور غیرمسلم سب برابر تقے۔وابستگان دولت تک سمی پر دست تعدی دراز نہیں کر سکتے۔ایک مرتبہ ایک نفرانی نے ہشام کے لڑ کے محمد کے غلام کو کسی بات پر مارا' وہ زخمی ہو گیا۔ محمد کے خواجہ سرانے اس کے بدلہ میں نصرانی کو مارا۔ ہشام کواس کی اطلاع ہوئی تو اس نے فوراْ خواجہ سرا کوطلب کیا' اس نے محمد کے دامن میں بناہ کی' لیکن ہشام کی سزا ہے نہ چکے سکا۔ اس نے اسے سزادی اورا ہے لڑ کے کو تنبہ کی۔ 🦚

> 🐞 مروح الذهب جيس اس ٢١٥ 🌣 تارخُ الخلفاء ص ٢٣٨_ 🗱 ابن اثيرج ٥٠ ص٩٦ -

🗱 ابن اثيرج_۵ من ۹۲_

urdukutabkhanapk.blogspot.com والقاطات المحادثة المحادثة

شعبەبۇج

انتظامی شعبوں کے ساتھ فوجی شعبہ میں بھی کافی ترتی ہوئی۔ ضرورت کی جگہوں پر مشخکم قلعے تعمیر کرائے۔ انطا کید میں جواسلامی اور رومی حکومت کی ٹازک سرحد تھی محصن قطر غاش اور حصن بورہ اور حصن بورہ کا اس کے علاوہ تمام سرحدی علاقوں کو مضبوط و شخکم کیا اور وہاں ہر طرح کا جنگی سامان بکشرت جمع کیا۔ ﷺ

بحری بیڑے کی ترتی کے لیے شالی افریقہ میں جہاز سازی کے مزید نئے کارخانے قائم کیے اور بحروم میں کامیاب بحری مہمات کاسلسلہ جاری رہا۔ 🗱

شهروں کی آبادی

اس زمانے میں متعدد نے شہر بھی آباد ہوئے۔شام میں قسرین کے علاقہ میں رصافہ آباد کیا گیا۔ گرمیوں کے موسم میں ہشام بہیں رہتا تھا۔اس لیے اسے پایت خت کی حیثیت حاصل تھی۔ گا سندھ میں دوشہر منصورہ اور محفوظہ آباد ہوئے۔منصورہ سندھ کا اسلامی دارالحکومت تھا۔ ﷺ

حوض اور تالاب كى تغمير

عجاج کی آسائش کے لیے مکہ کے راستہ میں حوض اور تالاب بنوائے۔

رتیثمی کپڑوں کی صنعت

ملکی مصنوعات کی ترقی کی جانب بھی توجہ تھی۔اس سلسلہ میں رکیٹی کپڑوں کی صنعت میں بھی بری ترقی ہوئی۔

مذهبى خدمات

ان کارناموں کے ساتھ ہشام نے مذہبی خدمات بھی انجام دیں۔وہ خودراسخ العقیدہ شخص تھا اور مذہب میں کسی ایسی بدعت کو پیند نہ کرتا تھا'جس سے عقائد میں رخنہ پیدا ہو۔اوراس قتم کے

🗱 تاریخ این اثیرج ۵ مختلف سنین ۔ 🐞 مسعودی جس۳ مص۲۱ ۔ 🐞 کتاب المونس ۳۸ ۔

🗱 مجم البلدان جيم ذكرر صافة الثام له 🍇 فتوح البلدان بلاذري ص ١٩٦٨ –

数 مروج الذهب ج-۲٬ ص ۲۱ 💮 🐞 مروج الذهب ج-۲٬ ص ۲۱

خیالات کا نہایت تختی سے تدارک کرتا تھا۔ مشہور قدری غیلان بن یونس نے سب سے اول عمر بن خیالات کا نہایت تختی سے تدارک کرتا تھا۔ مشہور قدری غیلان بن یونس نے سب سے اول عمر بن عبدالعزیز عُشَائیّہ کے زمانہ میں قدر کاعقیدہ ظاہر کیا تھا' لیکن پھران کے سمجھانے سے تو بہ کر لی تھی۔ بشام کے زمانہ میں پھراس کا اعادہ کیا تو اس نے قل کرا دیا۔ ای طریقہ سے ایک اور شخص معد بن درہم نے خلق قرآن کا مسئلہ چھیڑا' ہشام نے اسے بھی قل کرا دیا۔ ا

ا پنلوکوں پرنماز کی بڑی تاکیدر کھتاتھا۔ ایک مرتبہ ایک لڑکا جعد کی نماز میں نہ بننی سے اور شام نے باز پرس کی۔ اس نے عذر کیا کہ سواری نہتی۔ ہشام نے کہا پاپیادہ نہیں جاسکتے تھاور سزا کے طور پر ایک سال کے لیے سواری بندکردی۔

رعايا كي اخلاقي تگهداشت

وہ طبعًا متین و شجیدہ تھا۔ اسے لہوولعب سے کوئی دلچیسی نتھی۔ رعایا کوبھی اس تسم کے مشاغل سے روکتا تھا اور اس پر احتساب کرتا تھا۔ ایک مرتب ایک بوڑھا شخص اس جرم میں پیش کیا گیا کہ وہ گانے والی عور توں شراب و کباب اور مزامیر سے دلچیسی رکھتا ہے۔ ہشام نے اسے دکی کر کہا کہ '' طنبورہ اس کے سر پر تو ڑ دو''۔ اس حکم کی تعیل ہوئی' وہ رونے لگا' ہشام نے کہا صبر سے کام کو' بوڑھے نے جواب دیا' چوٹ کی وجہ سے نہیں روتا ہوں' بلکہ اس نا قدر شناسی پر روتا ہوں کہ اب بربط کو طنبورہ کہا جا تا ہے۔ گ

گھوڑ وں کی پرورش و پر داخت وتر قی

ہشام کو گھوڑوں اور گھوڑ دوڑ کا بڑا شوق تھا۔ اس شوق کی وجہ سے گھوڑوں کی پرورش و پر داخت اوران کی نسل میں بڑی ترقی ہوئی ۔اس کے پاس گھڑووڑ کے چار ہزار منتخب گھوڑ ہے تھے۔ ﷺ علمی باخید مارین

ہشام کوعلم وفن ہے بھی دلچیں تھی' چنا نچہاس نے امام زہری میشانیہ سے چار سوحدیثوں کا ایک مجموعہ مرتب کرایا تھا۔ ಈ غیر تو موں کے علوم میں فارس کی ایک اہم کتاب کا جواریا نیوں کے بہت سے علوم وفنون'ان کے فرمانرواؤں کے حالات اور سیاسی واقعات پر شتمل تھی' ترجمہ کرایا تھا۔ یہ کتاب مصور تھی اور مسعودی کی نظر سے گزری تھی۔التنہیہ والا شراف میں اس نے اس کا تفصیلی حال لکھا ہے۔ اللہ

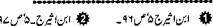
🀞 ابن اثیرج_۵ ٔ ص ۹۷٬۹۷ هِ ابن اثیرج_۵ ٔ ص ۵۹ هِ ابن اثیرج_۵ م ۵۹ هـ مردج الذہب ج-۱٬ ص ۲۱ هِ تذکرة الحفاظ ج-۱٬ ص ۹۷ هِ کتاب التهیه والاشراف ص ۹۷ ـ

اخلاق وسيرت

ہشام کےاوصاف میں دووصف زیادہ نمایاں تھے۔حکم اور کفایت شعاری۔امیر معاویہ رخائفہ کے حکم کی طرح اس کا حکم بھی تاریخی مسلمات میں ہے۔وہ تلخ سے تلخ با تیں س کریی جاتا تھا۔ایک مرتبہ ا یک شخص نے اس کورو دررو سخت الفاظ کہے۔اس نے صرف اس قدر کہا کہ اپنے امام کو برا کہنا مناسب نہیں۔ 🗱 ایک مرتبہ خوداس نے ایک معز رفخص کو ناملائم الفاظ کہے۔اس نے کہاخلیفۃ اللّٰہ فی الارض ہو کراس تتم کےالفاظ منہ سے نکالتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ ہشام سخت شرمندہ ہوااور بولا مجھ سے اس کا بدله لےلو۔ان شخص نے کہا' تمہارے جبیہا کمییذمیں بھی ہو جاؤں۔ ہشام نے کہا تواس کا مالی معاوضہ لے لو۔اس نے کہا پیجھی نہیں کرسکتا۔ ہشام نے کہا تو اس کواللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دو۔اس نے کہا پہلے الله تعالیٰ کی راہ میں پھر تمہارے لیے۔اس واقعہ سے ہشام نہایت شرمندہ ہوااور تسم کھائی کہ آئندہ تمھی ایبانہ کرے گا۔ 🗱 اس کی زبان ہے جو سخت سے سخت کلمہ تاریخوں میں ملتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ کی شخص پر بہت برہم ہوا تو کہا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہتم کوایک کوڑا ماروں گا'کین بیارادہ قول ہے مل میں ندآیا۔ 🏶

وہ اپنے اور پیشروؤں کے برعکس نہایت کفایت شعارتھا۔اس کی کفایت شعاری بلکہ بخل کے بہت سے واقعات ملتے ہیں' لیکن ان کی حیثیت افسانہ سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ البتہ صحیح ہے کہ وہ بروا کفایت شعارتھا۔ایک ایک لباس برسوں بہنتا تھا۔ایپے لڑکوں کوبھی سادگی کاعادی بنایا تھا'اس کا نتیجہ تھا کہ وہ اینے بعد بے انداز ہ دولت جھوڑ گیا۔







وليدثاني بن يزيد بن عبدالملك

(۲۵ إه تا ۲۷ اه مطابق ۳۳ که تا ۲۳ که)

یزید بن عبدالملک اپنی زندگی میں ہشام کے بعدا پے لڑے ولید کو نامز دکر گیا تھا۔ اس لیے ہشام کی وفات کے بعدر سے الثانی ۱۲۵ھ میں وہ تخت نشین ہوا۔ ولید ہراعتبار سے خلافت کے لیے نااہل تھا۔ امور مملکت سے غافل ہر وفت فسق و فجور میں غرق رہتا تھا۔ ہشام نے اپنی زندگی میں اسے سدھارنے کی بڑی کوشش کی تھی۔زبانی فہماکش کی۔اس کے بداخلاق ندیموں کوالگ کردیا۔امیرالحج بنا كرمكه بهيجا_ آخر ميں وظيفه بندكر ديا كين وليد كے مشاغل ميں كوئى فرق نه آيا بلكه اس كى ضداور بروهتى گئی اور دونوں کے تعلقات اتنے خراب ہو گئے کہ ولید ہشام کی قربت چھوڑ کراپنی جا گیر پرارون چلا گیا۔اس کی اصلاح سے مایوں ہونے کے بعد ہشام نے امام زہری عُشائلہ اور بعض دوسرےا کابر کے مشورہ سے دلید کو دلی عہدی سے خارج کر کے اپنے لڑ کے مسلمہ کو دلی عہد بنانے کی کوشش کی تھی' لیکن ابھی اس کی پیمیل نہ ہوئی تھی کہاس کا وقت آخر ہو گیا۔ 🗱 ہشام کی وفات کے وقت ولیدار دن میں تھا' يبين اس كووفات كى خبر ملى _اس نے فوراً عباس بن عبدالملك كوفر مان كھھا كەرصا فەجاكر ہشام كى كل د دلت اور متر و کات کوایئے قبضہ میں لےلو۔ 🌞 ولید ہشام کے تمام وابستگان دولت خصوصاً ان امر ہے بہت برہم تھا'جوولی عہدی سے اس کے اخراج کی تجویز میں شریک منظے چنانچے تخت نشینی کے بعداس نے سب سے انتقام لیا۔ انہیں کی قلم ان کے عہدوں سے برطرف کردیا۔ 🗱 اور ہشام کے تمام آ دمیوں پراتی مختیاں کیس کہاس کے خدام اس کی قبر پر جا کرروتے تھے۔ 🦚 ہشام کے ماموں ہشام بن اساعیل کومکہ کی حکومت ہے معزول کردیا۔ان کے لڑکوں څحہ اور ابرا تیم کوکوڑوں سے پٹوا کرانہیں یوسف بن عمر ووالى عراق كے حوالد كرديا۔ اس نے ان كواتني ايذاكيں ديں كماس كے صدمہ ہے وہ مركئے۔ 🤃 ان مظالم کے ساتھ اس کی حکومت کا آغاز ہوا۔

يحيى بن زيد كاخروج اور ل

ولید کی تخت نشینی کے چندہی دنوں بعد بچیٰ بن زیر خراسان میں اٹھے۔وہ اپنے والدزید بن علی کے خروج میں ان کے ساتھ تھے۔ان کے قل کے بعد خراسان چلے گئے تھے اور بلخ کے ایک محت اہل بیت

🐞 این اثیرج۔۵ ص۔ ۱۹۷م م زہری کی تحریک کا ذکر تاریخ انخلفاء میں ہے۔ 🥴 این اثیرج۔۵ ص ۹۸۔ 🕸 یعقو کی ج۔۲ ص ۱۳۹۷۔ 🌣 این اثیرج۔۵ ص ۹۸۔ 🌣 این اثیری-۱۹

\$ 559 \$ \$ \tag{6.50}\$ \$ \tag{6.50}\$

حریش بن عمر بن داؤد کے بہاں مقیم ہے۔ ولید کواس کی اطلاع ہوئی تواس نے حفظ ما تقدم کے خیال سے نفر بن سیار والی خراسان کولکھا کہ حریش ہے فوراً بیخی کے حوالہ کرنے کا مطالبہ کرو۔ اس نے اس محم کی تعمیل کی۔ حریش نے لائملی ظاہر کی۔ نفر سے کا مرایا۔ اس کی تحق دیکھ کر حریش کے لائے نباد یا اور نفر نے بیکی کو گرفتار کر کے ولید کواطلاع دی۔ وہ صرف بیکی کوشیعوں کے دام سے الگ کرنا چا ہتا تھا اور ان کو نقصان پہنچانا مقصود دنے تھا۔ اس لیے تکھا کہ انہیں وہاں سے ہٹا کر چھوڑ دو۔ نفر نے انہیں دو ہزار ورہم دے کرشام جانے کی ہدایت کی۔ لیکن بلخ سے نکلنے کے بعدان کے بیروؤں نے انہیں ہے کہ کر پھرور فلا یا کہ ہم کرشام جانے کی ہدایت کی۔ لیکن بلخ سے نکلنے کے بعدان کے بیروؤں نے انہیں ہے کہ کر پھرور فلا یا کہ ہم لوگ کب تک ذات برواشت کرتے رہیں گئاس لیے بیکی شام جانے کے بجائے اپنی مختصر جماعت کو ساتھ نیشا پور چلے گئے۔ یہاں کے حاکم عمرو بن زرارہ کوان کے ارادہ کاعلم ہوا تو اس نے سلمہ بن احوز ہلا کوان کے مقابلہ ہوا۔ اس میں بیکی بن زید تو اللہ کوان کے ادران کی یوری جماعت کام آئی۔ بی

عباسي دعوت

۱۲۷ھے آخر میں امام محد بن علی عباسی کا انتقال ہو گیا اور ان کے لڑکے ابرا ہیم ان کے جانشین ہوئے اور عباسی دعوت کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ اس کی تفصیل آخر میں آئے گی۔

ولید کی ناعاقبت اندیثی اوراس کے نتائج

ولیدکی فاسقانہ زندگی اوراس کے مظالم کی وجہ سے شروع ہی سے اس کے خلاف عام بدو لی پھیل گئتھی۔ اپنی ناعاقبت اندیش سے اس نے اپنے خاندان کے ارکان اوران امرااور قبائل کو بھی مخالف بنالیا مجن پر بنی امید کی سطوت وقوت کا مدار تھا۔ ہشام کے متعلقین سے انتقام کے سلسلہ میں اس نے ایک بردی علطی یہ کی کہ اس کے لڑکے سلیمان کو کوڑوں سے پٹوایا اور اس کا سراور داڑھی منڈوا کر قید کر دیا۔ جا اس خلطی یہ کی کہ اس کے لڑکے سلیمان کو کوڑوں سے بڑا موری نے نزاری اور یمنی قبائل پرانے حریف تھے اور بنی کے اس فعل سے ہشام کی اولاداس سے برہم ہوگئی۔مصری یا نزاری اور یمنی قبائل پرانے حریف تھے۔ ولید امید کی قوت کا دارو مدارزیادہ تر یمنی قبائل پر تھا۔ اس لیے اموی خلفاان کی بڑی مدارات کرتے تھے۔ ولید نے ان کے امراو کا کہ کی بھی تذلیل و تحقیر کی اوران کے مقابلہ میں بنی نزار کو بڑھانا شروع کیا۔ اس سے ان کی قد یمی رقابت پھرا بھرآ کی۔ ج

🗱 كتاب التنبيه والاشراف ٣٢٣_

🅸 ابن اثیرج ۵۰ ص۱۰۳

🗱 ليعقو بي ج ٢٢ ص ٣٩٨_

کے اس زمانہ میں اس نے عراق کی آمدنی کی ایک خطیر قم فیاضی میں صرف کردی تھی جس کا کوئی حساب ندرے سکا تھا۔ اس زمانہ میں اس نے عراق کی آمدنی کی ایک خطیر قم فیاضی میں صرف کردی تھا۔ اس جرم میں بہشام نے انتظامی حیثیت سے اسے معزول کر دیا تھا، لیکن اس کے رتبہ کا لحاظ کر کے اور کوئی سز انہیں دی تھی بلکہ اس کی درشت باتوں کوئن کر انگیز کرتا تھا۔ اللہ ولید نے اپنے زمانہ میں اس قم کا مطالبہ کیا اور جب فالد اسے ادانہ کر سکا تو اسے یوسف نزاری والی عراق کے جواس سے تعصب رکھتا تھا، حوالہ کر دیا۔ اس نے اسے طرح طرح کی اذبیتیں دے کر مار ڈالا۔ ولید نے اس پر بس نہیں کی بلکہ یمن کی اس تحقیر کونخر لیظم کیا۔ اس سے قبائل یمن کے جذبات بھڑک اٹھے۔ اللہ اور وہ اس کی خلاف ہو گیا تھا، مل مخالف ہو گیا تھا، مل گئالفت میں بہشام سے جوابیت بھائی۔ لیمان کی تحقیر و تذکیل کی وجہ سے بہشام کے خلاف ہو گیا تھا، مل

يزيدكي بيعت ادروليد كاقتل

ولیداس دفت جمص ادر دمشق کے درمیان قلعہ نجرامیں تھا۔ یزید کے ہاتھوں پر بیعت کے بعد یمنی قبائل اسے لے کرنجرا پنچے۔اس دفت ولید کو ہورش آیا۔اس کے پاس کو کی بری قوت نقطی کیکن مقابلہ کے علاوہ کوئی چارہ کارنہ تھا' ناچاراس مختر جماعت کے ساتھ مقابلہ کیا اورشکست کھا کر مارا گیا۔ ﷺ یہ واقعہ جمادی الثانی ۲۱ اھیں پیش آیا۔اس دفت اس کی عمر کل بیالیس سال کی تھی۔ مدت خلافت ایک سال دومہینے۔

بعض قابل ذكراوصاف

اگر چہولید کی پوری زندگی رندی وسرمتی میں غرق تھی کیکن اس میں بعض قابل ذکر اوصاف بھی سے۔اس نے حکومت کی جانب سے بھتا جول کی بھی پرورش اور معذورا پا بجول کی خدمت کا انظام کیا۔ ﷺ شعروخن کا اچھا ذوق رکھتا تھا۔خودخوش گوشاع تھا۔خصوصاً خمریات میں اسے بڑا کمال حاصل تھا۔ابونواس نے جوعر بی زبان کا خیام سمجھا جاتا ہے اپنے کلام میں ولید کے خمریات ہے بھی استفادہ کیا ہے۔ ﷺ طبعًا بڑا فیاض اور سیرچشم تھا۔شعراکی قدردانی میں اس کی فیاضی اسراف کی حد تک بیٹنے جاتی تھی۔ یہ بیٹن کی تنریک میں پیاس شعر کا ایک قصیدہ پیش تک بیٹنے جاتی تھی۔ یہ بیٹن کی تنریک میں پیاس شعر کا ایک قصیدہ پیش کیا تھا۔ ولید نے ہرشعر کے صلہ میں ایک ایک بڑارانعام دیا۔ ایک موسیقی کا بھی بڑا شائق اور قدردان کیا تھا۔ ولید نے ہرشعر کے صلہ میں ایک آئی۔

The state of the s

🕸 این اثیری ۵ ش ۱۰۱ 🔻 این اثیری ۵ ش ۱۰۵ 🍇 این اثیری ۵ ش ۱۰۵ 🕸 این اثیری ۵ ش ۱۰۵ س

ص ٢٣٥٠ - التنبيه والاشراف ص ٢٣٠٠ التنبيه والاشراف ص ٣٢٠٠ -

urdukutabkhanapk.blogspot.com (تاراله کار ۱۹۵۶ کار

تھا۔اس کے در بار میں ابن سرتخ 'معبد' عریض' ابن عائشۂ ابن محزر' طولیں اور وحمان وغیرہ اس عہد کے بڑے بڑے یا کمال مغنی جمع تھے۔ ﷺ

گھوڑ وں کا شوق

ہشام کی طرح اسے بھی گھوڑ وں اور گھڑ دوڑ کا بڑا شوق تھا' اس کے پاس اس زمانہ کے بہترین ...

گھوڑے تھے۔ 🍪 لعض وال روز کا کا مند

بعض غلط واقعات كى تنقيد

اس کافس و فجوراوراس کے مظالم مسلم ہیں' لیکن ان کے ساتھ تاریخوں ہیں اس کے الحادو دہریت کے بھی بعض جھوٹے افسانے ملتے ہیں کہ اس نے خانہ کعبہ کی جھت پرشراب پینے کا ارادہ کیا تھا' یا کلام اللہ کی تو ہین کی طحما بین کے بعض اشعار بھی اس کی جانب منسوب ہیں' لیکن اس کی حقیقت زیب داستان سے زیادہ نہیں ہے۔ ان واقعات کی شہرت کا سبب سیے کہ ولیدا پنے ظلم وفس کی وجہ سے بہت بدنام تھا۔ ہر جھاعت اس کے خلاف تھی۔ اس کے مخافین نے اس کی جانب سے نفرت و تھارت کے جذبات پیدا کرنے کے لیے رندی و ہوسنا کی کے واقعات کے ساتھ الحاد وزند قد کفرت و تھارت کے جذبات پیدا کرنے کے لیے رندی و ہوسنا کی کے واقعات کے ساتھ الحاد وزند قد کا انسانوں کو بھی شامل کردیا' لیکن ان کی صدافت اس سے ظاہر ہے کہ اکا برعلا و تحد شین تک جود مین عقائد اسلامی کے سب سے بڑے کا فظ و پاسبان ہیں' ان واقعات کو غلط بچھتے ہیں' چنا نچے مہدی عبای عقائد اسلامی کے مہدک عبای سے عمد کے ایک میتاز فقید الوعلا شکا بیان ہے کہ ان سے ایک بھنی شاہد نے جوولید کی رندانہ صحبتوں میں شریک رہ چکا تھا بیان کیا کہ وہ شراب میں برمست رہتا تھا لیکن جیسے ہی نماز کا وقت آتارندی کا لباس اتار کر دوسرا سپید لباس پہنٹا اور وضو کر کے نماز پڑ ھتا۔ نماز ادا کرنے کے بعد پھر رندانہ مشاغل میں اتار کر دوسرا سپید لباس پہنٹا اور وضو کر کے نماز پڑ ھتا۔ نماز ادا کرنے کے بعد پھر رندانہ مشاغل میں ممروف ہوجا تا۔ فقید نہ نہ کوراس واقعہ کو بیان کر کے کہتے تھے کہ کیا یہ اس شخص کی زندگی ہو گئی ہے جو اللہ تعالی پر ایمان ندر کھتا ہو۔

سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں حافظ ذہبی کے حوالہ سے لکھاہے کہ ولید کی جانب کفروزند قد کی نبیت صحیح نہیں ہے۔ البتہ وہ مے نوشی اور دوسرے منہیات میں ضرور مبتلا تھا۔ ﷺ اس کی زندگی کا آخری عمل بیرتھا کہ جب وہ شکست کھا کر قصر میں محصور ہوگیا اور لوگ اسے آل کرنے کے لیے اندر گھسے تو وہ کلام اللہ کھول کر تلاوت میں مصروف ہوگیا اور کہا کہ '' جس طرح عثمان رشائینۂ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے مارے گئے'ای طرح میرا بھی خاتمہ ہو' ﷺ

🐞 مروح الذهب مسعودی ج-۳ ص۳۱ - 🍇 مروح الذهب ج-۳ ص۳۱ - این اثیرج-۵ ص۱۰۲ - 🕸 این اثیرج-۵ ص۱۰۲ - 🕸 تاریخ انتخاص ۲۵۲ - د



يزيدُ ثالث بن وليدالمعروف بهييزيدالناقص

(۲۲۱ه مطابق ۱۲۲ه)

ولید کے قبل کے بعدر جب ۱۲۱ھ میں یزید بن ولید تخت نشین ہوا۔ اس نے ولید کے دورکی فوج کی تخواہ کے اضافہ کو گھٹادیا تھا۔ اس لیے یزید ناقص کہلاتا تھا۔ بیعا بدوز اہد خلیفہ تھا۔ تخت نشینی سے بعداس نے حسب ذیل تقریر کی:

''لوگو! میں اس وقت تک کہیں کوئی نئی تمارت نہ بنواؤں گا اور نہ نئی نہر نکلواؤں گا' جب
تک اس مقام کی سرحد کی حفاظت کا انتظام نہ ہوجائے گا اور جب تک وہاں کے
باشندوں کی احتیاج وضروریات پوری نہ ہوجا کیں گی اس وقت تک وہاں کی آ مدنی
کی دوسرے مقام پر نہ جبیجی جائے گی۔ ہرجگہ کا صرف وہی مال دوسری جگہ نتقل کیا
جائے گا جومقامی ضروریات سے زاکد ہوگا۔ اپنا دروازہ حاجمتندوں کے لیے بند نہ
کروں گا۔ سال بسال تمہارے وظیفے اور ماہ بماہ تمہاراراش ملتارہے گا۔ حقوق میں
دور کے رہنے والے قریب کے رہنے والوں کے برابر ہوں گے' جو پھے میں نے کہااگر
اس پورا کروں تو تم پر میری اطاعت اور میری امداد فرض ہے اور اگر پورا نہ کروں تو
محمد ول کردو۔ تم لوگ گواہ رہو' میں تو بہ کرتا ہوں' اگر کوئی ایسا شخص صالح تمہاری
نگاہ میں ہو جوان باتوں کا وعدہ کرے' جن کا میں نے وعدہ کیا ہے' اور تم اس کے
ہاتھوں پر بیعت کرنا چا ہوتو میں سب سے پہلے اس کی بیعت کرنے کے لیے تیار
ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی معصیت میں می مخطوق کی اطاعت نہیں''۔ بھ

يزيدكى مخالفت

اگرچہولید کی مخالفت اوراس کے قبل کا سبب اس کی نااہلی اوراس کے اعمال تھے اوراس کے نظام مقابلہ میں بزیدصالح خلیفہ تھا'لیکن کی حکمران کے قبل کے اسباب خواہ پچھہتی ہوں حکومت کے نظام پر ہمیشہ اس کا برااثر پڑتا ہے اورلوگوں میں حکمران کے خلاف اٹھنے کا حوصلہ پیدا ہوجاتا ہے۔ پھرولید کے قبل کے اسباب میں یمنی اور مفنری عصبیت بھی شامل تھی۔ اس لیے اس واقعہ سے ایک طرف لوگ خلیفہ وقت کی مخالفت میں جری ہوگئ و وسری طرف قبا کلی عصبیت بھڑک اٹھی۔ جب تک ولید کے قبل

🗱 الفخرى ص ۱۲۱ ـ

4 563 Secretary Secretary

کا واقعہ نہیں آیا تھا ہر طبقہ اس کے خلاف تھا' کیکن بمنوں کے ہاتھوں اس کاقتل قبائلی سوال بن گیا اور بمن رک میں ومفنر کی پرانی عصبیت ابھر آئی اور وہ مفنری بھی جو ولید کی زندگی میں اس کے خلاف تھے بمنوں سے اس کے قبل اف تھے بمنوں سے اس کے قبل کا انتقام لینے کے لیے آبادہ ہو گئے اور ونوں قبیلوں میں نہایت سخت مخالف شروع ہو گئے اور تمام مفنری قبائل اور بنی امیہ کے اکثر ارکان بزید کے خلاف ہو گئے اور شام کے مختلف حصوں میں اس کے خلاف بواجہ باہوگئی۔

محمص میں بغاوت

سب سے پہلے مص کے باشندول نے بزید کی خلافت مانے سے انکارکیا۔ مروان بن عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ اموی نے بھی ساتھ دیا ﷺ اور ممص میں بغاوت پھیل گئے۔ یہاں کے باشندوں نے اپنے اپنے حاکم عبداللہ بن شخرہ کندی ﷺ اور مروان بن عبدالملک اوراس کے لڑکے کو بزید کی جمایت کے جرم میں قبل کردیا اور ولید کے قل میں اعانت کے جرم میں عباس بن ولیداموی کا گھر مسمار کردیا اور پایہ تخت وشق پر حملہ کے لیے بڑھے۔ بزید کواس کی اطلاع ہوئی تو اس نے عبدالعزیز بن ججاج اور ہشام بن مصاد کو مقابلہ کے لیے بھجا۔ انہوں نے باغیوں کو شکست دے کرواپس کیا۔ شکست کھانے بشام بن مصاد کو مقابلہ کے لیے بھجا۔ انہوں نے باغیوں کو شکست دے کرواپس کیا۔ شکست کھانے کے بعدالمل جمع سے مجبور ہوکر سزید کی خلافت تسلیم کر لی۔ ﷺ

فلسطين اوراردن كى بغاوت

معس کی بعناوت کے ساتھ ہی فلسطین کے باشندوں نے بھی اپنے حاکم سعید بن عبدالملک کو جو یزید کے خلاف تھا' حاکم بنالیا۔ اس کی مخالفت سے فلسطین والوں کو بڑی تقویت ہوئی اورانہوں نے بھی یزید کی خلاف تھا' حاکم بنالیا۔ اس کی مخالفت سے فلسطین والوں کو بڑی تقویت ہوئی اورانہوں نے بھی یزید کی خلافت قبول کرنے سے اٹکار کر دیا۔ اس بعناوت کی خبراردن پیچی تو یہاں کے باشندوں نے بھی ان کا ساتھ دیا اور شام میں ایک عام خلفشار بیاہوگیا۔ ان کے مقابلہ کے لیے یزید نے سلیمان بن جشام کوایک بڑی فوج کے ساتھ بھیجا اور دوسری خفیہ تدبیر میکی کے فلسطین کے باغیوں کے سروار سعید بن روح اور ضبعان بن روح کو حکومت اور مال کی طبع دلا کرتوڑ لیا' چنا نچہ وہ فلسطین کولوٹ کرلے گئے اور اہل اردن تنہارہ گئے۔ سلیمان بن ہشام نے تھوڑی ہی فوج بھیج کر انہیں آ سانی کے ساتھ زیر کرلیا اور فلسطین اور اردن دونوں مقاموں میں یزید کی بیعت ہوگئے۔ بغاوت فروہونے کے بعد یزید نے ضبعان کو فلسطین کا اور اپنے بھائی ابراہیم

🗱 ابن اشرح _ ۵ ص ۱۰۹ ្ 🕸 ليقوني ج _ ۲ ص ۲۰۱ م



کواردن کا حاکم بنایا۔ 🗱

مروان بن محمد کاجز ریه پر قبضه

یزید کے آخری زمانہ میں مردان بن محمد اموی نے جزیرہ پر مخالفانہ قبضہ کرلیا۔ اس کا واقعہ یہ ہوا

کہ ولید کے قبل کی وجہ سے مروان بھی یزید کے خلاف ہو گیا تھا۔ ولید کے قبل کے ہنگامہ میں جزیرہ کا

والی عبدہ بن ریاح غسانی جزیرہ سے شام گیا۔ مردان کا لڑکا عبدالملک قریب ہی حران میں تھا۔
میدان خالی پاکراس نے جزیرہ کو اپنے اتظام میں لے لیا اور اپنے باپ کو آرمینیہ اطلاع دی وہ فور آ

وہال سے جزیرہ پہنچا۔ اہل جزیرہ نے اس کی کوئی مخالف نہیں کی بلکہ میں ہزار آدی اس کی تھا یت کے

وہال سے جزیرہ پہنچا۔ اہل جزیرہ نے اس کی کوئی مقابلہ کا ارادہ کیا۔ یزید کو اس کی خبرہوئی تو اس نے

جزیرہ آرمینیہ موصل اور آذر با نیجان کی صومت دے کر اس کی مخالفت روک دی اور مردان نے اس
کی بیعت کرئی۔ پی

مصراوریمن میں بھی مخالفت ہوئی' لیکن بڑھنے نہ پائی۔ گویہ بغاوتیں ختم ہو گئیں' لیکن قبائلی عصبیت کی جوآ گ لگی تھی' وہ برابر بھڑ کتی رہی تا آ ٹکہا موی حکومت کوجلا کرخا کستر کر دیا۔

وفات

کل چھے مہینے حکومت کرنے کے بعد ذی الحجہ ۱۲ اصیں یزید کا انقال ہوگیا۔ انقال کے وقت ۱۴ سال کی عمرتنی ۔ اسے بہت کم خلافت کا موقع ملا اور بیمختصر مدت بھی بغاوتوں اور شور شوں میں گزری اس لیے اس کے عہد کا کوئی واقعہ قابل ذکر نہیں ہے۔



ابراجيم بن وليد بن عبدالملك

(۲۱ ه تا ۱۲۷ ه مطابق ۱۲۸ و تا ۲۵ ک)

یز بدنے اپنے بھائی ابرا ہیم کو ولی عہد بنایا تھا۔اس کے بعد ذی المحبہ ۱۳ اھ میں وہ تخت نشین ہوا کیکن وہ برائے نام خلیفہ تھا۔عام طور پراس کی خلافت تسلیم ہیں گی اور چند ہی مہینوں میں مروان نے اس کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔

مروان بن محمد کی مخالفت

اوپریمعلوم ہو چکا ہے کہ ولید کے قل کی وجہ سے مروان بن مجمد بزید کے خلاف تھااورای کے زمانہ ہیں اس نے جزیرہ پر قبضہ کرلیا اور بزید کے مقابلہ میں اشخے والا تھا، لیکن بزید نے سیاست سے کام لیا اورا ہے آرمینیہ اور آ ذر بائیجان کی حکومت دے کر خاموش کردیا تھا۔ ابرا ہیم بزید کا جانشین تھا اور ولید کے لائے حتم اور عثان اس کی قید میں تھے۔ انہیں وہ رہا نہ کرتا تھا۔ اس لیے مروان کی مخالفت اس کے ساتھ بھی قائم رہی۔ ابرا ہیم قوت اور سیاست دونوں سے محروم تھا۔ اس لیے اس کی تخت نشینی کی سے معروران نے شام پرنو ج کشی کردی۔ راستہ میں مسرور بن ولیدوالی قلسر بن اوراس کے بھائی بشر نے روکا۔ ابن اشیر کا بیان ہے کہ قبیلہ قیس کا سردار بزید بن عمرو بن ہمیرہ جس پر مسرور کی قوت کا دارومدار تھا، مروان سے مل گیا اور مسرور اور بشر دونوں کو پکڑ کے مروان کے حوالہ کردیا۔ ﷺ لیکن دارومدار تھا، مروان سے کہ مروان نے خود شکست دے کرگرفتار کرلیا، بہرحال قلسر بن میں مروان کو کامیا بی بھتو بی کا بیان ہے کہ مروان نے خود شکست دے کرگرفتار کرلیا، بہرحال قلسر بن میں مروان کو کامیا بی ہوئی۔ ﷺ

اہل جمس بھی بزید کے خالفین میں سے اور جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے انہوں نے اس کی خلافت سلیم نہیں کہتی اکسی خلافت سلیم نہیں بھی موقع ملے نہیں بھی موقع مل گیا 'چنانچہ انہوں نے اس کی خلافت تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ ابراہیم نے عبدالعزیز کوان سے بہ جربیعت لینے پر مامور کیا۔ چنانچہ شام پر مروان کی فوج کشی کے وقت عبدالعزیز بیعت کے لیے اہل محمل کا محاصرہ کے جوئے تھا۔

ابراہیم کی شکست

🛊 ابن اثيرة_٥ عن ١١٩ 💛 ليقولي جـ٧٠ ص٥٠٠ ـ

اس کے قسر بن پر بقینہ کرنے کے بعد مروان تھی پہنچا۔ عبدالعزیز میں اس کے مقابلہ کی طاقت نہتی۔ اس کے وہ محاصرہ اٹھا کرلوٹ گیا اور اہل تھی نہنچا۔ عبدالعزیز میں اس کے مقابلہ کی طاقت نہتی۔ اس کے وہ محاصرہ اٹھا کرلوٹ گیا اور اہل تھی نے ابراہیم کی خالفت میں مروان کی بیعت کرلی۔ مروان نے انہیں ساتھ لے کر پایت تحت دمشق کارخ کیا۔ ابراہیم نے سلیمان بن ہشام کو ایک لا کھڑوج دے کراس کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔ عین الجر میں دونوں کا مقابلہ ہوا۔ مروان نے کہلا بھیجا کہ اگر ولید کے دونوں لڑکوں تھم اور عثان کور ہا کر دیا جائے تو وہ جنگ نہ کرے گا کین سلیمان نے بوی شکست فاش انکار کر دیا اور صفر ۱۲۷ھ میں دونوں میں نہایت خونریز جنگ ہوئی۔ سلیمان نے بوی شکست فاش کھائی۔ سلیمان کو قلید کے انگوں تھم اور عثان کی عائبانہ بعت کی اور ولید کے انگوں تھی مروان ان کے نام پراؤ تا کو ایک کے تابلین اور اس کے خالفین تھی مشہور کیا کہ جب تک تھم اور عثمان زندہ ہیں مروان ان کے نام پراؤ تا کہا تھا ہیں وقت ولید کے قاتلین اور اس کے خالفین تھی مشہور کیا کہ جب تک تھم اور عثمان دشق بہنچ گیا۔ ابراہیم میں رہی فاقت نہتی گیا۔ ابراہیم میں وکئی طاقت نہتی ۔ وہ بھاگی نظا ور عثمان کو کا میابی ہوگئی تو اس وقت ولید کے قاتلوں کی خیرنہیں 'چنانچ تھم اور عثان کو آکر کردیا گیا۔ اس ور دران میں مروان دشق بہنچ گیا۔ ابراہیم میں کوئی طاقت نہتی ۔ وہ بھاگی نکلا اور کل تین چارمہینوں کے بعد اس کی خلافت ختم ہوگئی۔



مروان ثاني بن محمد بن مروان الملقب ببهمار

(١٢٧ه تا ١٣٢ه مطابق ٢٨٥ء تا ٢٩٥ء)

ولید کے دونوں لڑ کے جنہیں مروان خلیفہ بنانا چاہتا تھا، قتل ہو چکے تھے۔اس لیے ابراہیم کے فرار کے بعد مروان کے ہاتھوں پر بیعت ہوئی اور صفر کا اھ میں وہ تحت نشین ہوا اور ابراہیم سے درگذر سے کام لیا۔ مروان سنرسید، تجربہ کار مستقل مزاج اور بہا در خلیفہ تھا، لیکن اس وقت اموی حکومت کا نظام اتنا بگڑ چکا تھا کہ مروان اس کو نہ سنجال سکا۔خود اموی خاندان میں اختلاف پیدا ہوگیا تھا۔ بی امیہ کے مرکز حکومت شام میں مختلف پارٹیاں قائم تھیں۔ان سب سے بڑھ کرزاری اور بینی قبائل میں جن برحکومت کی فوجی قوت کا دار و مدار تھا، مستقل خانہ جنگی بیا ہوگی تھی۔گوان قبائل کی مخالفت بہت فدیم تھی اور وقباً فو قبائل کا مخالفت بہت فدیم تھی اور وقباً فو قبائل کی مخالفت بہت آگے نہ بڑھے دیے تھے کہ حکومت کی قوت خار ہوتا رہتا تھا، لیکن جب تک خلفا صاحب اقتدار سے اس کوا تنا کے نہ بڑھ در بین وہ اپنی امداد واعانت کے لیے خودان کوتاج ہوگی حصول کے لیے خودان کوتاج ہوگئی اور بی ان کا قابوندرہ گیا تھا، بلکہ وہ اپنی امداد واعانت کے لیے ان کے اختلاف کو اور زیادہ بڑھاتے وہ سے اس کیا تھا۔ بیکر وال کے دور میں ان میں مستقل جنگ میں مبتلا موقع میں ایک مروز بیا تھی بیش آئے۔ تر تیب کے خیال سے ان کو علیحدہ علیحدہ کھا تا تبہ کر دیا بیتمام واتعات چند سال کے عرصہ میں ایک ساتھ پیش آئے۔ تر تیب کے خیال سے ان کو علیحدہ علیحدہ کھا تا تبہ در اس ہوتا ہوتا ہے۔

شام کی بغاوت اوراس کا خاتمه

دے کر اہل غوط کے مقابلہ کے لیے دمشق بھیجا۔ اس نے تملہ آ وروں کو فکست دے کر یہاں سے مثایا۔ انہیں ہٹانے۔ انہیں ہٹانے۔ انہیں ہٹانے۔ انہیں ہٹانے کے بعد ابوالور وفلسطین کے باغیوں کے مقابلہ کے لیے طبر یہ پہنچا، لیکن یہاں کے باشندے فود فکست دے ابوالورد نے تعاقب کر کے دوبارہ فکست دی اور چند وثوں کے بعد ان کا سرغنہ ثابت بن تعیم گرفتار کر قبل کیا گیا۔ 4

مردان نے ممس میں جوقیدی گرفتار کیے سے ان کوفوج میں بھرتی کرلیا تھا۔ یہ سب دل سے مردان کے خلاف سے لیکن بے بی کی وجہ سے مجدور سے چنانچے موقع ملتے ہی اس سے الگ ہو گئے اور خلیفہ ہشام کے لڑکے سلیمان سے لیکراس کو مردان کے خلاف کھڑا کردیا۔ اس کے میدان میں آجانے کے بعد مردان کے تمام خالف یمنی بھی اس کے ساتھ مردان کے اور سلیمان سر ہزار فوج کے ساتھ مردان کے مقابلہ کے لیے شام کی طرف بڑھا۔ مقام خساف میں دونوں کا مقابلہ ہوا۔ سلیمان کو شکست ہوئی۔ اس کے مات میں دونوں کا مقابلہ ہوا۔ سلیمان کو شکست ہوئی۔ اس میں شماری اٹھا تھا تھا گیا۔ بھی میں اس سے ل گیا۔ بھی میں ضحاک خارجی اٹھا تھا تھا تھا تھا کہ کا سے مقابلہ کے بعد مردان کی مخالفت میں اس سے ل گیا۔ بھی

عبدالله بن معاويه بن عبدالله بن جعفر كاخروج

ای زمانہ میں ایک ہاشی بزرگ حضرت جعفر طیار رھائٹنے کے پوتے عبداللہ بن معادیہ کو جوکوفہ میں مقیم سے مروان کی مخالفت و کی کر شیعیان بنی ہاشم کو میدان میں لے آئے۔ مروان کی مخالفت و کی کر شیعیان بنی ہاشم کو میدان میں لے آئے۔ مروان کی مخالفت کی کہن اور رہیعہ کے قبائل بھی ان کے ساتھ ہوگئے ۔ کوفہ کے والی عبداللہ بن عمر نے ان کا مقابلہ کیا۔ عین موقع پرایک شامی سردار نے حسن تدبیر سے رہیعہ کوالگ کرلیا۔ اس لیے عبداللہ کی قوت کمزور ہوگئی۔ بھا اہل عراق میں تنہا مقابلہ کی ہمت وقوت نہتی۔ اس لیے رہیعہ کے الگ ہوجانے کے بعد انہوں نے سپر ڈال دی اور عبداللہ بن عمر سے اپنی اور عبداللہ بن معاویہ کی جان بجشی کرالی اور عبداللہ کوفہ چھوڑ کر مجم پیر ڈال دی اور عبداللہ بن عمر سے اپنی اور عبداللہ بن معاویہ کئی سال تک مقیم رہے۔ ابومسلم نے سینے ذمانہ میں ان کوئل کیا۔ بھ

خوارج

[🆚] پيدانعات ابن اثيرج_۵ ش_۱۲۲ و ۱۲۳ سے ملخصا ماخوز ہيں۔

[🗱] یعقوبی ج۲مس۵۴۰۰ بن اخیرنے اس کی بری کمی تفصیل کھی ہے۔

[🥸] ابن اثيرج٥ ص ١٣٣ 🛚 🍇 الفخرى ص ١٣٢_

urdukutabkhanapk.blogspot.com \$ 569 \$ \$ \tag{63.000} عبدالله بن عمر والى كوفيه مروان كے خلاف اہل يمن كا طرفدار تفا۔اس ليے مروان نے اسے معزول كر کے نصرین سعید حرثی کو کوف کا والی بنایا۔ ابن عمر نے اس کو حکومت کا جائزہ دینے سے اٹکار کر دیا اور دونوں میں جنگ ہوگئے۔ان دونوں کی آ ویزش کو دیکھرایک خارجی سردارضحاک بن قیس شیبانی اٹھ کھڑا ہوا۔ بیدونوں کا وشمن تھا' اس لیے اس کے مقابلہ میں نصرا ورعبداللہ نے صلح کرلی اورعبداللہ نے ضحاک کا مقابلہ کیا' کیکن مخکست کھائی' اس کا بھائی مارا گیا۔اس کے بہت سے آ دمی ساتھ چھوڑ کرواسط کیے گئے۔ ناجارعبداللہ نے بھی واسط کاراستہ لیا اور کوفیہ پرضحاک قابض ہوگیا۔ کوفیہ پر قبضہ کے بعد يهال مثنى بن عمران كوچھوڑ كرعبدالله كے تعاقب ميں واسط پہنچا۔اس مرتبہ نصر اور عبداللہ دونوں نے مل کر اس کا مقابلہ کیا کئی مینیے تک فریقین میں معرکہ آرائی ہوتی رہی۔عبداللہ کے ہوا خواہوں نے مشورہ دیا کہ ضحاک ہےلڑ نامصلحت کےخلاف ہے۔اس کی وجہ سے وہاصلی حریف مروان کی طرف توجہبیں کرسکتا۔اس لیےتم اس ہے صلح کرلؤ اگر اس نے مروان کومغلوب کرلیا تو تمہارامقصود بھی حاصل ہوجائے گا اور سلح کی وجہ ہے تم خوداس کے شرہے محفوظ رہو گے اورا گرشکست کھائی تو تمہارے لیے اس سے جنگ کرنے کا موقع بدستور باتی رہے گا۔ پیمشورہ معقول تھا۔عبداللہ نے قبول کرلیا اور اس میں اورضحاک میں مصالحت ہوگئی۔ 🗱 اس مصالحت کے بعد ضحاک مروان کے مقابلہ کے لیے بڑھااورنصییین میں مروان کے لڑے عبداللہ کا محاصرہ کرلیا۔ مروان کواس کی اطلاع ہوئی تواس نے نصبیین کا قصد کیا' مگراس دوران میں ضحا ک عبداللّٰد کوچھوڑ کرمروان کے مقابلہ کے لیےخود جرال پہنچ کیا الین فکست کھا کر مارا گیا۔اس کے قل کے بعد خارجیوں نے خیبری کوسر دار بنا کر جنگ جاری ر کھی۔ یہ بھی شکست کھا کرمقتول ہوا۔ 🗱 خیبری کے آل کے بعد شیبان بن عبدالعزیز ابودلف یشکری نے اس کی جگہ لی۔ بیر جنگ روک کر خارجیوں کو لے کرموصل چلا گیا۔مروان بھی اس کے تعاقب میں پہنچا اور خودشیبان کے مقابلہ میں رہا اورعمرو بن ہمبیر ہ والی قرقیسیا کواس کے نائب نثی بن عمران کے مقابلہ کے لیے کوفہ بھیجا۔ اس نے ٹنی کوشکست دے کر کوفہ سے نکالا۔ یہاں سے نکلنے کے بعد خارجیوں نے بھرہ میں اجتماع کیا۔ ابن ہمیرہ نے یہاں بھی ان کے قدم نہ جمنے دیئے اور عراق سے ان کو بالکل . نكال ديا_

عراق کوصاف کرنے کے بعدابن ہمبر ہ نے عامر بن ضیارہ کوسات ہزارفوج کے ساتھ مروان

[🐞] ابن اثيرج ٥٠٥ ١٢١ ـ

بہ یعقو بی جے ہو' مسے میں میں وہ میں وہ بن اثیرجے ۵' ص۔ ۱۳۰۰ واسا ایعقو بی وابن اثیر کے بیان میں ضحاک اور خیبری کے تل کی تفصیل میں کچھا ختلا ف ہے۔

کی مدد کے لیے موسل بھجا۔ شیبان کواس کی اطلاع ہوئی تواس نے جون بن کلاب کواس کے روکئے

کی مدد کے لیے موسل بھجا۔ شیبان کواس کی اطلاع ہوئی تواس نے جون بن کلاب کواس کے روکئے

ہوگیا۔ مروان کواس کی اطلاع ہوئی تواس نے فوراً امداد بھجی۔ عامر نے اس کی مدد سے جون کوشکست

ہوگیا۔ مروان کواس کی اطلاع ہوئی تواس نے فوراً امداد بھجی۔ عامر نے اس کی مدد سے جون کوشکست

دے کرفل کراد یا اور مروان کی مدد کے لیے موصل روانہ ہوگیا۔ شیبان نے دوفو جوں کے درمیان اپنے

کومحصور کرنا مناسب نہ مجھا اور موصل سے چلا گیا۔ مروان نے عامر کواس کے تعاقب میں بھجا۔

جیرفت میں دونوں کا مقابلہ ہوا۔ شیبان کوشکست ہوئی اور دوہ سیستان کی طرف نکل گیا۔ اس زمانہ میں

ایک اور خار جی سردار ابوجز ہ بلج بن عقبہ از دی نے جج کے موقعہ پرمنی میں خروج کیا۔ عبد الواحد بن

سلیمان اموی والی مکہ نے اس سے لکھ کرآنے کا سبب پو چھا۔ اس نے جواب دیا کہ ہم جج کے لیے

سلیمان اموی والی مکہ نے اس سے لکھ کرآنے کا سبب پو چھا۔ اس نے جواب دیا کہ ہم جج کے لیے

سلیمان اموی والی مکہ نے اس سے لکھ کرآنے کا سبب پو چھا۔ اس نے جواب دیا کہ ہم جج کے لیے

سلیمان اموی والی مکہ نے اس سے لکھ کرآنے کا سبب پو چھا۔ اس نے جواب دیا کہ ہم جج کے لیے

سلیمان اموی والی مکہ نے اس سے لکھ کرآنے کا سبب پو چھا۔ اس نے جواب دیا کہ ہم جج کے ہیں اور فریقین میں طے ہوا کہ وہ جج کے اختا م پر مکہ میں بدامنی پیدا کرنے سے گریز کریں۔

عبر الواحد میں ان کے مقابلہ کی طاقت نہ تھی۔ اس لیے جو ختم ہونے کے بعدوہ مدینہ چلا گیا اور ابوجزہ واتحانہ مکہ میں داخل ہوگیا۔

عبدالواحد کو یقین تھا کہ ابو تمزہ مکہ کے بعد ضرور مدینہ آئے گا۔ اس لیے مدینہ آئے کے بعد اس نے عبدالعزیز بن عبداللہ کوائل مدینہ کے ساتھ ابو تمزہ کے مقابلہ کے لیے روانہ کیا۔ مدینہ سے پچھ دورچل کر اہل مدینہ کو ابو تمزہ کا یہ پیام ملا کہ ' ہم تم لوگوں سے لڑنا نہیں چا ہے' ہم کو ہمارے دہمن سے نہیٹ لینے دو' ۔ لیکن اہل مدینہ نے پیش قدی جاری رکھی ۔ خوارج مکہ ہے چل چکے ۔ مقام قدید میں ان کا اور اہل مدینہ کا سامنا ہوا۔ خوارج کے مقابلہ میں یہ لوگ جنگ سے بالکل ناوا قف تھے۔ اس میں ان کا اور اہل مدینہ کا سامنا ہوا۔ خوارج کے مقابلہ میں یہ لوگ جنگ سے بالکل ناوا قف تھے۔ اس لیے برٹری فاش شکست کھائی اور ان کے اسے آدی مارے گئے کہ سارا مدینہ ماتم کدہ بن گیا۔ انہیں شکست دینے کے بعد ابو تمزہ مدینہ میں ابو تمزہ کو برٹری فاش شکست ہوئی اور خارج کی بعد مروان نے عبدالملک بن ٹھر کو چار ہزار فوج کے ساتھ اس کو موان نے عبدالملک بن ٹھر کو چار ہزار فوج کے ساتھ اس کو روکنے کے لیے بھیجا۔ وادی القرئ میں جنگ ہوئی۔ ابو تمزہ کو برٹری فاش شکست ہوئی اور خارج کو تہرتی تھی کر باقی خوارج کو تہرتی کیا۔ برٹری تعداد کا م آئی 'جو بی کر ہے وہ مدینہ لوث گئے۔ عبدالملک نے مدینہ بینی کر باقی خوارج کو تہرتی کیا۔ برٹری تعداد کا م آئی 'جو بی کر ہے وہ مدینہ لوث گئے۔ عبدالملک نے مدینہ بینی کر باقی خوارج کو تہرتی کیا۔ اور ابو تمزہ بھی مارا گیا۔ اس کے قل کے بعد خارجیوں کی شورش ختم ہوگی۔ پی

ندکورہ بالامخالف جماعتوں میں سے کوئی نئی نہتھی۔امو یوں کا ہمیشدان سے سابقہ رہا' اس لیے

[🕻] يېتمام حالات ابن اثير په ملخصاً ماخو زېيں۔

urdukutabkhanapk.blogspot.com (حَرِينَ الْمُعَالِينَ الْمُعَالِينَ الْمُعَالِينَ الْمُعَالِينَ الْمُعَالِينَ ا

صرف ان سے اموی حکومت کوکوئی بڑا نقصان نہیں پہنچ سکتا تھا' کیکن بنی امید کی برشمتی سے معنز میں اور ربیعہ کے اختلاف نے مستقل جنگ کی صورت اختیار کرلی۔ اس سے بنوامید کی اصل حریف عباسی تحریک کو بھیلنے اور طاقت پکڑنے کا موقع مل گیا اور ابوسلم خراسانی نے سارے خراسان میں اس کو پھیلا دیا۔

عباسى تحريك

ہشام کے دور تک عبائ تحریک کی رفتار کے مخضر حالات اوپر گذر چکے ہیں۔ ۱۲۹ھ میں امام محمد بن کلی کا انقال ہوگیا اور ان کے لڑ کے ابراہیم ان کے جانشین ہوئے۔ انہوں نے ازسر نواس تحریک کا نقال ہوگیا اور ان کے لڑ کے ابراہیم ان کے جانشین ہوئے۔ انہوں نے اصول وقو اعد بنائے اور ایک تجربہ کار داعی بکیر بن ماہان کو ان قو اعد کے اجراء کے لیے خراسان بھیجا۔ اس نے تمام عبائی داعیوں کو جمع کر کے امام کے احکام ونصائح سائے۔ ان سے ان کی بیعت کی اور نذرانہ عقیدت کے کرامام کی خدمت میں حمیمہ واپس آیا۔ # ابراہیم کے دور میں عبائ تحریک کو بڑا فر دغ ہوا' تاریخوں میں اس کی بڑی کمی تفصیل ہے۔

ابومسلم خراسانی

لیکن جس میلنے اعظم نے عباسی تحریک کا غلغلہ سارے خراسان میں بلند کر دیا اور ہائمی خلافت

کے خیل کو تاریخ میں واقعہ کی شکل دی وہ ابو سلم خراسانی ہے۔اس کے نسب اور عباسی تحریک میں اس کی شرکت کے زمانہ میں مختلف روایات ہیں۔ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجمی انسل اور پاری نژاد نو مسلم تھا۔ بعض اسے آزاد اور بعض اسے غلام ہتاتے ہیں۔اصفہان میں پیدا ہوا اور کوفہ میں عباسی داعیوں کے دامن میں اس کی نشو ونما ہوئی۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عباسی داعی بین موکی سراج نے اس کی تربیت کی اور اس کے وسیلہ سے وہ عباسی تحریک میں شامل ہوا اور بعض روایتوں میں ہے کہ عیسی اس کی تربیت کی اور اس کے وسیلہ سے وہ عباسی تحریک میں شامل ہوا اور بعض روایتوں میں ہے کہ عیسی میں اور کسی تھے۔ ابو مسلم جیل میں ان کی خدمت کرتا تھا۔ عیسی اور معقل کے بعض خواجہ تاش ان سے خفیہ جیل میں اس کے طفئے آئے اور ابو مسلم کے بشرہ پر ذہانت و ہوشمندی کے آثار دیمیر کروایسی پرامام محمد بن علی سے اس کے اوصاف بیان کیے۔ انہیں اپنی تحریک کے لیے ایسے ہونہار آدمیوں کی ضرورت تھی۔اس لیے انہوں نے اس کو اپنی برا ابور ابو مسلم ہوا ہونہار اور دانشمند تھا۔اس نے بہت جلد محمد بن علی کے مزاح میں رسوخ حاصل کرلیا اور ان کا معتمد علیہ اور داز دار بن گیا اور دوسرے داعیوں کے پاس ان کے خفیہ بیغام لے حاصل کرلیا اور ان کا معتمد علیہ اور داز دار بن گیا اور دوسرے داعیوں کے پاس ان کے خفیہ بیغام لے حاصل کرلیا اور ان کا معتمد علیہ اور دوسرے داعیوں کے پاس ان کے خفیہ بیغام لے

[🐞] ابن اثيرج٥ ص ٣٥٣_

جانے لگا۔ ایک روایت ہے ہے کہ بیر بن ماہان نے اسے اس کے آ قاؤں سے فرید کرامام ابراہیم کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ بعض اور روایت بی بھی ہیں۔ ﷺ بہر حال اتنا بیان مشترک ہے کہ وہ پاری نژاد اور برداعالی د ماغ تھا اور اس کے جو ہرامام ابراہیم کے زمانہ میں چکے۔ اس نے اپنی کارگز اریوں اور حسن خدمت سے اتنارسوخ واعتماد حاصل کرلیا کہ ابراہیم نے کااھ میں اس کوریمس الدعا ۃ بنا کر روانہ کیا۔ خراسان بھیجا۔ ﷺ اور خود اپنے ہاتھ سے 'عمبائی نشان' جس کا نام' 'سحاب' رکھا تھا' بنا کر روانہ کیا۔ خراسان بھی اس نے جس ہوشیاری سے عبائی تحریک کو بھیلا یا اور اس سلسلہ میں جو واقعات پیش آئے ان کی میں اس نے جس ہوشیاری سے عبائی تحریک کو بھیلا یا اور اس سلسلہ میں جو واقعات پیش آئے ان کی تفصیل بہت طویل ہو اور راس کا نقل کرنا بیکار ہے۔ مختصر ہے کہ اس نے بردی دانشندی اور سرگرمی سے کام کیا اور خراسان بھر میں وعاق بھیج کراس کے چپ چپ میں عباسی دعوت پھیلا دی اور چند ہی دنوں میں اس تحریک نے اتنی طاقت بکڑ کی اور اسے خراسانی اس میں شامل ہوگئے کہ وہ علانیہ بنی امیہ کے مقابلہ میں اس خوی کے اس وقت ابوسلم نے اپنے بیروڈن کو جنگ کی تیاری کا تھم دیا اور اس کے ان ظام کے لیے برمقام پرایک ایک امیر مقرر کیا۔ ایک ابوسلم کی خوش قسے سے ای زمانہ میں معز کین اور رسید

میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔اس نے ابومسلم کے لیے راستہ صاف کر دیااوراس نے حکمت عملی ہے اس خانہ

جنگی کوزیادہ بھڑکادیااور عربوں کی قوت آپس میں گرا کر پاش پاش کردی۔
ابومسلم بجمی نزاد تھا، مجمیوں کے دل سے ان کی حکومت کے زوال کا داغ ندمنا تھا اوران کے دماغ میں ہمیشہ عربوں سے انتقام کے خیالات پرورش پاتے رہے کیکن ان کے مقابلہ میں علانیا ٹھنے کی ہمت نہ پرفی تھی۔اس لیے خفیہ سازشیں کیا کرتے تھے اور عربی حکومت کو نقصان پہنچانے والی جو تخریک شروع ہوتی تھی۔اس لیے خفیہ سازشیں کیا کرتے تھے اور اس کے مبلغ بن جاتے تھے چنا نچے اس قسم کی اگر تو کی بیس صاصل ہوا۔ خلافت کے بارے میں اکثر تو کی کیس سرز میں مجم ہی سے اٹھیں یا کم از کم انہیں فروغ میبیں حاصل ہوا۔ خلافت کے بارے میں الل بیت اور غیر اہل بیت کے مسئلہ کو بھی سب سے زیادہ مجمیوں ہی نے بڑھایا اور ای سرز مین میں وہ پروان چڑھا، چنا نچے اہل بیت کے شیعہ زیادہ تر مجمی یوں تو پوری قوم عرب کے خلاف تھے کیروان چڑھا، چنا نچے اہل بیت کے شیعہ زیادہ تر مجمی ہوں تو پوری قوم عرب کے خلاف تھے کیے میں بخص کی امریہ سے ان کو دو ہرا عناد تھا، کیونکہ اولاً وہ عرب تھے بھران کی حکومت خالص عربی تھی، جس ایس مجمیوں کو بار نہ تھا۔ اس لیے وہ اس کے ساتھ بڑا عنادر کھتے تھے۔عربوں کی خانہ جنگی ہے جب ان میں جاتے ہا ہوں کی خانہ جنگی ہے کہ بان میں جمیوں کو بار نہ تھا۔ اس لیے وہ اس کے ساتھ بڑا عنادر کھتے تھے۔عربوں کی خانہ جنگی ہے جب ان کے اتحاد کا شیراز و بھرااور اموی حکومت کم زور پڑئ اس وقت ابوسلم اور اہل مجم کوان سے انتقام لینے کا

[🗱] بيتمام روايتين ابن اشيرج_۵ ص ٩٣٠ و٩٣ واخبار الطّوال ص ٣٣٩ و٣٣٩ و ٣٣٠ ميں ہيں۔

[🕸] ائن اثير حواله مُدكور 💮 🍪 اخبار الطّوال ص ٣٣٣_

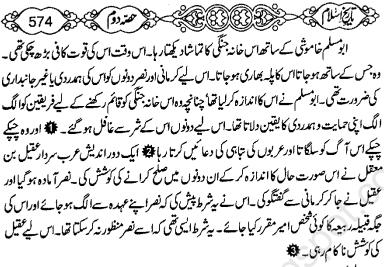
موقع مل گیا۔ یہی وجہ ہے کہ عہائ تحریک سب سے زیادہ عجم ہی میں پھیل ۔ عربوں کی خانہ جنگی

معنز یمن اور ربیعہ کی خانہ جنگی ابوسلم کی کارگذاریوں عباسی تحریک کی اشاعت اور اموی کومت کے خاتمہ کے واقعات کی ترتیب وتفصیل میں مورخین کے بیانات مختلف ہیں۔ ان سب کی تفصیل طویل بھی ہا ور ربیار بھی۔ اس لیے غیر ضروری تطویل اور اختلافی روایات کو چھوڑ کر صرف مشترک اور ضروری واقعات کھے جاتے ہیں۔ مروان سے پہلے معنز بحن اور ربیعہ کے تعصب واختلاف کے سلسلہ میں جو واقعات پیش آئے ان کا جستہ جستہ ذکر او پر بھو چکا ہے۔ مروان کے زمانہ میں اس اختلاف نے ستعقل جنگ کی صورت اختیار کرلی۔ اس کا سب یہ ہوا کہ مروان خود معنو کا طرفدار اور اختلاف نے ستعقل جنگ کی صورت اختیار کرلی۔ اس کا سب یہ ہوا کہ مروان خود معنو کا طرفدار اور یمنوں کے خلاف تھا۔ اس لیے اس کے عمال کی بھی یہی پالیسی تھی چونا ہے۔ مروان خود معنو کا طرفدار اور جونود مضری تھا بین کے حریف بین ہونوں کے خلاف تھا۔ اس لیے اس کے حریف بین ہونی کے مردار امیر جدیج بن علی کرمانی میں ورفیہ لیر ربیعہ کے مردار امیر جدیج بن علی کرمانی میں اس کے خلاف ہوگئی۔ جدیج نے ابن سیار کواس روش ہوں کوشش کی گئین وہ باز نہ آیا۔ اس لیے جدیج خلاف ہوں کی کوشش کی گئین وہ باز نہ آیا۔ اس لیے جدیج مصلی اس کے خلاف ہوں کی کوشش کی گئین ہو بیا اور اس کی مخالفت سے خراسان میں اس کے قلاف ہوں بی کو تھویت بہنچنے کا اندیشہ تھا۔ اس لیے نفر نے مصلی کو تھویت کی کوشش کی گئینہ ہوگیا۔ اس کی خلاف سے تکال لے گئا ور ربیعہ اور با اثر امیر تھا۔ اس کی تحالیت کیلئے جمع ہوگیا۔ انہیں دکھر مضری نفری مدد کے لیے بھی گئی گئی اور ربیعہ اور یہن کا فیمیا۔ اس کی جمایت کیلئے جمع ہوگیا۔ انہیں دکھر کی مصری نفری مدد کے لیے بھی گئی گئی۔ گ

ابن اشیرکابیان ہے کہ اس وقت بید معاملہ آگے نہ بڑھنے پایا اور دونوں میں مصالحت ہوگئ۔ جے لیکن دونوں کے دل صاف نہ تھے۔ اس لیے صلح پائیدار نہ ثابت ہوئی اور چند دنوں کے بعد پھر جنگ شروع ہوگئی۔ جے دینوری کا بیان ہے کہ کر مانی کے قید سے نکلنے کے بعد امیر نھر نے اس سے معذرت کی اور اسے منانے کی کوشش کی گراس نے برئی تختی سے انکار کیا اور نہایت شخت اور تو بین آمیز جواب دیا اور بیعہ اور یمن کے درمیان زمانہ جا لمیت میں جو معاہدہ ہوا تھا نصر سے انتقام لینے کے لیے دوبارہ اس کی تجدید کر کے اعلان جنگ کر دیا۔ نھر کو بھی چا رونا چار مقابلہ کے لیے نکلنا پڑا۔ اس طرح دونوں میں جگ کا آغاز ہوگا۔ بھ

🍇 ابن اثيرج_۵ ٔ ص۱۱۳ په اخبار الطّوال ِص۲۵۳٬۳۵۲_ 🐞 این اخیرج ۵ ص ۱۱۳ ۱۳۱۰ واخبار الطّوال ص ۱۵۱ _ این اخیرج ۵ ص ۱۳۵ و ۱۳۷ _

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



ابومسلم كي مداخلت

ابوسلم ساری عرب قوم کادیمن تھا، لیکن اموی حکومت میں چونکہ مفر کا عروج تھا اس لیے اس وقت اس کے اصل حریف وہی تھے۔ چند دنوں تک تو خاموثی سے وہ عربوں کی خانہ جنگی کا تما شاد یکتا رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ اب رہیعہ اور یمن سے ال کرمفز کی قوت تو ڑ دینے کا وقت آگیا ہے تو وہ علانیہ اس کے ساتھ ہوگیا۔ اس کے خل جانے سے نفر کو بڑا خطرہ پیدا ہوگیا۔ اس نے پھر کر مانی کے باس کہ بلا بھیجا کہ ابوسلم کی باتوں میں آگر اس کے خطرہ سے عافل نہ ہوجا و 'مجھ کو ڈر ہے کہ وہ تمہیں بھی دھوکا دے گا۔ بہتر میر ہے کہ ہم اپنے اختلاف کو بھالکر صلح کر لیس نفر کا میریام کر مانی کی بھی سمجھ میں دھوکا دے گا۔ بہتر میر ہے کہ ہم اپنے اختلاف کو بھالکر صلح کر لیس نفر کا میریام کر مانی کی بھی سمجھ میں ہوگیا۔ نفر کے موقع کی کر رامت ہی میں اس کا کا م تمام کر دیا۔ اس نے میں جو گئی کر رابی تھا کہ کر مانی کے بعد اس کی مخالفت ختم ہوجائے گی کیکن میں مقصد حاصل نہ ہوا اور کر مانی کا لاڑ کا علی اپنے باپ کا انتقام بعد اس کی مخالفت نے ابوسلم سے مل گیا۔ بین

دینوری کے بیان کے مطابق کر مانی کے قل کا واقعہ بہت بعد میں پیش آیا تھا' لیکن آئندہ جو واقعات پیش آئے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بیاسی زمانہ میں ہوا۔ بہر حال ابومسلم کے ساتھ رہیعہ اور یمن کا اتحاد حکومت کے لیے بہت مہلک تھا اور نھر تنہا ان متیوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔اس لیے اس

ابن اثيرخ _ 6 ص ١٣٦ _ ﴿ يعقو في ج ٢٠ ص ٢٠٥٨ _ ﴿ ابن اثير ج ـ 6 ص ١٣٦ _ ﴿ ابن اثير ج ـ 6 ص ١٣٦ _ ﴿ ابن اثير ج ـ 6 ص ١٣٦ _ ﴿

اليُغْ الْمَالِيَّ الْمَالِيَّ الْمَالِيَّةِ الْمَالِيَّةِ الْمَالِيِّةِ الْمَالِيِّةِ الْمَالِيِّةِ الْمَالِي نِهِ مروان كوالبومسلم كى برهتي بهوئي طاقت كاحال د كيوكرية تاريخي اشعارلكم بصحة:

ک رون دیر الرماد و میض نار واخشی ان یکون بها ضرار

اری بین الرماد و میض نار و اخشی آن یکون بها ضرار <u>مُحص</u>فا کشرمیں چنگاریال نظرآتی ہیں اورڈر ہے کہ وہ مجرک نمائھیں

فان النار بالعودين يزكى و ان الحرب مبدء ها كلام آ گدوكلايول سے جوائى جا اورلا انى كا آغاز با توں سے ہوتا ہے

فقلت من التعجب لیت شعری ایقاظ بنی امیة ام ینام بیل نام میں اینام میں اینام میں امید اس بنام میں اس میں اس

حقیقت سے ہے کہ اب بن امید کا نصیبہ سوچکا تھا اور ایسا سویا کہ پھر جا گنا نصیب نہ ہوا۔ یہ وقت تھا کہ مروان کی ساری قوت خوارج کے مقابلہ میں مشغول تھی۔ اس لیے وہ کوئی مدونہ کر سکا۔ ﷺ چند دنوں کے بعد نصر نے دوبارہ یا دد ہانی کی۔ مروان نے یزید بن ہمیرہ والی عراق کو بارہ ہزار فوج ہم جھنے کا تھم دیا۔ اس نے لکھا کہ اول آبارہ ہزار فوج موجود نہیں ہے۔ دوسرے عراقیوں کے دل میں خلیفہ کی خیرخواہی نہیں بلکہ کھوٹ ہے اور وہ اعتماد کے لائق نہیں۔ ﷺ مسعودی کا بیان ہے کہ یزید بھی خوارج کے مقابلہ کی وجہ سے مدونہ کرسکا۔ ﷺ صرف ایک یعقو بی نے لکھا ہے کہ پہلے ابن ہمیرہ و نے ٹالنے کی کوشش کی مگر پھر مروان کی مسلس تاکید پر امدادی فوجیں جمیجیں' لیکن تھے کہی ہے کہ ٹھر کو کوئی مدد نیل سکی۔

امام ابراہیم کی گرفتاری اور قبل

اتفاق ہے ای زمانہ میں ابوسلم کا ایک قاصد جوابرا ہیم کے پاس جار ہاتھا' پکڑا گیا اور مروان کے سامنے پیش ہوا۔ مروان نے اس کودس ہزار روپ دیئے کہ وہ ابرا ہیم کے پاس جائے اور وہ ابوسلم کے حسامنے پیش ہوا۔ مروان نے اس کودس ہزار روپ دیئے کہ وہ ابرا ہیم کے خطاکا جو جواب دین اسے لے آئے ' چنا نچہ اس نے جواب لا کر مروان کے حوالہ کر دیا۔ اس میں دشمنوں کے استیصال کی بڑی تا کید کی تھی ۔ میں اوسلم کی برہمی کا اظہار تھا کہ اس نے کیوں اب تک نصر اور کر مانی کو چھوڑ رکھا ہے اور خراسان میں کوئی عربی بولنے والا زندہ نہ چھوڑ اجائے۔ میں اس خطاکو حاصل کرنے کے بعد مروان نے ابرا ہیم کو جو تھیمہ میں مقیم تھے' گرفتار کر الیا اور ان سے عہائی تحریک کے متعلق استفسار کیا۔ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی مروان نے ان کا خط پیش کر دیا اور قاصد سے تحریک کے متعلق استفسار کیا۔ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی مروان نے ان کا خط پیش کر دیا اور قاصد سے

[🏘] ابن اثيرج ٥٠ص ٢٥ اومسعودي ص ٢٥ يه اخبار الطّوال ص ١٣٦ _

[🗱] مسعودي جيس ٢٤٠ 🍇 يعقوني جيس ١٣٠٨ 🍇 مسعودي جيس علي

\$ 576 \$ \$ (1) JO \$ \$ (

شہادت دلوائی۔اس وقت ابراہیم کوئی جواب نہ دے سکے اور مروان نے ان کو قید کر دیا۔ 4 بعض روایتوں میں ہے کہ قید کے بعد فوراً ان کا کام تمام کر دیا گیا اور بعض روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ دنوں کے بعد مارے گئے۔

امام ابوالعباس بن عبدالله كي جانشيني اورعباسيول كاخروج

ابراہیم کی گرفتاری کے بعدان کے دونوں بھائی ابوجعفر عبداللہ بن علی اور ابوعباس عبداللہ بن علی علی عبداللہ بن علی علی عبداللہ بن علی علی عبد عباری عبداللہ بن علی علی عبد عباری تعدید کر کے انہیں آبے کی اطلاع ہوئی تو وہ خراسان سے کوفہ چلا آیا اور ابوالعباس کے باتھوں پر ببعت کر کے انہیں ابراہیم کا جانشین بنایا۔ یہا ہے بھائی کے فل سے بہت متاثر تھے۔ انہوں نے تھم دیا کہ خراسان واپس عبران کی دعوت بول ایک دورہ کر کے ایک تاریخ مقرر کر دی کہ اس تاریخ کو بیک وقت پورے گیا اور پورے خراسان کا دورہ کر کے ایک تاریخ مقرر کر دی کہ اس تاریخ کو برات بوشخ مروالروز طالقان مرو نساء ایورڈ طوم نیشا پور بلخ صفانیان خراسان خمال کا دورہ کر کے ایک تاریخ عباری اٹھ کھڑ ہے ہوئے۔ ان کے باتھوں میں طخارستان خمالان کش اور نسف وغیرہ کے سیاہ پوش عباسی اٹھ کھڑ ہے ہوئے۔ ان کے باتھوں میں چھوٹے چھوٹے ڈنٹرے سے جن کا نام'' کا فرکو بات' رکھا تھا اور ایک لاکھ سے زیادہ انسان ابوسلم کی جھوٹے ڈیٹرے جمع ہوگے۔ یہ طوفان دیکھ کرنسر کے پاؤل تلے سے زیمن نکل گئی۔ اس نے کہ کھا کہ آگر اس وقت ربیعہ اور بحن اس کے ساتھ ہوگئے تو پھراس کی ہلاکت تھنی ہے۔ اس لیے ایک دیکھ کھراس نے ان کی طرف مصالحت کا ہاتھ بڑھا اور ان کولکھ بھیجا:

ابلغ ربیعة فی مرو واحوتها ان یغضبوا قبل ان لا ینفع الغضب ربیعداوران کے ساتھی یمن کومرومیں یہ پیغام پہنچادوکدوہ وقت آئے سے پہلے جب کہ خصہ کوئی فائدہ نددے گاان کوغصہ آئے۔

مابالکم یلحقون الحرب بینکم کان اهل الحجی عن فعلکم غیب تم کوکیا ہوگیا ہے کہ آپس میں موجود نہیں ہے۔ تم کوکیا ہوگیا ہوگیا کوئی عاقل اور ذی ہوگی تم میں موجود نہیں ہے۔ و تعریکون عدوا قدا ظلکم ممن تاشب لا دین ولا حسب اوراس دشمن کوئم نے چھوڑ دیا ہے جوتم پر چھا گیا ہے اور جس کا کوئی دین اور نسب نہیں ہے۔

🗱 مروح الذهب جـ٣٠ص ١٠٠

ليسوا لى عرب منافنعر فهم ولا صميم الموالى ان هم نسبوا نتوه ولا صميم الموالى ان هم نسبوا نتوه ولوگ عرب بين جن كوبم جانتے بول اور ندوه اپنی نبیت میں خالص موالى بى بین -

قوما يدينون دينا ما سمعت به عن الرسول و لا جاء ت به الكتب النكادين الياب كمنه وه رسول عدنا كياب اورنه الكوكل كتاب البي لا كل ب-

فمن یکن سائلی عن اصل دینهم فان دینهم ان تهلک العرب اگر کوئی ان کے دین کی اصل تقیقت کے متعلق سوال کریے تو ان کا دین صرف ہیہ ہے کہ عرب بریا د ہوجا کیں۔

عربوں میں مصالحت اور ابوسلم کی جالا کی سے دوبارہ اختلاف

عربوں کے بارے میں امام ابراہیم کے تکم کے بعد عبائ تحریک کی روح اوراس کی عرب دشنی آشکارا ہو چکی تھی۔اس نظم نے اس کی پوری تشریح کردی۔اس وقت بعض عاقبت اندلیش عربوں کواس کا احساس ہوا' چنانچہ ایک عرب سرداریجیٰ بن نعیم بن ہمیر وشیبانی کی کوشش سے ابوسلم کے مقابلہ کے لیے عارضی صلح ہوگئی۔ #

ابوسلم نے جب ویکھا کہ اس کا بنابنا پی کھیل گڑا جاتا ہے تو اس نے عربوں کوزیا دہ موقع نہ دیا اور فوراْ ان کے مقابلہ میں ان کے مقابلہ کے لیے نکلے۔ عین میدان جنگ میں ایک عباسی دائی سلیمان بن کثیر نے جو کر مانی کے لڑکے ملی کے مقابلہ میں تھا اس کو ابو مسلم کی جانب سے یہ بیام دیا کہ تمہاری غیرت نے یہ کیسے گوارہ کیا کہ جس نے کل تمہارے باپ کوتل کر کے سولی پر لائکا یا آج تم نے اس سے سلح کر کی سلیمان کا پیفوں کا رگر ہوگیا علی بن کر مانی کی رگ جہالت پھڑک اٹھی اور اس نے تھر کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس کا ساتھ چھوڑ تے بی عربوں کا اتحاد ختم ہوگیا۔ اس طرح علی کی جہالت سے عرب کا خواب پر بیثان ہوگیا۔ اس اتحاد کے ٹوٹے کے بعد پھر دونوں ابو مسلم کے سہارے کے لیوٹی جو سے بیات ہوگیا۔ اس اس سے ملنے کی کوشش کی۔ ابو مسلم کے اصل حریف مضر تھے۔ اس لیے اس نے رہیمہ اور یمن کی ورخواست قبول کر لی اور مصنر کا وفد نا کام دالیس گیا۔ اس کا میا بی کے بعد ابو مسلم کوعربوں کی جانب سے بورا اظمینان ہوگیا اور اس نے اعلان کر دیا کہ اب آئندہ عرب بعد ابو مسلم کوعربوں کی جانب سے بورا اظمینان ہوگیا اور اس نے اعلان کر دیا کہ اب آئندہ عرب

🛊 اینا ثیرج_۵ ص ۱۳۷_ 🌣 اینا ثیرج_۴ ص ۱۳۱_

ہارےخلاف متحدثہیں ہوسکتے۔ 🕸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



خراسان برابومسكم كاقبضه

رہیداوریمن کے ابوسلم سے ملنے کے بعد نفران کے مقابلہ میں کمزور پڑگیا اور ابوسلم کے لیے خراسان پر قبضہ کرنا بہت آسان ہوگیا' چنا نچاس نے علی بن کر مانی اور شبل بن طہمان کومرو پر فوج کشی کا تھم دے دیا۔ انہوں نے حملہ کر دیا۔ نفر کے پاس کوئی بڑی قوت نہ تھی۔ تاہم اس کے آدمیوں نے روکنے کی کوشش کی' لیکن تین متحدہ طاقتوں کا مقابلہ ان کے بس سے باہر تھا۔ اس لیے فکست کھائی۔ ابوسلم نے مرو پر قبضہ کر کے عباسی حکومت کا سنگ بنیا در کھدیا۔

مروپر بقضد کے بعد ابوسلم نے نفر کو عباسی دعوت میں شامل ہونے کا بیام دیا۔ وہ اب بالکل بیات ہو چکا تھا۔ اس لیے انکار نہ کر سکا اور زبانی وعدہ کرلیا۔ ابوسلم نے دوبارہ اس کے پاس لابط بین قریظ کو بھیجا۔ گو بید ابوسلم کا آ دمی تھا، لیکن عرب تھا، اس لیے نفر کی ہے ہی دیکھ کرا ہے رحم آ گیا۔ اس نے اس کو مرو سے نکل جانے کا اشارہ کر دیا، چنانچہ رات کی تاریکی میں اس نے مروچھوڑ دیا۔ ابوسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے فوراً نفر کے تمام معتمد علیہ اور متاز ساتھیوں کو گرفتار کرلیا اور نفر کے تعاقب میں آ دمی دوڑائے 'لیکن وہ نہ ملا۔ اس سے مایوس ہونے کے بعد اس نے اس کے تمام قیدی ساتھیوں کو تل کردیا اور لابط بن قریظ کو بھی نفر کے بھائے نے کے جرم میں زندہ نہ چھوڑا۔ ﷺ

علی بن کر مانی اوراس کے بھائی عثان کاقتل

ابومسلم خراسانی مفزیمن اور ربیعه تینول کا کیسال دشمن تھا، کیکن چونکہ فتیلہ مفزاور ربیعه دیمن میں اختلاف تھا اس لیے اس اختلاف سے فا کدہ اٹھانے کے لیے وہ عارضی طور سے ربیعه اور یمن سے لگیا تھا۔ نفر کی شکست اور مرو پر فبضہ کے بعد جب وہ ربیعه اور یمن سے بے نیاز ہوگیا 'اس وقت اس نے ان کانٹول کو باقی رکھنا مصلحت نہ مجھا' چنانچہ کر مانی کے دونوں بیٹول علی اور عثمان کو آل کرا دیا۔ ایک نفر کے فرار کے بعد چند مقامات کے علاوہ سار سے خراسان پر ابومسلم کا قبضہ ہوگیا اور نفر کے اگر ساتھی اس سے فرار کے بعد چند مقامات کے علاوہ سار جلی گئی۔ ابومسلم نے مفتو حہ علاقوں کا از سرنو انظام کیا اور ذباع مل گئے۔ صرف ایک مختصر جماعت طوئل چلی گئی۔ ابومسلم نے مفتو حہ علاقوں کا از سرنو انظام کیا اور قطبہ بن میں نعمان از دی کوسم قد کا خالد بن ابر اہیم کو طخارستان کا اور تھر بن اشعیف کو طبسین کا حاکم بنایا اور قطبہ بن عبد نفر سے نوعوں اور سوذ قان بھیجا۔ قطبہ نے طوئل کیا تھا کہ سے نیس کو طوئل اور وقت نیشا پور میں تھا اور تھی کے مقابلہ کے لیے سوذ قان بھیجا اور اسے شکست دے کرفل کیا۔ نھر اس وقت نیشا پور میں تھا ا

[🆚] ابن اثیرج یه ص ۱۳۱۲ - 🕸 ابن اثیرج هص ۱۳۳۳

urdukutabkhanapk.blogspot.com خواندا کا دورون کارون کا دورون کارون کا دورون کارون کا دورون ک

اسے تمیم کے قبل کی خبر ہوئی تو وہ نیٹا پور چھوڑ کر جرجان چلا گیا اور نیٹا پور بھی ابوسلم کے قبضہ میں آ گیا۔ الا یہاں سے قبطہ جرجان پہنچا اور بنانہ بن خطلہ والی جزجان کوئل کر کے جرجان پر قبضہ کرلیا۔ اللہ

عراق عجم پر قبضه

خراسان پر قبضہ کے بعد قطبہ نے عراق عجم کارخ کیا۔ بنی امیہ کے پاؤں اکھڑ گئے تھے۔اس لیے ہر جگہاں کو کامیا بی ہوئی اور رے اصفہان نہاوند وغیرہ پر بھی معمولی لڑائیوں کے بعد قبضہ ہو گیا اور قطبہ عراق کے ارادہ سے حلوان پہنچا۔ ﷺ اور ابوعون عبد الملک کوعثان بن سفیان کے مقابلہ کے لیے شہرز ور بھیجا۔اس نے عثان کوشکست دے کرشہرز ور پر قبضہ کرکیا۔ ﷺ

مردان اس انقلاب سے غافل و بے خبر نہ تھا۔ اس کے سامنے سب سے بڑا یہی مسکلہ تھا۔ اس کے سامنے سب سے بڑا یہی مسکلہ تھا۔ اس فکر وتر دد میں اس نے اپنا ساراعیش و آرام چھوڑ ویا تھا۔ ﷺ لیکن اس کے پاپی تخت جزیرہ میں خوارج کی شورش ایسی بیاتھی کہ اس کو ابو مسلم کی طرف توجہ کرنے کی فرصت بنال سکی سے خطبہ کے حلوان پہنچنے کے بعد جب بیسلاب مردان کے سر پر پہنچ گیا اور اس کو اس درمیان میں خوارج سے فرصت بھی ل گئ اس وقت وہ شام اور جزیرہ کی ایک لاکھ سے زیادہ فوج لے کر قحطبہ کے مقابلہ کے لیے بڑھا اور دریا ہے زاب کے ساحل پر آکر خیمہذن ہوا۔ ﷺ

دینوری کابیان ہے کہ قطبہ نے ابو مسلم کواس کی اطلاع دی۔اس نے لکھا کہ ابوعون کوئیس ہزار فوج دے کرم وان کے مقابلہ کے لیے بھیج دواور تم خوداین ہمیر ہوالی عراق کے مقابلہ میں رہوتا کہ دہ مروان کی مدد نہ کر سکے۔اس ہدایت کے مطابق قحطبہ نے ابوعون کومروان کے مقابلہ کے لیے بھیج دیا۔شہز دور میں دونوں کا مقابلہ ہوا مروان کوشکست ہوئی۔ ﷺ لیکن میہ بیان سیجے نہیں ہے۔ پہلے قحطبہ اور ابن ہمیر ہیں جنگ ہوئی اوراس نے عراق پر قبضہ کیا۔مروان کا مقابلہ بالکل آخری معرکہ تھا۔

عراق پر قبضه

عراق کی جانب قطبہ کارخ دیکھ کرابن ہیر ہوالی عراق پہلے سے اس کے مقابلہ کے لیے تیار

- 🏶 ابن اشيرة ۵ مس ١٩٨٥ اداخبار القوال ١٣٧٠ 🛚 🍇 ابن اشيرة _ ٥ م ١٥٠٠
- 🗱 اخبارالطّوال ص-۶۳ ۳ ۴ ورابن اثیر نے ان نوّ حات کی تفصیل بہت طوط کی کھی ہے۔
 - 🕸 ابن اهیرج ۵ ش ۱۵۰ 🔻 🍇 مروج الذبب مسعودی ج ۳۰ ش ۲۵ 🗸
 - 🦚 ابن اثيرج_6 ص-10_ 🐞 اخيار الطّوالُ ص٣٩٣_

مور کے تھا اوراس کے طوان کے قیام کے زمانہ میں وہ ابن حور مصدو اس کے ساتھ جے مروان نے اس کی مدد کے لیے بھیجا تھا، قطبہ کو اس کی اطلاع ملی تو وہ بھی کو ذہر کی مدد کے لیے بھیجا تھا، قطبہ کو اس کی اطلاع ملی تو وہ بھی کو ذہر کی طرف چلا گیا۔ ابن ہمیر ہ نے امیر حور ہ اور محمد بن بنانہ کو اسے رو کئے کے لیے آگے روانہ کر دیا۔ جباریہ کے قریب دونوں کا مقابلہ ہوا۔ حور ہ اور ابن بنانہ کو شکست ہوئی اور وہ دونوں ابن ہمیر ہ کے جباریہ کے اس کی شکست سے ابن ہمیر ہ کی ہمت الی جھوٹی کہ وہ راستہ ہی سے لوٹ گیا۔ بھی پیتھو لی کا بیان ہے کہ خود ابن ہمیر ہ اور قطبہ میں جنگ ہوئی تھی۔ بھی یہ بیجیب واقعہ ہے کہ شکست دینے کے بعد خود قطبہ لا پنہ ہوگیا۔ اس کی گشدگ کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں۔ مسلح یہ ہو ہوگی کے ہنگامہ میں نامعلوم طریقہ سے دریا میں ڈوب گیا اور بعد ہیں اس کی لاش ملی۔

مروان کو قطبہ کے ڈو بنے اور ابن ہمیر ہ کی پیپائی کی اطلاع ہوئی تو اس کی زبان سے نکلا کہ ''بیاد بارکی آخری صدہے کہ زندہ مردہ کے مقابلہ میں پسیا ہوگیا'' ﷺ

امیر خالد بن عبدالله قسر کی یمنی کالژ کا جواییخ والدی قتل کی وجه سے مصراور بنی امیه کا دیشن تھا' کوفیہ میں مقیم تھا۔ابن ہمیر ہ کی شکست اور عراق میں بنی امیه کی قوت کمز درد کھے کرعباسی داعی بن گیااور کوفیہ سے اموی حاکم زیاد بن صالح کو نکال کرحسن بن قبطبہ سے اس کی حکومت کا پروانہ حاصل کر لیا۔ ہے۔

ابوالعباس عبدالله بن على كى بيعت

امام ابرا ہیم کے قبل کے بعدان کے دونوں بھائی ابوالعباس عبداللہ بن علی اور ابوجعفر عبداللہ بن علی کوفہ چلے آئے تھے۔اس وفت سے وہ عباس داعی ابوسلمہ خلال کے ہاں مقیم تھے۔ کوفہ پرمجمہ بن خالد کے قبضہ کے بعد عباس دعا ۃ نے رہیج الاول ۳۲اھ میں ابوالعباس عبداللہ بن علی کے ہاتھوں پر بیعت کر کے ان کوخلیفہ بنادیا اور انہوں نے بحیثیت خلیفہ کے جامع کوفہ میں پہلا خطبہ دیا۔ ﷺ

مروان کی شکست اوراس کاقتل

جیسا کہ او پر گذر چکا ہے مروان اس وقت دریائے زاب کے کنارے ایک لا کھیس ہزار فوج
لیے ہوئے پڑا تھا۔ بیعت کے بعد ابوالعباس نے اپنے بچا عبد اللہ بن علی کواس کے مقابلہ کے لیے
این اثیر تے۔ ۵ ص ۱۹ او ۱۵ ۔

اس کو فروان کی شکست کے بعد کھا ہے کہ کا دوایتیں ہیں۔ ہم نے ان سب کا خلاص نقل کیا ہے۔ دینوری نے
اس کو مروان کی شکست کے بعد کھا ہے کیکن اور مورض بالا تفاق کو فد کے قبنہ کو مروان کے مقابلہ سے پہلے لکھتے ہیں۔
موروان کی شکست کے بعد کھا ہے کہ اس ۱۳۲۰ ابن اثیر نے پورا خطر نقل کیا ہے۔
مورون کی معارف ابن قتیبہ س ۱۲۰ او یعقو کی ۲۲ ص ۱۳۲۰ ابن اثیر نے پورا خطر نقل کیا ہے۔

urdukutabkhanapk.blogspot.com (محتلف المعالم المعالم

بھیجا۔ جمادی الثانی ۱۳۲ ھیں دریائے زاب کے ساحل پر معرکہ آرائی ہوئی۔ مروان کے پاس فوج ' ہمت اور بہاوری کسی چیز کی کئی نتھی اوراس نے بڑی پامر دی ہے مقابلہ کیا 'کیکن ایک طرف عباسیوں کے بڑھتے ہوئے اور فاتحانہ ولولے تھے' دوسری طرف ایک زوال پذیر یحکومت کا مخالف طاقتوں میں گھر اہوا اور تھکا ہوافر ماز واتھا' اس لیے اس کو بڑی فاش شکست ہوئی اور دریائے زاب کے کنار ب بنی امید کی قسمت کا ہمیشہ کے لیے فیصلہ ہوگیا۔ اموی فوج اس بدھ اسی اور بے تربیمی سے پیچھے ہٹی کہ اس کا بڑا دھد دریا ہیں ڈوب گیا۔ تنہا اموی خاندان کے تین سوآ دمی خرق ہوئے۔ اللہ

اس شکست نے مروان کی توت بالکل توڑ دی اور وہ موسل لوٹ گیا۔ عبداللہ بن علی بھی تعاقب میں پہنچا۔ اس لیے مروان موسل میں نہ تھر سکا اور حران ہوتا ہوا شام چلا گیا۔ عبداللہ نے یہاں بھی پیچیا نہ چھوڑ ااور موسل اور حران پر قبضہ کرتا ہوا شام پہنچا۔ ایسے نازک وقت میں اہل شام نے بھی مروان سے بہوفائی کی اورا سے شکتہ حال و کھے کراہل جمع نے لوشنے کی کوشش کی۔ اس لیے اسے شام کو بھی خیر باو کہنا پڑا اور وہم میں وائسطین ہوتا ہوا مرم کی طرف نکل گیا۔ شام پہنچنے کے بعد عبداللہ بن علی نے محمص اور فلسطین پر آسانی کے ساتھ قبضہ کرلیا۔ ومشق میں معاویہ بن ولید نے مزاحت کی لیکن عبداللہ نے محاصرہ کر کے اسے بھی فتح کرلیا اور یہاں سے مروان کے تعناقب میں معرکار نے کیا۔ چر پچھ دور جا کر ایپ بھی کو خود و میں واخل مور نے کے بعدم وان مقام بوم کے مروان کے تعاقب میں بھیج کرخود لوٹ آیا۔ مصر کے حدود میں واخل ہونے کے بعدم وان مقام بوم کھر اتھا کہ ابوعون اور صال کے بینی گئے۔ مروان نے اپنی محتفر جماعت کے ساتھ وان کا آخری مقابلہ کہا اور شکست کھا کر گر گراہا۔ بھی

دینوری کا بیان ہے کہ اس جنگ میں نہیں مارا گیا' بلکہ نیل کوعبور کر کے مغرب کی جانب نکل جانا چاہا۔ ایک مقام پردم لینے کے لیے رکا تھا کہ ابوعون کا ایک آدی پہنچ گیا۔ مردان پرسفر کی تھکان سے غنووگی طاری ہوگئ تھی۔ اس لیے اس آدمی نے حملہ کر کے قبل کر دیا۔ اس کے قبل کے بعد ذی الحجہ ۱۳۲ھ میں اموی حکومت کا جراغ بمیشہ کے لیے گل ہوگیا۔ ﷺ قتل کے وقت مروان کی عمر ۱۳ سال تھی۔ مدت خلافت پانچ سال دس مہیئے' مروان کا پوراز مانہ شورش وانقلاب اور جنگ وجدال میں گزرا۔ اس لیے اس دور میں بنی امیہ کے زوال اور خاتمہ کی روداد کے علاوہ اور کوئی واقعہ قابل ذکر نہیں ہے۔

[🗱] کیفولی ج ۲٬۲ ص ۵۱۳٬۱۹۲ مروج الذہب ج ۲۰ ص ا ۷-

[🕏] پیواقعات مسعودی میعقولی اورابن اثیر کے بیان کا خلاصہ ہیں۔

غ اخبار الطّوال ص ٢٠٠٣ و٣٦٥ مـ ٣٦٠



بنى عباس كاانتقام اوربني اميه كاقتل عام

مروان کے قل اور اموی حکومت کے خاتمہ کے بعد بھی بنی عباس کے جذبہ انتقام کو تسکین نہ ہوئی اور انہوں نے عوام کے دلول پر اپنارعب اور وبد بہ بٹھانے کے لیے نہایت بوردی ہے اموی خاندان کا نام ونشان مٹایا۔ جواموی جنگ میں مارے گئے ان کے علاوہ نو نے زندہ گرفتار ہوئے تھے۔ ایک دن بیسب عبداللہ بن علی کے ساتھ کھانے کے لیے دسترخوان پر آئے تھے کہ ایک شخص شبل بن عبداللہ نے بنی امیہ پر اشتعال دلانے والے چنداشعار پڑھ دیئے۔ عبداللہ نے اس وقت کل امویوں کو ٹنڈول سے پٹوا کر مرواڈ الا اور ان کی نیم بھل لاشوں پر دسترخوان بچھا کر کھا تا کھایا۔ اس کے نیچ سے جائن کی سسکیوں کی آ دازیں آ رہی تھیں۔ زندول کے بعد مردول کی باری آئی اور اموی خلفا کی قبریں کھدوا کر ان کی خاک بر بادی۔ جشام بن عبدالملک کی لاش سالم نگئی اس کوسولی پر لئکا کر جلا دیا۔ تھے غرض اموی خاندان میں صغیر الس بچوں عورتوں یا ان لوگوں کے علاوہ جواندلس بھاگ گئے یارو پوش غرض اموی خاندان میں صغیر الس بچوں عورتوں یا ان لوگوں کے علاوہ جواندلس بھاگ گئے یارو پوش غرض اموی خاندان میں ایک عبدالرحمٰن الداخل تھا' جس نے اندلس بین کے کروہاں اموی حکومت تھے' کوئی زندہ نہ بچا۔ اس میں ایک عبدالرحمٰن الداخل تھا' جس نے اندلس بین کے کروہاں اموی حکومت قائم کی۔

اموی حکومت کے زوال کے اسباب

اموی حکومت کا ز دال اس کے قیام کے تقریباً ایک صدی بعد ہوا' لیکن اس کے عناصراس کی تغییر بی کے دفت ہے اس میں مضمر تھے اور بعد کے خلفا کی سیاست ادران کے ممال کی بے عنوانیوں نے اس میں ادراضا فدکیا۔

① اس کاسب سے بڑا اور بنیادی سبب بیتھا کہ اسلامی خلافت کے بجائے موروثی اورشخصی بادشاہت تھی۔ اس لیے اس میں رفتہ رفتہ شخصی حکومت کی تمام برائیاں پیدا ہوتی گئیں گواس حکومت کے بانی حضرت امیر معاویہ ڈٹاٹٹٹئ سے کینن وہ صحابی شے اور رسالت کا مقدس دور دیکھے ہوئے تھے۔ اس لیے شخصی حکومت کے قیام کی بدعت کے باو جودانہوں نے اور دوسری حیثیتوں سے اس کو جادہ شریعت پر قائم مرکھنے کی کوشش کی کینن ان کے جانشین اس روش کو قائم ندر کھ سکے اور امیر معاویہ رشائٹٹئ کے بعد بی اموی حکومت اسلامی روح سے خالی ہوگئی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز ٹیٹائٹٹ نے اپنے دور میں اس کی اصلاح و تجدید کی کیکن ان کے بعد بھروہی پرانا غیر شرعی اور استبدادی نظام جاری ہوگیا۔ مسلمان کی اصلاح و تجدید کی کیکن ان کے بعد بھروہی پرانا غیر شرعی اور استبدادی نظام جاری ہوگیا۔ مسلمان

🗱 ابن اثيرج۵ ص ١٦١_

urdukutabkhanapk.blogspot.com فري المنظمة في المنظمة ف

اس نظام کے عادی نہ تھے۔ان کے سامنے صرف خلافت راشدہ کانمونہ تھا۔اس سے اموی حکومت ' خواص امت کے دلول میں جگہ نہ بیدا کرسکی ۔

امیر معاویہ دلاقیئ نے ہمیشہ اسلام کے اساطین وعما کہ خصوصا بنی ہاشم اوراہل بیت نبوی مظافیق کم کوجوان کے حریف مقابل سے راضی رکھنے کی کوشش کی اورا پنے حسن سلوک مخل اور وا داری سے ان کوخوش یا کم از کم خاموش رکھاا در کوئی الی غلطی نہ ہونے پائی جس سے عام مسلمانوں میں برہمی پیدا ہوتی ۔ اس لیے ان سے اختلاف کے باوجود عام مسلمانوں میں ان کے خلاف کوئی انقلا بی تحریک بین ہوتی ۔ اس لیے ان سے اختلاف کے باوجود عام مسلمانوں میں ان کے خلاف کوئی انقلا بی تحریک بین بیل ہوتی ۔ اس کی انقلا بی تحریک بین ماند میں حضرت حسین و الله بین کا شہادت اور حرمین کی بے حرمتی جیسے اہم واقعات پیش آگئے جس کا اثر عام مسلمانوں پر نہایت برا پڑا اور ریاسلملہ بزیر پڑتم نہیں ہوگیا بلکہ اس کے بعد بھی نالیند بدہ واقعات پیش مسلمانوں پر نہایت برا پڑا اور ریاسلملہ بزیر پڑتم نہیں ہوگیا بلکہ اس کے بعد بھی نالیند بدہ واقعات پیش آگئے ۔

شیعہ اور خارجی پہلے سے بنی امیہ کے خلاف تھے۔ گوان کا مسلک جدا گانہ تھا' لیکن بنی امیہ کی ا خالفت دونوں میں مشترک تھی۔ یہ دونوں جماعتیں ہر زمانہ میں ان کے خلاف اٹھتی رہیں اور عراق میں انہوں نے بھی مستقل امن قائم نہ ہونے دیا۔ پھر بعد کے زمانہ میں جس قدر بے عنوانیاں بڑھتی گئیں' بنی امیہ کی مخالفت کا جذبہ ترقی کرتا گیا اور شیعہ اور خوارج کے علاوہ اور مخالفت کا جذبہ ترقی کرتا گیا اور شیعہ اور خوارج کے علاوہ اور مخالفت کا جذبہ ترقی کرتا گیا اور شیعہ اور خوارج کے علاوہ اور مخالفت کا جذبہ ترقی کرتا گیا اور شیعہ اور خوارج کے علاوہ اور مخالفت کا جنوب

اموی عال کے جرواستہداد کی بناپر بہت سے خواص امت بھی حکومت کے خلاف ہو گے اور انہوں نے انفر ادی اور اجتماعی د ونوں صیفیت وں سے ان کی مخالفت کی اور بنی امید کی مخالف تحریکوں میں انہوں نے انفر ادی اور اجتماعی د ونوں صیفیت وں سے ان کی مخالفت کی اور بنی امید کی مخالف تحریکوں میں حصر لیا 'چنا نچا بن احدے کی بعناوت میں حلیدیان علی سے خاص طور سے ان کو نقصان پہنچا۔ یہ بنی امید کے ان مخالف جماعتوں میں حدیدیان علی سے خاص طور سے ان کو نقصان پہنچا۔ یہ بنی امید کے پرانے دعمن تھے۔ ان کی بے عنوانیوں خصوصاً حضرت حسین و النفیدی کے واقعہ شہادت نے شیعوں کے لیے مخالف کو ویکی ندہ مشروع کر دیا۔ واقعہ شہادت سے چونکہ مسلمان بھی متاثر تھے اس لیے شیعوں کو بردی کا ممیا بی ہوئی اور عام مسلمانوں میں بھی شہادت سے چونکہ مسلمان بھی متاثر تھے اس لیے شیعوں کو بردی کا ممیا بی ہوئی اور عام مسلمانوں میں بھی شیعی تحریک فلاف جذبات بیدا ہو گئے۔ جمیوں کی عرب دشنی کی بنا پر سرز مین مجم میں خاص طور سے شیعی تحریک فلاف جذبات بیدا ہو گئے۔ جمیوں کی عرب دشنی کی بنا پر سرز مین مجم میں خاص طور سے شیعی تحریک فلاف تھریکوں کو سیاست اور حسن تدبیر کے بجائے جروقوت سے دبانا چاہا 'جب تک ان میں قوت رہی اس وقت تک ان ہوں نے ان کوطاقت نہ کچڑنے دی 'لیکن جب خودان کی توت کہ فران کی توت کہ فرور پڑگی و توت رہی اس وقت تک ان ہوں نے ان کوطاقت نہ کچڑنے دی 'لیکن جب خودان کی توت کہ فرور پڑگی'



② دوسرا سبب ولی عہدی کا نظام تھا' خصوصاً ایک وقت میں کیے بعد دیگرے ایک سے زیادہ ولی عہدوں کی نامزدگی نے بڑی خرابی پیدا کی' کیونکہ عموماً پہلا ولی عہد تخت نشینی کے بعداینے بعد کے ولی عہد کو جو بیشتر اس کا بھائی یا اور کوئی قریبی عزیز ہوتا تھا' محروم کر کے اپنے لڑکے کو د لی عہد بنانا چاہتا تھا۔ اس سے ایک طرف خود خاندان میں پھوٹ پڑتی تھی اور دوسری طرف عمالان سلطنت میں جماعت بندی ہو جاتی تھی' کیونکہ انہیں بہر حال اس تجویز کی مخالفت یا حمایت کرنا پڑتی تھی۔اس لیے بعد میں ہونے والاخلیفدا ہے مخالف امراہے انتقام لیتا تھا۔اس سے ان میں بدد لی پیدا ہوتی تھی اور اموی حکومت ان کی ہمدر دی اور حمایت ہے محروم ہو جاتی تھی۔اس بری رسم کا آغاز سب سے پہلے مروان نے کیا۔معاویہ بن پزید کی متتبر داری کے بعد اس کا وارث اور جانشین اس کا بھائی خالد تھا' لیکن اس کی کم سی کی وجہ سے انتخاب خلیفہ کے بارے میں ارکان سلطنت میں اختلاف تھا۔ اس لیے اس شرط پر مروان کوخلیفہ بنایا گیا تھا کہ اس کے بعد علی الترتیب خالد اور عمر و بن سعید خلیفہ ہوں گۓ لیکن تخت نشینی کے بعد مروان اس معاہدہ پر قائم نہ رہااور دونوں کوولی عہدی ہے محروم کر کے اپنے لڑکوں عبد الملک اور عبدالعزيز کوولی عہد بنادیا۔اس کا متیجہ بیہ ہوا کہ مروان کے بعد عمرو بن سعید نے عبدالملک کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور عبدالملک نے استحل کرا دیا۔ باپ کا نمونہ دیکھ کرعبدالملک نے اپنے بھائی عبدالعزیز کو دلی عہدی سے خارج کر کے اپنے لڑکوں ولیداورسلیمان کو ولی عہد بنانے کی کوشش کی۔ ا تفاق سے عبدالعزیز کا نقال عبدالملک کی زندگی ہی میں ہو گیا' اس لیے ولید اورسلیمان کے لیے خود راستہ صاف ہو گیا۔ پھر ولید نے سلیمان کے ساتھ یہی معاملہ کیا اور اس کی بجائے اپنے لڑکے عبدالعزيز كو ولى عهد بنانا چاہا۔ اراكين سلطنت ميں حجاج اور قتيبہ بن مسلم وغيرہ نے اس كى تائيد كى ' لیکن دلید کواس میں کامیانی نہ ہوئی۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دلید کے بعد جب سلیمان تخت نشین ہوا تو اس نے اپنے مخالف امرا سے انتقام لینا شروع کیا۔ جاج دلید کی زندگی میں مرگیا تھا' اس لیےسلیمان نے اس کے خاندان سے انتقام لیا' چنانچ محد بن قاسم فاتح سندھ اس انتقام کا شکار ہوا۔ قتیبہ بن مسلم فاتح چین کے قبل میں گوخوداس کی غلطی کو بھی دخل تھا' لیکن اس کی بیفلطی بھی سلیمان ہی کے انتقام کا نتیج بھی جس کی تفصیل او پر گزر چکی ہے۔

تیسراسبب ان امرا اورارا کین سلطنت کی ناقدر دانی اوران کے ساتھ خلفا کی بدسلو کی تھی 'جن کی قوت کے بل پراموی حکومت قائم تھی۔موئ بن نصیر جیسا اولوالعزم فاتح سلیمان کے عمّاب کا شکار

urdukutabkhanapk.blogspot.com في المالية الما

ہوا۔ یزید بن عبدالملک نے آل مہلب کا 'جن کی اموی حکومت میں بڑی خدمات تھیں' خاتمہ کیا۔اس کے پچھاسباب بھی رہے ہول' لیکن اس سے امرا میں بدد لی پھیلتی تھی اور ان میں حکومت کے ساتھ ۔ وفاداری اور جان شاری کا جذبہ باقی ندر ہتا تھا۔

﴿ چوتھااورسب سے آخری سبب جس نے اموی حکومت کا خاتمہ کیا' عدنانی اور فخطانی یامعنری اور یمنی قبائل کا باہمی تعصب اوران کی خانہ جنگی تھی۔ ید دونوں زبانہ جا بلیت کے پرانے حریف تھے۔ اسلام نے ان کومتحد کر دیا' پھر جس قدراسلامی روح کمزور پڑتی گئ پی تعصب ابھرتا گیا۔ تاہم امیر معاویہ وہائٹیؤ نے اس کو حسن تدبیر سے دبائے رکھا۔ ان کے بعد بھی جب تک خلفا صاحب اقتد ارر ہے' اسے حد سے آگے نہ بڑھنے دیا' لیکن آخری زبانہ میں ایسے حالات پیش آئے کہ خود خلفا نے اس کو اپنے اغراض کے لیے استعال کرنا شروع کیا۔ اس لیے یہ تعصب برابر بڑھتا گیا۔

بن امیدگی حکومت کا دارو مدار زیاده تریمنی قبائل پرتھا۔اس لیے ابتدائی دور میں ان کو بڑا عروج حاصل ہوا۔ ان میں ایک مہلب بن ابی صفرہ دالی خراسان کا گھر انا تھا۔ یہ بڑا نامور قحطانی سر دار اور بڑے دبد ہے اور شکوہ کا امیر تھا۔خوارج اور ترکول کے مقابلہ میں اس کے بڑے کارنامے تھے۔اس کے لڑے بھی بڑے نامور تھے۔اس لیے اس خاندان کو بڑا عروج حاصل ہوا۔ یہ گھر انا تذہر و شجاعت کے ساتھ علم دوست اور شرفانواز بھی تھا اور اس کا آستاندا دبا اور شعرا کا مرجع بن گیا تھا۔

سوئے اتفاق سے بزید بن مہلب اور بزید بن عبدالملک کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور انتابز ھاکہ ابن مہلب نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے عراق اور خراسان پر قبضہ کرلیا کین آخر میں اس کو فکست ہوئی اور بزید نے بورے گھر انے کو نہایت بے دردی کے ساتھ منا دیا۔ گویہ واقعہ قبائلی تعصب کا متجہ نہ تھا 'لیکن چونکہ اموی خلفا معنری ہتے اور آل مہلب یمنی' اس لیے وہ قدر ہُ قبائلی سوال بن گیا اور دونوں کی عصبیت اجر آئی۔ اس وقت بزید نے بہقاضائے سیاست یمن کے اقتد ارکو گھٹانے کے لیے اپنے بھائی مسلمہ کو اور اس کے بعد عمر و بن مہیر ہ کو خراسان کا والی بنایا' کیکن بزید کے بعد ہشام نے میہ پالیسی بدل دی اور پھر یمن کو بڑھانا شروع کیا' چنا نچاس نے بمنی مروار امیر فالد بن عبداللہ قسر کی کوعراق اور اس کے بھائی اسد کو خراسان کا حاکم بنایا اور بمن کا زائل شدہ اقتد ارپھر عود کر آیا۔ اس وقت انہوں نے مفتر سے بدلہ لینا شروع کیا۔ لیکن پھر ہشام ہی کے شدہ اقتدار پھرعود کر آیا۔ اس وقت انہوں نے مفتر سے بدلہ لینا شروع کیا۔ لیکن پھر ہشام ہی کے زمانہ میں ایسے حالات پیش آگئے کہ بیصورت قائم نہ رہ کی ۔ ۱۳ ھیں اسد بن عبداللہ قسر کی والی خراسان کا انقال ہو گیا۔ بیدہ وہ نانہ تھی اس کی جیل رہی تھی۔ امیر نھر بن سار خراسان کا انقال ہو گیا۔ بیدہ وہ زمانہ تھا کہ خراسان میں عبائی تحریک کے پیل رہی تھی۔ امیر نھر بن سار خراسان کا انقال ہو گیا۔ بیدہ وہ نانہ تھی کے دیا ہوں کی کھیل رہی تھی۔ امیر نھر بن سار خراسان کا انقال ہو گیا۔ بیدہ وہ زمانہ تھا کہ خراسان میں عبائی تحریک کے پھیل رہی تھی۔ امیر نھر بن سار

کھری بڑا مد بر اور تجربہ کار امیر تھا۔ اس لیے ہشام نے عبای تحریک کے استیصال کے لیے اسے مفری بڑا مد بر اور تجربہ کار امیر تھا۔ اس لیے ہشام نے عبای تحریک کے استیصال کے لیے اسے خراسان کا والی بنایا۔ سوئے اتفاق سے ای سال اسد کا بھائی امیر خالد بن عبداللہ بھی ایک مفری سردار کے بے جاسرف کے جرم بیں عراق کی ولایت سے محروم کر دیا گیا' اور اس کی جگہ بھی ایک مفری سردار امیر یوسف بن عرفقفی کا تقرر ہوا۔ اس لیے پھر خراسان سے یمنی اثر وافتد ارکا خاتمہ ہوگیا' لیکن ہشام نے یمن کے ساتھ کوئی برائی نہیں گی۔

ہشام کے بعد ولید نے جویمن سے تعصب رکھتا تھااس کی علانی تحقیر و تذکیل اور معنر کی جمایت شروع کر دی۔ اس زمانہ میں امیر نصر بن سیار اور امیر جدیع کر مانی کے درمیان اختلافات پیش آگئے اور یمن ومنز کا تعصب نہایت شدت سے انجر آیا اور دونوں میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ اس خانہ جنگی کے جونتائج نظے اور جس طرح ابومسلم نے اس سے فائدہ اٹھا کراموی حکومت کا خاتمہ کیااس کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے۔۔

اموی دور کی علمی حالت

بنی امیہ کے سیاسی کارناموں کے تفصیلی تمدن کے اجمالی اورعلم وفن کے جشہ جشہ حالات او پر گذر چکے ہیں۔اموی دور کے متعلق عام خیال میہ ہے کہ وہ علم وفن سے خالی تھا۔اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ کتاب کے آخر میں اس دور کی علمی جالت پراجمالی تیمرہ کر دیا جائے۔

اس میں شبہ نہیں کہ مسلمانوں کی اصلی علمی تاریخ عبائی عہد سے شروع ہوتی ہے۔ ای زمانہ میں علوم کی کتابی تدوین ہوئی اور مسلمانوں نے دوسری قوموں کے علوم کی جانب توجہ کی گین اس کا مطلب یہ نہیں کہ اموی عہد علم وفن سے بحض بریگانہ تھا۔ در حقیقت دینی علوم کی بنیاداس سے بھی پہلے عہد رسالت ہی میں پڑگئ تھی اور اس کی حامل جماعت صحابہ و فائل تا تابعین اور تع تابعین میں منتقل ہوئی راشدہ میں رہی۔ اس کے بعد اموی دور میں ہیامانت ان سے تابعین اور تع تابعین میں منتقل ہوئی جہوں نے اس کو ساری دنیا میں پھیلا دیا اور اس کی تدوین کی چنانچہ بڑے بر ہے انکہ تابعین اسی دور میں تھے۔ البتہ غیر قوموں کے علوم کی جانب عباسی دور میں توجہ ہوئی۔ اس کے مختلف اسباب تھے۔ میں سے البتہ غیر قوموں کے علوم کی جانب عباسی دور میں توجہ ہوئی۔ اس کی مقتل اسباب تھے۔ سب سے بڑا سبب میں تھا کہ جب تک مسلمانوں میں اسلام کی اصلی روح باتی تھی ان کے سارے افکار وتصورات کا مرکز دین رہا اور انہوں نے غیر دینی امور کی جانب توجہ نہیں کی۔ دوسر سے حامل علم قوموں سے اختلاط ان کے علوم وفنون سے واقفیت اور ان کے خیالات وافکار سے اثر پذیری کا موقع انہیں ایک عرصہ تک نمل سکا اگر چاہرانیوں اور دومیوں سے خلافت راشدہ ہی میں ان کا سابقہ موقع انہیں ایک عرصہ تک نمل سکا اگر چاہرانیوں اور دومیوں سے خلافت راشدہ ہی میں ان کا سابقہ موقع انہیں ایک عرصہ تک نمل سکا اگر چاہرانیوں اور دومیوں سے خلافت راشدہ ہی میں ان کا سابقہ موقع انہیں ایک عرصہ تک نمل سکا اگر چھاہرانیوں اور دومیوں سے خلافت راشدہ ہی میں ان کا سابقہ

urdukutabkhanapk.blogspot.com (587) (1975) (1975) (1975) (1975) (1975)

شروع ہو گیا تھا' کیکن اولاً اس زمانہ میں ان کی توجہ تمام تر دین اور سیاست کی جانب تھی۔ دوسر ہے حضرت عمر طالفیئ کوسلمانوں کی اور بنی امریکوعر بوں کی خصوصیات کے تحفظ میں بڑا اہتمام تھا۔اس لیے انہوں نے ان کو غیر قوموں سے خلط ملط نہ ہونے دیا۔اس لیے ان کو ان کے علوم سے واقفیت کا بھی موقع نیل سکا۔

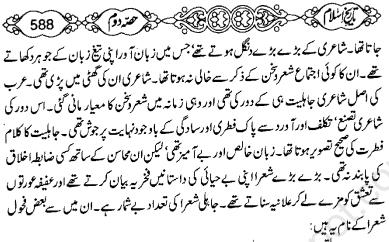
تیسرے بنی امیہ نے مفتوح اقوام کو حکومت ہے بھی علیحدہ کر رکھا تھا۔اس لیے مسلمان ان کے اثرات سے محفوظ رہے بلکہ عبدالملک نے عربی کوسرکاری زبان بنا کرخود غیر قو موں کواس کے سکھنے پرمجبور کر دیا تھا۔اس لیے اس زمانہ میں وہ عربوں سے زیادہ متاثر ہوئیس۔ان کے مقابلہ میں عبای دور میں یہ ساری قیدیں ٹوٹ گئیں اور عبایی خلافت چونکہ جمیوں کے بل پر قائم ہوئی تھی اس لیے وہ ابتدا سے اس میں دخیل ہوگئے اور جتنا زمانہ گزرتا گیاان کا غلبہ واقتد ار بڑھتا گیا۔ان کے اقتد ار کے اقتد ار کے ساتھ ان کا تندن بھی مسلمانوں میں بھیل گیا اور ان کے علوم وفون کو بھی پھلنے پھو لنے کا موقع ملا 'لیکن ساتھ ان کا تندن بھی مسلمانوں میں بھیل گیا اور ان کے علوم وفون کو بھی پھلنے پھو لنے کا موقع ملا 'لیکن جہاں تک دینی علوم کا تعلق ہے اس کا آغاز خلافت راشدہ ہی سے ہوگیا تھا اور اموی دور میں اس میں برگ و بار پیدا ہونے گئے چنانچہ آکٹر بڑے بڑے ائمہ تابعین اس دور میں تھے اور ساری دنیا ہے اسلام میں ان کے حلقہ ہائے درس قائم ہو گئے تھے اور دینی علوم کی ابتدائی تدوین بھی اسی زمانہ میں اسلام میں ان کے حلقہ ہائے درس قائم ہوگئے تھے اور دینی علوم کی ابتدائی تدوین بھی اسی زمانہ میں شروع ہوگئی تھی۔

عهدجامليت كعلوم

اس کی تفصیل سے پہلے زمانہ جاہلیت سے لے کرخلفائے راشدین کے زمانہ تک کی علمی حالت کا جمالی نقشہ مجھ لینا چاہیے تا کہ اموی دور کی علمی ترقی کا صحیح انداز ہوسکے۔

شاعري

گوعرب مجموعی حیثیت سے علم وفن سے برگانہ تھے کیکن بعض فطری اور بعض کسی علوم سے دہ واقفیت رکھتے تھے۔شاعری اور خطابت کا ان میں فطری ملکہ تھا۔ انساب واخبار عرب کے عالم اور طب نجوم اور بعض دوسر سے فنون میں درک رکھتے تھے کیکن ان کا اصل فن شاعری تھا۔اس میں دنیا کی کوئی تو مان کی ہمسری نہیں کر سکتی تھی اور وہ اپنی زبان آوری کے مقابلہ میں ساری دنیا کو لیج سیھتے تھے اور اپنے کوعرب بعنی فصیح اللسان اور دوسری قوموں کو عجم بعنی ژولیدہ بیان کہتے تھے۔شاعرا پنے قبیلہ کے لیے بلند ہو لیے مرمایے فخر ونا زہوتا تھا۔ جس قبیلہ میں کوئی بڑا شاعر پیدا ہوجا تا تھا' اس کا نام ہمیشہ کے لیے بلند ہو



امراءالقيس' زهير بن اليسلمٰ ثابغه ذيبانی 'عثیٰ لبيد بن رسيعهٔ عمرو بن کلثوم' حارث بن حلزه' طرفه بن العبد'عنتر هيسی مهلهل بن رسيعهٔ اميدا بن الجالصلت' قس بن ساعده اورعورتوں ميں خنساءُ خرنق کيلیٰ اوراجليله۔

خطابت

شاعری کی طرح فصاحت و بلاغت اور زبان آوری بھی عربول میں فطری تھی اور وہ اپنے بچوں کو اس کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ ﷺ ابن عبدر بدنے عقد الفریدین بہت سے مشہور خطیبوں کے نام اور ان کے محمو نقل کیے ہیں: بعض نام یہ ہیں۔ قس بن صاعدہ سحبان بن واکل درید بن زید ربن ذباب مرشد الحنیل حارث بن کعب مذحجی، قیس بن زہیر عبسی وی الاضح عدوانی اکٹم بن شفی اور عمرو بن کلثوم وغیرہ۔

انساب

🗱 كتاب البيان والتبيين جلداول ص ٥٨_ ٩٨_

عربول کونسب کے تحفظ میں بڑا اہتمام تھا۔ حتی کہ اپنے گھوڑ دن اور اونٹوں کے نسب نا ہے محفوظ رکھتے تھے۔ اس لیے نسابی بعنی نسب دانی مستقل فن کی حیثیت رکھتی تھی۔ ہر قبیلہ میں نساب ہوتے تھے اور نسب کی تحقیق میں ان کی ہوتے تھے اور نسب کی تحقیق میں ان کی جانب رجوع کیا جاتا تھا۔ بعض مشہور نسابوں کے نام یہ ہیں: دغفل السد دی 'ابغ مضم عمیر ہ' ابن لسان نید بن الکیس' نمار بن الاوس' معصعہ بن صوحان' عبداللہ بن الحجر وغیرہ۔ ﷺ نسابی کافن اسلام کے بعد بھی قائم رہا اور اس پر مستقل کتا ہیں کھی گئیں۔ حضرت الوبکر زنا تھی اپنے زمانہ کے بڑے نساب شار

🏘 بلوغ الادب ج٣٠ص١٩٦_

تاريخ يااخبارعرب

گوعر بول میں موجودہ اصطلاحی فن تاریخ نہ تھا'کیکن وہ عرب کی قدیم تاریخی واستانوں کو حافظہ میں محفوظ رکھتے تھے اوران کو مجمعوں میں سناتے تھے'مثلاً ایا معرب ذی نواس کی حکومت' حبشہ پر یمن کے تسلط کمہ پراصحاب فیل کی چڑھائی ذی بین تحمیری کی جنگ بمن میں ایرانوں کے حالات عمر و بن لحی کا واقعہ' جرہم کا قصہ' زمزم کے پٹنے اورقصی تک کعبہ تولیت کی تاریخ' حلف فضول' زمزم کی صفائی' حرب فجار' کعبہ کی دوسری تعمیر اورعرب کی قدیم اقوام اور حکومتوں کے حالات وغیرہ' ان کے حافظ اخباری کہلاتے تیے' کعبہ کی دوسری تعمیر اورعرب کی قدیم اقوام اور حکومتوں کے حالات ان کے بیانات سے ماخوذ ہیں۔

طبابیاضروری فن ہے کہ جس ہے کوئی قوم بے نیاز نہیں رہ سکتی۔ اس لیے بیڈن عربوں میں قدیم زمانہ سے تھا اور اس کو انہوں نے مختلف قو موں سے سیما تھا اور اس نے تجربات بھی اس میں اضافہ کیے شے اور اس زمانہ کے دستور کے مطابق ان میں ووطرح کے اطبا اور طریقہ علاج رائج تھے۔ ایک عطائی طبیب جوثونے ٹو نکے اور جھاڑ بھونگ سے دوسر نے فن طب کے واقف کار'جوجڑی بوٹیوں وغیرہ سے علاج کر جھے۔ انہوں کو نیرہ علاج الکی ، مشہور عملاج کر انہ تھے۔ دخموں اور درد کا علاج داغ کے ذریعہ کیا جاتا تھا۔ " آخو علاج الکی ، مشہور عربی مقولہ ہے۔ عربی لغات میں دواؤں اور مختلف انسانی اعضاء کے نام اور ان کے خواص کاذکر طب سے عربی ہوں کی قدیم واقفیت کا ثبوت ہیں۔ عرب میں ہرزمانہ میں اطباموجود سے قدیم طبیبوں میں ابن ابن حزیم اور اسلام سے بچھ پہلے نظر بن حارث بن کلدہ عرب کے مشہور طبیب سے حارث نے جند کیم اور اسلام سے بچھ پہلے نظر بن حارث بن کلدہ عرب کے مشہور طبیب سے حارث نے جند لیسابور کی مشہور طبیب سے حال کی تھی۔ جراحی میں ابن ابی روبیہ نے اور اسلام کے بعد بھی موجود تھی' تعلیم حاصل کی تھی۔ جراحی میں ابن ابی روبیہ نے اور اس کا مستقل فن تھا جو بیطاری کہلاتا تھا۔ بیطار اونٹ اور گھوڑے دو علاج الحجوان سے بھی واقف سے اور اس کا مستقل فن تھا جو بیطاری کہلاتا تھا۔ بیطار اونٹ اور گھوڑے دو علاج الحجوان سے بھی رسے جواملیت کے بیطاروں میں عاص بن وائل مشہور بیطار تھا۔

نجوم

فن نجوم میں بھی ان کو درک تھا۔ ابن قتیبہ کے بیان کے مطابق تو عرب کوا کب اور ان کے طلوع وغروب سے سب قو موں سے زیادہ واقف تھے۔ 🏶 لیکن یہ بیان مبالغہ آمیز ہے مگراس میں

🐐 البيروني ص ٢٣٨_

شبہبیں کداس فن میں ان کو پورا درک تھا۔ قزوینی کا بیان ہے کہ وہ سیاروں برجوں اور بہت سے ثوابت کا علم اور نجوم سے پوری واقفیت رکھتے تھے۔ ان اس کا ثبوت یہ ہے کہ قدیم عربی میں تمام کوا کب کے نام موجود ہیں اور برجوں کے نام بھی عربی ہیں۔ اس کو انہوں نے کلد انیوں سے سیکھا تھا، لیکن بعض مائل نجوم میں وہ دوسری قو موں سے مختلف اپنی مستقل رائے رکھتے تھے۔ مثلاً ہندوستانیوں کے مسائل نجوم میں وہ دوسری قو موں سے مختلف اپنی مستقل رائے رکھتے تھے۔ مثلاً ہندوستانیوں کے نزد یک اٹھائیس تھیں۔ ان کا سال قمری ہوتا تھا، لیکن کہیسہ کے دور سے کی کا مزیل بین اور عربوں کے نزد یک اٹھائیس تھیں۔ ان کا سال قمری کے علاوہ ہواؤں کی خصوصیات موسموں کے تغیر اور پخمتر وں سے بھی واقفیت رکھتے تھے اور ان کو کواکب کی تا شیر کا متیجہ جھتے تھے۔ چھ

قيافهشناسي

عربول کواس میں خاص ملکہ تھا۔ وہ نشان قدم سے عورت 'مرداور جوان اور بوڑھے کی تمیز کرتے تھے اور بشرہ اوراعضاء کی مشابہت سے ابوت و بنوت کا تعلق بتا دیتے تھے۔اس طریقہ سے کھر کے نشان سے حیوانات کا پیدہ جلاتے تھے۔ قیافہ شناس ان میں بہت رائج تھی اور قائف کی بات کا بڑا اعتبار کیا جاتا تھا۔ مرق من فور نہ

مختلف فنون

چونکہ وہ عموماً ہے آ ہ وگیاہ بیابانوں اور ریگستانوں میں زندگی بسر کرتے ہے اور پانی کی ان کو ہمیشہ تلاش وجبتورہ تی تقی اس لیے آئی زمین کے پتہ چلانے کا ان میں ملکہ پیدا ہوگیا تھا اور زمین کی مٹی اور نبات کی خوشبو سے بنیالی زمین کا پتہ چلاتے ہے ۔ ان کا پیشہ تجارت تھا اور تجارت کے سلسلہ میں دور درازمما لک کا سفر کر سے بھی واقفیت ہوگئ تھی ۔ دور درازمما لک کا سفر کر سے بھی واقفیت ہوگئ تھی۔ ان کے علاوہ اور جوعلوم مشل کہانت وغیرہ رائے تھے ان کی حیثیت خرافات سے زیادہ نہتھی کیکن رسی علوم سے دوہ تقریباً بیگا نہ اور معمولی نوشت وخواند ہے بھی نا آشا تھے۔ چنانچہ قریش میں جو سب سے زیادہ معزز اور محتر مقبیلہ تھا۔ ظہور اسلام کے وقت کل سترہ آ دی کی کھنا جانتے تھے۔ بھی

عهدرسالت

مگر ظہوراسلام کے بعدیہ حالت بدل گئی۔اسلام علم وعمل کا مجموعہ ہے اور دین کے علم کے بغیر اس کی پخیل نہیں ہوسکتی۔اس لیے قرآن مجید میں بہ تکرار اس کی تخصیل کی ترغیب دلائی گئی ہے اور

🐞 قزوین برحاشیده میری خ-امس ۱۵۰ 🌣 آ فارالباقیه بیرونی ص ۳۳۹ 🌣 فتوح البلدان بلاذری_

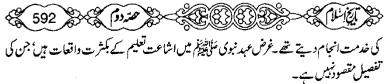
urdukutabkhanapk.blogspot.com الفَالِهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ ا حدیثوں میں تواس کوفرض قرار دیا گیا ہے۔اس لیے ظہور اسلام کے بعد ہی تعلیم وتعلم کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آنخضرت مَنَافِیْوَلِم کی حیات میں گوعلم کا مرجع آپ مَنْافِیْوَمْ ہی کی ذات تھی' کیکن آپ مَنَافِیْوَلِم کی زندگی بلکداسلام کے ابتدائی دور میں آپ مَا اللّٰهِ کِلْ کِیف یا فته صحلبہ کرام ثِنَ اللّٰهُ الْعلیم کی خدمت انجام وینے لگے تھے چنانچہ ججرت سے قبل آپ مُناکٹیو کم نے حضرت مصعب بن عمیر روالٹیو اور حضرت كلوم والله في عدد كالعليم كي لي بعيجاتها على ادرمدينة في عددوتعليم كالورانظام قائم مو گیا تھا۔اصحاب صفد کی ستفل درسگاہ تھی جس میں دین کی تعلیم ہوتی تھی اور بھی آنحضرت مَثَاقَیْزِمْ بھی اس میں شرکت فرماتے تھے۔ 🗱 باہر کے نومسلم اشخاص اور قبائل مدیند آ کر تعلیم حاصل کرتے تھے اور ضروری تعلیم کے بعدا ہے وطن اوٹ جاتے تھے۔ 🏶 حدیث دسیر کی کتابوں میں وفو د کے ذکر میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ بیرونی اشخاص وقبائل کی درخواست پران کی تعلیم کے لیے مدینہ ہے بھی معلمین تصبح جاتے تھے۔ چنانچہ ایک بیرونی وفد کی ورخواست پرآپ مَالینیَم نے سر قراء یعنی معلمین قرآن روانہ فرمائے تھے جنہیں وصوکے سے شہید کر دیا گیا تھا۔ 🦚 ہرجگہ کے صاحب علم عمال کے متعلق یہاں کے باشندوں کی تعلیم بھی ہوتی تھی۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ کتابت اور تحریر کو بھی ترتی ہوئی۔ کتابت وحی صلح اور جنگ کے معاہدوں وعوت اسلام کے خطوط اور دوسر سے معاملات وا حکام کی کتابت کے لیے تحریرنا گزیتھی۔اس لیے آنخضرت مَالینیوم نے دین تعلیم کےساتھ اس کی جانب بھی توجہ فرمائی' چنانچہ جنگ بدر کے ان قیدیول کا فدیہ جواس کونقد ادا نہ کر سکتے تھے اور لکھنا جائے تھے پیمقرر فریایا کہ وہ دس وس ملمانول کولکھناسکھادیں 🤃 يہوديول سے اكثر معاملات رہتے تھے۔اس ليے آنخضرت سَالَيْنَامُ نے ان سے خط و کتابت کے لیے حضرت زید بن ثابت کوعبرانی سکیھنے کا حکم دیا۔ انہوں نے چند دنوں میں اتن مہارت پیدا کر لی کہ بے تکلف عبرانی میں خط و کتابت کرنے لگے۔ 🌣 وہ فاری روی وقبطی اور حبشی زبان بھی جانتے تھے۔ 🏶 غرض ندہبی وہلکی ضرورت ٗ آنخضرت مَالْقَیْمُ کے حکم اور ذاتی ذوق و شوق کی وجہ سے محلبہ کرام ٹڑ کا فٹٹا نے چند دنوں میں معمولی نوشت وخواند کے بقد رتعلیم حاصل کرلی' چنانچہ بہت سے محابہ رخی اُنتی آنخضرت مَلَا تَنْتِمُ سے جوحدیثیں سنتے سے ان کوقلم بند کرتے ہے۔ان میں جو تحریر میں زیادہ مہارت رکھتے تھے وہ وہی مراسلات وم کا تبات نبوی سَالِینیَا فِم اور معاہدے وغیرہ لکھنے

[🗰] منداحمه بن ضبل ج-۴ ص ۲۹۱ – 🗱 سنن ابن ماجه باب فضل العلماء والحث على العلم _

[🗱] بخارى باب دهمة البهائم تفييرا بن جريرة_ااص ١٥٠ 💛 🗱 مسلم كتاب الامارة باب بيوت الجمة للش

[🕸] ابن سعدج ٢٠٠ ق ١٠٥ ف ٢٠٠ ومنداحه بن طنبل ج١٠٥ ص ٢٩٧٧ _

[🍇] بخارى _ 🐞 كتاب المتبيه والاشراف ص٢٨٣_



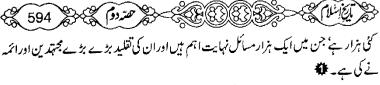
ای کے ساتھ عہد جاہلیت کے ان فنون کو جواسلام کے منافی ندیجے قائم رکھااور جواس کے منافی سے سے ان کی ممانعت کردی اور جن کی اصلاح ممکن تھی ان کی اصلاح کی چنا نچے نجوم اور کہانت وغیرہ ممنوع قرار پائے۔ شاعری کے مخرب اخلاق جسے فخاری جونگاری اور فحاثی کی ممانعت کردی گئی کیکن اخلاقی اور حکیمانہ شاعری کو برقر ارر کھا گیا؛ بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی گئی چنا نچے زمانہ جاہلیت کے مشہور حکیم شاعر امیہ بن ابی الصلت کے کلام کی آنحضرت مثالی پینے میں متعدد بزرگ شاعر تھے اور الصلت کے کلام کی آنحضرت مثالی پینے کے خوصی بہ وٹی گئی ہی متعدد بزرگ شاعر تھے اور حضرت حسان بن ثابت وٹی گئی گئی کی جانب سے کفار کی جوکا جواب دیتے تھے اور آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی۔ (داللّٰ ہُم گیا گئی ہو وُج الْقُلْس)) کھب بن زہیر وظافتی کوان کے مشہور مدھیہ قصیدہ کے صلہ میں ردائے مبارک عطافر مائی۔

خلافت راشده

خلافت راشدہ کے زمانہ میں ان فنون اور تعلیم کا دائرہ اور وسیح ہوا۔ خلفائے راشدین خصوصاً حصرت عمر وعلی بڑا فیزا شعر و تخن کے بڑے نقاد تھے اور اس میں بڑا بلند پاپیرر کھتے تھے۔ دونوں کی جانب کچھا شعار بھی منسوب ہیں۔حضرت علی بڑا تنزیکا کی جانب تو پورا دیوان منسوب ہے جوچھپ بھی گیا ہے گو سامت سے خبیس ہے کیکن آپ کا ذوق شعری مسلم ہے حضرت عمر بڑا تنزیکا مسلمانوں کو لمقین کرتے کے دوائے بچوں کو اچھے اشعار یا دکرا کیں۔

اس دور میں کلام مجید کے بعض الفاظ کی تحقیق کے لیے بھی کلام عرب کی جانب توجہ کی گئی۔ کلام مجیدع بی میں ہے اور سب سے متندع رب جابلی کا کلام ہے۔ اس لیے مفسر قرآن صحابہ رہی اُلٹی کو جن الفاظ کے معنی میں شبہ ہوتا تھا' اس کی تحقیق عرب جابلی کے کلام سے کرتے تھے۔ تر جمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رہی تھے کہ جب کلام اللہ میں کوئی لفظ سمجھ میں نہ آئے تو اس کو اشعار عرب میں تلاش کرو۔ اللہ اس لیے شاعری کا فداق اس عبد میں بھی قائم رہا' البت اس کے مفاسد کی اصلاح ہوگئی۔ عبد رسالت اور ضلفائے راشدین کے ذمانہ میں تبلیخ اسلام' اجتاعی معاملات اور جنگ وصلح کے سلسلہ میں خطابت کو بہت ترتی ہوئی اور اس کا درجہ شاعری سے بڑھ گیا۔ حدیث کی جنگ وصلح کے سلسلہ میں خطابت کو بہت ترتی ہوئی اور اس کا درجہ شاعری سے بڑھ گیا۔ حدیث کی کتابوں میں آنخصرت مناظیق ' خلفائے راشدین اور دوسرے بہت سے صحابہ کرام ڈی لُنڈنز کے کتابوں میں آنخصرت مناظیق ' خلفائے راشدین اور دوسرے بہت سے صحابہ کرام ڈی لُنڈنز کے کتاب العمد قرق۔ اُس الا۔

urdukutabkhanapk blogspot com خطبات موجود ہیں ۔حضرت علی ڈٹائٹنڈ کی جانب تو ایک پورامجموعہ'' نہج البلاغہ'' منسوب ہے اکثر خطبے الحاقی ہیں' کیکن بعض صیحے بھی ہیں ۔ان سےاس دور کی خطابت کا انداز ہ ہوسکتا ہے۔ مذہبی علوم میں تفسیر' حدیث اور فقہ کو بڑی ترقی ہوئی اور سیرومغازی کی بنیاد پڑی۔ ان علوم کی اصلی حامل جماعت صحابه رئناً تنتم ای دور میں تقی رکلام مجید جیسا که خوداس کابیان ہے ایک نہایت صاف اور واضح کتاب ہے۔جس کے مطالب میں کوئی چیدگی وابہام نہیں ہے۔ پھر بھی اس میں بعض آیات متشابہات ہیں۔ بعض الفاظ کے پرانے مفہوموں کواسلام نے بدل دیا تھا۔بعض اشارات تصریح طلب ہیں' جن کو ٱتخضرت مَنَالَيْدِيَمْ نِهِ ذود سے صحابۂ کرام رَنَ اُلْفَرُمْ کے استفسار پربیان فر مایا۔ بعض صحابۂ کرام رُی اُلْفَرُمْ جو صحبت نبوی منگافیزم سے پوری طرح مستفیض اور اسلامی روح کے عارف منے اپنی دین بصیرت سے بعض آیات کی تشریح کرتے تھے۔ بیتمام تغییریں حدیثوں کی طرح نقل ہوئیں جنہوں نے آ گے چل کر فن تفسير كي حيثيت اختيار كرلي_متعدد صحابه رفحالين تفسير مين خاص درك ركھتے تھے۔ان ميں ترجمان القرآن حصرت عبدالله بن عباس طالفتُؤ زياده متازيتخ بيشترتفييري روايات انهي سے مردي ہيں _ اس طرح آنخضرت منافقيم نے تعلیم وہنی وامرونہی اور مختلف معاملات ومسائل کے سلسلہ میں ہزاروں باتیں ارشاد فرمائیں' یا سوالات کے جوابات دیئے۔ آپ مُناتِیْئِم کے ارشادات قانون کی حیثیت رکھتے تھے۔اس لیے صحابہ کرام ڈنگٹنٹر انہیں بڑی احتیاط سے محفوظ رکھتے تھے اور بعض انہیں قلمبند بھی کرتے تھے جس سے فن حدیث پیدا ہوا 'پھر حدیث کی صحت کی جانچ کے سلسلہ میں متعدد فنون پیدا ہوئے۔فقد یعنی کلام مجیداوراحادیث نبوی مَلَّاتَیْنِم سے نئے اور غیر منصوص مسائل کے استنباط كافن بھى خلفائ راشدين كے دوريس پيدا ہوا۔ آئخضرت سَالْتَيْكِم كى زندگى ميس نئ پيش آمده صورتوں اور مسائل کے بارے میں یا وحی نازل ہوتی تھی یا خود آنخضرت منگائیڈیم اپنی دینی بصیرت ے ان کا فیصلہ فرماتے تھے۔اس لیے اس زمانہ میں فقہ کی ضرورت ہی نبھی۔ آپ مَلَّ التَّيْمِ کی وفات کے بعداس کے دوسر چیشمے تھے کلام مجیداوراحادیث نبوی۔صحابہ کرام بٹٹائٹی آنہی ہے نے مسائل کا استنباط کرتے تھے اور آخری درجہ میں عقل ہے کام لیتے تھے جس کی فقہی اصطلاح قیاس ہے۔ فقہ میں صحابهٔ کرام میں حضرت علیٰ حضرت عبدالله بن مسعود ٔ حضرت عبدالله بن عباس ٔ حضرت معاذ بن جبل رخی کُنْتُنْ خاص امتیاز رکھتے تھے۔حضرت عمر والٹنیڈ کے زمانہ میں حکومت اسلام اورملکی نظام کی وسعت کے ساتھ بکثرت نے مسائل پیش آئے جن میں آپ نے کلام مجیداوراحادیث نبوی کی روشنی میں اسنے اجتہا داور فقہائے صحابہ رخی کنٹی کے مشورہ سے فیصلہ فر مایا۔حضرت عمر طالفنڈ کے فیاوی کی تعدا د



فقد واجتهاد میں حضرت عمر ر طالغیر کو خاص ملکہ تھا اور آپ نے اپنے تفقہ واجتهاد ہے آئندہ آنے والوں کے لیے نفقہ کی راہ کھول دی۔ فقہ کے تمام بڑے بڑے سلسلوں کا مرجع آپ ہی کی ذات سے والوں کے لیے فقہ کی راہ کھول دی۔ فقہ کے ابوموی اشعری ابودرواءانصاری معاذ بن جبل عبداللہ سی عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن عبر ر گائیری موفقہ کے اساطین ہیں حضرت عمر ر ڈائٹیری کے فیض بن عبداللہ بن مسعود عبداللہ بن عمر ر گائیری کے فیق کے ساختہ و پر داختہ تھے۔ سب سے اول حضرت عمر ر گائیری کے مسائل کی تقریبی استفال فن عبداللہ بن استفال فی استفال فن کے ساختہ و پر داختہ تھے۔ سب سے اول حضرت عمر رفی تھے اور کون سے اقوال وافعال منصب نبوت سے تعلق ر کھتے تھے اور کون سے تعلق ر بھتے تھے اور کون سے تعلق نہیں رکھتے تھے اور کون سے اقوال وافعال منصب نبوت سے تعلق ر کھتے تھے اور کون سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ اول الذکر میں تو کسی چون و چرا کی گنجائش نہیں کی تم خرالذکر میں عالات اور مصال کے کے اقتفا کے مطابق رائے و قیاس واجتہا دکاحق ہے۔

حضرت عمر ولی الله نیاد می اشاعت و تعلیم کا بھی براوسیے نظام قائم کیا تھا۔ تمام مما لک محروسہ میں قرآن مجید کا درس جاری کیا اوران کے لیے تخواہ دار معلم مقرر کیے۔ ایک اکبر صحابہ و تکا لُلْمُ کا کوقر آن کی تعلیم کے لیے مختلف ملکوں میں بھیجا۔ حضرت معاذ بن جبل ابودرداء والله کی تعلیم کے لیے مختلف ملکوں میں بھیجا۔ حضرت معاذ بن جبل ابودرداء والله کی تحصافہ درس کے صامت و تک لُلُمُ کُنی کوشام کے مختلف شہروں میں روانہ کیا۔ کا حضرت ابودرداء والله کی تحصافہ درس کے طالب علموں کی طالب علموں کی تعداد سولہ سوتک پہنچ جاتی تھی اس لیے انہوں نے اس کو دس دس طالب علموں کی جماعت میں تقسیم کر دیا تھا اورخودان کی تکرانی کرتے تھے۔ ایک سورہ بقرہ فراناء ماکدہ جج اورنورکا 'جن جماعت میں تحصیل بین ہر مسلمان کے لیے سیمنا ضروری قرار دیا۔ کی بدوؤں کے لیے قرآن مجید کی ابتدائی تعلیم جری قرار دی اورا کی شخص ابوسفیان کو چنرآ دمیوں کے ساتھ مقرر کیا کہ وہ قرآن مجید کے مرشح کا امتحان کیس اورجس کو قرآن مجید کا کوئی حصہ بھی یا دنہ ہواس کو سزادیں۔ کی قرآن مجید کے طلبہ کے دخلا کف مقرر کیے۔ کی

قر آن مجید کی صحیح قر اُت اوراعراب کی غلطیوں سے بیخے کے لیے اوب اورعربیت کی تعلیم بھی لازی کر دی اور عام تھم جاری کر دیا کہ جو مختص لغت کا عالم نہ ہووہ قر آن نہ پڑھائے۔ ﷺ مختلف الذي کر دی اور عام تھم جاری کر دیا کہ جو مختصدوم علی میں اور عام عصدوم علی میں میں اور عام کے لیے دیکھو اسد

الغابيةذ كره عباده بن صامت ـ ﴿ عَبِقات القراء ذبي _ ﴿ كُنُرُ العمال ج ـ ا م ٢٢٢٠ _

🥸 اصابه تذکره اوس بن خالد 📗 🌣 کنز العمال ج_امس ۲۱۷_ 🏶 کنز العمال ج_ام م۲۲۸_

اسباب کی بناپر حدیثوں کی بھی تلاش و تحقیق اوراس کی اشاعت ہوئی۔ آپ کے زمانہ میں بکثرت نئے مسائل پیش آئے۔ جب کوئی نیامسکہ پیش آتا تھا جس کے بارے میں آپ کو رسول اللہ متافیق کے کا تھم مائل پیش آتا ہوں حدیث کا اللہ متافیق کے کہ ان کواس بارہ میں رسول اللہ متافیق کی محمل موسائل سے متعلق احادیث نبوی اصلاع کے حکام کے پاس کھو رہیجہ تھے۔ اس سے حدیثوں کی اشاعت ہوتی متعلق احادیث نبوی اصلاع کے حکام کے پاس کھو کر بھیجہ تھے۔ اس سے حدیثوں کی اشاعت ہوتی متحق متحق اس سے حدیثوں کی اشاعت ہوتی متحق اس کے علاوہ بہت سے علی نے صحابہ ڈی گئی مثل عبداللہ بن مسعود معقل بن بیار عبداللہ بن مخفل عمران بن حصین عبادہ بن میں امرور داءاور امیر معاویہ ٹری گئی وغیر و کو مختلف شہرول اور ملکول میں حدیث کی تحقیق اور روایات کی میں حدیث کی تحقیق اور روایات کی اشاعت کے انسداد کی تدبیر بی بھی کیں 'جس کے واقعات کتابوں میں مذکور ہیں۔

جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے محضرت عمر والنظیہ کے زمانہ میں نے حالات و مسائل کی وجہ سے فقہ میں بڑی ترقی ہوئی۔ انہوں نے اس کی تعلیم کا بھی انظام کیا 'چنانچہ مختلف ملکوں میں فقہا کے صحابہ رخی انتیا کو فقہ کی تعلیم کے لیے بھیجا۔ کوفہ میں دس صحابہ رخی انتیا کی جماعت بھیجی جس میں سے ایک عبداللہ بن مخفل و انتیا کی تھے۔ بھی بھی میں بھی ایک جماعت بھیجی جس میں ایک عمران بن محصین و انتیا کی تھا متنی تھے۔ بھی بھرہ میں بھی ایک جماعت بھیجی جس میں ایک عمران بن معافر محصین و انتیا کی عبداللہ بن عنم و انتیا کی و شام بھیجا۔ بھی ان کے علاوہ عبادہ بن صامت کی معافر بین جبل اور ابودرداء انصاری و کی انتیا کی اور محتل بن مامور کیا۔ بھی فقہ کی اشاعت کی اور مختلف میں اس خدمت پر مامور کیا۔ بھی فقہ کی اشاعت کی اور مختلف تدبیریں افتیار کیس۔

فرائض یعنی میت کے ترکہ کی تقسیم مستقل فن ہے۔ حضرت زید بن ثابت اور عبداللہ بن مسعود خلافی اس کے بڑے عالم تھے اور غیر منصوص مسائل میراث میں زیادہ ترانہی دونوں بزرگوں کے اقوال کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ میراث کی تقسیم کے لیے ریاضی کی واقفیت ضروری ہے۔ حضرت عمر ڈی ٹیڈ نے ایک ریاضی دان رومی کے ذریعہ اس فن کے اصولوں کوم تب کرایا۔ ﷺ

حضرت علی طالتین کے زمانہ میں نہو کافن ایجاد ہوا عربی عربوں کی مادری زبان تھی۔وہ اس کو بغیر قواعد کے صحیح بڑھ لیتے تھے لیکن جب عجمی قومیں مسلمان ہوئیں تو وہ غلطی کرتی تھیں' اس لیے حضرت علی دلائین کی ہدایت سے ان کے ایک شاگر دابوالا سود دوئلی نے نحو کے چندا بتدائی قاعد سے

🐞 ازالة الخفاء حصد دوم ص ۸۷ به اسدالغابه تذکره عبدالله بن مغفل به تذکرة الحفاظ ح اص ۲۵ به مخمرا البلدان - 🍪 مجمم البلدان -



بنائے جس نے آ گے چل کرفن نحو کی صورت اختیار کر لی۔

علم الانساب جوعر بول کا پر اناعلم تھا' حضرت ابوبکر رٹیانٹیڈ اس کے بہت بڑے عالم اور اپنے زمانہ کے مشہورنساب تنے ۔حضرت عمر رٹیانٹیڈ نے اپنے زمانہ میں وظائف کے تقرر کے سلسلہ میں قبائل عرب کا نقشہ مرتب کرایا' جس سے گویا اس کی تحریری تدوین کا آغاز ہوا۔

اموی دور کی علمی ترقی

اموی دور میں ان علوم میں زیادہ وسعت وترقی ہوئی۔علائے تابعین جنہوں نے دینی علوم کو پھیلایااسی عہد میں تھے۔ان کے متفل حلقہ درس قائم تھے جن سے بڑے بڑے بڑے ائمہ پیدا ہوئے۔اسی دور میں دینی علوم کی تدوین کا آغاز ہوا۔بعض نے علوم پیدا ہوئے اور غیر قوموں کے بعض علوم سے بھی مسلمان روشناس ہوئے۔

شاعري

خلفائے راشدین کے زمانہ میں گوشاعری کا نداق قائم رہاتھا'کین اخلاقی پابندی کی وجہ سے
اس کا پرانا رنگ پھیکا پڑگیا تھا اور کلام مجید کے اعجاز کے سامنے بھی اس کا زور گھٹ گیا تھا۔ بنی امیہ کے
زمانہ میں خلفائے راشدین کے عہد کی قیدو بند ختم ہوگئی اور خود اموی خلفائخن سنج اور شاعری کے
قدردان تھے۔ان کی قدردانی کی وجہ سے شاعری کا بازار پھر گرم ہوگیا اور اس میں کمیت اور کیفیت
دونوں حیثیتوں سے ترتی ہوئی اور بڑے بڑے شعرا پیدا ہوئے' چنا نچہ اخطل' جریز' فرزدق' اعثیٰ نابغہ کمیت وغیرہ فحولِ شعرا جنہوں نے اسلامی دور کی شاعری کو چکا یا' سب اسی زمانہ میں ہے۔

شاعری کی ترتی میں اس زمانہ کے سیاسی حالات سے بھی مدد کی۔ اموی عہد میں قبائل سیاسی اور مذہبی اختلافات کی وجہ سے علوی شیعی عثانی 'خارجی مختلف مذہبی وسیاسی جماعتیں پیدا ہوگئی تھیں جو باہم جریف تھیں۔ عرب میں پرو پیگنڈہ کا بڑا ذریعہ شاعری تھا۔ شعراکی تنظ زبان کی کا شمشیر آبدار سے کم نہتی۔ اس لیے اس زمانہ میں جماعتی شعراکی بڑی تعداد پیدا ہوگئی تھی۔ اس لیے اس زمانہ میں جماعتی شعراکی بڑی تعداد پیدا ہوگئی تھی۔ دان بیر بناور بناور کی جامی تھے۔ انسادی ڈائیٹ بن جزیم وغیرہ علویوں کے حامی تھے۔ مسکین داری عبداللہ بن خارجہ المعروف باعثیٰ اموی تھے اور طرماح بن عدی محمدی عمران بن حطان عبداللہ بن تجاجی ذبیانی خارجیوں اور آل زبیر کے جمایتی تھے۔ ان کے علاوہ ان شعراکی بھی بڑی تھیں تعداد ہے جو کس یارٹی سے تعلق ندر کھتے تھے۔ مثلاً جمیل بن معمر۔ عمران بن ابی ربیعہ عبد بن قیس

🗱 الفهر ست ص٦٢_

الرقيات ' كثير عزه' ابن عباده' احوص' ذي الرمه' سعيد داري' عبيد بن حصين' عبدالله بن خارجه اورليلل

کیفیت کے اعتبار ہے بھی شاعری کارنگ بہت کھرا۔ بنی امیدکوعربوں کی خصوصیات کے تحفظ میں بڑا اہتمام تھا۔اس لیےانہوں نے عربوں کو دوسری قوموں میں ضمنہیں ہونے دیا اور عربی زبان آمیزش ہے محفوظ رہی کین اس کے تمدنی اثرات سے وہ نہ کئے سکے۔اس کیے عربی شاعری بھی اس سے متاثر ہوئی اور عراق وشام کے تدن اوران کے باغات وسبزہ زاروں نے عربی شاعری کارنگ بدل دیااوراس میں عربوں کے سادہ بدویانہ جذبات اور ہے آب وگیاہ صحرا کے خشک اور محدود مضامین کے بجائے بڑا تنوع اور زنگینی ہیدا ہوگئ اور اس دور کی شاعری خیالات کی لطافت ورنگینی کے لحاظ سے عرب جا بلی کی شاعری ہے بہت بڑھ گئی۔قصائد تغزل اورتشمیب میں اس کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔

خطابت

اس دور کی جماعت بندی ہے خطابت کو بھی تر تی ہوئی۔اس سے زیادہ تر سیاسی معرکوں اور لڑا ئيوں ميں كام ليا جاتا تھا' چنانچياس دور ميں متعدد نامور خطيب پيدا ہوئے۔ حجاج بن يوسف ثقفي اورطارق بن زیاد فاتح اندلس اس دور کے بڑے متاز خطیب تھے۔ عجاج کا وہ خطبہ جو حکومت پرتقرر کے دقت دیا تھااورطارق کا اندلس کی فوج کشی کا خطبہ عربی زبان کے بہترین خطبوں میں ہیں۔

كتابت وانشاء

اموی حکومت کا دفتری کاروبار بہت وسیع ہوگیا تھااورعبدالملک نے عربی کوسرکاری زبان قرار دیاس لیے غیر قوموں کے لیے بھی اس کا سکھنا ضروری ہو گیا تھا۔اس لیےان کے اسلوب انشاء کی آ میزش بھی عربی میں ہوئی۔ ان اسباب کی بنا پر عربی انشاء میں بڑی ترتی ہوئی۔اس زمانہ میں حکومت سے لے کرامرا تک کا تب (میرمنثی) رکھتے تھے۔ان کے لیےانشاء میں مہارت ضروری تھی' بلکه انشاء ہی ان کا سب سے بڑاوصف و کمال تھا۔اس لیےاس ز مانہ میں انشاء نےمستقل فن کی حیثیت حاصل کرلی اور متعدد نامور کاتب پیدا ہوئے۔ان میں عبدالملک کے کا تب سالم اور عبدالحمید کے نام زیادہ مشہور ہیں۔عبدالحمید کے کمال فن پر بیمقولہ شاہد ہے کہ'' کتابت عبدالحمید سے شروع ہوئی' اور ابن العميد (عباسي دور كاليك ناموركاتب)يراس كاخاتمه موا-''

تفیر قرآن کی ابتدا نزول قرآن کے ساتھ ہوگئ تھی۔ پھر اس میں برابروسعت ہوتی گئی اور اموی دور میں اس کے بڑے بڑے اس میں برابروسعت ہوتی گئی اور اموی دور میں اس کے بڑے بڑے ائمنہ پیدا ہوئے جن کے ذریعہ بڑاتفیری ذخیرہ جمع ہوگیا۔ اس دور کے مفسرین میں ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رہائی ہوئے تفییری روایات کا دارو مدار دعامہ سدوی عبلہ بن جیر سعید بن جیر اور حسن بھری زیادہ قامور سے تفییری روایات کا دارو مدار زیادہ تر انہی بزرگوں کی روایات پر ہے۔ ان میں سے عباہ خسن بھری سعید بن جیر امام باقر اور حضرت علی رہائی ہوں کی روایات پر ہے۔ ان میں سے عباہ خسن بھری سعید بن جیر امام باقر اور حضرت علی رہائی ہوتی ابوحزہ نے تفییری کھا جاسکتا ، لیکن قیاس یہ کہ بیآج کل کی تفییروں کی طرح پورے قرآن کی مرتب تفییری ندر بی ہوں گئ بلکہ ان میں متفرق آیات کی تفییری روایتیں بھیا کردی گئی ہوں گئی۔

قر أت

کلام مجید کی قرائت بھی ایک علم ہے۔ ہرزبان کی طرح کلام مجید کے بعض لفظوں کا تلفظ مختلف طریقتوں سے کیا م جید کے بعض لفظوں کا تلفظ مختلف طریقتوں سے معنی پر کوئی اثر نہ پڑتا تھا۔ بعض الفاظ ایک ہی قبیلد میں دوطرح ہولے جاتے یا مختلف قبیلوں میں ان کا تلفظ جدا تھا۔ جیسے مالک یا ملک یا استحیت اورا بحیت یا مستمزون و مستمزیون الفرائوں کے واقف کار قراء کہلاتے تھے۔ قرآن مجید کے مشہور قرائے سبعہ لیعنی سات قاری بنی امیہ ہی کے دور میں تھے۔

حديث

سب سے زیادہ ترتی حدیث میں ہوئی۔اس زمانہ میں اس کاعام ذوق پیدا ہوگیا تھا۔ دنیائے
اسلام کے گوشہ گوشہ میں درس حدیث کے حلقے قائم تھے۔شاکقین ایک ایک حدیث کے ساع کے لیے دور
دراز کا سفر کرتے اور ہرخرمن سے خوشہ چینی کرتے تھے۔اس کا سب سے بڑا مرکز مدینہ تھا۔امام ابن
شہاب زہری ویشلیہ احادیث کی تلاش میں مدینہ کی گی گی کا چکرلگاتے تھاور یہاں کے مردول عورتوں
اور بوڑھوں اور جوانوں ہر فرد سے استفادہ کرتے تھے۔ ﷺ ابوقلا برحری ایک ایک حدیث کے سننے کے
اور بوڑھوں اور جوانوں مرفرد سے استفادہ کرتے تھے۔ ﷺ ابوقلا برحری ایک ایک حدیث کے سننے کے
لیے گی گئی دن تک مدینہ میں مقیم رہتے۔ ﷺ مکول نے حدیث کی تلاش میں ساری دنیائے اسلام کی ختلف گوشوں کے
خاک چھانی تھی۔تابعین میں بکٹرت ایسے ہزرگ ہیں جنہوں نے دنیائے اسلام کے مختلف گوشوں کے

🗱 ابن ندیم ص ۸۰ 🍇 تهذیب الاساءنو دی ج ۱۰ص ۹۱ 🕏 مند داری ص ۸۰ ک

urdukutabkhanapk.blogspot.com محدثین سے استفادہ کیا تھا۔جس کی تفصیل طبقات ورجال کی کتابوں میں موجود ہے۔احتیاط پیتھی کہ پوری تحقیق اور چھان بین کے بغیر حدیث قبول نہ کرتے تھے۔ عامر بن شرعبیل مُحیثیت کا بیقول تھا کہ حدیث ای سے حاصل کرنا چاہئے جوعقل و دانش اور دین وتفویٰ دونوں کا جامع ہو۔ دونوں میں سے ایک وصف رکھنے والاعلم کی حقیقت کوئیس باسکتا۔ 🗱 محد بن سیرین فرماتے تھے کیلم حدیث دین ہے۔اس لياس كوحاصل كرنے سے يہلے ال شخص كوخوب يركھ لينا جا ہيے جس سے حاصل كرنا ہے۔ 🗱 ابوالعاليہ رياحي مِيالله جب تك اصل راوي ساتصديق نهرت سيخاس وتت تك اعتاد نه كرتے سيخ چناني جو حدیثیں وہ بھرہ میں سنتے تھے مدینہ جا کرخودرادی اول کی زبان سے اس کی تصدیق کرتے تھے۔ 🗱 اس حزم واحتیاط اور تلاش وجتبو سے ان بزرگول نے احادیث نبوی منگافین محافظیم الشان ذخیرہ جمع کیا اوراس کو پخچلول نک پېښچايا' اگران کی کوششیں نه بهوتیں تو حدیث نبوی کا بردا ذخیره برباد موجا تا۔ یوں تو ہر تا بعی ا پیز علم واستعداد کے بفذرعلم حدیث میں دخل رکھتا تھا' لیکن اس میں سعید بن جبیر' سعید بن میتب' سالم بن عبدالله بن عمرُ طاوَّس بن كسانُ اما م تعمى عبدالرحن بن الي كيلي عطا بن ابي رباح ، عكر مه مُنافع ، مولي ا ہن عمرُ علقمہ ابن قبیں' قبادہ بن دعامۂ سدوی' مجاہد بن جبیر' محد بن سیرین' محمد بن مسلم'ز ہری' محمد بن منکدر' کحول شامی بڑے محدث تھے۔ان کی روایات پر کتب احادیث کا مدار ہے۔ان بزرگوں نے جس احتیاط ے احادیث کوحاصل کیا۔ اس احتیاط ہے دوسروں تک پہنچایا۔ امام تعلی عُجاللة ایک زماند میں اشاعت حدیث کے خیال سے بے تکلف روایت کرتے تھے لیکن پھرز ماند کا رنگ دیکھ کر کہنا پڑا کہ گذشتہ صلحا كثرت روايت كوبراسمجهته تتخ جوحقيقت مجهه ير بعد مين كللئ أكريهيا منكشف موئى موتى تومين صرف متفقه حدیثیں بیان کرتا۔ 🧱 عبداللہ بن عدمی میشاللہ روایت کرنے سے اس قدر گھبراتے تھے کہاس کے خوف ے گھرے تکانا چھوڑ دیا تھا۔ 🤁 اہرا ہیم تحفی عیشیہ روایت میں آنخفرت مگافیہ کیا کی جانب نسبت نہ كرتے تنے۔ايك شخص نے يو چھا، كيا آپ كورسول الله سَرَاليَّيْزِم سےكوئى حديث نبيس يَخِي ہے جواب ديا کیوں نہیں' لیکن عمر' عبداللہ' علقمہ اور اسود رُفنائیڈنے سے روایت کرنا میرے لیے زیادہ آ سان ہے۔ 🗱 معر بن كدام جو بردے پاید كے محدث تھے۔ روايت حديث كى ذمددارى سے كھبرا كركہا كر عدة تھے۔ '' کاش حدیثیں میرے سرپرشیشہ کا بار ہوتیں کہ گر کرچور ہوجا تیں' یعنی حافظہ ہے محو ہوجا تیں۔ 🗱 علقمہ میں آخری زمانہ میں روایت کرنے میں استیعجاط ہوگئے تھے کہا کیٹ خص نے آپ ہے سنت کی 🐞 تذكرة الخفاظرة_أص ٢٧_ فع ابن معدج_يزق_أص ١١١٠ ف ابن معدج_يزق_أص ٨٣_ 🕸 تذكرة الحفاظ ي اص المر الله ابن معدج يك تراص ١٥٠ الله ابن معدج ١٠٥٠ الله 💤 تذكره الحفاظ ج ص • كـا_

تعلیم کی خواہش کی تو آپ نے جواب دیا کہتم چاہتے ہو کہ میری پیٹےروندی جائے۔ اللہ لیکن اگراس احتیاط کی بناپرروایت اور تعلیم حدیث کا دروازہ بالکل بند کر دیا جاتا اور احدیث نبوی مثالید بنا جن پردین کا مسلم حدیث کا دروازہ بالکل بند کر دیا جاتا اور احدیث نبوی مثالید بنا جمال کے ساتھوان کی مدار ہاور جن کی تبلیغ کا تھم ہے ضائع ہوجا تیں۔ اس لیے تابعین نے پوری جزم واحتیاط کے ساتھوان کی حفاظت واشاعت کا بھی انظام کیا۔ درس و تعلیم کے ذریعہ اس کو پھیلایا۔ بعضوں نے درس وروایت کے ساتھوانہیں قلمبند بھی کیا اور اس کے مجموعے مرتب کی جن کا ذکر جا بجاحدیث و رجال کی کتابوں میں ملتا ہے۔ بعض جا معین حدیث کے نام ہی ہیں۔ خالد بن معدان ان کے پاس حدیثوں کا ایک صحیفہ تھا۔ بھی حطاء بن ابی رباح نے تمام مسموعہ حدیثیں قلمبند کی تھیں۔ بھی حضرت عبداللہ بن مسعوو والٹیڈ کے برا پور جا بجاحدیث کی احدیث کا صحیفہ تھا۔ بھی سلمان بن قیس یشکری نے حضرت جابر صحابی درائی تھا۔ بھی سال بن قیس یشکری نے حضرت جابر صحابی درائی تھا۔ بھی سال میں تعلیم کی بیاس حدیثوں کا ایک مجموعہ تھا۔ بھی ان خلاف کی بیاس حدیثوں کا ایک مجموعہ تھا۔ بھی ان کی ماحادیث کی بیاس عدیث کی بیاس حدیثوں کا ایک مجموعہ تھا۔ بھی ان کی علاوہ اور بہت سے محدیثوں کا ایک محموعہ مرتب کر ایا تھا۔ بھی ان کی علاوہ اور بہت سے محدیثین نے حدیثوں کے حصورت کی بیاس حدیثوں کا ایک محموعہ مرتب کر ایا تھا۔ بھی ان کی علاوہ اور بہت سے محدیثین نے حدیثوں کے محموعہ مرتب کر ایا تھا۔ بھی ان کی علاوہ اور بہت سے محدیثین نے حدیثوں کے محموعہ مرتب کر ایا تھا۔ بھی ان کی مادوہ اور بہت سے محدیثین نے حدیثوں کے محموعہ مرتب کے سے جن من کا ذکر دجال کی کتابوں میں ہے۔

صدیث کی تدوین اوراشاعت میں سب سے بڑا کارنامہ حضرت عمر بن عبدالعزیز بیشائلہ کا ہے۔ آپ نے علاسے حدیثوں کے مجموعے مرتب کرائے اوران کی نقلیں تمام مما لک محروسہ میں شائع کیں۔ آپ اس طرح اس زمانہ میں حدیثوں کی تدوین کا آغاز ہوا۔ گویہ تمام مجموعے دنیا سے ناپید ہوگئے' لیکن اس حیثیت سے ان کا افادہ باقی رہا کہ ان کی احادیث بعد کے مجموعوں میں شامل ہوگئیں۔ حدیث کے حلقہ بائے درس کا ذکر آئندہ آئے گا۔

فقه

🗱 ابن سعدج۲ص۲۰_

🗱 تهذیب التهذیب ۲۰۳۵

ن تبذیب التبدیب جریهاص ۱۱۵ س

🏚 تذكرة الحفاظة_الص ٩٧__

🅸 تذكره أنحفاظ حاص ۱۸ . 🌣 تهذيب المتهذيب ح. ۱۳۲۰ س ۲۳۹.

🌣 تهذیب التهذیب ج.۲۲ ص ۲۱۵۔

عامع بيان العلم وفضاء م ٣٨_

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

urdukutabkhanapk.blogspot.com (601 محمدوة) معتدوة المعالمة المعال

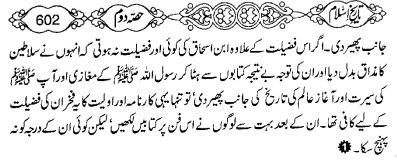
مغازى وسيرت

ای دور میں تاریخ کا آغاز ہوااور اس کی ابتدامغازی اور سیرت ہے ہوئی۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ انبی دونوں سے عبارت ہے۔ صحابہ نوائٹی اور تابعین دونوں میں ان کے علما تھے۔ تابعین میں عروہ بن زبیر شرحیل بن سعد و بہ بن مدبہ عکر مدمولی ابن عباس عاصم بن عمر بن قادہ انصاری امام زبری موٹی بن عقبہ معمر بن راشداس فن کے ائمہ تھے۔ کتب مغازی کا ماخذ انبی کی روایات ہیں۔ بعضول نے ان فنون پر کتابیں بھی تکھیں۔ کشف الظنون کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مغازی اور بعضوں نے ان فنون پر کتابیں بھی تکھیں۔ کشف الظنون کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مغازی اور سیرت پر سب سے پہلی کتاب عروہ بن زبیر نے لکھی تھی۔ انہوں سے کہ جس نے اس فن کوسب سے زیادہ فن پر پہلی تصنیف امام زبری کی ہے اور اس پر سب کا انقاق ہے کہ جس نے اس فن کوسب سے زیادہ شرق دی۔ وہ محمد بن اسحاق ہیں۔ انہوں نے اگر چہ بنی عباس کے ابتدائی دور ا ۱۵ اھ میں وفات پائی کتاب کا نشو فنما اموی دور میں ہوا۔ خطیب کا بیان ہے کہ انہوں نے اس فن کواتی ترقی دی کہ پھر اس کیکن ان کا نشو فنما اموی دور میں ہوا۔ خطیب کا بیان ہے کہ انہوں نے اس فن کواتی ترقی دی کہ پھر اس کیکن اضافہ نہ کر سکا۔ انہوں نے سلاطین اور امراکی توجہ لا یعنی قصوں اور دکا بیوں سے ہنا کر تاریخ کی بھر اس

[🐞] ابوالغد اءجلداول ص٢٠٠ - 🔅 ابن سعدج ٥٥ ص ١٣٣١ وتبذيب المتبذيب ج ٧٥ ص١٨٣٠

[🥸] فهرست ابن نديم ص ١٣١٨ - 🗱 اعلام الموقعين ج ١٠ص ٢٩ ـ

[🗗] كشف الظنون ج ٣٠٠ ص ٢٥٠٠ ـ



انہوں نے تاریخ وسیرت اور مغازی پر کتاب السیر ہ والمبتداء والمغازی اور کتاب الخلفاء لکھیں۔ 🥰 لیکن پیسب کتابیں ناپید ہوگئیں۔البتہ سیرت میں ابن ہشام کی سیرت کی شکل میں جو زیادہ تر ابن اسحاق ہی کی روایات پر شتمل ہےاب تک موجود ہے اور جیپ کر شاکع ہو چکی ہے اور سیرت کا نہایت معتبر اور قدیم ماخذ ہے۔اسی دور کے ایک اور عالم معمر بن راشد التوفی ۱۵۳ھ نے کتاب المغازی لکھی۔ 🗱 وہب بن منبہ التوفی •ااھ نے جومغازی اورسیرت کے ساتھ ٔ عرب کی تاریخ کے بھی عالم تھے سلاطین حمیر کے حالات میں ایک کتاب کھی تھی۔ 🗱 امیر معاویہ رہائٹیؤ کو تاریخ سے خاص ذ وق تھا۔ وہ روزانہ عرب کی لڑا ئیوں'ان کی قدیم تاریخ سلاطین عجم کے حالات اور ان کے طرز حکمرانی' ان کی کڑائیوں' رعایا کے ساتھان کی سیاست اور مختلف قدیم اقوام کے عروج و ز وال کے حالات سنا کرتے تھے۔ 🤁 اوراس زیانہ کے ایک مشہوریمنی عالم عبیدین شریہ نے جو ان کو سلاطین عرب وعجم کے حالات ' زبانوں کی پیدائش اور مختلف ملکوں میں آبادی کی تاریخ سایا کرتے تنے،ان کے حکم سے کتاب الامثال اور کتاب الملوک واخبار الماحین تالیف کیس۔ 🗱 ای دور کے ا یک اورمؤرخ عوانه بن تھم کلبی التوفی ۱۳۷ھ نے کتاب التاریخ اورسیرے معاویہ ڈکائنڈ کھی۔ 🗱 ہشام کوعلوم وفنون سے دلچیپی تھی۔اس نے فاری کی ایک اہم کتاب جواریانیوں کے مختلف علوم ان کے فرمانرواؤل كےحالات وسياى واقعات يرمشمل تھى ترجمه كرايا تھا۔ بيكتاب مصورتھى اورمسعودى كى نظر سے گزری تھی۔ تنبیہ والاشراف میں اس کا ذکر کیا ہے۔ 🗱 اس دور میں ایک اور مشہور شیعی عالم ابو مخصف التتوفی ۵۷ اھة ارخ کے بڑے جافظ تھے اورانہوں نے تاریخ کی بہت می کتابیں ککھیں۔ان کی روایتیں

[🐞] تاریخ خطیب ج_ائص ۲۱۹ 🍇 فیرست این ندیم ص_۲۳۹_

[🅸] فهرست این ندیم ص ۱۳۸۰ – 🍇 شذرات الذهب ج_۱ ص ۱۵۰۰

[🕏] مروح الذہبج-۲'ص-۴۲۵ برحاشیہ نقع الطیب۔

[🍪] فهرست ص ۱۳۳۱ - 🌣 فهرست ص ۱۳۵۱ -

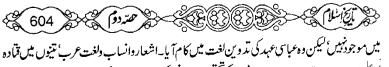
[🖈] كتاب التنييه والاشراف م-١٠٦

طبری نے بھی تاریخ میں نقل کی ہیں لیکن ان کی بیشتر تصانیف ابتدائی عباسی دور کی ہیں۔

جبیا کهاو پرمعلوم ہو چکا ہے انساب عربوں کا پراناعلم تھا جو ہرز مانہ میں قائم رہااور چونکہ بنی امیدکوعربیت کے تحفظ میں بڑاا ہتمام تھااوران کی حکومت کے استحکام میں قبائلی عصبیت کو بڑا وخل تھا اس لیے انہوں نے انساب کی جانب خاص توجہ دی۔ ان کے دور میں تین بڑے نساب تھے۔ ابن سپرین سعید بن مسیتب اورمحمد بن سائب کلبی خصوصاً کلبی کاعلم نهایت وسیع تقااورآ سنده علم الانساب نے جوتر قی کی اس کا بڑا ماخذا نہی کی روایات تھیں۔

اگر چیفن لغت کی بنیاد خلفائے راشدین ہی کے زمانہ میں بڑ چکی تھی کیکن اس کی علمی تدوین اموی دور میں شروع ہوئی اوراس کا آغاز کلام مجید کی تفسیر کے سلسلہ میں ہوا۔اوپر میں معلوم ہوچکا ہے کہ کلام مجید کے الفاظ کی تحقیق میں کلام عرب کی طرف رجوع کیا جاتا تھا اور حضرت عمر رکھا تھا نے معلمین قر آن کے لیے عالم لغت ہونا ضروری قرار دیا تھا۔اس لیے تابعین نے بھی اس کو بڑی اہمیت دی۔ مجاہد کا قول ہے کہ لغات عرب کے علم کے بغیر مسلمان کے لیے کتاب اللہ کے بارے میں گفتگو کرنا جائز نہیں ہے۔ 🗱 امام مالک میں فرماتے تھے کہ جوغیر عالم لغت کے بغیر کتاب اللہ کی تفسیر کرتا ہے اس کواللہ اس کے لیے وبال جان بنادیتا ہے۔ 🗱 اس لیے مفسرین قر آن کی توجہ ابتدا سے لغات کی جانب رہی۔ اس کےعلاوہ خوداموی خلفا کوعر لی زبان کی شخقیق ہے خاص ذوق تھااوران کے دربار میں لغوی مباحثے ہوا کرتے تھے۔عبدالملک کوعر بی زبان کی ترقی واشاعت سے خاص دلچیسی تھی۔اس نے عربی کو دفتری زبان بنایا تھا۔اس لیے وہ ادبیوں سے ادبی مباحثہ کرتا تھا اور ان میں خودشریک ہوتا تھا۔اس کے واقعات ادب ومحاضرات کی کتابوں میں ہیں۔اس لیےاس ز مانہ میں عربی زبان کی مخصیل و حقیق کا عام نیہ اق پیدا ہو گیا تھااور زبان دلغت کے جوشائقین عربی میں کمال حاصل کرنا جا ہتے تھے وہ اس کی مخصیل و تحقیق ہے لیے عرب کی بادیہ پیائی کرتے تھے۔اس دور کے دو بڑے امام لغت تھے۔قنادہ بن وعامہ سدوی التوفی ۱۷ھاورابوعمرو بن العلماءالتوفی ۵۴ھ اھابوعمرو نے زبان ولغت کی مختصیل کے لیے برسول صحرائے عرب کی خاک چھانی تھی اوراس کے متعلق بڑاتح مری ذخیرہ فراہم کیا۔ 🗱 گویدذخیرہ کتا بی شکل 🐞 انقان بيوطي 🌣 انقان بيوطي ــ

[🧱] تفصیل کے لیے دیکھوا بن خلکان تذکرہ ابوعمرو بن العلماء ومجم الا دباء ی ۴ ص ـ ۱۲۷ـ



کاعلم نہایت وسیع تھا۔اموی خلفاان فنون کی تحقیق میں انہی کی جانب رجوع کرتے تھے۔ 🗱 🛚

اویر گذر چکاہے کہ حضرت علی ڈھائنگہ کی ہدایت سے ان کے ایک شاگر دابوالا سود نے تحو کے چند اصو لی قواعد مرتب کیے تھے' لیکن پھران کے بعدان کے تلامذہ بچیٰ بن یعم' عنبیہ بن معدان اور میمون بن اقران نے جواموی عہد میں تھے اس فن کوتر تی دی اورعیسیٰ بن عمر وثقفی الهتو فی سے اس فن ایر كتاب الجامع ادر كتاب أنمكمل لكھى۔ 🇱 اى سلسلە ميں قرآن مجيدېر نقطےاوراعراب لگائے گئے ۔ عر بی خط ابتدا میں معریٰ تفا۔اس میں نقطے اور اعراب نہ تھے مگر اہل زبان عرب آسانی کے ساتھے ان کو پڑھ لیتے تھے' کیکن جب مجمی قومیں مسلمان ہوئین تو پڑھنے میں غلطی کرتی تھیں۔اس لیے حجاج بن يوسف تَقفى نے كلام مجيد پراعراب اور نقطےلگوائے _ 🥸

عر بی اور و پنی علوم کے علاوہ غیر قو مول کے علوم کے ترجے اوران میں تالیف کا بھی اس عہد میں آغاز ہوااوراس کی ابتداشاہی خاندان کے ایک رکن پزید بن معاویہ کو کے خالدنے کی۔وہ بروا ذی علم تھا۔ اے عقلی علوم سے زیادہ دلچینی تھی اور فلسفہ اور کیمیا کا خاص ذوق رکھتا تھا۔اس نے کیمیا پر کئی کتابیں ککھی تھیں ۔ان میں سے کتاب الحرارة " کتاب الصحیفة الکبیر ' کتاب الصحیفة الصغیرہ خودا بن ندىم كى نگاە ہے گز رى تھيں ۔ 🗱

ہشام بن عبدالملک کے کا تب سالم نے ارسطو کے بعض خطوط کا جواس نے اسکندر کے نام ککھے تھے تر جمہ کیا تھا۔حضرت عمر بن عبدالعزیز مجھالنہ کے زمانہ میں ایک اسرائیلی طبیب ماسر جو ریے نے اہرن القس کی قرابادین کاعربی میں ترجمہ کیا 'کیکن ابن جلجل اندلی کابیان ہے کہ اس کا ترجمہ مروان کے زمانہ میں ہوا تھااور وہ شاہی کتب خانہ میں محفوظ تھا۔ حصرت عمر بن عبدالعزیز مجیلیہ نے عام فائدہ کے لیےاس کوشائع کیا۔ 🌣

اسلام کی تاریخ میں اگر چیہ موجودہ اصطلاحی معنوں میں ایک عرصہ تک مدارس نہیں تھے اور اس

الدیاہ جم الادباء ج-۲۰ ص۲۰۱ کے فہرست ص۱۲ کے فہرست ص۱۲ کے انتازی کا میں کا انتقاب کے کہ الدیار کا میں الدیار کی انتقاب کا میں کا انتقاب کا میں کا انتقاب کا میں کا میں کا انتقاب کا میں کا انتقاب کی کا میں ک 🅸 فهرست ص ۱۳۸۷ - 🌣 اخبارالحکماء فقطی ص ۱۳۰۳

کی ابتدا سلجو قیوں کے دور میں ہوئی' لیکن ابتدائی مکا تب اور صلقہ ہائے درس شروع ہی میں قائم ہو گئے سے ۔ مکا تب میں معظمین بچوں کو ابتدائی تعلیم دیتے تھے جن کا تذکرہ جابجا تراجم کی کتابوں میں ماتا ہے۔ چنا نچہ حضرت عائشہ ڈائٹیڈنا کے ایک خادم علقمہ ایک مکتب میں عربی زبان کی تعلیم دیتے تھے۔ 4 محضرت عربی نیڈر چکی ہے۔ این حضرت عربی نیڈر چکی ہے۔ این حضرت عربی نیڈر چکی ہے۔ این خطان نے ابو مسلم خراسانی کے حالات میں لکھا ہے کہ جب وہ من شعور کو پہنچا تو کمتب میں داخل کر دیا خلکان نے ابو مسلم خراسانی کے حالات میں لکھا ہے کہ جب وہ من شعور کو پہنچا تو کمتب میں داخل کر دیا

گيا پ 🗱

urdukutabkhanapk.blogspot.com

اس زمانہ میں مدارس کے بجائے علما کے بڑے بڑے حلقہ ہائے درس تھے۔ و نیائے اسلام کے جن جن حصوں میں اصحاب علم صحابہ رشحاً ننتُمُ و تا بعین موجود تنھے دہاں ان کے حلقہ ہائے درس قائم تھے۔حضرت عبداللہ بن عباس ڈالٹیئ کا حلقہ درس نہایت وسیع تھا جس میں ہرفن کی تعلیم ہوتی تھی۔ ابوصالح تابعی کابیان ہے کہا گرسارا قریش ابن عباس ڈالٹنڈ کے حلقہ درس پرفخر کریے تو بجاہے۔اس میں اتنا اژ دیام ہوتا تھا کہ آیدورفت مشکل ہو جاتی تھی اوراس میں قر آن وحدیث حلال وحرام' فقدو فرائفُ عربی زبان شاعری اورادب وانشاء جمله علوم کی تعلیم ہوتی تھی اوران ہے متعلق جملہ سوالات کے جوابات دیئے جاتے تھے۔متدرک حاتم میں اس کی بڑی طویل تفصیل ہے۔ 🗱 اور بید درس و ا فاضه کسی ایک فرد کے ساتھ مخصوص نہ تھا' بلکہ ہر صحابی' تا بعی کے علم داستعداد کے بقدراس کے حلقہ درس بھی تھے اور تمام بڑے بڑے مرکزی شہروں میں ان کا فیض جاری تھا جس میں اس دور کے تمام علوم کی تعلیم ہوتی تھی۔ مدینة العلم مدینه طیب میں کئی حلقہ درس تھے۔ان میں رہیے رائی کا حلقہ درس نہایت وسیعے تھا۔ اس میں طلبہ کا بجوم رہتا تھاا ورمدینہ کےعلما اور تما کدوا شراف سب اس میں شریک ہوتے تھے۔ 🗱 امام ما لک اورامام اوزاعی' یجیٰ بن سعیدانصاری اور شعبه وغیره جیسے علاای حلقه درس کے فیض یا فتہ تھے۔ حضرت عمر (ڈکاٹٹنڈ کے غلام اسلم کا حلقہ نہایت وسیع تھا۔ ایک وقت میں حیالیس حیالیس فقہااس میں شریک ہوتے تھے۔ 🤃 ان میں امام زین العابدین وٹیانڈ جیسے بزرگ بھی تھے۔ ایک مرتبہ نافع بن جبیر نے ان پراعتراض کیا۔ آپ اپنی خاندانی مجلس جھوڑ کر ابن خطاب کے غلام کے حلقہ درس میں شریک ہوتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا۔۔۔انسان دہیں جاتا ہے جہاں اس کوفائدہ پہنچتا ہے۔ 🗱

ن معارف ابن قتیه ص ۱۵۸ گفته این خلکان ترجمه ابوسلم خراسانی به تعصیل کے لیے دیکھومت درک حاکم جے۔۳ م ص۵۸۳ م

[🐞] تاریخ خطیب ج_۸ ترجمد دیدرائی۔ 🍎 تهذیب النبذیب جسم ۳۵۲_ 🕏 تهذیب النبذیب جسم ۳۵۰_



عبداللہ بن ذکوان کا حلقہ درس اپنی شان وشوکت میں بادشاہوں کے درباروں کوشر ماتا تھا۔
اس میں مختلف قتم کے علوم وفنون کے سینکٹر وں طلبہ شریک ہوتے تھے۔عبد بن ربہ کا بیان ہے کہ میں
نے ابوالزنا دکواس شان سے مبحد نبوی میں دیکھا ہے کہ ان کے ساتھ اتنا ججوم تھا کہ بادشاہوں کو بھی
نصیب نہیں۔اس میں فرائض مساب وشعر حدیث اور مختلف علوم ومشکل مسائل کے طلبہ اور سائلین
ہوتے تھے۔ اللہ لیف بن سعد کا بیان ہے کہ ابوالزنا دکے چیھے بیک وفت مختلف علوم کے تین تین سو
طالب علم ہوتے تھے۔ الله

محمد بن عجلان کا حلقہ درس مجد نبوی میں تھاجس میں بڑے بڑے تابعین شریک ہوتے تھے۔ 🗱 قاسم بن محمد الی بکر کا الگ ایک حلقہ تھا۔ اس میں وہ طلوع آفتاب کے بعد بیٹھتے تھے۔ 🇱

جاز کے بعد دوسرا مرکز عراق خصوصاً کوفہ تھا۔ یہاں بڑے بڑے علا اوران کے متعدد حلقہ درس سے عبدالرحمٰن بن ابی لیکی کا حلقہ درس نہایت ممتاز تھا۔اس میں صحابہ رق اُلَّیْنَمُ سکٹ شریک ہوتے سے اور ساع حدیث کرتے سے۔ ﷺ امام معمی کا حلقہ درس بھی صحابہ رٹی اُلیّنَمُ کی موجودگی میں قائم ہوگیا تھا اور ساع حدیث کرتے سے۔ ﷺ مرز میں شام میں مصاب کے بعد بیٹھتے سے اور شاکقین حلقہ باندھ کران سے استفادہ کرتے ہے۔ ﷺ مرز میں شام میں مص میں خالد بن معدان کا حلقہ درس نہایت وسیع تھا اگر ہوں جب وہ بڑھ گیا تو انہوں نے بندگر دیا۔ ﷺ

یہ چند حلقہ ہائے درس مثالاً لکھے گئے ورنہ اس متم کے حلقے دنیائے اسلام کے گوشہ گوشہ میں سے بھے۔جس سرز بین میں کسی صاحب علم کا قدم پہنچ گیا تھا وہاں اس کا چشمہ فیض جاری ہوگیا تھا جس سے دنیائے اسلام کا کوئی گوشہ خالی نہ تھا۔ طبقات ورجال کی کتابوں اور علائے محدثین کے تراجم میں جابجا ان کا ذکر موجود ہے۔اس لیے گواس زمانہ میں کوئی مرتب نظام تعلیم اور اصلاحی درس گا ہیں نہ تھیں کیکن ہرصاحب علم بجائے خود ایک مستقل درسگاہ تھا جس سے شائقین علم فیض یاب ہوتے تھے۔اسی طرح ہوساحب علم بجائے خود ایک مستقل درسگاہ تھا جس سے شائقین علم فیض یاب ہوتے تھے۔اسی طرح تعلیم کا سلسلہ نہایت وسیعے ہوگیا تھا اور ساری دنیائے اسلام میں علمی لہررواں دواں تھیں۔

کتب خانے

雄 تهذيب الاساءج اق ٢٥٣ 🚓 تذكرة الحفاظ ج_ا مسم_

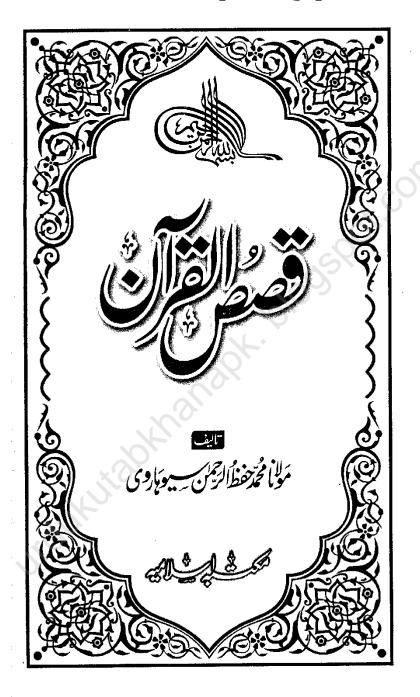
[🕸] تذكرة الحفاظ 5_1 ص ۱۳۹ 🕻 ائن سعد ج_2 ص ۱۳۱ _ 🌣 تهذیب المتهذیب ج_۲ ص ۱۳۰ _ نیک تذکرة الحفاظ ح_1 ص ۱۷ _ 🐞 ائن سعد ج_۲ ص ۲۵۳ _ 🅸 تذکره الحفاظ ح_1 ص ۱۸_

urdukutabkhanapk.blogspot.com والمالية المالية المالي

ای طریقہ سے اگر چہ بنی امیہ کے زمانہ میں باضابطہ کتب خانے نہ تھے لیکن کتابوں کے کافی ذ خیرے مہیا ہو گئے تنیخ چنانچہ حفزت حسن بھری ٹیسٹیڈ کے پاس کتابوں کا ایک ذخیرہ تھا'جس کو انہوں نے اپنی وفات کے وقت آ گ میں جلوا دیا تھا۔ 🗱 ابوقلا بہ جرمی کے پاس ایک بارشتر کتابیں تھیں جن کوانہوں نے اپنے مرض الموت میں ایک صاحب علم تابعی ابوا یوب سختیانی کودے دینے کی وصیت کی تھی۔ 🇱 امام ابن شہاب کے پاس کتابوں کا بڑا ذخیرہ تھا۔ان کاعلمی شغف وانہاک اتنا بر ها ہوا تھا کہ جب وہ گھر میں بیٹھتے تھے تو ان کے گرد کتا ہیں ڈھیررہتی تھیں اور وہ ان کے مطالعہ میں د نیاو ما فیہا سے بے خبر ہوجاتے تھے۔ان کی بیوی کہا کرتی تھیں کہان کتابوں کا جلایا تین سوتوں ہے بڑھ کر ہے۔ 🤁 بنی امیہ کے شاہی خزانۃ الکتب کا ذکر بھی جا بجاملتا ہے۔ ہشام بن عبدالملک نے امام زہری ہے حدیثوں کا جومجموعہ مرتب کرایا تفااس کواپنے خزانۃ الکتب میں داخل کر دیا تھا۔اسی طریقہ سے وہ قرابادین جوعمر بن عبدالعزیز نے شائع کی تھی ایک روایت کے مطابق مروان کے زمانیہ سے خزانة الكتب میں محفوظ چلى آتی تقی-اس تفصیل سے اموی دور کی علمی وتعلیمی حالت كا اجمالی انداز ہ ہو گیا ہوگا۔اس دور کی خصوصیت قابل ذکر ہے کہ اس زمان میں تعلیم وعلا دونوں حکومت کے اڑ سے آ زادرہے۔ یہی وجہ ہے کہ امو یوں کے استبداد کے باوجود علما کی حق گوئی اور حق پرستی کی جتنی مثالیں ان کے پاس ہے لتی ہیں'اتنی بعد کے کسی زمانہ میں نہیں ملتی اور گو ہرزمانہ میں کم وہیش علائے حق موجود ہے جن کی حق پرتی خلفا وسلاطین کے مقابلہ میں قائم رہی کیکن بعد کے زمانہ میں جب علم خلفا کی سر پرتی میں آگیا توان کی تعداد کم ہوگئ چنا نچہ عباسی عبد گوعلائے حق سے خالی نہ تھا، کیکن بہت سے علمان کے مصاحب اوران کی چثم وآبر و کے اشارے کے پابند تھے اس کے برعکس اموی عہد میں اں کی کوئی مثال نہیں ملتی اور بہ نتیجہ تھا حکومت کی سریرستی سے علم کی آ زادی کا



🗱 ابن سعدج ياق اول ص ١٢٧ 🍇 تذكرة الحقاظ ج_ا ص ٨١ ع ابن خلكان جلداول ص ١٥٥ _



urdukutabkhanapk.blogspot.com تايخاسلم